" یہ برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور عقل والے نصیحت پکڑیں۔ "

" اسی نے تم پر کتاب برحق اتاری جو ان آسمانی کتب کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں اور اسی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے توراۃ اور انجیل اتاری اور فرقان "

محمد عبد الرحمن نے خلافت پریس بمبئی نمبر ۹ مین چہاپا
اور
یعقوب حسن نے دفتر کتاب الہدی مدراس سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

(از مؤلف)

علماء، مشاہیر اور جرائد نے ۱۹۲۵ء میں جس فیاضی اور فراخ دلی کے ساتھ کشاف الہدیٰ مقدمۂ
کتاب الہدیٰ کا خیر مقدم کیا وہ میری انتہائی توقعات سے اعلیٰ و ارفع تھا۔ ہر مصنف کو اپنی تصنیف
کی خصوصیات اور ان کی اصلی اہمیت کا خاصہ اندازہ ہوتا ہے، اور میں جانتا تھا کہ خدائے مسبب الاسباب
نے جیل کے تنگ کمرہ میں بند کرکے مجھے ایسی کتاب کی تالیف کا حوصلہ عطا کیا جس کی زمانہ کو سخت ضرورت
تھی، اور میرا دل گواہی دیتا تھا کہ اس نوعیت کی کوئی کتاب اب تک کبھی تصنیف نہیں ہوئی۔ مجھے یقین تھا
کہ اگر فضلِ خدا میرے شاملِ حال رہا تو مجھے اپنی تالیف کے بالآخر مقبول و مفید عام بنانے میں ضرور کامیابی
ہوگی، مگر میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اس کتاب کے چھپنے سے پہلے کامیابی خود پیش قدمی
کرکے کتاب الہدیٰ کے استقبال کو آئیگی۔

میری پہلی کوشش یہ ہوئی کہ کشاف الہدیٰ کو ہر طرح کتاب الہدیٰ کا تعارف نامہ بناؤں۔ اس کو
قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے میں نے دیباچہ میں یہ جسارت کی کہ علماء کرام سے درخواست کروں کہ "وہ
اس کو اپنے علم و فضل کی روشنی میں جانچیں، ایمان اور تقویٰ کی کسوٹی پر پرکھیں، آیاتِ قرآنی کے ترجمے
اور احادیث کی جانچ پڑتال کریں، تاریخانہ واقعات اور روایات کو ٹھوک بجاکر دیکھیں، دلائل و براہین
کی تنقیح کریں، اور دیکھیں کہ عربیت کے لحاظ سے ایک اُمّی شخص بھی اگر محنت و مشقت کے ساتھ تلاش اور
جستجو کرے تو وہ راہِ ہدایت پا سکتا ہے یا نہیں، اور اس پر ان روحانی برکات و فیوض کا نزول ہو سکتا
ہے یا نہیں جس کے لئے عموماً اعلیٰ عربی داں ہی مخصوص خیال کئے جاتے ہیں"۔

میری اس درخواست پر علماء نے نہایت بلند نظری اور بے تعصبی سے توجہ کی اور جن الفاظ میں
ان بزرگوں نے مجھے اس خدمتِ قرآن پر مبارکباد دی اور میری تالیف کے متعلق اپنی رایوں کا اظہار فرمایا
وہ بہت ہمت دلانے والے اور حوصلہ بڑھانے والے تھے۔ سب سے پہلے میرے محترم کرم فرما جن کی
ناگہانی اور پیش از وقت وفات کا مجھے ذاتی طور پر بے حد صدمہ ہے، یعنے قیام الملت و دین مولانا محمد

عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے نہایت خلوص و محبت سے مجھے لکھا کہ "میں نے کشاف الہدیٰ کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں دیکھا ہے بلکہ استفادہ کیا ہے ۔ ... خوش وقتی سے میں بھی اس زمانے میں خدمتِ قرآن میں مشغول ہوں ۔ ایک مقدمہ بیان القرآن لکھا ہے ۔ ... لیکن اس مقدمے اور آپ کی اس تصنیف سے کوئی مناسبت نہیں ہے ۔ ... باعتبارِ کثرتِ مباحث وہ طویل ہے، مگر باعتبارِ تحقیق و قوت استدلال یہ کشاف الہدیٰ بہت اعلیٰ و برتر ہے ۔ میری تفسیر الطاف الرحمٰن خاص میرے مذاق کے موافق ہے ۔ ... چند اوراق بطور نمونہ بغرض اظہارِ رائے ارسال کرتا ہوں ۔ آپ کی خاص توجہ علومِ تفسیر پر اور انتہائی کاوش متعلق قرآن شریف پر بہترین دلیل راہ ہونگی"۔

میرے مکرم بزرگ مولانا حسین احمد صاحب محدث، مہاجر، مدنی نے، جن کی خدمت میں میں نے سب سے پہلے بنگال میں کانگرس کے موقع پر کشاف الہدیٰ کا نسخہ اپنے ہاتوں سے پیش کیا تھا، اس تالیف کو " تبیین ما نزل الی الرسول علیہ السلام اور توضیح ملوک الکلام کا بقعۂ نور" اور "کتاب اللہ کے عجائب و غرائب کا مختصر گلدستہ" اور " قرآن شریف کے خوش گوار اور روحانی غذاؤں کا منبت" قرار دیا ۔ آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ " اس کتاب میں جن مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے وہ نہ صرف عامۂ اہل اسلام اور نو تعلیم یافتہ حضرات کے لئے سود مند اور نافع بلکہ طبقۂ علما اور طلبا علوم عربیہ کے لئے بھی بڑے درجہ تک مشعل ہدایت ہیں"۔

مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند نے میری محنت کی اس طرح داد دی :- " آج تک اُردو زبان میں اتنی جامع اور مفید کتاب میری نظر سے نہیں گذری "۔ " اس (تیرہ سو سالہ) مدت میں بہت کم ایسے نظر آئینگے جو صاحب السیف والقلم ہوں ۔ ایسا خوش قسمت ہر انسان نہیں ہے جو قیامت میں مجاہد اور عالم کے لقب سے ایک ہی وقت میں خطاب کیا جائے ۔ شیخ یعقوب حسن صاحب کی خوش نصیبی پر واللہ مجھے غبطہ ہوتا ہے"۔

مولانا خلیل احمد صاحب، صدر مدرس مدرسۂ مظاہر علوم سہارنپور، نے فرمایا :- " یہ آپ کی خدمت ایک اعجاز نما خدمت ہے"۔ "کتب سابقہ کے مضامین جو تائیدی طور پر آپ نے اس میں لکھے ہیں یہ آپ کا ہی حصہ ہے"۔

مولانا سید معظم صاحب، صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ ہردوی، رقم طراز ہوئے :- " جناب کی عرق ریزی ترتیب قرآن کریم میں ہم لوگوں کی داد و آفریں و تحسین سے کہیں بڑھ کر ہے ۔ ... جناب پہ خدا کا خاص فضل ہے کہ اس نے اپنی محترم کتاب کی ایک خاص خدمت آپ سے لی"۔

میرے مشفق مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی جوش مسرت سے بول اٹھے :- " مجموعی طور پر خدمت قرآن اور آپ کے اس ندرتِ تخیل کو سراہتا ہوں"۔

مولانا ابوطاہر صاحب بہاری، صدر مدرس مدرسہ دار الحدیث صدر بازار دہلی، نے تحریر

ہدایت ماشاء اللہ محققانہ کلام ہے' اور کتاب اپنے طرز بیان و عنوان میں انوکھی اور نرالی ہے۔۔۔
حسبِ قرآن پاک ہر ایک کا حصہ نہیں ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ"۔

مولانا عبدالعزیز صاحب' صدر مدرس گورنمنٹ مدرسہ سلہٹ' کا بیان ہے:۔ "آپ نے نہایت ہی تفتیش و تحقیق و نرالے طرز و انداز سے کام لے کر اس کو عدیم النظیر بنا دیا ہے"۔

مولانا احمد علی صاحب' صدر مدرس دارالعلوم فتحپوری دہلی' نے اس طرح قدر افزائی فرمائی:۔
"میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ایسی مفید تحریر قرآن مجید کی بابت آج تک نہیں دیکھی اور عمر گندی ہے اسی دشت کی سیاحی میں' اور نہ اس قسم کا بسیط مقدمہ کسی موجودہ زمانے کے عالم نے تحریر کیا کہ جس میں عہدِ عتیق کے مضامین ایسی فصاحت کے ساتھ درج ہوں اور قرآن مجید کی رفعت دریافت کرنے کا کوئی کارآمد ذریعہ بن سکے"۔

مولانا ظہور محمد خاں صاحب' صدر مدرس مدرسہ عربیہ رڑکی' کے الفاظِ تحسین یہ ہیں:۔ "کتاب کا جدت پسند طرز بیان اور اس کی بہت کچھ خوبیاں اور انوکھے مضامین آپ کی ذاتی قابلیت کا بین ثبوت پیش کرتے ہیں۔۔۔ خداوند تعالیٰ مذہبی خدمات کی انجام دہی کے لئے ہر قرن اور ہر زمانہ میں ایسی مقدس ترین ہستیوں کو پیدا کرتا رہا ہے کہ جنھوں نے اسلامی جذبات اور مذہبی حسات کی پرورش میں صرف اپنی زندگی کو ہی وقف نہ کیا تھا بلکہ اپنے آپ کو نثار بھی کرتے رہے۔ پروردگارِ عالم کو چونکہ آپ سے ایک عظیم خدمت لینی مقصود ہے بایں وجہ آپ کی مساعی جمیلہ قابلِ تہنیت ہیں"۔

مولانا محمد عبدالجبار صاحب' صدر مدرس مدرسہ باقیات الصالحات ویلور:۔ "کشاف الہدیٰ مقدمۂ کتاب الہدیٰ کے دیکھنے سے مجھکو یہ بات بخوبی واضح ہوئی کہ مذکور کتاب دنیائے تصنیف میں اپنی آپ نظیر ہے"۔

مولانا نورالحسن صاحب' المشہور بہ امام جامع مسجد دیوبند' صدر مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی:۔ "واقعی قابلِ تحسین ہے۔۔۔ تمام عالم کے مسلمانوں کی دلی شکر گزاری کا مستحق ہے"۔

مولانا محمد شفیع صاحب انصاری فرنگی محلی لکھنؤ:۔ "آپ کے مقدمۂ کتاب کے دیکھنے ہی سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے قرآنِ پاک کی تشریح و تفسیر میں کتنی کد و کاوش کی ہوگی۔ قرآن پاک کے مطالعہ کے پہلے اس کا مطالعہ بے حد سودمند ہوگا"۔

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب' اڈیٹر اخبار اہلِ حدیث' امرتسر:۔ "میں آپ کی اس کتاب کے سلسلے کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہوں"۔

مولانا محمد عمر صاحب' صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ کرنول کی رائے میں "اس مقدمہ کی قدر اس وجہ سے اور بڑھ جاتی ہے کہ مطالعہ قرآن مجید کے لئے جس حد تک تاریخی معلومات اور عوائد و رسوم امم سے واقفیت ضروری ہے وہ بہ حسنِ تمام اس میں موجود ہیں"۔

مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری مرحوم :- "کتاب تو بہت عمدہ ہے اللہ تعالیٰ مقبولِ انام کرے"۔

مولوی محمد یعقوب بخش صاحب بدایوں :- "اس وقت آپ نے وہ کام کیا ہے جو زمانہ کی ضرورتوں کا علاج ہے"۔

مولانا محمد علی صاحب ام اے، ال ال بی، امیر جماعت احمدیہ لاہور :- "سیٹھ صاحب نے جس قدر محنت سے قرآنِ کریم کو پڑھا اور اس پر غور کیا ہے اس کا ہر شخص کو اعتراف کرنا پڑتا ہے"۔

جیل سے رہا ہو کر جب میں مدراس آیا تو حُسنِ اتفاق سے حضرت شاہ محمد سلیمان صاحب قادری پھلواری وہاں تشریف فرما تھے۔ سب سے پہلے آپ نے کتاب الہدیٰ کے مسودوں پر نظر کی اور خبارِ خلافت میں اس کا تذکرہ چھپوایا۔ کشاف الہدیٰ کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا :- "قید فرنگ کی تنہائی کا آپ نے بہترین مصرف کیا ہے جو آپ کے لئے باعثِ فخر اور ہم لوگوں کے لئے قابلِ رشک ہے۔۔۔ (کشاف) اپنی طرز شان کی یکتا اور ممتاز کتاب ہے"۔

مولانا محمد سلامت اللہ صاحب انصاری، اعزازی مدرس مدرسہ عالیہ نظامیہ فرنگی محل لکھنؤ۔ "واقعی جو طرز آپ نے اختیار کیا ہے وہ بہت دل چسپ ہے اور اس قدر معلومات اس میں فراہم ہوگئے ہیں گویا کہ دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے"۔

مولانا نثار احمد صاحب، جامع مسجد، آگرہ :- "جس حُبِّ ایمانی اور عرق ریزی سے قرآنِ کریم کے متعلق ضروری معلومات بہم و مرتب کی گئی ہیں وہ سزاوارِ آفرین ہیں۔ اسرائیلیات کے صحیح ماخذ سے مضامین قرآنی کی تطبیق بھی اپنی جگہ لائقِ ستایش ہے۔ حسنِ ترتیب و طرزِ ادا دل پسند ہے۔ کشاف نے کتاب الہدیٰ کا مشتاق کر رکھا ہے جس کے دیکھے بغیر ترتیب نزولی کے بارہ میں عرض نہیں کیا جا سکتا۔ بہرکیف یہ آپ کی علو ہمتی ہے کہ ترتیب باعتبارِ نزول کی نسبت حضرت عکرمہؓ کی حوصلہ شکن رائے کے ہوتے ہوئے اس خار دار دشوار گذار منزل میں قدم رکھا ہے"۔

مولانا محمد ابراہیم قادری صدر مدرس دارالعلوم شمس العلوم بدایون :- "اس زمانۂ پرفتن میں مبارک ہیں وہ ہستیاں جن کے قلم اور زبان اور ہاتھ سے خدماتِ دین سرانجام پائیں"۔

مولوی خان محمد عنایت اللہ خان المشرقی ام اے، بی اس سی، بی ای، سی او ایل، وی آئی اس، اِف آر اس، رینگلر سکالر کرائسٹ کالج کامبرج، پشاور :- "پہلا اثر جو آپ کے مقدمہ کو دیکھ کر میرے دل پر ہوا ہے یہ ہے کہ آپ کو قرآنِ حکیم سے شغف ہے۔۔۔ اس بلند حوصلگی اور جرأت پر آپ کو مستحق مبارکباد سمجھتا ہوں"۔

کتاب کی ثقاہت و اعتبار کی نسبت مولانا اصغر حسین صاحب مدرس دار العلوم دیوبند نے

حسبِ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا: ۔ ’’کتاب ہاتھ میں لیکر روشن خیال مصنف کا نام دیکھنے کے ساتھ ہی یہ خیال دل میں گذرا تھا کہ دیگر جدید تعلیم یافتہ مصنفین و مؤلفین کی طرح نئی روشنی کے علماء کی تقلید اختیار فرمائی گئی ہوگی، لیکن کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ جناب مؤلف نے یہ گروہ طریق اختیار نہیں فرمایا اور انتہائی محنت و مصروفیت اور اعلیٰ تحقیق سے منقولات کے اعتماد پر بہت غور و فکر کے بعد نہایت انصاف سے قلم اٹھایا ہے ۔ اجتہاد اور رائے کی غلطی امر دیگر ہے لیکن دیدہ و دانستہ تحریف شرعیات و خلاف منقولات کو اختیار نہیں فرمایا ۔ آپ کی محنت مطالعہ و تحقیق قابلِ داد ہی نہیں بلکہ ہم جیسے طالبانِ علوم کے لئے قابلِ رشک و غبطہ ہے ۔ ۔ ۔ باوجود کثرتِ مشاغل اور نہایت ضعفِ بصر کے اور باوصف کاغذ کے سفید و براق مضرِ بصر ہونے کے، احقر آپ کی کتاب کو نہایت شوق و رغبت کی وجہ سے حرفاً حرفاً مطالعہ کر رہا ہے اور جو امر قابلِ عرض خیال میں آتا ہے اس کو ساتھ ساتھ لکھتا ہے ۔ ۔ ۔ پوری کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے معروضات کو نہایت ادب کے ساتھ پیش کرونگا اور جناب کی للّٰہیت و دین داری سے امید ہے کہ گرانِ خاطر نہ گذرے گا‘‘۔

کشاف الہدیٰ میں میں نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا تھا کہ کتاب الہدیٰ کی ترتیب کیا ہوگی اور یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ ’’میری تالیف کا مقصد موجودہ ترتیب میں قرآن کی تغییر نہیں ہے بلکہ قرآن کے مطالب اور مضامین کو واقعات اور احکام کی تاریخانہ ترتیب میں پیش کرنا ہے ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میں نے آیتوں اور سورتوں کے نزول کی تاریخ بڑی جستجو اور تحقیق کے بعد مرتب کی ہے‘‘۔ میں نے کشاف کے ساتھ کتاب الہدیٰ کے حصص، ابواب اور مضامین کی مکمل فہرست ملحق کر دی تھی اور اس کے ساتھ کتاب الہدیٰ کا پہلا جز بطور نمونہ بھی شامل تھا ۔ اس سے تمام علماء پر کتاب الہدیٰ کی نوعیت بخوبی آشکارا ہوگئی اور اس کے متعلق کسی کو کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہا ۔

اس جدت پر اکثر علماء نے اظہارِ طمانیت کیا، خاص کر مولانا محمد شفیع صاحب انصاری فرنگی محلّی لکھنوی نے اس طرح رائے زنی فرمائی: ۔ ’’جہاں تک میرے علم میں ہے قرآن پاک کی اس طرح تبویب اور پھر نزولی ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے آج تک کسی نے نہیں کی ۔ اگر کسی نے تبویب کی تو وہ ترتیب نزولی سے خالی ۔ بہر حال اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں یہ بالکل نیا اور اچھوتا کام انجام پایا ہے ۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نزولی ترتیب کے لحاظ سے قرآن کو مرتب کیا تھا مگر ۔ ۔ ۔ پھر بھی کیا آج دنیا میں اس پاک کوشش کا کوئی عملی ثبوت موجود ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہے ۔ پس سارے مسلمانوں کی طرف سے آپ ہی کو مبارکباد قبول کرنے کا حق ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احکام فقہ کی بہت سی گتھیاں نزولی ترتیب کا لحاظ کرنے سے سلجھ جاتی ہیں اور قرآن کے بہت سے حکم بھی سامنے آجاتے ہیں ۔ علماء نے اس سے جا بجا فائدہ بھی اٹھایا ہے

مگر مجموعی طریقہ سے جہاں تک میرا علم ہے اب تک کسی نے اس کی جانب توجہ نہیں کی۔ اور کیسے کوئی توجہ کرتا جبکہ اللہ اولیت کا فخر آپ کو دینے والا تھا"۔

اس تبویب سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں اس کی وضاحت مولانا خواجہ حسن صاحب نظامی نے اس طرح فرمائی ہے :۔ "آپ نے ضرورت کے وقت ضرورت کی چیز مسلمانوں کے لئے مہیا کر دی۔ آپ نے ایسی کتاب لکھدی جو قرآنِ مجید سے فائدہ اٹھانے کی خواہش رکھنے والے مصنفین کا ماخذ بن جائیگی اور اس کے بعد جس قدر کتابیں علومِ قرآن مجید کی نسبت تحریر ہوں گی ان سب کے ثواب میں آپ کے اجر کا حصہ بھی ہوگا"۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری انگلستان :۔ "آپ نے بھاری کام کیا، بہت سوں کو بھاری محنت سے بچا دیا۔ نہ معلوم کتنی دفعہ مجھے اپنے اشغالِ تصنیف میں آپ کے مشکور ہونے کا موقع ملیگا۔ تبویب کی کتابیں تو بہت دیکھیں لیکن جس جامعیت کے ساتھ آپ نے کام شروع کیا وہ اپنی آپ نظیر ہے"۔

مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی :۔ "ترتیب نزول اور مکی مدنی آیات کا یکجا اجتماع بہ ترتیب اور پھر پراز معلومات انکشافات وحقایق جس سلیس بیان کے ساتھ آپ نے تحقیق وبسط کے ساتھ دئے ہیں اور تفسیر القرآن بالقرآن کا اہم فرض خدمت ادا کیا ہے اس کے متعلق کون ہے جو جزاکم اللہ خیرالجزا نہ کہیگا اور اس تالیف کو ایک نعمت نہ سمجھیگا۔ ۔ ۔ اس سے قرانِ حکیم کے ذوق شغف رکھنے والوں کو متمتع ومستفیض ہونا چاہئے اور آپ کا ممنونِ احسان رہنا چاہیے"۔

مولانا عبدالعزیز صاحب سلہٹ :۔ "یوں تو سیکڑوں اردو میں تفسیریں شایع ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں مگر اس زمانے کے لوگوں کی خاطر خواہ تشفی نہیں کرسکتیں۔ الحمدللہ کہ آپ کی سعیِ جمیل انشاءاللہ اس کی تلافی کر دیگی اور اس کتاب الہدیٰ کی وجہ سے تفقہ فی الدین اور تبلیغ والا فرض جو کہ ہر مسلم پر عائد ہوتا ہے آپ نے کماحقہ پورا کر دیا ہے"۔

مولانا محمد عبدالجبار صاحب ویلور :۔ "واعظ اور مفتی کو کسی مضمون کے متعلق جملہ آیات کے جمع کرنے، اور ایک تحقیق پسند کو ان آیات کی نزولی ترتیب اور اوس کے احکام اسلامیہ کی تدریجی رفتار کا راز دریافت کرنے، اور ایک آیت کی دوسری آیات ہی سے تفسیر، اور ایک ہی مضمون والی آیتوں کے باہمی اختلاف کو دفع، اور امور مذکورہ میں احادیث نبویہ سے استفادہ کرنے میں کتنی مختلف تفاسیر و کتب احادیث کو دیکھنے کی ضرورت اور اوراق گردانی میں کس قدر سرگردانی اور قیمتی وقت کی تضیع ہوتی ہے ایک تجربہ کار تحقیق پسند پر ہرگز مخفی نہیں۔ الحمدللہ اس کتاب کی بدولت مذکور تکلیفوں اور مشقتوں سے سبکدوشی اور بآسانی تھوڑے ہی وقت میں طویل وقت طلب معلومات کے متعلق کامیابی حاصل ہوگی ۔ ۔ وہ ایک قابل شکر نعمت ہے جس کی قدر وہی لوگ جان سکتے ہیں جن کے دلوں میں مطالب علیہ کی عزت

کے ساتھ وقت کی قدردانی بھی ودیعت کی گئی ہے"۔

مولانا محمد عمر صاحب، صدر مدرس مدرسۂ اسلامیہ کرنول:۔ "مضامین کی خوبی اور ترتیب کی وجہ سے مدرسہ اسلامیہ کے طلبہ کے حلقہ میں اس کے مختلف ابواب پڑھے گئے۔ ... مقدمہ کے بالتفصیل مطالعہ کے بعد کتاب الہدیٰ کی تکمیل دیکھنے کا شوق بہت بڑھ چلا ہے۔ ... موجودہ تفاسیر میں ضروری معلومات کی یکجا عدم موجودگی کی بدولت ہی نے مدرسہ میں اب تک کسی تفسیر کو بطور ٹکسٹ کے مقرر نہیں کیا ہے۔ کیا عجب ہے کہ آپ کی کتاب الہدیٰ اس ضرورت کے لئے بہترین ثابت ہو"۔

ثقۃ الاسلام علامہ مجتہد حاج مرزا محمد رحیم بلبلہ ئی باکوئی حال مقیم بمبئی نے کشاف الہدیٰ اور کتاب الہدیٰ کے متعلق ایک بسیط و بلیغ طویل تقریظ زبان فارسی میں تحریر فرمائی ہے جس میں سے تین چار جملے یہاں نقل کئے جاتے ہیں:۔ ... وطالبانِ تفسیر دقایق کتابِ مجید، ومشتاقانِ فہم حقایق فرقانِ حمید را، بمطالعۂ کشاف الہدیٰ کہ مقدمۂ کتاب الہدیٰ است، وبملاحظہ کتاب الہدیٰ کہ تفسیرِ بے عدیل وترجمۂ بے مثیل کتابِ خداوندِ عظیم ومعجزۂ نبیِ کریم است، توصیۂ شدید وتاکیدِ اکید مینمایم کہ این کتابِ شریف واین تالیفِ منیف راکہ ... بہ موحدین بہ صفتِ بشیر، وبمشرکین بہ شکلِ نذیر جلوہ می کند، انیسِ مجلس ومونسِ محفل قرار دہند، بلکہ مثلِ تعویذِ حرزِ جان کنند، ویا مثلِ روح وروان دربغل گیرند۔ ... نمی گویم کہ دیگران از بزرگانِ علما، دین واز اکابرِ مفسرین باین مسائلِ عمیقہ ومطالبِ دقیقہ اشارہ نفرمودہ اند، بلے فرمودہ اند، اما نہ ہمہ دریک جا، ودرتحت یک عنوان، ودرضمن یک باب، ودرجزو یک کتاب، بلکہ دراوراقِ پریشان بیان کردہ اند، ویادر مواضع مختلفہ ودر صفحاتِ متفرقہ قلم فرسائی فرمودہ اند، ویا درابوابِ غیر مرتبہ وغیر منتظمہ اشارہ بآنہا کردہ اند، ویا درتالیفاتِ خاصہ کہ خالی از تفسیر وترجمہ است بذکرِ آنہا پرداختہ اند کہ بعد از صرف چندین سال ووقت، وبعد از صرف اموالِ زیاد، وبعد از خریداری چندین صدجلد کتاب از تفسیر وحکمت وکلام وفقہ وغیرہا شاید این مطالبِ مجتمعہ درالہدیٰ را بدست بیاورند۔ ومولفِ محترم در تالیف وجمع آوری این مطالب بہ طرزِ جدید وسبکِ نو از جمع متقدمین گوی سبقت را ربودہ اند، وبعد از غور وتامل ومطالعۂ این کتاب نفیس ودقت نظر در آن عرایض بندہ نزدِ برادرانِ دین مثلِ آفتاب روشن شود کہ تاکنون باین ترتیب کتابی نوشتہ نشدہ است۔ درحقیقت این قسم تصنیف از مخترعات عالیہ واز نتایج افکارِ صائبہ وسلیقہ مخصوصہ جناب یعقوب حسن سیٹھ است۔ ...

× × × × × × ×   × × × × × × ×

نکردہ جمع کسی مثلِ این کتاب یقین ۔ بہیچ دوری از ادوار عصری از اعصار
خدای خواست کہ این فیض راکند جاری ۔ بکنج مجلس و با دستِ شخصِ نیک شعار
ستودہ قدر و گہرپاک حضرتِ یعقوب ۔ کہ ہست زبدۂ اشراف وقدوۂ احرار

علماء کرام کی اس قدر شان دار سرپرستی، قدر شناسی اور ہمت افزائی اور اُن کی برکت بار دعاؤں کے ساتھ کتاب الہُدیٰ کا پہلا حصّہ شایع کیا جاتا ہے۔ کشاف الہُدیٰ کے دیباچہ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے کتاب الہُدیٰ کے پہلے حصّہ کی نظرثانی کر دی ہے، اور دوسرے حصہ قصص کے چند اجزا بھی آپ کی نظر سے گذر چکے ہیں، اور یہ امید دلائی گئی تھی کہ ان دو حصص کے ساتھ تیسرے حصہ پیغمبر آخرالزماں و نزول قرآن کو بھی شامل کرکے پہلی جلد جلد شایع ہوجائیگی۔ اس تحریک کے پورے دو برس کے بعد میں صرف پہلے حصہ کو بطور پہلی جلد کے شایع کررہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے حصہ پر میں نے سہ بارہ نظر ڈالی اور ہر باب کی آیتوں کا ترجمہ بہت غور و خوض سے جانچا۔ کشاف الہُدیٰ میں جو ترجمہ چھپا تھا وہ سرسری طور پر عجلت کے ساتھ کیا گیا تھا اور اس سے مجھے بالکل تشفی نہ تھی، مگر چونکہ وہ ایک عارضی تعارف نامہ تھا اور اس کی مستقل طباعت کتاب الہُدیٰ کی تکمیل کے بعد ہونے والی تھی، اس لئے اس میں ترجمہ کی خامیاں چنداں قابلِ لحاظ نہ تھیں۔ میں مولانا حسین احمد صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے خاص طور پر مجھے اس طرف متوجہ کیا۔ ہر باب کی آیتوں کا ترجمہ کرتے وقت میری توجہ ایسے اہم الفاظ پر مبذول ہوئی جو اس باب کے مضامین کے لئے گویا کلید تھے۔ ان الفاظ کی میں نے خوب چھان بین کی اور قرآن میں جہاں جہاں وہ الفاظ استعمال ہوئے تھے ان سب آیتوں کو جمع کرکے ان کے متعلق یادداشتیں لکھیں، اور ہر لفظ کے ترجمے کے لئے ایسا مرادف لفظ اختیار کیا جو ہر مقام پر چسپاں ہوسکے۔ اس لفظی تحقیقات سے کئی نئے انکشافات ہوئے جو اس سے پہلے میرے ذہن سے نہاں تھے۔ مزید تحقیقات کا نتیجہ یہ ہونا ہی تھا کہ نہ صرف ہر باب میں آیتوں کا اس قدر اضافہ ہوگیا کہ بعض باب پہلے کی بہ نسبت دُگنے، تگنے اور چوگنے ہوگئے، بلکہ ان کی وجہ سے کئی نئے مضامین خیال میں آگئے جن کو فوائد کی ضمن میں میں نے درجِ کتاب کر دیا ہے۔ اس حصہ کی فہرستِ مضامین میں جو کشاف الہُدیٰ میں چھپی ہے صرف اٹھائیس فوائد ہیں، مگر اس کتاب کی فہرست میں آپ نواسی تعلیقات پائینگے۔ اس کے علاوہ ہر پرانے فائدہ کا مضمون بھی بہ نسبت پہلے کے اب زیادہ وسیع اور محقق ہوگیا ہے۔

میری تحقیقات اور آیاتِ قرآنی کی اس ترتیب سے جو میں نے دی ہے جو نتایج خود بہ خود برآمد ہوئے ہیں وہ کم سے کم میرے لئے بہت ہی حیرت انگیز ہیں، اور انھوں نے میرے عقائد کو، جو اس سے پہلے اگر سنگی تھے تو اب ترکیب ارضی کے عمل کے طور پر آہنی بنا دیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی نتیجہ کے ساتھ کسی عالم کو اتفاق نہ ہو، مگر اس بارہ میں میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے تاویلات کرکے زبردستی یہ باتیں پیدا نہیں کی ہیں، بلکہ خود قرآنی آیتوں نے نئی ترتیب میں جمع ہوکر یہ مظاہرات کئے ہیں، اور میں نے ان کو تعلیقات میں زیادہ صاف کر دیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ شیطان کی سرگذشت اور اس کے تخیل کی تدریجی اور ارتقائی تاریخ جس طرح

اور جس تکمیل کے ساتھ میں نے مرتب کی ہے اب تک کسی نے نہیں کی۔ توراۃ اور عہدِ عتیق کی دوسری کتابوں میں شیاطین اور بُری روحوں کا وجود ایک حیثیت رکھتا تھا تو اناجیل میں ابلیس نے اور ہی صورت پکڑی، اور وہ انسانوں کے سر پر ایسا سوار ہوا کہ اس کا اتارنا اب تک ایک لاینحل سوال بنا ہوا ہے۔ قرآنِ شریف نے کس خوبی کے ساتھ شیطان کے وجود اور اس کے طریقِ عمل کا راز کھول دیا وہ میری ترتیب آیات اور تعلیقات سے اچھی طرح ہویدا ہے۔

فرشتے، حور، غلمان، جن وانس کے ابواب غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ قرآن شریف نے نہ صرف خالقِ برحق کی ذاتِ باری کو ہر طرح کے شرک اور آلودگیوں سے پاک کر دیا، بلکہ اس کی تمام مخلوقات کی نسبت، چاہے وہ مرئی ہوں یا غیر مرئی، جو بے سروپا اوہام اور دور از حقیقت ظنیات مذہبی لڑیچر میں جمع ہو گئے تھے وہ بھی دفع کر دئے اور ہر مخلوق کو اس کی اصلی حالت اور کیفیت میں اس طرح ظاہر کر دیا کہ اس میں کسی قسم کی افراط وتفریط کی گنجایش نہیں رہی۔

مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے کشاف الہدیٰ کے شایع ہونے سے بیشتر کتاب الہدیٰ کے پہلے حصہ کو اس کی اگلی مختصر حالت میں دیکھ کر جو دیباچہ مہربانی سے تحریر فرمایا تھا، اگرچہ وہ کشاف الہدیٰ کے ساتھ چھپ چکا ہے، اس کو اس کی اہمیت کی وجہ سے دوبارہ اس مستقل کتاب کے ساتھ طبع کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے اوراق پر گہری نظر ڈالنے کے بعد مولانا ممدوح نے مزید لطف وکرم کے ساتھ مقدمہ تحریر فرمایا ہے جو دیباچہ کے بعد مطبوع ہے۔ اس کی نسبت میں نے مولانا صاحب کو حسبِ ذیل سطور لکھیں:-

"کہنے کو چار ورق ہیں، اور وہ بھی مختصر، گران میں آپ نے حصۂ اول کے گیارہ بابوں کا نچوڑ درج کر دیا ہے، جس سے ساری کتاب کے مضامین کا ریویو احسن طور پر ہو جاتا ہے۔ ان چار ورقوں کے لکھنے کا نہیں، بلکہ جو قیمتی وقت آپ نے ساری کتاب کے پڑھنے اور اس کی تنقید پر صرف کیا ہے اس کی دل وجان سے قدر کرتا ہوں اور واقعی شکریہ کے لئے الفاظ نہیں پاتا ہوں"۔

مدراس ۹ ۲ ر شہر الاول ۱۹۲۷ء سنہ ابراہیمی
مطابق ۲۴ ر رجب ۱۳۴۵ سنہ ہجری

یعقوب حسن

نوٹ - چوں کہ دوسرے حصہ قصص کی ضخامت آٹھ سو صفحوں سے کم نہ ہوگی، پہلے حصہ کو اس کے ساتھ شامل کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ اس وجہ سے، اور نیز شایقین کے انتظار اور تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے، پہلے حصہ کے صرف ڈھائی سو صفحے بہ طور جلد اول شایع کر دئے جاتے ہیں۔ آیندہ جلدیں بھی اسی طرح چھوٹی بڑی ہونگی، ضخامت کی یکسانی کے لئے کسی حصہ کو دو متفرق جلدوں میں تقسیم نہیں کیا جائیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

از

مولانا سید سلیمان ندوی

ہندوستان میں سنہ ۱۹۲۰ء کا دورِ ابتلاء، جس میں سیکڑوں پرجوش فرزندانِ اسلام نے اپنی جان و مال کی قربانیاں چڑھائیں، ہندوستان کی تاریخ کا قابلِ فراموش عہد نہیں، مگر جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ دنیا میں اس ابتلاء و امتحان کے دوروں کی اس لئے ضرورت ہے کہ کھرے کھوٹے، اچھے برے، سعید و شقی اور خبیث و طیب کی پہچان ہو سکے۔

وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾	اور ان زمانوں کو ہم لوگوں کے درمیان دست بدست پھراتے ہیں، تاکہ خدا ان لوگوں کو جان لے جن کو ایمان ہے، اور تاکہ تم میں سے وہ اپنے گواہ بنائے۔ اور خدا ظالموں کو پیار نہیں کرتا ﴿۱۱﴾
وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۲﴾	اور تاکہ ایمان والوں کو خالص کرے اور کافروں کو مٹا دے ﴿۱۲﴾
اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ ع	کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور خدا ان لوگوں کو نہ جان لے جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور صابروں کو نہ جان لے ﴿۱۳﴾
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ ع	اور تاکہ تمہارے سینوں میں جو کچھ ہے اس کی خدا آزمائش کرے اور جو تمہارے دلوں میں ہے اس کو خالص کرے ﴿۶﴾
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ﴿۸﴾ ع آل عمران	یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا مومنوں کو اسی حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو، یہاں تک کہ وہ برے کو اچھے سے جدا نہ کرے ﴿۸﴾

ہندوستان کے گذشتہ دورِ ابتلاء اور ایامِ محن اسی لئے تھے کہ ان سے نور و ظلمت، کفر و ایمان، سعادت و شقاوت کی شناخت اور پہچان ہو جائے۔ وہ وقت آیا اور مسلمانوں کے نیک و بد، مومن و کافر، صابر و غیر صابر کی پہچان ہو گئی، اور کتنے سچے اور خالص کلمہ گو ایسے نکلے جنھوں نے خدا کی آواز کو عین مصیبت کی گھڑیوں میں لبیک کہا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا اور رسول کی آواز کو

مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ	لبیک کہا، حالانکہ اس سے پہلے وہ صدمے
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا	اٹھا چکے تھے، ان میں سے نیکو کاروں کے لئے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ① ع آل عمران	بڑی مزدوری ہے ①

حالانکہ کمزوروں اور ضعیف ایمان کے لوگ ان کو کہہ رہے تھے کہ دشمن بڑے سروسامان اور قوت و تعداد سے تمہارے مقابل ہے، لیکن یہ چیز اور زیادہ ان کے ایمان کی قوت کو مضبوط کرتی تھی، اور کہتے تھے کہ ہمارے خدا کا سروسامان اور اس کی مخفی فوج کی قوت و تعداد ان سے بھی زیادہ ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ	یہ وہ ہیں جن کو لوگوں نے کہا کہ دشمنوں نے تمہارے
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ	لئے بڑی تعداد جمع کر رکھی ہے تو اُن سے ڈرو تو
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا	اس نے ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور انھوں نے
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ② ع آل عمران	جواب دیا کہ خدا ہم کو کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے ②

نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو سعادتِ اُخروی اور شہرتِ دنیاوی عطا کی، ان کے ہاتھوں سے بہتیرے نیک کام انجام پائے، کمزوروں نے اُن سے قوت پائی، اندھوں نے اُن سے روشنی حاصل کی، بہروں نے ان کی آواز سنی، اور خدا نے اُن کے قلوب کو کھول دیا، اور ان کے سامنے حقایق و معارف کے دروازے وا کردئے اور جب وہ اپنے زندانخانوں سے یوسفؑ کی طرح نکلے اپنے کارناموں کا ایک انبار وہ دنیا کے سامنے لے آئے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ	خدا کے فضل و کرم سے وہ اس طرح واپس آئے کہ ان
لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ	کو کسی برائی نے نہیں چھوا اور انھوں نے رضائے الٰہی
اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ③ ع آل عمران	کی پیروی کی اور اللہ بڑے فضل والا ہے ③

اللہ تعالیٰ کا جو فضل و کرم ان نیک بندوں پر ہوا، ان میں سب سے بڑی نعمت ان کو یہ ملی کہ عالم کے شور و شر سے یکسو ہو کر جب اُن کو خلوت خانۂ محبس کی تنہائیوں میں اپنے دلوں کے ٹٹولنے کا موقع ملا، تو انھیں معلوم ہوا کہ انوارِ الٰہی کی شمعیں کس دل میں روشن ہوتی ہیں، اور اس وقت غارِ حرا کے تنہانشیں رسولِ امینؐ کے برکات نے اُن پر ظہور کیا، اور یوسفؑ زندانی کی "تاویلِ احادیث" کے مسدود دروازے ان کے سامنے کھل گئے۔

اسلام کی تاریخ ایسے زندانیوں اور تنہانشینوں کے کارناموں سے ناآشنا نہیں ہے۔ اسلام کے کتنے نامور علما، اور مصنفین گذرے ہیں جن کے قلم کی روانی کو ان کے پابزنجیر پاؤں کا سکون ایک لمحے کے لئے بھی بند نہ کرسکا، جن کے فیوض و برکات کے سیلاب کو قید خانوں کی چار دیواریں ایک لمحہ کے لئے بھی روک نہ سکیں۔ امامِ ابو حنیفہؒ نے بغداد کے محبس میں بیٹھکر امام محمد سا شاگرد پیدا کیا، امامِ احمد حنبلؒ نے معتصم کے قید خانے میں مجلسِ درس کو گرم رکھا، قاضی بکّار مصری نے ابن طولون کے زندانِ مصر میں ایک کھڑکی سے منہ نکالکر علم کے شائقین کو تعلیم دی، امیہ بن عبدالعزیز اندلسی ۴۸۹ھ میں اسکندریہ آکر قید ہوئے اور اسی حالت میں ہیئت و ریاضی کی متعدد تصنیفات یادگار چھوڑیں، علامہ ابن تیمیہ کی متعدد تصنیفات انھیں مظلومیت کی کوٹھریوں

میں انجام کو پہنچی ہیں، شمس الائمہ سرخسی فقہ حنفی کے معلم ثانی ہیں، اوزگند واقع ترکستان کے قیدخانہ میں بیٹھکر مبسوط کی ۱۵ جلدیں تصنیف کیں، ہندوستان میں برطانیہ کے آغاز قیام کے زمانہ میں مفتی عنایت احمد صاحب نے انڈمین کے دارالہجرۃ میں رہکر عربی صرف و نحو کی کتاب لکھی۔ مولانا فضل حق خیرآبادی نے وہیں قصائد حبسیات لکھے۔

موجودہ دورِ ابتلاء کے مسلمان محبوسین میں بھی ایسی ہستیاں تھیں جنھوں نے انھیں بند دروازوں میں ابواب رحمت کو کھلا پایا، جنھوں نے اپنی انھیں جسمانی بندشوں کے اندر اپنی روحانی کشایشوں کے منظر دیکھے، جنھوں نے غارِ حرا کے ناز و نیاز کے اسرار کو قیدخانہ کی کوٹھریوں میں بیٹھکر جانا اور پایا۔ سید حسرت موہانی کی نظمیں، ابوالکلام کی تحریریں، محمد علی کی تقریریں، سب اسی حجلۂ زندان میں بنیں اور سنوریں۔ مگر مدراس کے دورافتادہ صوبہ نے سب سے زیادہ قربت پائی۔ سیٹھ "یعقوب" حسن نے "یوسف" بنکر جب قید کے دروازوں کے اندر قدم رکھا تھا تو ہم نے اُنکو خالی ہاتھ اندر بھیجا تھا، مگر جب وہ اپنی مصیبت کے ایام کاٹ کر جیل کے دروازہ پر نمودار ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ خالی نہ تھے ان کے ساتھ کتاب الہدیٰ کے ضخیم مسودات کی گٹھری تھی۔

سیٹھ صاحب گو عربی زبان کے بڑے عالم نہیں اور نہ دینیات کے باقاعدہ طالب العلم ہیں، تاہم انسان کی محنت اُس کو سب کچھ بنا سکتی ہے۔ کتاب الہدیٰ میں جو کچھ کام ہے وہ آیتوں کی تلاش اور ترتیب کا ہے۔ سیٹھ صاحب کا دماغ فلسفیانہ اور اسرار طلب واقع ہوا ہے، اس لئے تنہائی کے گھنٹوں میں جب قرآنِ پاک کے سوا ان کا کوئی مونس و ہمدم نہ تھا انھوں نے اس سے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ فلاں فلاں سوالات کا جواب تمھارے صفحات میں کیا ہے؟ تو ان کو اُن کے یکجا پانے میں ناکامی ہوئی، متفرق مقامات کی تلاش ہوئی، ایک مطلب کی تمام آیتوں کو چھننا پڑا، طلب نے ان کی ہمت کو بڑھایا، بالآخر یہ ذخیرہ فراہم ہوگیا۔ جس کا ایک حصہ تمھارے سامنے ہے۔

سیٹھ صاحب نے کتاب الہدیٰ کی متعدد جلدوں میں بہ ترتیب ضروری معلومات قرآنیہ کو فراہم کیا ہے۔ مثلاً پہلے حصہ میں توحید، صفات، خلق کائنات، ملائکہ، جن وغیرہ ہر مسئلہ کی قرآنِ پاک کی جس قدر آیتیں تھیں ان کو یکجا کیا ہے، ان کا مقابل میں ترجمہ لکھا ہے، اور بعض مشکل مقامات پر انھوں نے حاشئے تحریر کئے ہیں، بعض جگہ مطالب کی ایضاح کے لئے تورات و انجیل کے مضامین نقل کئے ہیں، کہیں موجودہ فلسفیانہ مباحث سے تعرض کیا ہے، غرض اس طرح اس کتاب سے ہر عامی شخص کو یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ اس عقیدہ یا مسئلہ کی نسبت قرآن کی کیا تعلیم ہے اور اس کا کیا فیصلہ ہے، اور اسی کے ساتھ تاویلات سے گریز کیا ہے، بلکہ قرآن کے الفاظ جو کچھ سمجھاتے ہیں وہی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

یہ حصہ شروع سے آخر تک میری نظر سے گذر چکا ہے۔ مجھے صرف ایک دو مقام پر مؤلف سے اختلاف تھا اور الحمدللہ کہ انھوں نے ان کو میری تحقیق کے مطابق بنا دیا۔ ترجمہ میں غالباً سیٹھ صاحب نے شاہ صاحب اور ڈپٹی صاحب کے ترجموں کو سامنے رکھا ہے اور اس لئے ترجمہ پر غور کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کار خیر سے مسلمانوں کو فائدۂ تام پہنچائے اور مصنف کو اجرِ عظیم بخشے۔

دارالمصنفین اعظم گڑھ　　۲ محرم الحرام ۱۳۴۳ھ　　سید سلیمان ندوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدّمہ

از

مولانا سیّد سلیمان ندوی

جناب سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے کتاب الہُدیٰ کے نام سے قرآنِ مجید کے مختلف مضامین، جو تیس پاروں میں ضرورتوں، مصلحتوں اور حکمتوں کی بنا پر متفرق طور پر بیان ہوئے ہیں، اُن کے یکجا کرنے کا جو کام شروع کیا تھا، اوس کی پہلی جلد آج ناظرین کے سامنے ہے۔ اس کتاب کا مقصد صرف اسی قدر ہے کہ قرآنِ مجید میں ایک ہی مضمون کی آیتیں جو مختلف مقامات اور سورتوں میں ہیں، ہر اوس شخص کو جو قرآن کے پورے مطالب پر حاوی ہونا چاہتا ہے ضرورت پیش آتی ہے کہ وہ ان تمام آیتوں کو یکجا کرکے اون پر غور کرے، سیٹھ صاحب نے ان آیتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک جگہ کر دیا ہے، تاکہ غور کرنے والوں کو ہر مضمون کے متعلق قرآنِ پاک کا نقطۂ نظر ایک جگہ اور آسانی سے معلوم ہو جائے۔ ہمارے علماء نے بہت پہلے مختلف ضرورتوں سے اس قسم کے کام انجام دئے ہیں، چنانچہ قرآنِ مجید کی احکامی آیتیں بیسیوں علماء نے جمع کی ہیں۔ سیٹھ صاحب آیتوں کے ساتھ اون کا ترجمہ بھی اُردو میں بالمقابل لکھتے گئے ہیں، تاکہ اُردو داں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں، ساتھ ساتھ حواشی میں اون مضامین کے متعلق جدید تحقیقات اور قدیم صحفِ سماوی میں جو کچھ ہے اوس کو بھی وہ لکھتے گئے ہیں، تاکہ دیگر آسمانی کتابوں کے مقابلہ میں قرآنِ پاک کی حقانیت، اور جدید تحقیقات کے موازنہ سے قرآنِ پاک کی صداقت آشکارا ہو۔

زیرِ نظر حصہ میں خدا کے اسماء صفات، خالق و مخلوقات کے تعلقات، آغازِ آفرینش وغیرہ کی آیتیں یکجا کی گئی ہیں۔ تقابل اور موازنہ سے معلوم ہوگا کہ قرآنِ پاک کی تصریحات آلایشوں سے کس قدر پاک، اور بناوٹ سے کس قدر بری ہیں، اور جدید تحقیق کا دائرہ کتنا ہی وسیع ہو جائے، مگر قرآنِ مجید کی تعبیر کبھی اوس کی راہ میں حائل اور عایق نہو گی۔

سیٹھ صاحب نے اپنی مہربانی سے اس جلد کے تمام تر مباحث چھپنے سے قبل میرے مطالعہ کے لئے بھیجے، اور میں نے اون کو ایک نظر دیکھا۔ آیتوں کے ترجمے چونکہ اردو کے بعض مستند ترجموں کو سامنے رکھ کر کئے گئے ہیں، اس لئے میں نے اون کو نہیں پڑھا ہے، حواشی اور توضیحی تعلیقات پڑھی ہیں۔ میں نے یہ لحاظ رکھا ہے کہ عقلی تاویلات کو ان میں جگہ نہ دی جائے، اور قرآنِ پاک کے ظاہری الفاظ اور محاوروں سے کہیں انحراف نہ کیا جائے۔ نظریۂ ارتقاء نے یہاں تک ترقی کی ہے

کہ ہر مسئلہ کی تشریح اور تاریخ میں اوس کی تدریجی ترقی کی منزلیں گنانی پڑتی ہیں، مگر کم از کم نبوت اور ہدایتِ ربانی کا وجود ایک خاص حیثیت سے اس سے مستثنیٰ ہے۔ خدا کے متعلق صحیح عقائد، باہمی معاملات اور اخلاق کی اچھائی اور برائی کی فطری تعلیم ہر عہد کے انسانوں میں رسولوں کے ذریعہ سے پہنچائی جاتی رہی، البتہ دنیا کی ترقی کے ساتھ اوس کا معیار بھی اونچا ہوتا رہا، یہاں تک کہ عہدِ محمدی میں اس نے تکمیل کی آخری منزل طے کرلی۔

کتاب کے آیندہ اوراق میں آغازِ آفرینش کے متعدد مسائل میں تدریجی ترقی کے مدارج جہاں دکھائے گئے ہیں، وہاں یہ حقیقت پیشِ نظر رہے کہ ربانی ہدایت کا چراغ پہلے ہی دن انسان کے طاقِ سینہ میں روشن کردیا گیا تھا، اور ہر عہد میں انسانوں نے اوس سے روشنی حاصل کی، البتہ جہالت، ضلالت اور امتدادِ زمانہ کی تاریکی کبھی کبھی اتنی شدید ہوگئی کہ انسان صراطِ مستقیم کے راستہ سے بھٹک گیا، اور اس کی رہنمائی کے لئے نبوت کی ایک خارجی مشعل کی ضرورت پیش آئی اور اس طرح انبیا اور رسل علیہم السلام بار بار آتے رہے، اور صراطِ مستقیم کی منزلیں درست کرتے رہے۔

اس حصہ میں کل گیارہ باب ہیں۔ پہلے باب میں سورۂ فاتحہ پر بحث ہے، کہ یہ اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ پہلی سورۃ ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی گئی ہے۔ اس دعا کا دوسرے مذاہب کی دعاؤں سے تقابل خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں خدا کی ذات وصفات کی آیتیں جمع کی گئی ہیں۔ تیسرے میں آسمان وزمین اور ساری کائنات کی پیدایش کی آیتیں ہیں، ساتھ ہی سائنس نے ان کے متعلق جو معلومات پیش کئے ہیں مصنف نے اون کو اپنی تعلیق میں لکھا ہے۔ چوتھے باب میں حضرت آدمؑ کی تکوین کی آیتیں ہیں، توراۃ میں حضرت آدم وحوا کا جو قصہ مذکور ہے، اور انسانی پیدایش کے متعلق سائنس کا جو بیان ہے، ان کو بھی لکھ دیا ہے، اور اس قصہ سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی سپردِ قلم کیا ہے۔ پانچویں باب میں روح اور ذی روح کی حقیقت کی آیتیں جمع کی ہیں، اور قرآنِ پاک میں روح کا لفظ جن جن معنوں میں آیا ہے، اون کو بھی لکھ دیا ہے۔

چھٹا باب "انسان" پر ہے، اور اوس کی پیدایش کی آیتیں اس میں لکھی گئی ہیں اور انسان کی فطرت، نفس، عقل، تکلیف، تمدن، معاش، اخلاق، اور مذہب پر فلسفیانہ نکات تعلیق میں بیان کیا ہے۔ ساتواں باب "حیوانات" کی پیدایش کا ہے، اور اس کے نیچے حواشی اور تعلیقات میں شعائر اللہ، عقلِ حیوانی، ضروریاتِ حیوانی، حیوان پرستی اور قربانی کا بیان ہے۔ آٹھویں میں فرشتوں کا تذکرہ ہے، اور اُن کے ظہورِ اول، اون کی رسالت، اون کا نمود، اون کا نزول، انسان کی مدد، اور رسول اور خدا کے درمیان اون کی سفارت، اون کے اختیارات، اون پر ایمان، اون کے کام کا بیان تعلیقات میں کیا گیا ہے۔ نویں باب میں "حور وغلماں" کے متعلق آیتیں فراہم کی گئی ہیں، اور آخر میں تعلیقات کے تحت میں جسم وروح، حواس، قوائے دماغی، وفاتِ نفس، موت، حیات بعد موت، عالمِ معاد، حور، غلماں پر

مباحث ہیں۔ دسواں باب شیطان کے تذکرے میں ہے، پھر تعلیقات میں قرآن کے روسے شیطان کی حقیقت، ابلیس اور شیطان، شیطان کی بناوٹ، شیطان کا عمل، شیطان کا وار انسانوں پر، انسان کی صفتِ شیطانی، حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں شیطان، تذکرے ہیں۔ گیارہواں باب جنّات کی آیتوں میں ہے اور تعلیقات میں جن بمعنی شیطان اور اس کے متعلق توراۃ و انجیل کے بیانات، حضرت سلیمانؑ کے خدام جن، عرفی جن، جن و انس پر حواشی ہیں۔

کسی مصنف کے لئے یہ ذمہ داری نہیں لی جا سکتی ہے کہ اوس کے تحقیق کے حرف حرف سے دوسرے کو اتفاق ہے، اور جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی اوس کے کام پر اطمینان کا اظہار کیا جائے، اور اوس کے حسن نیت پر اعتماد کیا جائے۔ سیٹھ صاحب نے ایک بڑا کام، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اپنے بل بوتے سے زیادہ بڑا کام، اپنے ذمہ لیا ہے، اور اس کو خوبی سے انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، اور مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

سید سلیمان ندوی

دار المصنفین اعظم گڑھ
۲۲ دسمبر ۱۹۲۶ء

توضیحات

املا ۔ جو الفاظ خالص ہندوستانی ہیں وہ اسی طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ بولے جاتے ہیں، یعنے ان کا املا ان کے تلفظ کے مطابق ہوتا ہے ۔ رواج عام میں کسی لفظ کا تلفظ بدل جائے تو اس کا املا بھی بدل دینا چاہیئے ۔ پرانی یورپین زبانوں میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کے تلفظ اور املا میں بہت فرق ہے، مگر آنکھیں مروجہ املا سے ایسی مانوس ہوگئی ہیں کہ اس کا بدلا جانا گوارا نہیں کرتیں ۔ امریکہ میں انگریزی الفاظ کے املا کی اصلاح پر ایک جماعت آمادہ ہوئی ہے، مگر اس کی کامیابی معلوم ۔ اردو زبان چوں کہ نئی اور ابھی تک ارتقائی حالت میں ہے اس میں اصلاح کی گنجایش باقی ہے اور ردو بدل کا وقت جاتا نہیں رہا ہے ۔

ایک لفظ کا تلفظ پہلے ہاتھ تھا یعنے آخر میں ہندی مرکب حرف تھ کی آواز نکلتی تھی، مگر اب صرف ہات بولتے ہیں ۔ مولانا شبلی اور کئی مصنفوں نے ہات ہی لکھا ہے ۔ میں نے تلفظ عام کے لحاظ سے ہات کو ہاتھ پر ترجیح دی ہے ۔

عام طور پر لوگ ٹھہرنا لکھا کرتے ہیں ۔ اس لفظ کا تلفظ پہلے ہیچ حرفی ٹہرنا ہوتا تھا، پھر بجائے پہلے دو مفرد حروف ٹ ہ کے ہندی کا مرکب حرف ٹھ بولا جانے لگا ۔ اس مرکب حرف کے بعد حرف علت یے آنا چاہیئے نہ کہ ہ ۔ ٹھہرنا کا تلفظ بلا تکلف نہیں ہو سکتا اور نہ ایسے تلفظ کا رواج ہے ۔ اس لئے میں نے ٹھیرنا استعمال کیا ہے جیساکہ بعض اور مصنفوں نے بھی استعمال کیا ہے ۔

چھ محض ہندی مرکب حرف ہے وہ مکمل لفظ نہیں ہے ۔ اس کو ہندسہ ۶ کی آواز بنانے کے لئے اس میں حرف علت یے لگانے کی ضرورت ہے ۔ اس کو چھے لکھنا چاہیئے نہ کہ چھ جیساکہ عام رواج ہے ۔

مرکب ہندی حروف بھ پھ تھ وغیرہ ہمیشہ ہائے دوچشمی کے ساتھ لکھے گئے ہیں ۔

فارسی اور عربی الفاظ میں ہائے مختفی کا نشان ہ ماقبل حرف کے لئے فقط ٹیکہ ہوتا ہے اس کا تلفظ نہیں ہوتا ۔ ماقبل حرف پر جو اعراب ہوتا ہے وہی آواز دیتا ہے ۔ اگر یہ ٹیکہ نہ ہوتا تو ماقبل حرف عام قاعدہ کے مطابق ساکن ہوجاتا ۔ گویا اب سکون نہ پڑسے ۔

کہ بیانیہ اور فعل امر کہہ میں فرق کرنے کے لئے آخرالذکر لفظ میں ہ کا شوشہ صاف طور پر بنایا اور اس کے نیچے امتیازی نشان لگایا گیا ہے ۔

یہ قاعدہ ہے کہ لفظ کا آخری حرف الف حرف جر سے پہلے یاے مجہول سے بدل جاتا ہے، کیوں کہ بولنے میں الف کی کھڑی آواز یے کی پڑی آواز سے بدل جاتی ہے ۔ جس لفظ کے آخر ہ ہو اس پر اس قاعدہ کا عمل نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ وہاں حرف ہ کوئی آواز نہیں رکھتا اور اس کے ماقبل حرف کا فتح حرف جر کے آنے سے کسرہ سے بدل جاتا ہے ۔ مثلاً رشتہ، دستہ، رشتہ کا، دستہ سے ۔

اُردو رسم الخط پہلے سے مختصر نویسی ہے، اس کو دو الفاظ ملا کر لکھنے سے اور زیادہ مختصر کرنا مناسب نہیں ۔ میں نے سوائے ایک استثنیٰ کے ہر لفظ کو علحدہ لکھا ہے، کبھی دو لفظوں کو ملا کر نہیں لکھا ۔

فعل کے آخر میں گا مستقبل کی نشانی ہے ۔ وہ علحدہ لفظ نہیں ہے مگر عام دستور اس کو علحدہ لکھنے کا ہے ۔ میں نے اس کو اس کے فعل کے ساتھ ہر جگہ ملا کر لکھا ہے علحدہ نہیں لکھا ۔

مجھ، تجھ کے بعد حرف جر کو آئے تو تلفظ میں مرکب حرف نہیں بولا جاتا بلکہ مفزدج بولا جاتا ہے، اس لئے مجہ کو، تجہ کو لکھنا چاہیے، مگر اس طرح لکھنے سے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ لکھنے والے نے ھ دو چشمی کا لحاظ نہ رکھا ۔ اس موقع پر دو لفظوں کو ملا کر لکھنا مناسب ہے، چنانچہ میں نے مجکو، تجکو لکھا ہے ۔

فارسی حرف جر بہ اور حرف نفی بے عموماً مجرور کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں، مگر میں نے ان کو الگ لکھنے کی کوشش کی ہے اگرچہ نقل نویس یا کاتب کی بے احتیاطی سے اس قاعدہ کی ہر جگہ پابندی نہ ہو سکی ۔ مثال:- بہ جز، بہ طور، بے شل، بے شک ۔

اوقاف - اردو کے اہل قلم عموماً اوقاف کا لحاظ نہیں کرتے اور مختصر اور کامل اوقاف کے نشانات کا امتیاز قایم نہیں رکھتے ۔ اوقاف کے نہ ہونے سے یا ان کے غلط استعمال سے پڑھنے میں نہ صرف دقّت ہی ہوتی ہے بلکہ بعض موقعوں پر مطلب کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے ۔ قرآن کے رسم الخط کی بہت سی خوبیوں میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اس میں قرأت کی صحت کے لئے کئی قسم کے اوقاف رکھے گئے ہیں ۔ قرآن کے ترجمہ میں بھی ان اوقاف کا ایک حد تک لحاظ رکھنا یقیناً مفید ثابت ہوگا ۔ جہاں عربی میں لا یا ج آیا ہے وہاں میرے ترجمہ میں عموماً آپ انگریزی کا ماکا الٹا نشان، پائنگے ۔ اگر ایک آیت میں جملہ ختم نہ ہوا ہو اور اس کا تتمہ دوسری آیت میں ہوا ہو تو دونوں آیتوں کے درمیان میں نے آیت کا عام نشان خلقہ ۱ۖ نہیں ڈالا ہے بلکہ اس آیت کے نمبر کو اوپر کی طرف ہٹا کر اس طرح لکھ دیا ہے ۱ تاکہ پڑھتے وقت اس جگہ کوئی رکاوٹ نہ ہو ۔

کامل وقفہ کا نشان میری کتاب میں اس طرح ہے ۔ اور ترجمہ میں حرف حلقہ ○ کامل وقفہ ہے ۔ اقتباس کا نشان ابتدا میں اس طرح " اور انتہا میں اس طرح " ہے ۔

خطاب کے موقع پر یہ نشان ! مخاطب کے ساتھ لگا یا گیا ہے، اور یہی نشان حیرت اور تعجب کا بھی اظہار کرتا ہے ۔

نشانِ استفہامیہ یوں ہے ؟

جملہ کے آخر میں یہ نشان :- ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے بعد کی عبارت وہ ہے جس کا حوالہ اس جملہ میں دیا گیا ہے۔ اس عبارت کے ساتھ اقتباس کے نشان بھی لگانے چاہئے تاکہ معلوم ہو کہ حوالہ کی عبارت کہاں ختم ہوئی ۔ اس قطعہ میں حوالہ کی عبارت کے سوا کوئی اور عبارت نہ ہو تو اقتباس کے نشانوں کی ضرورت نہیں ۔

قطعہ انگریزی لفظ پارا کا ترجمہ ہے، یعنے چند جملوں کا مجموعہ جو دوسری عبارت سے قطع کردیا جائے (فارسی زبان میں لفظ پارہ انگریزی لفظ کا ہم معنی اور ہم آواز موجود ہے مگر چوں کہ اصطلاح میں پارہ قرآن کے ایک جز کو کہتے ہیں جو قرآن کا ۱/۳۰ حصہ ہوتا ہے اس لئے میں نے اس موقع کے لئے فنِ شعر سے ایک اصطلاح یعنی مناسب سمجھی)

ہم معنی الفاظ کے درمیان برابری کا نشان = لگایا گیا ہے ۔ ترجمہ میں مرادف لفظ قوسین کے درمیان اس طرح رکھا گیا ہے :- "اس (= خدا) نے کہا" ۔ "انھوں (= ابراہیم) نے کہا" ۔

(اس طباعت میں اس قاعدہ کا ہر جگہ التزام نہ ہو سکا، آیندہ حصوں میں اس کا زیادہ لحاظ رکھا جائیگا)

توضیح مطلب کے لئے ترجمہ میں جو الفاظ بڑھانے پڑے ہیں وہ قوسین (   ) کے درمیان لکھے گئے ہیں ۔ جہاں قوسین کے درمیان بھی اور دو قوسین کی ضرورت پڑی ہے وہاں بیرونی قوسین کی شکل اس طرح [   ] اور اندرونی قوسین کی شکل اس طرح (   ) بنائی گئی ہے ۔

قرآنی اوقاف ۔ دائرہ ○ آیت کی علامت ہے ۔

لا = دائرہ پر یا کہیں اور لا لکھا ہو تو وہاں نہ ٹھیرنا چاہئے ۔

ط = یہ وقف مطلق کی علامت ہے ۔ یہاں ٹھیرنا بہتر ہے ۔

م = یہ وقف لازم کا اشارہ ہے ۔ یہاں ٹھیرنا ضروری ہے ۔

ج = اس سے وقفِ جائز مراد ہے ۔ یہاں چاہے ٹھیرے چاہے نہ ٹھیرے ۔

قف کے معنے ہیں "ٹھیر جاؤ" ۔ یہاں کم از کم اتنی دیر ٹھیرے جتنی دیر سانس لینے میں لگتی ہے ۔

س سکتہ کا اشارہ ہے ۔ اس سے مراد اتنا ٹھیرنا ہے کہ سانس نہ ٹوٹے ۔

ص رخصت (= اجازت) کی علامت ہے یعنے چاہے تو ملا کر پڑھے یا اگر تھک جائے تو ٹھیر جائے ۔

ز سے اشارہ ہے کہ یہاں سے تجاوز کرنا چاہئے، اگر ٹھیر جائے تو مضایقہ نہیں ۔

صلے مخفف ہے الوصل اولیٰ کا یعنے اس مقام پر ملا کر پڑھنا بہتر ہے ۔

ق علامت ہے قیل کی یعنے بعض کہتے ہیں کہ یہاں وقف ہے، لیکن اکثر علما یہاں نہ ٹھیرنا بہتر کہتے ہیں ۔

ک = کذالک یعنے یہاں بھی وہی وقف ہے جو اوپر گذرا۔
معانقہ = ایک لفظ کے آگے اور پیچھے تین تین نقطے ∴ آئیں (دیکھو صفحہ ۲۰۲) تو سمجھنا چاہئے کہ اس لفظ کو پچھلے لفظ کے ساتھ وہی ارتباط ہے جو اس کو اگلے لفظ کے ساتھ ہے۔ چاہو پہلے لفظ پر وقف کرو اور دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملا کر پڑھو، یا پہلے لفظ پر وقف نہ کرو بلکہ دوسرے لفظ پر وقف کرو۔
جہاں وقف کی دو یا زیادہ علامتیں ہوں وہاں پہلی علامت کو دوسری علامت پر ترجیح ہے۔

مخففات ۔ کتاب الہدیٰ کی ترتیب یہ ہے کہ ہر باب کے متن میں اس کے عنوان کی آیتیں علحدہ علحدہ نقل کی گئی ہیں، اور ہر آیت کے مقابل اس کا ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر پہلی سطر میں سورۃ کا نام اور اس کا نزولی شمارہ ہے۔
ع = یہ رکوع کی علامت ہے۔ اس کے اوپر اس رکوع کا شمارہ دیا گیا ہے جس سے آیتیں نقل کی گئی ہیں۔
جو سورۃ فقط ایک ہی رکوع کی ہے اس کے رکوع کے نشان پر عدد نہیں دیا گیا بلکہ نشان عؔ کر دیا گیا ہے۔
جو رکوع باب میں پورا نقل کیا گیا ہے اس کے شمارہ کے ساتھ ایسا ۲ نشان کیا گیا ہے عؔ۔
ق اقتباس کی علامت ہے۔ ہر رکوع کی جملہ آیتوں کو ایک اقتباس قرار دے کر اس کو سلسلہ وار نمبر دیا گیا ہے۔ تعلیقات میں جہاں کہیں باب کی آیتیں دہرائی گئی ہیں ان پر اقتباس کے شمارہ کا حوالہ دیا گیا ہے، سورۃ کا نام اور رکوع بیان نہیں کیا گیا۔ گر فائدہ میں کوئی آیت نقل ہوئی ہو جو اس باب کے متن میں درج نہ ہو تو اس آیت کی سورۃ اور رکوع کا حوالہ دیا گیا ہے۔
قؔ سورۂ بقر ۸۷ = یہ رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان ہے۔ اوپر کا ہندسہ رکوع کا اور اندرونی ہندسہ اقتباس کا ہے، یعنے اس علامت کے مقابل آیتیں سورۂ بقر جس کا نزولی نمبر ۸۷ ہے، رکوع ۲ سے نقل ہوئی ہیں اور اس باب میں اس اقتباس کا شمارہ ۷ ہے۔ سورۃ کا نمبر نزولی ترتیب کے لحاظ سے ہے نہ کہ مروجہ ترتیب کے لحاظ سے۔ نمبر ۱ سے ۸۶ تک سورتیں مکی ہیں، ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی۔
ح = شرح۔ آیتوں کے الفاظ کی شرح اسی صفحہ کی تحت میں لکھی گئی ہے۔ شرح طلب لفظ پر ایسا نشان ح اور سلسلہ کا نمبر دیا گیا ہے، اور اس لفظ کو مع نشان اور نمبر کے حاشیہ پر بھی نقل کیا گیا ہے۔
ف = ایک باب کا متن جس میں صرف قرآنی آیتیں اور مقابل میں ان کا ترجمہ ہے ختم ہو جانے کے بعد پوری سطر میں ف کی جدول کھینچ دی گئی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہاں متن ختم ہوا اور اس باب کے متعلق فوائد شروع ہوئے۔
متن کے صفحہ کی پیشانی پر سادہ باریک جدول ہے مگر تعلیقات کے صفحہ کی پیشانی پر ف کی موٹی جدول ہے۔
ہر فائدہ کو سلسلہ کا نمبر دیا گیا ہے۔
نوٹ = صفحہ کی تحت میں جو اشارے دئے گئے ہیں ان کو نوٹ یا اشارہ کہا گیا ہے۔
کسی قرآنی لفظ یا فقرہ کا ترجمہ دو طرح پر ہو سکتا ہے تو ایک ترجمہ متن میں اور دوسرا ترجمہ حاشیہ پر لکھا گیا ہے اور دونوں کے اوپر خط کھینچا گیا ہے۔

فہرست

ابواب، شروح و فوائد

حصہ ۱۔ خالق و مخلوقات

تصحیح اغلاط

مجھے سخت افسوس ہے کہ عملہ کی سہل انگاری کی وجہ سے کتابت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ غلطیاں زیادہ تر اعراب اور وقفوں کی ہیں، جن کی مکمل فہرست کتاب کے آخر میں لگا دی گئی ہے۔ ذیل میں اُن اہم غلطیوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے جن کی صحت نہایت ضروری ہے۔ باقی غلطیوں کے متعلق سردست اتنا اہتمام کافی ہو گا کہ ہر غلطی کا نمبر اس صفحہ پر اس سطر کے مقابل لکھ لیا جائے جس میں وہ غلطی واقع ہوئی ہے تاکہ پڑھنے والے کی توجہ اس غلطی کی طرف ہو اور وہ ضرورت پر اس کی صحت کر لے سکے۔

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	متن	۲	ہو بڑا	جو بڑا	۱۵۰	۶۰	حاشیہ	۲۰	صرح انحی	طرح انحی
۳	-	فائدہ	۱	مستحس	مستحسن	۱۵۹	۶۷	فائدہ	۱	ہریں لینے والے	لہریں لینے والے
۴	۸	-	۴	کہلاتا ہے	کہواتا ہے	۱۶۰	..	..	۲۰	پورا لیا ہے	پورا کیا ہے
۵	۹	..	۱	گذری	ہو گذری	۱۶۴	۶۹	-	۱۷	صیاح	سیاح
۶	..	..	۲	گذری	ہو گذری	۱۶۷	۷۰	-	۱۶	سکتی	سکتے
۱۲	۱۶	متن	۳	کی	کے	۱۶۸	۷۴	..	۱۲	لوگوں	گوبوں
۵۷	۴۱	حاشیہ	۲	سورۂ جن ۷۳	سورۂ جن ۳۷	۱۷۲	۷۵	-	۱۲	تخت وکرسی	تخت (کرسی)
۷۶	۴۵	متن	۱۹	تمنفس	متنفس	۱۸۳	۸۰	متن	۱۴	کَفَسَق	نَفَسَق
۹۷	۵۱	-	۵	(۶)	(۶)	۱۸۸	۸۱	..	۲۴	منی	مٹی
۹۸	-	-	۱۴	کے	کی	۱۸۹	۸۱	..	۲۵	زندگی	بزرگی
۹۹	...	-	۲۷	خوب	خوف	۱۹۶	۸۲	..	۲۱	اَنظِرْنِیْ	اَنظِرْنِیْ
۱۰۶	۵۳	-	۸	لگاتے	اُگاتے	۲۰۱	۸۳	-	۳	وَنَادَمُ اسْکُنْ	وَیَادَمُ اسْکُنْ
۱۰۹	..	..	۲۸	بھولے	ہم نے	۲۰۳	-	-	۴	درخت	درخت
۱۱۰	..	..	..	اسے	اسے	۲۱۶	-	حاشیہ	۲۸	و۷ع	و۷ع
۱۱۱	۵۴	-	۴	کرور	کرو	۲۱۷	۸۴	متن	۱	ہیں	ہے
۱۱۲	-	..	۱۵	بِسَبقت	بسبقت	۲۲۰	-	-	۴	لِیُرِنُھَمَا سَوْاٰتِہِمَا	لِیُرِیَھُمَا سَوْاٰتِہِمَا
۱۲۷	۵۷	-	۱۹	اَچان	اُچان	۲۲۱	-	-	۵	اِتَّہٗ	اِنَّہٗ
۱۲۸	-	-	۲۰	ضحہا	ضحہا	۲۲۲	..	..	۹	عَزْرًا	عَزْمًا
۱۳۶	..	حاشیہ	۱۸	و۸۲ع	و۸۳ع	۲۲۶	-	-	۱۹	لَایَبْلٰی	لَایَبْلٰی

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۸۳	متن	۲۱	عَلَآ بَا	عَلَیْهِمَا
۲۳۰	-	-	۲۴	⑦	کی ⑦
۲۳۴	-	-	۲۸	یَشْتیٰ	یَشْقٰی
۲۳۵	۸۵	-	۴	میرے ب	میرے رب
۲۳۶	-	-	۵	کُنْتَ	کُنْتُ
۲۴۰	-	-	۲۶	آدم سب	آدم کو سب
۲۴۲	۸۶	-	۱۴	فَاجَرَ	فَاخْرَ
۲۴۵	-	-	۲۰	ہم نے کہا تم	ہم نے کہا تم سب
۲۴۸	۸۷	فائدہ	۱۰	کر	بنا کر
۲۵۰	۹۰	-	۱۲	اور آدم	حوا اور آدم
۲۵۱	۹۱	-	۱	عسزا	وہ سزا
۲۵۵	۹۳	-	۱۳	② ف	⑩ ف۱۱
۲۵۶	-	-	۲۲	کری	گرمی
۲۵۷	۹۴	-	۲	⑥ ف۹	⑥ ف۱۱
۲۵۸	-	-	۳	③ ف۹	② ف۹
۲۶۰	۹۶		۱۲	اسی کا	اس کا
۲۶۱	-	-	۲۸	زمین ایک	زمین میں ایک
۲۶۳	۹۷	-	۱۶	ستیس	سیئنس
۲۶۹	۱۰۰	حاشیہ	۱۲	فیضانِ بوح	فیضانِ الٰہی
۲۷۰	-	متن	۲۱	تَزَلَ	نَزَلَ
۲۸۳	۱۰۵	-	۱۷	اس ۔۔ ماں باپ	اس کے ماں باپ
۲۹۰	۱۰۶	-	۳	بندوں	بدوں
۳۰۰	۱۰۷	-	۲۷	[حروف کہیں کہیں اڑ گئے ہیں]	
				جو تم نہیں جانتے ۲۳	فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۲۳
			۲۸	اور یقیناً تم پہلی پیدائش کو تو جانتے ہو پھر نصیحت کیوں وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَۃَ الْاُوْلٰی	
۳۰۲	۱۰۸	متن	۳	پھر دیکھو وہ	پھر وہ
۳۱۳	۱۱۱	-	۱۴	۔کر	ذکر
۳۱۵	۱۱۲	متن	۴	نُسَوِّی	نُسَوِّیَ
۳۳۵	۱۱۸	-	۱۲	اِنَّہٗ لَفِرٌ	اِنَّہٗ لَفَرِحٌ
۳۴۳	۱۲۰	-	۲۰	۔۔لَّا	اِلَّا
۳۴۴	-	-	۲۱	نَ ھُمْ	اَلَّذِیْنَ ھُمْ
۳۴۶	۱۲۱	-	۴	لِاَمٰنٰتِہِمْ	لِاَمٰنٰتِہِمْ
۳۴۷	-	-	۷	عَنْ	عَلٰی
۳۵۴	۱۲۲	-	۱۸	کہ جو	کہ جب جو
۳۷۳	۱۳۴	متن	۳	تفار	قطار
۳۷۵	-	تحت	۱۶	شان	شامل
۳۷۹	۱۳۷	متن	۱۰	النّٰظِرِیْنَ	النّٰظِرِیْنَ
۳۸۰	۱۳۸	-	۱	اُخْتَلَظَ	اُخْتَلَطَ
۳۸۱	۔	-	۱۰	تھاوں	تھانوں
۳۸۶	۱۴۱	-	۱	لَرَفَعْنٰہُ	لَرَفَعْنٰہُ
۳۸۸	-	-	۲۳	کیام	کیا تم
۳۹۹	۱۴۴	-	۸	(فرعون)	(فرعونیوں)
۴۰۶	۱۵۴	-	۲۲	ڑوانے	ڈرانے
۴۰۷	۱۵۵	-	۲۱	طرف سے بھیجے	طرف بھیجے
۴۱۰	۱۵۷	-	۱	(بستی ان دکہ کے)	(بستی ان کہ کے)
۴۱۶	۱۵۹	-	۱۵	کہ	کہ
۴۲۳	۱۶۱	-	۱۸	اوراگران	اوران
۴۲۵	۱۶۲	-	۱	تکبر	تکبر
۴۲۷	-	-	۱۰	لَقَدْ	لَقَدِ
۴۳۹	۱۶۵	متن	۲۸	بَسْتَنْکِف	یَسْتَنْکِف
۴۴۴	۱۶۷	-	۲	اور وہ	تو وہ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۴۴۶	۱۶۷	متن	۱۰	(گواہی دیتے ہیں	(گواہی دیتے ہیں)
۴۵۰	۱۷۰	-	۲۷	ر	اور
۴۰۲	۱۷۱	-	۱۵	سے	فی
۴۶۷	۱۷۲	-	۱۳	کچھ	پر کچھ
۴۸۰	۱۸۱	-	۶	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۲	-	-	۱۹	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۳	۱۸۲	-	۲۴	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۶	۱۸۴	-	۷	عورتیں	(عورتیں)
۴۹۵	۱۹۲	-	۲۰	سربرای	سربراہی
۵۰۴	۱۹۸	-	۲۴	تم کو ان	تم ان
۵۰۸	۲۰۱	-	۱۵	ثا	مثا
۵۱۱	۲۰۲	-	۸	زبالی	زبانی
۵۱۲	-	حاشیہ	۹	سورۂ حجر ۲۵	سورۂ حجر ۵۲
۵۱۳	-	متن	۱۹	پیچھے	پیچھے
۵۱۹	۲۰۳	-	۲۱	جو وہ جنی	جو اس نے جنا
۵۳۵	۲۰۹	-	۲۸	لِآيَتِهٖ	لِابِيْهِ
۵۴۴	۲۱۶	فائدہ	۱۱	کمار	کمھار
۵۴۵	۲۱۸	-	۳	(آنت)	(آفت)
۵۵۳	۲۱۹	-	۹	ترجب	توجب
۵۵۸	۲۲۱	-	۸	دماغی	دماغی کے فرق کو

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۵۶۲	۲۲۴	فائدہ	۱۶	پٹھوں	پیٹھوں
۵۶۴	-	حاشیہ	۹	س کا حضرت	ببیل کا حضرت
۵۶۷	۲۲۷	متن	۱۶	ناطہ	ناتا
۵۷۳	۲۳۲	-	۱	اُولٰٓئِكَهُمْ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ
۵۷۸	۲۳۳	-	۱۹	خوش خری	خوش خبری
۵۸۲	۲۳۴	-	۲۵	اَزْهَبْتُمْ	اَذْهَبْتُمْ
۵۸۳	-	-	-	طَيِّبٰتِكُمْ	طَيِّبٰتِكُمْ
۵۸۹	۲۳۶	-	۱۱	لموسعون	لَمُوْسِعُوْنَ
۶۰۵	۲۴۳	فائدہ	۲۴	کے فصل	کی فصل
۶۰۷	۲۴۶	-	۲۵	رکھتے	رکھتے
۶۰۸	۲۴۷	-	۲۳	کا شانِ نزول	کی شانِ نزول
۶۰۹	۲۴۹	-	۱۰	⑤ ف ۲۰	⑦ ف ۲۰
۶۱۵	۲۵۰	-	۲۰	محہول	مجہول
۶۱۶	۲۵۱	-	۱۸	اٹھا کھڑا دیگا	اٹھا کھڑا کریگا
۶۱۷	-	-	۲۰	اس کی بیٹھنے کی	اس کے بیٹھنے کی
۶۱۹	۲۵۴	-	۲	اپنی ماں باپ	اپنے ماں باپ
۶۲۰	-	-	۴	مبری	میرے
۶۲۱	-	-	۶	اپنی	اپنے

کتاب الہدیٰ

سو ہم نے آسان کر دیا ہے اسے تمہاری زبان میں تاکہ نصیحت حاصل کریں

دخان ۶۲

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (۱۶)

ع۳
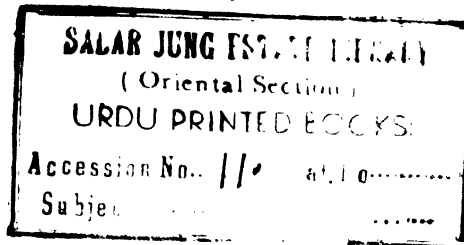
اِقْرَأْ

پڑھو

بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ①

اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ①

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② (جس نے) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ②

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ پڑھو، اور تمھارا رب بڑا کریم ہے ③

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا ④

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ⑤ انسان کو وہ سکھایا جو اس کو معلوم نہ تھا ⑤

[سورۂ علق نمبر ۱]

ف

پہلی وحی — قرآن کی تمہید

ف - علم - اللہ تعالیٰ نے جب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پیغمبری سے سرفراز فرمایا اور آپ کی ہدایت اور رہنمائی اور آپ کے ذریعہ سے دنیا جہان کے سب انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آپ پر اپنا مقدس کلام (قرآنِ مجید) اتارنا شروع کیا تو پہلی وحی جو آپ پر مکّہ کے قریب غارِ حرا میں ایک شب کو نازل ہوئی تھی وہ ان پانچ مختصر آیتوں کی تھی جو اوپر متن میں درج ہیں۔ یہ گویا قرآن شریف کی تمہید ہے، اور تمہید بھی کیسی عمدہ اور موزوں کہ پہلی آیت میں اللہ انسانوں سے آپ اپنا تعارف کراتا ہے

انسان کی پیدایش

کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور پھر خاص طور پر انسان کی پیدایش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے "انسان کو ہم نے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا"۔ سورۂ مؤمنون (۲۷) میں انسان کی پیدائش کا ذکر کسی قدر تفصیل سے اس طرح آیا ہے:- "اور ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا ⑫ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر مضبوط جگہ میں رکھا ⑬ پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے خون کے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی، پھر ہم نے بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت مڑھا، پھر ہم نے اس کو ایک نئی خلقت میں اٹھا کھڑا کیا۔ پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے" ⑮ ع۔ سورۂ حشر (۹۱) میں اللہ نے خلقت انسانی کے متعلق اپنے اوصافِ تخلیق اس طرح بیان کئے ہیں:- "وہی اللہ خالق یعنے پیدا کرنے والا، باری یعنے ایجاد کرنے والا، مصور یعنے صورت بنانے والا ہے" ⑥ ع۔ اس نے گوشت کے بے ڈول لوتھڑے پر اپنا کمالِ مصوری صرف کیا، اس میں آنکھ، ناک، کان، ہات، پاؤں بنائے اور اس کو ایک

حیوان کی پیدایش

نہایت سڈول خوب صورت جیتا جاگتا پتلا بنا کھڑا کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی مصوری جانوروں کے لوتھڑوں

ع ۵ یہ دعا ہے کہ آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو۔

پر بھی صرف کرتا اور ان کو بھی نہایت خوب صورت بناتا ہے۔ اللہ نے انسان اور حیوان دونوں کو

عقل انسانی — عقل حیوانی

ان کی ضرورت کے مطابق عقل دی ہے، ایک کو زیادہ اور ترقی پذیر عقل دی اور دوسرے کو کم اور محدود۔

انسان اور حیوان کا علم

اللہ نے دونوں کو علم بھی دیا ہے، مگر حیوان اور انسان کے علم میں یہ فرق ہے کہ حیوان کو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی

تقدیر

تقدیر کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے اور اپنی محدود ضروریات بہم پہنچانے کے لئے جس قدر علم کی ضرورت ہے

فطری علم — وجدان طبعی

اس کو اللہ نے اس میں ودیعت کر دیا ہے۔ یہ فطری علم یا وجدان طبعی اس کے حسب ضرورت اس کے ساتھ
پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں کمی زیادتی نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف جب انسان پیدا ہوتا ہے تو وہ علم سے

علم میں ترقی

بالکل معرا ہوتا ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس کی سمجھ بھی بڑھتی جاتی ہے اور وہ اپنے مشاہدہ سے اپنے علم
میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ لڑکپن میں اس کے ماں باپ علم حاصل کرنے میں اس کی مدد کرتے ہیں پھر وہ جوان ہو کر
اپنے اردگرد کے لوگوں کے تجربوں یعنے ان کے ذخیرۂ علم اور اپنی ذاتی تحقیقات سے اپنی معلومات میں اضافہ

فن کتابت

کرتا رہتا ہے، اور یہ سلسلہ اس کی موت تک برابر جاری رہتا ہے۔ فن کتابت کے ایجاد سے پہلے انسان کی
معلومات کے ذرائع قرب وجوار کے اسباب تعلیم تک ہی محدود تھے۔ جب لکھنے پڑھنے کا رواج ہوا تو ایک
ملک سے دوسرے ملک، ایک قوم سے دوسری قوم، ایک زبان سے دوسری زبان، اور ایک زمانہ
سے دوسرے زمانہ میں علم منتقل ہونے لگا۔ ان تعلیمی سہولتوں کے باوجود بھی انسان کی معلومات اس مادی
دنیا کی حدود میں جو حواس خمسہ کے دائرۂ عمل تک ہی محدود ہیں۔ بہت سے واقعات جو دنیا میں ہو چکے ہیں مگر
ضبط تحریر میں نہیں آئے، اور وہ باتیں جو انسان کو موت کے بعد دوسری زندگی میں پیش آنے والی ہیں
ان کے علم کا بظاہر اسباب کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ تمدن کی روز افزوں پیچیدگیاں، اشخاص و اقوام
کے باہمی تعلقات کی کشمکش اور شخصی و قومی زندگی کی جد وجہد وغیرہ جیسے اسباب بسا اوقات انسان کے

روحانی نور ہدایت

ضمیر کو گمراہ اور خراب کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے دنیوی علوم کی روشنی کے علاوہ انسان روحانی نور ہدایت

وحی

کا بھی محتاج ہے۔ یہ نور ہدایت یعنے روحانی علم وقتاً فوقتاً بذریعۂ وحی پیغمبروں کی زبانی انسانوں پر اتارا

پیغمبر

ہے۔ یوں تو اس کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام[عہ] ہی سے شروع ہو گیا تھا مگر طوفان نوح کے بعد جب ایک نئی دنیا
قائم ہوئی تو اس میں مسلسل باقاعدگی حضرت نوح علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ اور پھر یہ سلسلہ پیغمبر آخر الزماں محمد صلی اللہ

صحف ابراہیم

علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ اور اللہ کا کتابی دین جس کا پہلا صحیفہ ابوالانبیا حضرت ابرہیم علیہ السلام پر نازل ہوا

توراۃ

تھا، جس کے احکام کی دو تختیاں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور پر اتری تھیں جو بعد میں توراۃ کی کتاب میں

زبور

دوسری ہدایتوں کے ساتھ نقل کی گئیں، جس کا ترانہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی زبور میں گایا گیا

انجیل

تھا، اور جس کا وعظ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام نے گلیل کے ایک پہاڑ پر سنایا تھا، اس قرآن مجید میں جو

قرآن

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ اور مدینہ میں تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ تک نازل ہوتا رہا، درجہ تکمیل کو پہنچ گیا
اور آئندہ کے لئے نبوت، رسالت اور وحی کا سد باب ہو گیا۔

عہ "ان پر سلام ہو"

حصہ ۱۔ خالق و مخلوقات

باب الفاتحہ

یعنی

قرآن کا افتتاح

حمد اور دعا کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱	سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۝۱
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲	جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝۲
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳	جو روز جزا کا مالک ہے ۝۳
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴	ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ۝۴
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۵	ہم کو سیدھا راستہ دکھا ۝۵
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝۶	ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا ہے ۝۶
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷	نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا ۝۷

[سورۂ فاتحہ نمبر ۱]

ف

ف ۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہ کر ہر ایک کام کی ابتدا کرنا ہر سچے مسلمان کا مستحسن دستور العمل ہے۔

کتاب الہدیٰ کی تالیف

کتاب الہدیٰ کی تالیف بھی جس میں اللہ رحمٰن و رحیم کا پاک کلام یعنے قرآنِ مجید مضمون وار اور تاریخ وار مرتب کیا گیا ہے، اور جس میں سابقہ کتب الٰہی کے جن کی قرآنِ پاک تصدیق کرتا ہے، اقتباسات، اور پیغمبر آخرالزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث درج ہیں، اسی اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کی جاتی ہے جس نے اپنے انبیا اور کتب مقدسہ کے ذریعہ سے سارے جہان کی ہدایت و رہنمائی فرمائی، اور جس کی مدد اور ہدایت کے بغیر کوئی کام حسنِ انجام نہیں پا سکتا۔

خدا کے کارندے

ہم جب اللہ کا نام لے کر کسی کام کو شروع کرتے ہیں تو دراصل ہم اپنے آپ کو خدا کا کارندہ تصور کرتے ہیں اور اس اختیار پر عمل کرتے ہیں جو ہمارے کارفرما نے ہم کو دے رکھا ہے، اس قوت اور لیاقت سے کام لیتے ہیں جو اس صاحبِ قدرت نے ہم میں پیدا کر دی ہے، اور اس کام کو کرتے ہیں جس کو اس قادرِ مطلق نے ہمارے لئے مقدر کر دیا ہے۔

اللہ سرچشمۂ رحمت ہے

اُس وقت ہم اپنے پروردگار کی ایک ہی صفت کو مدِّ نظر رکھتے ہیں یعنے یہ کہ وہ سرچشمۂ رحمت ہے۔ وہ ہمیشہ سے رحیم رہا ہے اور آج بھی اس کی رحمت جاری ہے اور برابر جاری رہیگی کہ وہ رحمٰن ہے۔

ہمارے کام میں اس کی رحمت شامل حال ہو تو ہماری کامیابی یقینی ہے' اور اگر ہم کسی کام کا بیڑا اٹھانے میں یا اس کی تعمیل میں کوئی نادانستہ غلطی کر جائیں تو اس کی رحمت سے امید ہے کہ وہ اس غلطی کو معاف کر کے صحت اور درستی کی طرف ہماری رہنمائی کریگا۔

سورۂ نمل میں، جو سلسلۂ نزول کے لحاظ سے سینتالیسویں سورۃ ہے' جو خط حضرت سلیمان علیہ السلام کا بلقیس ملکۂ سبا کے نام ہے' اس کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آیت سے ہوئی ہے۔ یہ اس سورۃ کے دوسرے رکوع کی سولھویں آیت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کا فصل یعنے فرق نہیں پہچانتے تھے یہاں تک کہ آپ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی۔"[4] آنحضرت صلعم پر وقتاً فوقتاً جو آیتیں نازل ہوتی تھیں ان کو آپ ایک سورۃ میں نقل کروا دیتے تھے' اور جب "بسم اللہ" اترتی تو آپ سمجھ جاتے تھے کہ اب وہ سورۃ ختم ہو گئی اور نئی سورۃ شروع ہوئی۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورۃ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوا دیتے تھے اور بسم اللہ کی آیت ہر دو سورتوں میں حدِ فاصل ہو جاتی تھی۔ قرآن کی ۱۱۴ سورتوں میں صرف ایک سورۃ یعنے سورۂ توبہ کی پیشانی پر آنحضرت صلعم کی رحلت کے بعد بسم اللہ کی آیت نہیں پائی گئی' اس لئے صحابہ کو شبہ ہوا کہ توبہ علحدہ سورۃ ہے یا کسی اور سورۃ کا تتمہ۔

بسم اللہ کی آیت

ف ۳۔ سورۂ فاتحہ۔ اس سورۃ کو سورۂ فاتحہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے قرآنِ مجید کا افتتاح ہوتا ہے۔ اگر ان سات چھوٹی چھوٹی آیتوں کی پوری پوری تفسیر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سورۃ سارے قرآن کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ بعض احادیث[5] میں اس کا نام "ام القرآن" یعنی قرآن کی جڑ جو آیا ہے وہ بالکل موزوں ہے۔ سورۂ حجر (۵۲) کے رکوع (۶) میں اللہ فرماتا ہے "ہم نے تم کو سبع مثانی یعنے سات آیتیں دیں جو (نماز میں) دہرائی جاتی ہیں اور (جو) قرآنِ عظیم ہے"[6] ۸ سبع مثانی سے یہاں سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ ابو سعید بن معلّیٰ کی حدیث میں ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میں تم کو قرآن کی ایک عظیم سورۃ سکھاؤنگا بیشتر اس کے کہ مسجد سے نکلو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہات پکڑ لیا اور جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ میں تجکو قرآن کی عظیم سورۃ سکھاؤنگا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ وہ الحمد للہ رب العالمین ہے' جو سبع مثانی یعنے سات آیتیں ہیں جو (نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔"[7]

سورۂ فاتحہ قرآن کی تعلیم کا نچوڑ ہے

ام القرآن

قرآنِ عظیم

الحمد میں الف لام استغراقی ہے۔ کلامِ عرب میں جب یہ الف لام کسی اسمِ عام پر آتا ہے تو اس سے اس اسم کے تمام افراد مراد ہوتے ہیں۔ الحمد میں الف لام حمد کی قسم کی سب باتوں پر مشتمل ہے' اس لئے الحمد کا ترجمہ سب تعریفیں یا ہر قسم کی تعریف کیا گیا ہے۔ خدا کی تعریف کرنے کے یہ معنے ہیں کہ اس کی صفتیں بیان کی جائیں۔ خدا کا تصور اس کی صفتوں ہی سے ہو سکتا ہے۔ ہر قسم کی تعریف کا سزاوار فقط اللہ ہی کو سمجھنا چاہیئے یعنے یہ یقین کرنا چاہیئے کہ تمام صفتیں فقط اسی میں جمع ہیں۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں واحد ہے اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی واحد ہے۔ خالق اور مخلوق میں جو رشتہ یا تعلق ہے وہ اس کی صفتوں ہی سے پایا جاتا ہے' اس لئے جب ہم اس کی تعریف کرتے

---

[4] "اللہ ان سے راضی ہو"۔ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن بحوالہ ابو داؤد [5] بخاری' باب ما جاء فی فاتحۃ الکتاب۔ [6] بخاری' کتاب تفسیر القرآن' باب و لقد آتیناک سبعاً من المثانی۔ ترمذی' ابواب تفسیر القرآن' تفسیر سورۂ فاتحہ۔

ہیں تو اس رشتہ اور تعلق کو بھی مدنظر رکھتے ہیں ۔

لفظ "اللہ" — **اللہ** - اللہ اسم ذات ہے اور باقی تمام نام اسماء صفات ہیں - لفظ اللہ عربی زبان میں فقط خدائے واحد کے لئے بولا جاتا تھا مگر کثرت معبودوں اور دیوتاؤں کو کبھی اللہ نہیں بولا گیا - عرب اپنے دیوتا کو اِلٰہ اور بصورت جمع آلِہَہ کہتے تھے، اور خدائے واحد کے لئے اللہ کا لفظ استعمال کرتے تھے ۔

پہلی وحی — رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - اللہ نے جب آنحضرت صلعم پر قرآن اتارنا شروع کیا تو اس کی ابتداء اس آیت سے ہوئی :-

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ① ع علق ۹۶/۱

دوسری وحی ان آیات سے شروع ہوئی :-

دوسری وحی — یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ① اے جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو ①

قُمْ فَاَنْذِرْ ② اٹھو اور (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ ②

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ③ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو ③ ع مدثر ۷۴

کسی خاص قوم کا رب نہیں بلکہ دنیا جہان کا رب — ان دونوں میں اللہ اپنے رسول سے فرماتا ہے "اپنے رب کے نام سے پڑھو" "اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو"۔ مگر سورۂ فاتحہ میں رسول کا رب یا مسلمانوں کا رب یا دعا کرنے والے کا رب نہیں کہا گیا، بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے رب کے لئے ہی ہر طرح کی تعریف ہے - بنی اسرائیل نے خدا کو خاص اپنی قوم کا خدا قرار دے رکھا تھا اور اس کو اسرائیل کا خدا، موسیٰ کا خدا کہہ کر پکارا کرتے اور دوسری قوموں کو دھمکایا کرتے تھے کہ ہمارا خدا تم کو اور تمہارے خداؤں کو شکست دیگا - موجودہ توراۃ میں جگہ جگہ یہ مذکور ہے کہ میں تمہاری قوم کا خدا ہوں اور جب تک وہ راہ راست پر رہیگی میں اس کا خدا بنا رہونگا، اگر وہ مجھ کو چھوڑ کر دوسرے خداؤں کی پرستش کر گئی تو میں بھی اس کا خدا نہ رہونگا - برخلاف اس کے قرآن مجید میں یہودیوں اور مشرکوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ وہی خدا ہمارا بھی خدا ہے، تمہارا بھی خدا ہے اور دنیا جہان کا بھی خدا ہے ۔

"رب" — رب کا ترجمہ پروردگار کیا گیا ہے مگر اس لفظ میں جو صفت مضمر ہے وہ فقط پرورش ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام مخلوقات کی ساری اٹھان اور ان کی کامل نشوونما بھی اس میں داخل ہے - رب سے مراد وہ آقا، وہ مربی اور وہ پروردگار ہے جو اپنی مخلوقات کی ہر طرح سے ہر قسم کی تربیت اور نگہداشت کرتا ہے ۔

"عالم" — عالمین جمع ہے عالم کی اور یہ لفظ بعض کے ہاں مشتق ہے علم سے یعنے سارا جہان جو خدا کے احاطۂ علم میں ہے - عرب کے محاورے میں کسی جنس کے گروہ کو بھی عالم کہتے ہیں جیسے عالم حیوانات، عالم نباتات وغیرہ - اس لحاظ سے ہر جنس کے تمام گروہ بھی لفظ عالمین سے مراد لئے جا سکتے ہیں ۔

"رحمٰن" — اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اللہ اپنے وجود کا احساس کرانے اور ادنیٰ و اعلیٰ مخلوق کے ساتھ اپنا تعلق بتانے اور اس تعلق کی مخصوص حیثیت جتانے کے بعد اپنی ایک خاص صفت اس لئے بیان کرتا ہے کہ اس کے بندے اس کی اس صفت کو ملحوظ رکھ کر اس کو ہر دعا، ہر نماز، ہر مصیبت اور ہر خوشی میں یاد کیا کریں - مسلمانوں کے دلوں میں اللہ کے رحمٰن اور رحیم ہونے کی صفت ایسی جانشین ہو گئی ہے کہ وہ اللہ کی اور تمام صفتوں پر غالب ہے ۔ — "رحیم"

رحمٰن کے لفظ سے مشرکینِ مکہ کو خاص طور پر چڑھ تھی۔ سورۂ فرقان (۴۱) کے رکوع ۵ میں ہے۔ "اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں اور رحمٰن کیا ہے۔ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لئے تم حکم دیتے ہو۔ اور (رحمٰن کے نام سے) ان کو زیادہ نفرت ہوتی ہے" (۱۰۶) ان کی چڑھ مٹانے کے لئے اللہ نے سورۂ بنی اسرائیل (۴۸)، رکوع ۱۲ میں فرمایا ہے "(اے محمدؐ) کہہ دو کہ اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو۔ جس (نام) سے بھی پکارو تو سب اچھے نام اس کے ہیں" (۱۰)

روزِ جزا

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ روزِ جزا کا مالک۔ اس آیت میں دعا کرنے والا روزِ جزا یعنے قیامت کے برحق ہونے پر اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے اور اللہ کو اس دن کا مالک اور حاکم مانتا ہے۔ وہ اس بات کا بھی یقین رکھتا ہے کہ سب انسان دوبارہ زندہ ہوکر اس دن اپنے خالق اور پروردگار کے سامنے پیش کئے جائینگے، اس دن ان کے اعمال کا حساب ہوگا اور ان کو ان کے نیک کاموں کی جزا اور بُرے کاموں کی سزا ملیگی، اس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی سفارش نہیں کرسکیگا۔

قیامت کا عقیدہ قرآن کی تعلیم کا جزِ اعظم ہے

کفارِ مکہ روزِ جزا کے قائل نہیں تھے۔ موجودہ توراۃ میں بھی جزا و سزا کا کچھ بھی ذکر نہیں ہے۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی کتاب میں روزِ حشر کا ذکر تو ہے، مگر وہ کتاب حضرت ایوبؑ کے زمانہ کے بہت بعد لکھی گئی ہے۔ زبور میں ایک آدھ جگہ قیامت کا ذکر ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰؑ سے پانچ سو برس قبل حضرت دانیال نے اپنے مواعظ میں جزاء سزا کو بیان کیا ہے، مگر اس سے یہودیوں کے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حضرت عیسیٰؑ نے بھی جزا و سزا کی تعلیم دی تھی مگر بعد میں کفارے کے مسئلہ نے اس کو بالکل نسیاً منسیاً کردیا۔ جزا و سزا کی تعلیم قرآن کا جزِ اعظم ہے۔ بیسیوں مواقع ہیں جہاں مختلف پیرایوں سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ جزا و سزا کا یقین نہ ہونے کی وجہ سے مشرکین اور کفار بلا خوفِ عقوبت بڑی بے باکی کے ساتھ جرائم کا ارتکاب کرتے تھے۔ عیسائیوں کو اس بات کا اطمینان ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر چڑھ کر اپنی امت کے سب گناہوں کا کفارہ ہوگئے۔ اور ان کو اس کا بھی بھروسہ ہے کہ قیامت کے دن کے حاکم یعنے مالکِ یوم الدین بھی حضرت عیسیٰؑ ہی ہونگے نہ کہ اللہ۔ اس لئے ان کو کسی قسم کی عقوبت کا کوئی خوف نہیں ہے۔ برخلاف اس کے قرآن صاف صاف اس کا فیصلہ سُنا دیتا ہے کہ اُس دن کا مالک اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

عبادت اور استعانت کا مرجع سوائے اللہ کے کوئی نہیں

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ اس آیت میں عبادت کرنا اور مدد مانگنا ساتھ ساتھ آیا ہے۔ عبادت بغیر دعا کے اور دعا بغیر عبادت کے ادھوری رہ جاتی ہے۔ یہود اور نصاریٰ کے ہاں فقط دعا ہی دعا ہے، دعا کے سوا ایسی نماز جو اسلام میں عبادت کا بڑا رکن ہے ان کے ہاں نہیں۔ مشرک اور بت پرست خدا کے وجود کا یقین رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں، وہ دہریوں کی طرح خدا کے منکر نہیں، مگر وہ خدا کو ایک ایسا بادشاہ سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں کہ جس نے اپنی وسیع سلطنت کے تمام کاروبار کو اپنے ماتحتوں کے سپرد کردیا ہے، اس کو نہ تو اتنی فرصت ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے کہ اپنی ہر ادنیٰ و اعلیٰ مخلوق کی باتوں پر توجہ کرے یا ان کے کاموں میں دخل دے۔ مشرکین کی امید و بیم کا مرجع ماتحتی خداوند ہیں جو انسانوں کی خاص خاص جماعتوں کی قسمتوں پر مسلط سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے وہ ان ماتحتی خداوندوں

کفار کا عقیدہ

ماتحتی خداوند

کے بت بناتے، ان کی پوجا پاٹ کرتے، ان کے پاس اپنی حاجت لے جاتے، اور ان کو رضامند کرنے کے لئے ان پر بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ ان کی یہ ساری کاوش اسی دنیا میں نفع حاصل کرنے اور ضرر سے بچنے کے لئے ہوتی ہے، کیوں کہ مرنے کے بعد بھی اٹھنے اور اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کا بدلہ پانے کے وہ قائل نہیں۔ اس آیت میں اللہ مسلمانوں سے کہلاتا ہے کہ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں"۔ مسلمانوں کے ہاں عبادت

انسان اور اللہ میں قریبی تعلق

اور مدد کا مرجع اللہ کے سوا کوئی اور نہیں۔ قرآن نے انسان اور اللہ میں ایسا قریبی تعلق پیدا کر دیا ہے کہ انسان براہِ راست اپنی سب حاجتیں اللہ ہی سے مانگ سکتا ہے۔ اللہ قرآن میں بار بار فرماتا ہے کہ میں بندہ کی دعا سنتا

کفار نے خدا کے سوا اور اولیا بنا رکھے ہیں

ہوں اور قبول کرتا ہوں۔ اس لئے کفار کی طرح ہم اس کے محتاج نہیں کہ اپنی حاجت روائی کے لئے اللہ کے سوا اور کوئی وسیلہ ڈھونڈیں۔ اللہ فرماتا ہے: "سنو! اللہ ہی کے لئے ہے خالص دین (یعنے سچی فرماں برداری)

خدا کا تقرب بلا کسی وسیلہ کے حاصل ہو سکتا ہے اور بلا کسی ذریعہ کے اس سے مدد مانگی جا سکتی ہے

اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور اولیا بنا رکھے ہیں (یعنے حمایتی اور کہتے ہیں) کہ ہم اُن کی پرستش کرتے ہیں تو اس لئے کہ وہ اللہ سے ہم کو نزدیک کر دیں، بے شک اللہ ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دیگا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں" (۳) ع زمر ۵۔ پھر اللہ کا ارشاد ہے: "(اے محمد!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو قریب ہوں، جب کوئی دعا مانگنے والا مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، تو چاہئے کہ وہ مجھے (یعنے میرے حکموں کو) قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں" (۴) ع بقرہ ۸۔ ان دونوں آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ اللہ کا تقرب بلا کسی وسیلہ کے حاصل ہو سکتا ہے اور بلا کسی ذریعہ کے اس سے دعا کی جا سکتی اور مدد مانگی جا سکتی ہے۔

ہر چیز کے لئے ایک راہ مقرر ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ پہلی چار آیتوں میں ہم نے اللہ کی حمد و ثنا کے ساتھ اس کی توحید فی الذات، توحید فی الصفات، توحید فی العبادت اور اس کے مالکِ یوم الدین ہونے پر اپنے اعتقاد کا اظہار کیا۔ اس سورۃ کی آخری تین آیتیں دعا کی ہیں اور یہ دعا بڑی جامع دعا ہے۔ ہم اللہ سے التجا

شریعتِ اسلام دنیوی فلاح اور اخروی نجات کی شاہراہ ہے

کرتے ہیں کہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک راہ مقرر کر دی ہے جس پر وہ اپنی فطرت کے مطابق چلی جا رہی ہے۔ اسی طرح انسان کے لئے بھی اللہ نے ایک راہ تجویز کر دی ہے جس پر قائم رہنے میں اس کی بھلائی اور جس کے چھوڑ دینے میں برائی اور تباہی ہے۔ اس زندگی میں اللہ کے مقرر کئے ہوئے قوانین پر عمل کرنا عین عبادت اور سعادت ہے، اور ان سے انحراف کرنا نافرمانی اور شقاوت ہے۔ ضمیر اور عقل کے علاوہ ہمارے لئے روحانی یعنے دینی ہدایت کی بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعہ ہماری دینی ہدایت فرما دی ہے۔ قرآن میں نہ صرف معتقدات اور عبادات ہی کی تعلیم دی گئی ہے بلکہ حسنِ اخلاق، معاشرت، آداب، معاملات اور سیاسیات کا علم بھی سکھایا گیا ہے۔ یہ ساری شریعت ہماری دنیاوی فلاح اور اخروی نجات کی شاہراہ یعنے صراطِ مستقیم ہے جس پر استقلال اور مستعدی سے قائم ہیں تو ہم منزلِ مقصود کو پہنچ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے فضل کیا ہے

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (۷) نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا (۷)

تاریخی واقعات کے مشاہدہ کا نتیجہ

دنیا میں بہت سی ایسی قومیں گذری ہیں جو اللہ کے قرار دے ہوئے قوانین پر عمل کر کے اوجِ سعادت و ترقی پر پہنچیں اور بہت سی ایسی قومیں بھی گذری ہیں جو اپنے ضمیر کے خلاف، قانونِ قدرت کے خلاف، شریعتِ الٰہی کے خلاف عمل کر کے اپنے کرتوت کی بدولت تباہ اور برباد ہو گئیں۔ اوّل الذکر قوموں کی حالاتِ زندگی کے پڑھنے سے ہم کو نیکی کی رغبت ہوتی ہے اور آخر الذکر اقوام کے واقعات سے ہم عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ان تاریخی واقعات کے مشاہدہ سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اللہ کا قانون اور اللہ کی سنت کبھی نہیں بدلتی۔ ہماری سلامتی اسی میں ہے کہ ہم ان قوانین کی متابعت کریں نہ کہ مخالفت۔ قرآن شریف کا تین چوتھائی حصہ اگلوں کے سبق آموز واقعات سے بھرا ہوا ہے جن کی طرف ان دو آیتوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔

خدا کا قانون اور اس کی سنت کبھی نہیں بدلتی

توراۃ، انجیل، زبور اور خود قرآن میں بھی کوئی سورۃ سورۂ فاتحہ کی مانند نہیں

سورۂ فاتحہ کی فضیلت۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں اُتاری گئی توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مانند کوئی سورۃ اور یہی سبع مثانی یعنے سات آیتیں ہیں جو کہ پڑھی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔" عـــہ

موجودہ توراۃ تو زیادہ تر ایک تاریخ کی کتاب ہے جس میں قربانی چڑھانے کے طریقوں کے سوا عبادت کرنے یا دعا مانگنے کا کوئی طریقہ نہیں بتایا گیا، اس میں کوئی دعا بھی نہیں دی گئی ہے۔ زبور منظوم کتاب ہے اس میں بہت سی مناجاتیں ہیں جو بنی اسرائیل کی عبادت میں پڑھی اور گائی جاتی ہیں اور بہت سی عمدہ عمدہ دعائیں بھی ہیں مگر کوئی دعا ایسی جامع نہیں ہے جیسی کہ سورۂ فاتحہ۔ متی اور لوقا کی انجیلوں میں ایک دعا دی گئی ہے جس کا نام خداوند کی دعا ہے، جس کو پڑھنا ہر عیسائی اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ دعا یہاں نقل کی جاتی ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ سورۂ فاتحہ کے مقابلہ میں اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔ وہ دعا یہ ہے :۔ "پس تم اس طرح دعا مانگا کرو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک ہے (۹) تیری بادشاہت آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو (۱۰) ہماری روز کی روٹی آج ہم کو دے (۱۱) اور جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو معاف کرتے ہیں تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر (۱۲) اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ برائی سے ہم کو بچا کیوں کہ ہمیشہ کے لئے تیری ہی بادشاہت ہے (تیری ہی) طاقت ہے اور (تیری ہی) شان (و شوکت) ہے۔ آمین" (۳) متی باب ۶۔

'خداوند کی دعا'

خلاصہ۔ سورۂ فاتحہ کی اس مختصر تفسیر سے یہ بات ظاہر ہے کہ جن باتوں کی تعلیم قرآن کا مقصد ہے اور جن کا بیان قرآن کی باقی ایک سو تیرہ سورتوں میں صراحت اور تفصیل کے ساتھ پورا ہوا ہے وہ سب مجملاً اس مختصر سورۃ میں موجود ہے۔ اسی وجہ سے اس کو "اُمّ الکتاب" کہا گیا ہے۔ یہ سورۃ گویا قرآنِ مجید کے مضامین اور مطالب کا خلاصہ ہے۔ ہم نے اس خلاصہ کو تمہید کے طور پر پہلے باب میں درج کر دیا ہے۔ اب قرآن کے مضامین علٰحدہ علٰحدہ بابوں میں پیش کئے جاتے ہیں تاکہ ناظرین اس مقدس کتاب کے ہر ایک مضمون کی تمام آیتوں کو ایک جگہ پڑھ کر آسانی کے ساتھ اُن سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ام الکتاب

قرآن کے مضامین اور مطالب کا خلاصہ۔

عـــہ ترمذی۔ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل فاتحۃ الکتاب

باب ۲ ۔ اللہ کی ذات و صفات

حاشیہ	آیت	ترجمہ
سورۂ نمل ۲۷ و ۱ ع	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⑯	(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے ⑯
سورۂ حشر ۹۱ و ۲ ع	هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں، چھپے اور کھلے کا جاننے
عالم الغیب رحمٰن ۲۸ رحیم ۲۹	وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ⑤	والا۔ وہ بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے ⑤
ملک ۶۲ قدوس ۵۲	هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ	وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک
سلام ۳۶ مومن ۶۳ مہیمن ۶۴	الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ	ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، غالب
عزیز ۴۴ جبار ۱۴ متکبر ۶۵	الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ	ہے، دباؤ والا ہے، بڑائی والا ہے۔ اللہ اس سے پاک ہے
	عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ⑥	جو شریک ٹھیراتے ہیں ⑥
خالق ۲۴ باری ۴ مصور ۶۶	هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	وہی اللہ پیدا کرنے والا ہے، ایجاد کرنے والا ہے، صورت بنانے
اسماء الحسنیٰ عـ۵	لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي	والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین
لـ۱ے تسبیح حکیم ۱۶	السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑦	میں ہیں اسی کی تسبیح[1] کرتے ہیں، اور وہ غالب حکمت والا ہے ⑦
سورۂ حج ۹۰ و ۳ ع	ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا	یہ اس لئے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جس کو وہ اس کے
حق ۲۰	يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ	سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے، اور اس لئے کہ اللہ ہی
علی ۴ کبیر ۶۰	اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ⑤	عالی شان، بڑا ہے ⑤
	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ	کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو
	مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ اِنَّ	زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ لطف کرنے
لطیف ۶۱ خبیر ۲۵	اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ⑥	والا، باخبر ہے ⑥
	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔
غنی ۵۱ حمید ۲۱	وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑦	اور بے شک اللہ بے نیاز، سزاوارِ حمد ہے ⑦
خدا نے زمین کی چیزوں و ۹ ع	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ	کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے کام میں
کو انسان کے کام میں لگا رکھا ہے	وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۗ وَ	لگا رکھا ہے، اور کشتی کو (بھی) جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور

لـ۱ے تسبیح ۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو تسبیح کہتے ہیں، یہ تسبیح خواہ زبانِ حال سے ہو یا قال سے یا دل سے ۔ آسمانوں اور زمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب زبانِ حال سے اپنے خالق کی پاکی بیان کر رہی ہیں یعنے ان کی ترکیب، ان کا وجود، اور ان کی تقدیر اللہ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ اور تمام قسم کے عیوب سے پاک اور منزّہ ہونے کی شہادت دے رہی ہے ۔ انسان کو زبانِ حال کے ساتھ زبانِ قال بھی عطا کی گئی ہے ۔

عـ۵ ۔ اسماء الحسنیٰ کی مکمل فہرست مع لغات اس باب کے خاتمہ (صفحہ ۲۹) پر دی گئی ہے ۔ یہاں ناموں پر جو نمبر ہیں وہ اسی فہرست کے ہیں۔

نوٹ ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے و ـ ع اوپر کا شمارہ رکوع اور اندر کا شمارہ اقتباس کا ہے ۔

ترجمہ	آیت	حاشیہ
وہی بادل کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر اس کی	يُمْسِكُ السَّمَاۤءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ	
اجازت سے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بہت شفقت کرنے	اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ	
والا، نہایت رحم والا ہے (۱)	لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱)	رؤف ۳۰ رحیم ۲۹
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کرتا ہے، اور	سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	و۵ ع۱ سورۂ حدید ۹۹
وہی غالب، حکمت والا ہے (۱)	وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۱)	عزیز ۴۴ حکیم ۱۶
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی جلاتا	لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ	خدا کی سلطنت
اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲)	يُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۲)	قدیر
وہی اوّل ہے اور آخر ہے، اور ظاہر ہے اور پوشیدہ ہے، اور	هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ	اوّل ۲ آخر ۳ ظاہر ۲
وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (۳)	وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۳)	باطن ۱ علیم ۴۳
مشرق اور مغرب کا پروردگار۔ اس کے سوائے کوئی خدا نہیں	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا	و۶ ع۱ سورۂ مزمل ۳
سو اسی کو کارساز بناؤ (۹)	هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (۹)	رب المشرق والمغرب وکیل ۳
اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح کرو [1]	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (۱)	و۷ ع× سورۂ اعلیٰ ۸
جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا، پھر اس کو درست کیا [2]	الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى (۲)	اعلیٰ
اور جس نے (اس کی) تقدیر ٹھیرائی، پھر (اس کو) راستہ بتایا [3]	وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى (۳)	ے تقدیر
اور جس نے چارہ اگایا [4]	وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى (۴)	
پھر اس کو کالا کوڑا کر دیا (۵)	فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى (۵)	
بے شک وہ کھلے کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جو پوشیدہ ہے (۷)	اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى (۷)	
کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے پروردگار کی [1]	قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱)	و۸ ع× سورۂ ناس ۱
انسانوں کے بادشاہ کی [2]	مَلِكِ النَّاسِ (۲)	رب ملک ۶۲
انسانوں کے خدا کی (۳)	اِلٰهِ النَّاسِ (۳)	الٰہ
آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اسی نے تمہارے لئے	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ	و۹ ع۲ سورۂ شوریٰ ۶۰
تمہاری جنس کے جوڑے بنائے، اور چوپایوں کے	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ	فاطر السمٰوٰت والارض

ے تقدیر۔ ان پانچ آیتوں میں ہر قسم کی مخلوقات کے وجود میں لانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ موجوداتِ عالم کی ہر نوع پر چاہے وہ از قسم اجرامِ فلکی ہو یا حشرات الارض چار عمل کرتا ہے۔ (۱) اس کو پیدا کرتا یعنے وجود میں لاتا ہے (۲) اس کو درست یعنے کامل کرتا ہے (۳) اس کی تقدیر ٹھیراتا ہے یعنے اس کے وجود میں لانے کی غرض و غایت اور اس کا کام مقرر کرتا ہے (۴) اس کو اس راہ پر لگا دیتا ہے جس پر چلنے کے لئے وہ بنائی گئی ہے۔ مخلوقات کی ہر ایک نوع اپنی خلقت کی غرض و غایت کی تکمیل میں اسی ڈھرّے پر چلی جا رہی ہے جس پر اللہ نے اس کو لگا دیا ہے۔ اسی کو تقدیر کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل باب (تقدیر، ہدایت و مشیتِ الٰہی) میں آئیگی۔

نوٹ۔ جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس کے رکوع کے نشان پر شمار نہیں دیا گیا بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے۔

سمیع ۳۵ بصیر ۶

أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (۲)

جوڑے بھی - وہ اسی طرح تمھیں پھیلاتا رہتا ہے - اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے (۲)

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں — باسط ۵ علیم ۴۴

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۳)

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے - بے شک وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے (۳)

قوی ۵۵ عزیز ۴۴

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (۱۰)

اللہ اپنے بندوں پر لطف کرنے والا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے روزی دیتا ہے - اور وہ قوی، غالب ہے (۱۰)

سورۂ ذاریات ۵۱ ع ۳ — رزاق ۷۰ ذو القوۃ المتین ۹۹

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (۱۲)

بے شک اللہ ہی بڑا روزی دینے والا، قوت والا، مضبوط ہے (۱۲)

سورۂ طور ۵۲، بر ۶۸ ع ۱۱

إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ (۲۸)

بے شک وہ احسان کرنے والا، نہایت رحم والا ہے (۲۸)

سورۂ رحمٰن ۵۵ ع ۱۲

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (۱)

جو کچھ اس (زمین) پر ہے فنا ہونے والا ہے (۱)

باقی ۱۰ — ذو الجلال والاکرام ۲

وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (۲)

اور تمھارے پروردگار ہی کی ذات جو بزرگی اور بخشش والی ہے باقی رہیگی (۲)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۳)

پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤگے (۳)

ہر وقت اللہ کام میں لگا ہوا ہے

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (۴)

آسمان اور زمین میں جو کوئی ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں - وہ ہر روز ایک (نئی) شان میں ہے (۴)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ (۵)

پھر تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤگے (۵)

سورۂ مومن ۵۸ ع ۱۳ — علی ۹۴ کبیر ۶۰

فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ (۳)

پس حکومت اللہ ہی کی ہے جو عالی شان (اور) بڑا ہے (۳)

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ (۴)

وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے لئے آسمان سے رزق اتارتا ہے - اور نصیحت وہی اختیار کرتا ہے جو (اللہ کی طرف) بار بار رجوع کرتا ہے (۴)

دین

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (۵)

سو اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارو اگرچہ کافر ناپسند کریں (۵)

رفیع الدرجت — ذو العرش

رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ (۶)

بلند درجوں والا، عرش والا، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح (یعنے وحی) بھیجتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن (یعنے قیامت) سے ڈرائے (۶)

يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ

جس دن وہ (قبروں سے) نکل پڑینگے، ان کی کوئی بات اللہ پر مخفی نہ رہیگی، آج کس کی بادشاہت ہے؟ اللہ کی جو

نوٹ - نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔
○ یہ آیت کی علامت ہے - لا اگر دائرہ پر لا لکھا ہو تو وہاں نہ ٹھیرنا چاہیئے۔

ترجمہ	آیت	حاشیہ
یکتا اور زبردست ہے (۷)	اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارِ (۷)	واحد ۹۰ قہار ۵۵
×× بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے (۸)	×× اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۸)	سریع الحساب
×× ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے (۹)	×× مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ (۹)	
وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور وہ بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہے (۱۰)	يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (۱۰)	
اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے ×× بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے (۱۱)	وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ×× اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (۱۱)	سمیع ۴۵ بصیر ۶
الٓمٓ (۱) اللہ ! اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ زندہ، قائم رہنے (اور رکھنے) والا ہے (۲)	الٓمّٓ (۱) اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (۲)	و۱۳ع سورۂ آل عمران ۸۹ — حی ۲۲ قیوم ۵۵
جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اللہ غالب، بدلہ لینے والا ہے (۴)	×× اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (۴)	عزیز ۴۴ ذوانتقام
بے شک اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں، زمین میں اور نہ آسمان میں (۵)	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؕ (۵)	
وہی ہے جو رحموں میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بناتا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ غالب حکمت والا ہے (۶)	هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۶)	مصور ۶۶ — عزیز ۴۴ حکیم ۱۶
×× اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے، اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا (۷)	×× وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۷)	راسخ العلم لوگ خدا پر پکا ایمان رکھتے ہیں
اے ہمارے پروردگار ! ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت کی، اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بے شک تو بڑا دینے والا ہے (۸)	رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (۸)	وہاب ۹۱
اے ہمارے پروردگار ! ضرور تو لوگوں کو اکٹھا کرنے والا ہے اس دن جس میں کچھ بھی شک نہیں، بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا (۹)	رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۹)	جامع ۱۵
اللہ جانتا ہے جو ہر ایک مادہ پیٹ میں رکھتی ہے اور رحموں کا گھٹنا اور بڑھنا بھی۔ اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ ہے (۱)	اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (۱)	و۱۵ع سورۂ رعد ۷۰

ط یہ وقف مطلق کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

عالم الغیب، متعال ۵ — کبیر ۲

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿۲﴾

چھپے اور کھلے کا جاننے والا بزرگ، بلند قدر! ﴿۲﴾

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۳﴾

(اس کے نزدیک) برابر ہیں تم میں سے جو بات کو چھپائے اور جو اسے پکار کر کہے اور جو رات کو چھپ رہے اور دن کو چل پڑے ﴿۳﴾

سورۂ بروج ۲۴ — و۱۶ع

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾

بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے ﴿۱۲﴾

مبدی ۸۵ — معید ۸۶

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾

یقیناً وہی ابتدا کرتا ہے اور (وہی) دوبارہ کرتا ہے ﴿۱۳﴾

غفور ۷۹ — ودود ۹۲

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾

اور وہ بخشنے والا محبت کرنے والا ہے

ذو العرش — مجید ۷۰

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۵﴾

عرش والا، بزرگی والا ہے

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے ﴿۱۶﴾

سورۂ بقرہ ۸۷ — و۱۷ع

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱﴾

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگاری کرو!

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲﴾

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت، اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل نکالے، پس تم اللہ کے لئے ہمسر نہ ٹھیراؤ، اور تم تو جانتے ہو ﴿۲﴾

سورۂ حج ۹۰ — و۱۸ع — مولیٰ، نصیر

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۹﴾

اور اللہ کو مضبوط پکڑے رہو۔ وہی تمہارا آقا ہے، تو کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ﴿۹﴾

سورۂ اعراف ۳۶ — و۱۹ع

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

اور سب اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اس کو انہی ناموں سے پکارا کرو، اور جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو، وہ عنقریب اس کا بدلہ پائینگے جو وہ کرتے ہیں ﴿۹﴾

سورۂ انعام ۵۳ — و۲۰ع — حکیم ۱۶، خبیر ۲۵

قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۴﴾

اس کا ارشاد سچا ہے۔ اور اسی کی بادشاہت ہوگی جس دن صور پھونکا جائیگا۔ چھپے اور کھلے کا جاننے والا! اور وہی حکمت والا، باخبر ہے ﴿۴﴾

واسع ۹۶

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾

میرا پروردگار علم کے رو سے سب چیزوں پر حاوی ہے کیا تم دھیان نہیں کرتے ﴿۱۱﴾

م یہ وقف لازم کا اشارہ ہے۔ یہاں ٹھیرنا ضروری ہے۔

اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ملک دیتا ہے۔ اور اللہ گنجائش	وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ	و۲۱ع سورۂ بقرہ ۸۷
والا، جاننے والا ہے (۵)	وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۵)	واسع ۹۶ علیم ۴۳
بے شک اللہ تم پر نگران ہے (۱)	اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (۱)	و۲۲ع سورۂ نساء ۹۴
اور اللہ ہر چیز پر قابو رکھنے والا ہے (۹)	وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا (۹)	و۲۳ع رقیب ۴۲ مقیت
بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (۱۰)	اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (۱۰)	حسیب ۴۲
اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تم کو عذاب دے کر	مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ	و۲۴ع
کیا کرے گا، اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے (۶)	وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا (۶)	شاکر علیم ۴۳
سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	و۲۵ع سورۂ فاطر ۴۲
والا ہے ×××× خلقت میں جو چاہتا بڑھاتا ہے۔ بے شک	×× يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	فاطر السمٰوٰت والارض
اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۱)	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۱)	قدیر
اللہ جو (اپنی) رحمت لوگوں کے لئے کھول دے تو کوئی اس کو	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا	فتاح ۴۵
بند کرنے والا نہیں، اور جو بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو	مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ	
جاری کرنے والا نہیں۔ اور وہ غالب، حکمت والا ہے (۲)	مِنْ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (۲)	عزیز ۴۴ حکیم ۱۴
لوگو! اللہ کے احسان کو جو تم پر ہے یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	
کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی	هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ	خالق ۴۴
دے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ پھر تم کدھر	السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	
بہکے جا رہے ہو (۳)	فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (۳)	
بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے	اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	و۲۶ع عالم
والا ہے بے شک وہ سینوں کی باتوں کو بھی جاننے والا ہے (۱)	اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱)	علیم ۴۳
وہی ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا (۲)	هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ (۲)	
اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو روکتا ہے کہ وہ (اپنے راستہ	اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ	
سے) ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے	تَزُوْلَا ڬ وَلَىِٕنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ	
بعد کوئی انھیں نہیں روک سکتا۔ وہ تحمل والا، بخشنے	اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا	حلیم ۱۹ غفور ۴۹
والا ہے (۴)	غَفُوْرًا (۴)	
بے شک ہمارا پروردگار بخشنے والا، قدردان ہے (۸)	اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ (۸)	و۲۷ع غفور ۴۹ شکور ۳۹
اگر تم بھلائی ظاہر کر کے کرو گے یا چھپا کر کرو گے، یا برائی سے درگزر	اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ	و۲۸ع سورۂ نساء ۹۴
کرو گے تو یقیناً اللہ بھی معاف کرنے والا، قدرت والا ہے (۸)	سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا (۸)	عفو ۴۸ قدیر
بے شک وہ توجہ کرنے والا، نہایت رحم والا ہے (۸)	اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (۸)	و۲۹ع سورۂ بقرہ ۸۷ تواب ۱۲

ع اس سے وقفِ جائز مراد ہے۔ یہاں چاہے ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے۔

سورۂ طٰہٰ ۱۱۴ — ۳۰ع فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ⑩

سو اللہ عالی شان ہے، حقیقی بادشاہ ہے ⑩

ملک ۲۲ حق ۲۰ — سورۂ قمر ۵۴ — ۳۱ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ⑭ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ⑮

ملیک، مقتدر ۲۰

بے شک پرہیزگار باغوں اور نہروں میں ہوں گے ⑭ سچائی کے مقام میں قدرت والے بادشاہ کی حضور ہونگے ⑮

سورۂ ہود ۵۰ — ۳۲ع وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ⑦

رحیم ۲۹ ودود ۹۲

اور اپنے پروردگار سے معافی چاہو پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میرا پروردگار نہایت رحم والا، محبت کرنے والا ہے ⑦

۳۳ع اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ⑦

(ہود نے کہا) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار ہے۔ کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی پکڑ رکھی ہو۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستہ پر ہے ⑦

حفیظ ۱۸ — ×× اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ⑧

×× بے شک میرا پروردگار ہر چیز کا محافظ ہے ⑧

۳۴ع قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ①

قریب، مجیب ۶۸

(صالح نے) کہا کہ اے قوم اللہ ہی کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو بسایا، تو اسی سے مغفرت مانگو پھر اسی کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میرا پروردگار قریب (اور دعا) قبول کرنے والا ہے ①

حمید ۷۱ مجید ۷۱ — ۳۵ع اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ⑤

بے شک وہ سزاوار حمد (اور) بزرگ ہے ⑤

سورۂ نمل ۴۷ — ۳۶ع وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ⑨

غنی ۵ کریم ۹۵

اور جو شکر کرتا ہے تو وہ اپنے (بھلے کے) لئے ہی شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا پروردگار بے نیاز سخی ہے ⑨

سورۂ روم ۸۴ — ۳۷ع فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑩

محی ۷۰ قدیر

سو تم اللہ کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرے پیچھے جلاتا ہے۔ بے شک وہی مردوں کو جلانے والا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ⑩

سورۂ سبا ۵۶ — ۳۸ع قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ⑤

جامع ۱۵ فتاح ۵۲ علیم ۴۳

(کفار سے) کہہ دو کہ ہمارا پروردگار (قیامت کے دن) ہم (دونوں) کو جمع کریگا، پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیگا۔ اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے ⑤

سورۂ تین ۲۵ — ۳۹ع اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ⑧

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے ⑧

سورۂ زخرف ۱۱ — ۴۰ع وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ⑰

الٰہ، حکیم ۱۶ علیم ۴۳

اور وہی ہے جو آسمان میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے۔ اور وہ حکمت والا، علم والا ہے ⑰

سورۂ آل عمران ۸۹ — ۴۱ع قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ

مالک الملک ۶۶ — مذل ۸ — معز ۸۳

کہو کہ اے اللہ! ملک کے مالک! تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے، اور تو جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تیرے

قف کے معنے ہیں "ٹھیر جاؤ"۔ یہاں کم از کم اتنی دیر ٹھیرے جتنی دیر سانس لینے میں لگتی ہے۔

بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑨

ہی ہاتھ میں (سب) بھلائی ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے ⑨

قدیر

و۴۲ ع۳ سورۂ شوریٰ

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ⑨

اور وہی ہے جو مینہ برساتا ہے بعد اس کے کہ لوگ مایوس ہو گئے ہوں، اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہ دوست، سزاوار حمد ہے ⑨

ولی ۹۴ — حمید ۲۱

و۴۳ ع

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ②

تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ اور اللہ کے سوائے تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ②

ولی ۹۴ — نصیر

و۴۴ ع سورۂ رعد ۱۰

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ②

اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ نہ بدلیں جو ان کے نفسوں میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ نہیں ٹلتی، اور ان کا اس کے سوا کوئی مددگار نہیں ②

والی ۹۵

و۴۵ ع۱۶ سورۂ بقرۃ ۵۷

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ⑨

اللہ کا رنگ (ہم نے قبول کیا ہے) اور اللہ سے بہتر کس کا رنگ ہے۔ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ⑨

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ⑩

(کفار سے) کہو کہ کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور ہمارے لئے ہمارے عمل اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں اور ہم اسی کے لئے اخلاص رکھنے والے ہیں ⑩

رب

و۴۶ ع۱۹

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ⑪

اور تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے ⑪

الٰہ واحد ۹ — رحمٰن ۲۸ — رحیم ۲۹

و۴۷ ع سورۂ نور ۳۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ①

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں ایک چراغ ہے، چراغ ایک شیشہ میں ہے، وہ شیشہ گویا چمکتا ہوا تارہ ہے، وہ (چراغ) زیتون کے (ایسے) مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا گیا ہے جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی، اس کا تیل روشن ہونے کو ہے گو اسے آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے راہ دکھاتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ①

نور ۸۸ — اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے — نور کی مثال — علیم ۴۳

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

(یہ نور) ان گھروں میں ہے جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کئے جائیں اور ان میں اس کا نام لیا جائے، ان میں اس کی

س سکتہ کا اشارہ ہے۔ اس سے مراد اتنا ٹھہرنا ہے کہ سانس نہ ٹوٹے۔

يُسَبِّحُ لَهٗ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۲﴾ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ﴿۳﴾

تسبیح صبح اور شام کرتے رہیں ۲۔ ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل کرتی ہے ﴿۳﴾

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۶﴾

اور جس کو اللہ نور نہ دے اس کے لئے (کہیں بھی) نور نہیں ﴿۶﴾

سب مخلوقات اللہ کی تسبیح کرتی رہتی ہیں

وقف اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر کھولے ہوئے۔ ہر ایک اپنی دعا اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ﴿۱﴾ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۲﴾

سورۂ مائدہ ۱۱۴ وقف — علام ، رقیب ۳۳ ، شہید ۳۸

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱﴾ ×× كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۲﴾

(عیسیٰ قیامت کے دن عرض کریں گے) بے شک تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے ﴿۱﴾ ×× تو ہی ان لوگوں کا نگران تھا۔ اور تو ہر چیز پر گواہ ہے ﴿۲﴾

سورۂ اخلاص ۱۹ وقف — احد ، صمد ، اللہ نے نہ جنا نہ وہ جنا گیا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

کہو اللہ ایک ہے ۱۔ اللہ بے نیاز ہے ۲۔ نہ اس نے جنا، اور نہ وہ جنا گیا ۳۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ﴿۴﴾

سورۂ فرقان ۱۱ وقف — آسمانوں اور زمین کی سلطنت ، اللہ فرزند نہیں رکھتا ، سلطنت میں کوئی اس کا شریک نہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴿۱﴾ ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

بابرکت ہے وہ جس نے اپنے بندہ (محمد) پر فرقان (یعنی حق اور باطل میں فرق کرنے والا قرآن) اتارا تاکہ وہ تمام جہاں کے لئے ڈرانے والا ہو ﴿۱﴾ وہی تو ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ کوئی بادشاہت میں اس کا شریک ہے، اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کے لئے اس کی تقدیر ٹھیرائی ﴿۲﴾

سورۂ بقرہ ۸۷ وقف — جدھر تم رخ کرو ادھر ہی اللہ کا سامنا ہے ، واسع ۳۳ ، علیم ۳۳

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾

اور مشرق اور مغرب اللہ ہی کی ہے، تو جدھر تم رخ کرو ادھر ہی کو اللہ کا سامنا ہے۔ بے شک اللہ گنجائش والا جاننے والا ہے ﴿۳﴾

ص رخصت (اجازت) کی علامت ہے یعنی چاہے تو ملا کر پڑھے یا اگر تھک جائے تو ٹھیر جائے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ④

اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا، وہ پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔ سب اسی کے تابع دار ہیں ④

ہر چیز اللہ کی تابع دار ہے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ⑤

آسمانوں اور زمین کا موجد! اور جب وہ کوئی کام ٹھان لیتا ہے تو بس اسے فرما دیتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتا ہے ⑤

بدیع ۹

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ ⑩

(اے محمد!) کہہ دو کہ تم اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو۔ جس نام سے بھی پکارو تو سب اچھے نام اسی کے ہیں ⑩

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ⑪

اور کہو کہ سب تعریف اللہ ہی کو ہے جس نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ کوئی بادشاہت میں اس کا شریک ہے، اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو، اور اس کی خوب خوب بڑائی کرو ⑪

و ۵۳ ع ۲ سورۂ بنی اسرائیل ۱۷

سلطنت میں کوئی اللہ کا شریک نہیں، اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ⑪

کیا انھوں نے زمین میں سے دیوتا بنا لئے ہیں (کیا) وہ ان کو اٹھا کھڑا کرتے ہیں ⑪

و ۵۲ ع سورۂ انبیاء ۲۱

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ⑫

اگر ان (آسمان و زمین) میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو دونوں فساد سے بھر جاتے۔ سو پاک ہے اللہ عرش کا رب اس سے جو وہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں ⑫

اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو آسمان و زمین کبھی کے برباد ہوگئے ہوتے

لَا يُسْـَٔــلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔــلُوْنَ ⑬

اس سے اس کے متعلق پوچھا نہیں جا سکتا جو وہ کرتا ہے ⑬

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ⑭

(اے محمد!) کیا انھوں نے اس کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں؟ کہو کہ اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ میرے ساتھ والوں کا بیان ہے، اور ان کا بیان بھی جو مجھ سے پہلے ہوگزرے ہیں بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حق کو جانتے نہیں، اس لئے یہ منہ پھیرے ہوئے ہیں ⑭

جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں وہ اپنی دلیل پیش کریں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ⑮

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی بھی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف ہم یہی وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں، تم میری ہی عبادت کیا کرو ⑮

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ ⑯

اور وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے اولاد بنا لی، وہ پاک ہے۔ بلکہ یہ (فرشتے) اس کے معزز بندے ہیں ⑯

خدا کے بیٹے یا بیٹیاں نہیں ہیں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ

وہ بات میں اس کے آگے نہیں بڑھتے اور وہ اسی کے حکم پر عمل

ع سے اشارہ ہے کہ یہاں سے تجاوز کرنا چاہئے، اگر ٹھہر جائے تو مضایقہ نہیں۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
کرتے ہیں ﴿۱۷﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۱۸﴾
وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت (یعنے سفارش) نہیں کرسکتے مگر اسی کے لئے جس سے وہ راضی ہو اور اس کے جلال سے ڈرتے رہتے ہیں ﴿۱۸﴾

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾
اور جو کوئی ان میں سے کہے کہ میں اسکے سوا خدا ہوں، تو اسی پر ہم اس کو جہنم کی سزا دینگے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں ﴿۱۹﴾

سورۂ طٰہٰ ۴۴ و۵۵ع

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾
(یہ قرآن) اس کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ﴿۴﴾

رحمٰن عرش پر جا بیٹھا

اَلرَّحْمٰنُ عَلَي الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾
رحمٰن! عرش پر جا بیٹھا ﴿۵﴾

سب کچھ اللہ ہی کا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾
اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو مٹی کے نیچے ہے ﴿۶﴾

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾
اگر تم پکار کر بات کرو تو وہ پوشیدہ اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جان لیتا ہے ﴿۷﴾

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾
اللہ! اس کے سوا کوئی خدا نہیں، سب اچھے نام اسی کے ہیں ﴿۸﴾

سورۂ فرقان ۴۱ و۵۶ع

حی ۲۲
وہ زندہ ہے، مرتا نہیں
خبیر ۲۵

وَتَوَكَّلْ عَلَي الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَۨا ﴿۵۸﴾
اور تم اسی زندہ (اللہ) پر جو مرتا نہیں بھروسہ کرو وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے ﴿۵۸﴾

سورۂ بقرہ ۸۷ و۵۷ع ۳۴

حی ۲۲ قیوم ۵۸
اللہ زندہ اور قایم ہے
اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِـنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲﴾

اللہ کی کرسی آسمانوں و زمین پر حاوی ہے۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اس پر گراں نہیں

اللہ! اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ زندہ ہے، قائم رہنے (اور رکھنے) والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے، جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی حضور میں شفاعت (یعنے سفارش) کرسکے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا کہ وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے ﴿۲﴾

سورۂ ق ۳۳ و۵۸ع
علی ۴۶ عظیم ۴۵

اللہ انسان کے شہ رگ سے بھی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ وَنَحْنُ
اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا ہے، اور ہم جانتے ہیں جو اس کا نفس وسوسہ ڈالتا رہتا ہے، اور ہم (اس کی)

صلے مخفف ہے الوصل اولیٰ کا یعنے اس مقام پر ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں ۞

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۞

زیادہ قریب ہے

اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ قریب ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے ۞

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۞

ف ۵۹ ع سورۂ واقعہ ۵۶

اللہ مرنے والے کے قریب ہے

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کوئی تین (آدمی) خفیہ مشورہ کرنے والے نہیں ہوتے مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے، اور نہ پانچ مگر وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے، اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں کہیں وہ ہوں، پھر وہ انھیں قیامت کے دن جتائیگا جو انھوں نے کیا تھا۔ بے شک اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۞

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

ف ۶۰ ع سورۂ مجادلہ ۵۸

جب تین آدمی مشورہ کرتے ہیں تو ان میں چوتھا اللہ ہوتا ہے۔ پانچ آدمی مشورہ کرتے ہیں تو چھٹا اللہ ہوتا ہے، اس سے کم ہوں یا زیادہ اور کہیں بھی ہوں وہ ضرور ان کے ساتھ ہوتا ہے　علیم ۴۲

سو تم اپنا رخ دین کی طرف سیدھا کر و موحد بن کر۔ (یہ دین) اللہ کی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن لوگ نہیں جانتے ۞

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞

ف ۶۱ ع سورۂ روم ۸۴

اللہ کی فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا

آسمان اور زمین کا موجد! اس کے بیٹا کیوں کر ہو سکتا ہے حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں۔ اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۞

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

ف ۶۲ ع سورۂ انعام ۵۳

بدیع ۹

علیم ۴۲

یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، سو اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے ۞

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۞

وکیل ۹

نگاہیں اس کو نہیں پہنچ سکتیں اور وہ نگاہوں کو پا سکتا ہے۔ اور وہ باریک بین، خبردار ہے ۞

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۞

لطیف ۱۱　خبیر ۲

(اے محمد! کہہ دو کہ) تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے دل کی آنکھیں آ چکی ہیں، سو جس نے دیکھ لیا تو اپنی ذات کے (نفع کے) لئے، اور جو اندھا بنا تو (اس کا وبال) اسی پر ہے اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ہوں ۞

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۞

جب تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں ۞

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۞

ف ۶۳ ع سورۂ ص ۳۵

تو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ

اللہ نے انسان میں اپنی روح

ص سے مراد ہے کہ نہ ملا کر پڑھنا بہتر ہے، اگر ملا کر پڑھے تو قباحت نہیں۔

سیونکی

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۸)

تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا (۸)

سورۂ مومنون ۲۳ ع ۵

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ (۱)

اور وہی ہے جس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو (۱)

اللہ نے انسان کو زمین پر پھیلا رکھا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (۲)

اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے (۲)

رات دن کا ردو بدل اسی کا کام ہے

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۳)

اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا ردو بدل بھی اسی کا (کام) ہے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے (۳)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ (۴)

بلکہ یہ اسی طرح کہتے ہیں جو اگلے (کافر) کہتے تھے (۴)

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ (۵)

کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیںگے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیںگے تو کیا ہم (دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیںگے (۵)

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (۶)

ہم کو اور ہمارے باپ دادوں کو پہلے ہی وعدہ دیا جاتا رہا، یہ اگلے لوگوں کی کہانیوں کے سوا کچھ بھی نہیں (۶)

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۷)

(ان سے) پوچھو کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کا ہے؟ اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) (۷)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ (۸)

جھٹ بول اٹھیںگے کہ اللہ کا ہے۔ کہو کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے (۸)

سات آسمانوں کا رب عرش عظیم کا رب

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (۹)

پوچھو کہ کون سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے (۹)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (۱۰)

فوراً کہیںگے کہ اللہ ہے۔ کہو کہ پھر ڈرتے کیوں نہیں (۱۰)

اللہ کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے

قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۱)

پوچھو کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے، اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل پناہ نہیں ملتی؟ اگر تم جانتے ہو (۱۱)

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ (۱۲)

وہ کہہ اٹھیںگے کہ اللہ ہی ہے۔ کہو کہ پھر تم پر کہاں سے جادو پڑ جاتا ہے (۱۲)

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۱۳)

بات یہ ہے کہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں اور یہ بے شک جھوٹے ہیں (۱۳)

اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا
اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا

اللہ نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، ایسا ہوتا تو ہر ایک خدا اپنی مخلوقات کو لے کر پھرتا اور ان

نوٹ۔ جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس کے شمارہ کے ساتھ ایسا نشان س کیا گیا ہے۔

میں سے ایک دوسرے پر بڑائی حاصل کرنے میں لگا رہتا۔ اللہ اس سے
جو وہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں پاک ہے ⑭
غائب اور حاضر کا جاننے والا! سو وہ ان کے شرک سے
بالاتر ہے ⑮

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
سب کو اللہ نے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری
اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں - اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی
ہیں جو بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشن کتاب کے اللہ
کے بارے میں جھگڑتے ہیں ①
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے
اتارا ہے، تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسی کی پیروی کرینگے جس پر ہم
نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے - بھلا اگر شیطان ان
(کے باپ دادوں) کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو ②
اور جو اللہ کی حضور میں اپنا مونہ جھکا دے اور وہ نیکوکار بھی
ہو تو اس نے ایک مضبوط دستہ پکڑ لیا، اور (سب) کاموں کا
انجام اللہ ہی کی طرف ہے ③
اور جس نے انکار کیا تو (اے محمد!) اس کا انکار تم کو غمگین
نہ کرے - ہماری طرف ان کو واپس آنا ہے تب ہم انھیں بتا دینگے
جو وہ کیا کرتے تھے - بے شک اللہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے ④
ہم (دنیا میں) ان کو تھوڑا سا فائدہ دینگے، پھر ہم ان کو سخت
عذاب کی طرف گھسیٹ کر لے جائینگے ⑤
اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو
پیدا کیا ہے تو ضرور کہینگے کہ اللہ نے، کہو الحمد للہ - لیکن
ان میں اکثر نہیں جانتے ⑥
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے - بے شک
اللہ بے نیاز، سزاوار حمد ہے ⑦
اور اگر زمین میں جو درخت ہیں قلم ہوں اور سمندر اس کی
سیاہی ہو، اس کے بعد سات سمندر بھی (سیاہی ہو جائیں) تو

خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ
اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ⑭
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ⑮

ركوع ۳ ع ۶۵ سورہ لقمان ۵۵

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ
نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا
هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ①
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ
يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ②
وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ
مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ③
وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا
مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④
نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ
اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ⑤
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑥
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑦
وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ

ہوتا تو ہر ایک خدا اپنی مخلوقات
کو الگ لے پھرتا اور ایک
دوسرے پر بڑائی کرنا چاہتا۔

اللہ نے آسمانوں اور زمین
کی چیزوں کو انسان کے کام
میں لگا رکھا ہے

جس نے اللہ کی حضور میں اپنا
مونہ جھکا دیا اس نے ایک
مضبوط دستہ پکڑ لیا

علیم ۴۳

غنی ۱۸ حمید ۱۷

زمین کے تمام درخت قلم ہوں اور
سات سمندر سیاہی تب بھی

ق علامت ہے قیل کی یعنے بعض کہتے ہیں کہ یہاں وقف ہے لیکن اکثر علما یہاں نہ ٹھیرنا بہتر کہتے ہیں۔
لک کذالک یعنے یہاں بھی وہی وقف ہے جو اوپر گذرا۔

اللہ کی باتیں لکھ کر تمام نہ ہونگی — عزیز ۴۴ حکیم ۲۰

الْبَحْرُ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ⑧

(بھی) اللہ کی باتیں تمام نہ ہوں ۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے ⑧

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ⑨

تمہارا پیدا کرنا اور تمہارا (دوبارہ) اٹھا کھڑا کرنا ایک ہی شخص کا سا ہے ۔ بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ⑨

خبیر ۲۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑩

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک وقت معین تک چلتا رہیگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً خبردار ہے ⑩

حق ۲۰ — علی ۲۲ کبیر ۲

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ⑪

یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور جس کو یہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے، اور بے شک اللہ ہی عالی شان، بڑا ہے ⑪

اللہ کے فضل سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں — و ۲۶ ع

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ①

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کے فضل سے کشتیاں دریا میں چلتی ہیں تاکہ وہ تم کو اپنی کچھ نشانیاں دکھائے ۔ یقیناً اس میں ہر ایک صبر کرنے والے، شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں ①

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ②

اور جب ان کو موج سائبانوں کی طرح ڈھانک لیتی ہے تو وہ اللہ کو اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں ۔ پھر جب وہ ان کو خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں چند ہی میانہ روی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں ۔ اور ہماری نشانیوں سے دغاباز ناشکرے ہی انکار کرتے ہیں ②

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ③

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ (جب) نہ باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکیگا ۔ بے شک اللہ کا وعدہ برحق ہے، تو دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے، اور نہ کوئی دھوکا دینے والا تم کو اللہ کے بارے میں دھوکا دے ③

اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے — وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہوتا ہے — علیم ۴۳ خبیر ۲۵

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ④

بے شک اللہ ہی کو اس (قیامت کی) گھڑی کا علم ہے، اور وہی مینہ برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہوتا ہے، اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کریگا ۔ اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مریگا ۔ اللہ ہی جاننے والا، خبر رکھنے والا ہے ④

جہاں وقف کی دو یا زیادہ علامتیں ہوں وہاں پہلی علامت کو دوسری علامت پر ترجیح ہے ۔

ف ۲ - اللہ - کسی نے سچ کہا ہے کہ اللہ کو جاننے اور پہچاننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرے۔ جمادات، نباتات اور حیوانات میں جو فرق ہے وہ تو صاف ظاہر ہے اور آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتا ہے۔ حیوانات کی دو قسم ہیں:- ایک ناطق یعنے انسان، دوسری مطلق یعنے جانور۔ دونوں حواس خمسہ رکھتے ہیں، اور ان میں اعضائے ظاہری کے علاوہ ایک لطیف چیز بھی ہے جو تمام احساسات کا مرکز ہے۔ اس لطیف چیز کا نام روح ہے۔ ہمارے اعضا کی محرک یہی روح ہے اور یہی ہر کام کا ارادہ کرتی ہے۔ روح عقل رکھتی ہے۔ جانور کی روح میں محدود عقل ہوتی ہے جس کو عقل حیوانی کہتے ہیں۔ یہ محدود عقل جانور کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے اور اسی حالت پر باقی رہتی ہے، اس میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں ہوتی۔ اس لئے جانور ہر ایک کام جس کے لئے ان کی فطرت بنائی گئی ہے پیدا ہونے کے ساتھ ہی کرنے لگتے ہیں، اور مرتے دم تک وہی کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے انسان کی عقل ترقی پذیر واقع ہوئی ہے جو مشاہدہ، تجربہ، غور و فکر سے برابر بڑھتی رہتی ہے۔ اس عقل کی مدد سے انسان اپنے علم و ہنر میں اضافہ کرتا رہتا ہے اور نئی نئی چیزیں ایجاد کرتا جاتا ہے۔

جمادات، نباتات، حیوانات — روح — عقل حیوانی — عقل انسانی

روح کے متعلق حکما نے بہت کچھ غور و خوض کیا ہے۔ انسان نے علم کے ہر صیغہ میں بہت کچھ ترقی کی ہے اور اس کی معلومات کا ذخیرہ بے حد وسیع ہوگیا ہے، مگر پھر بھی وہ روح کی حقیقت و ماہیت تو کجا اس کی ابجد بھی معلوم نہ کرسکا۔ مادین کا خیال ہے کہ عناصر کی ترکیب سے مرکب مادہ میں خود بخود جان پڑجاتی اور اعضا میں احساس پیدا ہوجاتا ہے۔ دماغ ان احساسات کا مرکز ہے۔ پھر جب جسم کے انجر پنجر ڈھیلے پڑجاتے ہیں تو زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور وہ کیفیت جو ترکیب مادہ کی وجہ سے تھی فنا ہوجاتی ہے۔ روح تو روح دنیا کی مادی چیزوں میں بہت سی ایسی لطیف چیزیں بھی ہیں جن کے وجود کا تو ہم کو علم ہے مگر ان کی ماہیت سے ہم ناواقف ہیں۔ مثال کے لئے بجلی کو لو۔ بطور خود اس کا کوئی ظاہرا وجود نہیں معلوم ہوتا اگرچہ وہ تمام عناصر میں موجود ہے۔ بجلی بعض عناصر کے اجتماع سے نمود میں آجاتی ہے اور عجیب و غریب کرشمے کر دکھاتی ہے۔ سو ڈیڑھ سو برس پہلے وہ آسمان پر کبھی کبھی جلوہ گر ہوجایا کرتی تھی، اور جب کبھی زمین پر اتر آتی تو جس پر اترتی اس کو جلا کر راکھ کر دیتی۔ اب اللہ نے اپنے ارشاد پاک کے مطابق پانی، مٹی اور آگ کی طرح بجلی کو بھی ہمارا مطیع کر دیا ہے اور ہم اس سے ہر قسم کا کام لے رہے ہیں۔

روح کی ماہیت — مادین کا خیال — بجلی کی تسخیر

روح بھی بجلی کی طرح ایک جوہر لطیف ہے۔ جس طرح بجلی کسی جسم میں سرایت کرجاتی ہے تو اس کی وجہ سے اس جسم کا وزن نہیں بڑھتا اور نہ اس کے سمانے کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت ہے، اور نہ اس کا کچھ طول و عرض ہے، اسی طرح روح بھی انسان کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ گو جسم میں اس کا کوئی خاص مقام سکونت نہیں، نہ اس کا کوئی طول و عرض ہے، نہ اس کی موجودگی سے جسم کا وزن بڑھتا ہے اور نہ اس کے خارج ہونے سے وزن گھٹتا ہے۔ جس طرح بجلی ایک خارجی وجود رکھتی ہے اور جب اس کو ایک مشین میں داخل کرد تو اس مشین کے کل پرزوں کو وہ چلانے لگتی ہے، یہی حالت روح کی بھی ہے جو انسان کے جسم میں داخل

روح کی بجلی سے مشابہت — روح جسم کے ظاہری اور باطنی

اعضا کو کام پر لگاتی ہے۔ ہو کر جسم کے تمام ظاہری اور باطنی اعضا کو ان کے کام پر لگا دیتی ہے۔

بجلی اور روح میں فرق — بجلی اور روح میں مشابہت بھی ہے اور فرق بھی ہے۔ مشابہت تو اوپر دکھائی جا چکی ہے اور فرق یہ ہے

روح میں عقل، ادراک اور ارادہ ہے — کہ بجلی میں عقل، ادراک اور ارادہ نہیں ہے۔ روح میں عقل بھی ہے، ادراک بھی ہے اور ارادہ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بجلی روح کے تابع فرمان ہو کر اس کے ہر قسم کے کام انجام دیتی ہے۔ یہ روح انسانی ہی ہے جو جسم کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں حیرت انگیز چیزیں بناتی ہے اور عجیب و غریب کارخانے چلاتی ہے۔ غور

روح غالب ہے مادہ مغلوب — سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ روح غالب ہے مادہ مغلوب، روح محرک ہے مادہ متحرک، روح صانع

روح مادہ کی محرک ہے — ہے اور مادہ مصنوع۔ مختصر یہ کہ روح کی حکومت عالمگیر ہے اور تمام مادی دنیا روح کے زیر نگین ہے جس طرح بجلی کسی کے نچائے ناچتی ہے اسی طرح روح بھی اپنے تمام افعال و اعمال میں ایک ذات کی محتاج ہے۔ وہ ذات جس کی محتاج اور تابع فرمان روح ہے، وہ ذات جو آسمان و زمین، اور آسمان و زمین کی سب چیزوں کی خالق ہے، وہ ذات جو ہر چیز کی موجد، ہر چیز کی مصور ہے، وہ ذات جس کی ٹھیرائی ہوئی تقدیر پر سارا کارخانۂ قدرت چل رہا ہے، وہ اللہ کی ذات ہے۔ جس طرح دھویں سے آگ، جھونکوں سے ہوا اور چمک سے بجلی

خدا کی ذات ہمارے تصور میں — کے وجود کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح ہماری ذات ذریعہ ہے اللہ کی ذات کی معرفت کا۔ ہم اللہ کی ذات کا تصور اپنی ذات پر کرتے ہوئے اپنی روح کا کچھ اندازہ کر کے اللہ کو بھی ایک طرح کی روح فرض کر لیتے ہیں ورنہ حقیقت میں اس کی ذات ہمارے حواس کی گرفت سے بالکل باہر ہے۔

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ؛ وز ہر چہ دیدہ ایم و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بہ پایاں رسید عمر ؛ ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

انسان کی فطرت میں خدا کا اعتراف۔ — اللہ کے وجود کا علم اور اس کا اعتراف انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ ابتداء سے انسان اللہ کے وجود کا قائل رہا ہے، مگر اس کی ذات کے متعلق جو جو خیالات وقتاً فوقتاً انسانی جماعتوں میں رائج

خدا کی ذات کے متعلق خیالات۔ — رہے ہیں وہ ادھورے اور ناقص تھے۔ پیغمبروں نے ان خیالات کی اصلاح کی کوشش کی مگر اس تاریک زمانہ

پیغمبروں کی تعلیم — میں انسان کی سمجھ اور عقل نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ وہ اس کو بخوبی سمجھ سکیں۔ اس لئے پیغمبر بھی انسانی عقول کے

خدا کی تعریف اور توحید کی تکمیل — لحاظ سے اس بات پر مجبور تھے کہ وہ اپنے سامعین کے سامنے اللہ کی تعریف ایسے الفاظ میں بیان کریں جن کو

خدا کا تصور قرآن میں — وہ بآسانی سمجھ سکیں۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا اور علم و عقل میں زیادتی ہوتی گئی اللہ کے تصور میں بھی اصلاح ہوتی گئی یہاں تک کہ اللہ کی تعریف اور اس کی توحید قرآن شریف میں مکمل ہو گئی۔

اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا، نہ وہ کسی چیز سے پیدا ہوا اور نہ کوئی چیز اس میں سے پیدا ہوئی۔ وہ اپنی ذات سے قائم ہے اور سب چیزیں اس کی وجہ سے قائم ہیں سو وہ ہر جگہ ہے، ہر چیز میں ہے، یہاں تک کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ وہ انسان کے قریب ہے۔ وہ علیم ہے یعنے ہر چیز کا ہر فعل اس کے علم میں ہے سو وہ ہر حرکت کا محرک ہے، اس لئے ہر فعل کا فاعل وہی ہے۔ خیال یا ارادہ کرنے میں بھی جو حرکت پیدا ہوتی ہے وہ بھی اس تک پہنچ جاتی ہے، یا یوں کہو کہ اسی کی جانب سے یہ حرکت محرک ہو کر

دماغ تک پہنچتی ہے۔ وہ زندہ ہے مگر ہم جیسا نہیں، وہ ہر وقت جاگتا رہتا ہے مگر ہماری طرح نہیں۔ وہ تمام عالموں کے انتظام میں مصروف ہے، کوئی چیز بھی خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا کیڑا ہو یا بڑے سے بڑا فلکی کرہ اس کی مدد اور توجہ کے دائرے سے باہر نہیں۔

خدا کی صفات

اللہ اپنے آپ کو ان صفتوں سے موصوف کرتا ہے جن کو انسان سمجھ سکتا ہے اور جن کو انسان ایک حد تک اپنے آپ میں بھی پاتا ہے، اور یہ صرف انسان کی سمجھ اور معرفت کے لئے ہے ورنہ حقیقت میں اللہ ان چیزوں سے بھی بالاتر ہے۔

حواس اعضا کے محتاج نہیں ہیں

ہماری روح جب تک جسم میں ہوتی ہے اعضا سے کام لیتی، آنکھوں سے دیکھتی، کانوں سے سنتی، منہ سے چکھتی، ناک سے سونگھتی اور ہاتھ سے چھوتی ہے۔ خواب میں اگرچہ ہمارے اعضا معطل اور بے حرکت ہوتے ہیں مگر پھر بھی روح اپنے تمام حواس کا لطف اٹھاتی اور بغیر آنکھ کے دیکھتی، بغیر کان کے سنتی، بغیر منہ کے چکھتی، بغیر ناک کے سونگھتی اور بغیر ہاتھ کے چھوتی ہے۔ اس سے ہم اس بات کا یقین کرتے ہیں کہ جسم کی قید سے چھوٹ کر بھی ہماری روح کے حواس پوری طرح قائم رہیں گے بلکہ ان میں اور زیادہ قوت اور شدت پیدا ہو جائیگی جو آزادی میں ممکن اور جسم کی قید میں ناممکن ہے۔ اسی طرح ہم اللہ کی نسبت بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ آنکھ نہیں رکھتا مگر سب کچھ دیکھتا ہے، کان نہیں رکھتا مگر سب کچھ سنتا ہے۔

اللہ جسمانی اعضا کے بغیر ہر چیز کا حس رکھتا ہے

اور مذاہب میں خدا کے تصور میں مادہ کا جز شامل تھا۔

دنیا بھر کے مذاہب نے خدا کے تصور میں کچھ نہ کچھ مادہ کا جز شامل کر رکھا تھا۔ یونان کے بت پرست خدا کو جسم دار وجود سمجھتے تھے جس کی شکل انسانوں کی سی تھی اور جو اولمپس پہاڑ پر اپنی بیویوں اور معشوقوں کے ساتھ رہتا تھا۔ توراۃ میں بھی بعض جگہ خدا کو چلتا پھرتا جسم بتایا گیا ہے۔ حضرت ایوبؑ کے نام سے جو کتاب بائیبل میں شامل ہے اس میں تو خدا کے بیٹے بھی بتائے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً خدا کی حضور میں حاضر ہوتے اور اپنی روداد کہہ سناتے ہیں۔ قرآن نے اللہ کے تصور کو مادہ کی آمیزش سے بالکل پاک کرکے اس کی لاشریک، بے مثل توحید ہمیشہ کے لئے قائم کر دی۔ اللہ کی ذات و صفات کے متعلق جو آیتیں قرآن شریف میں جا بجا موجود ہیں ان میں سے اکثر اس باب میں مناسب ترتیب کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں جن سے خدا کا جلالی اور جمالی تصور اپنی گوناگوں صفات کے ساتھ ہماری روحانی آنکھوں کے سامنے ایک ایسا مرقع پیش کر رہا ہے جو قرآن کی مدد کے بغیر غور و فکر سے پیدا نہیں ہو سکتا۔

قرآن نے خدا کے تصور کو مادہ کی آمیزش سے پاک کر دیا

اللہ کے نام

ف ۵۔ اَسْمَاءُ اللّٰہِ الْحُسْنٰی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "(اے محمد! لوگوں سے) کہہ دو کہ تم اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمن (کہہ کر) پکارو، جس (نام) سے بھی پکارو تو سب اچھے نام اسی کے ہیں" ف ۵۳۔ پھر سورۂ حشر (۹۱)، رکوع ۳ میں اپنے سولہ نام گنوا کر اللہ دہراتا ہے لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی "سب اچھے نام اسی کے ہیں" ف ۲۔ سورۂ اعراف (۳۶) میں ہے: "اور سب اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اس کو انھی ناموں سے پکارا کرو، اور جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو، وہ عنقریب اس کا بدلہ پائیں گے جو وہ کر رہے ہیں" ف ۱۹۔

نوٹ۔ اقتباس کے نشان ف پر جو شمارہ ہے اس کے حوالہ سے متن میں مذکورہ آیت تلاش کر سکتے ہیں۔

اللہ کے ۹۹ نام

ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ "رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں"۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے "اللہ طاق ہے و دوست رکھتا ہے طاق کو"، یعنے اللہ کے ناموں میں طاق عدد کا لحاظ ہونا چاہئے۔ ابن حبانؒ، ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ میں ابوہریرہؓ کی روایت میں ناموں کی تفصیل بھی مذکور ہے مگر ابنِ حبانؒ، ابنِ ماجہؒ کی یہ دونوں مرفوع ہیں اور ناموں میں کمی اور زیادتی بھی ہے۔ ترمذی والی روایت اگرچہ غریب ہے مگر اس میں پورے ننانوے ۹۹ نام اللہ سے صبور تک مذکور ہیں۔ علامہ ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ "اسمار الحسنیٰ کی گنتی میں مضطرب حدیثیں آئی ہیں، ان میں سے ایک حدیث بھی صحت کو نہیں پہنچی۔ ترمذی نے جو اعداد ذکر کئے ہیں یہ نہیں جانتا کہ اس کی سند کیسی ہے"۔ تعداد اسمار کے متعلق اکثر علمار کی یہ رائے ہے کہ اسمار اللہ تعالیٰ انہی ننانوے ناموں میں منحصر نہیں ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ ہیں۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں "علمار اس پر متفق ہیں کہ اس حدیث میں حصر اسمار نہیں ہے اور نہ یہ مطلب ہے کہ ننانوے ناموں کے سوا اور نام نہیں ہیں"۔ ابنِ کثیر کہتے ہیں کہ "اسمار الحسنیٰ انہی ننانوے ناموں میں منحصر نہیں ہیں"۔ ابوبکر بن العربی مالکی نے لکھا ہے "بعض علمار نے کتاب و سنت سے اللہ کے ہزار نام جمع کئے ہیں"۔

۷۰ نام بعینہٖ قرآن میں مذکور ہیں

عام طور پر جو ننانوے نام مروج ہیں وہ ذیل میں ترجمہ کے ساتھ حروف وار درج کئے جاتے ہیں۔ ان ننانوے ناموں میں ستر نام بعینہٖ قرآن میں مذکور ہیں، اٹھارہ نام بعینہٖ قرآن میں مذکور تو نہیں مگر ان کے مشتقات موجود ہیں۔ باقی گیارہ نام ایسے ہیں کہ قرآن میں فقط ان کے مادّے پائے جاتے ہیں۔ امتیاز کے لئے پہلی قسم کے ناموں کے مقابل متن کے ان اقتباسات کے جن میں وہ نام مذکور ہیں ہندسے دے دئے گئے ہیں۔ دوسری قسم کے نام اس ۲ علامت سے اور تیسری قسم کے نام اس × نشان سے شناخت ہو سکتے ہیں۔

اور ۷۳ نام قرآن سے ماخوذ ہیں۔

اسمار اللہ الحسنیٰ کی شرح میں علامہ ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں "کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلعم میں ان اسمار کے سوا ہم نے اور اسمار بھی پائے ہیں"۔ پھر علامہ موصوف نے ان ننانوے ناموں کے سوا اور چالیس نام بھی بیان کئے ہیں جن میں سے سینتیس نام قرآن سے ماخوذ ہیں اور تین نام احادیث سے۔ یہ سینتیس ۳۷ نام بھی فہرست میں درج کر دئے گئے ہیں مگر ان پر ہندسے نہیں دئے گئے ہیں تاکہ یہ ان ننانوے ناموں سے مخلوط نہ ہو جائیں۔

جلالی اور جمالی صفات

ان ناموں میں بعض نام جلالی ہیں اور بعض جمالی۔ جو نام صفاتِ قہریہ پر دلالت کرتے ہیں وہ جلالی ہیں۔ اور جن ناموں سے صفاتِ لطیفہ کا ظہور ہوتا ہے وہ جمالی ہیں۔

عہ بخاری، باب ان للہ مائۃ اسم الا واحدا۔ مشکوٰۃ، کتاب اسمار اللہ تعالیٰ۔

عہ ترمذی، ابواب الدعوات۔

عہ ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، دیکھو ترمذی، ابواب الدعوات۔

عہ جایزۃ الاحوذی، ابواب الدعوات۔

عہ عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی، ابواب الدعوات۔

۱ اَللّٰہُ - یہ اسم ذات ہے اور باقی سب نام اسماء صفاتی ہیں۔ اللہ قرآن میں دو ہزار تین سو ساٹھ جگہ آیا ہے۔ اس لفظ کی تشریح ف۳ تفسیر سورۂ فاتحہ پ۱ میں کی گئی ہے۔

۲ اَلْاَوَّلُ - جو ازل یعنے ہمیشہ سے ہے۔ دیکھو اقتباس نمبر ۵

۳ اَلْاٰخِرُ - جو ابدی، دائمی یعنے ہمیشہ رہنے والا ہو۔ ″ ″ ۵

اَلْاَعْلٰی - وہ جو سب سے بلند ہے۔ عالی شان ″ ″ ۷

اَلْاَکْرَمُ - بہت بخشنے والا۔ بہت سخی۔ بزرگ ترین۔

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ - تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ - سب بنانے والوں سے بہتر بنانے والا۔

۴ اَلْبَارِئُ - موجد یعنے ہر چیز کا ایجاد کرنے والا۔ نمود میں لانے والا۔ دیکھو اقتباس نمبر ۲

۵ اَلْبَاسِطُ - روزی فراخ کرنے والا۔ یہ ضد ہے "قابض" کی یعنے روزی تنگ کرنے والا دیکھو اقتباس نمبر ۹

۶ اَلْبَصِیْرُ - بہت دیکھنے والا۔ ″ ۹ و ۱۳ و ۶۵

۷ اَلْبَاطِنُ - پوشیدہ۔ ″ ۵

۸ اَلْبَرُّ - بندوں پر احسان کرنے والا محسن۔ ″ ۱۱

۹ اَلْبَدِیْعُ - بے مثل۔ موجد۔ ″ ۵۲، ۶۲

۱۰ اَلْبَاقِیْ - ہمیشہ باقی رہنے والا جس کو فنا نہیں۔ ۱۲

۱۱ اَلْبَاعِثُ - مُردوں کو قیامت کے دن اٹھا کھڑا کرنے والا۔

۱۲ اَلتَّوَّابُ - رحمت کے ساتھ بندوں کی طرف رجوع کرنے والا۔ توبہ کے معنے ہیں "رجوع کرنا" بندہ اپنے گناہ سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہو یعنے توبہ کرتا ہو تو خدا اپنی رحمت سے بندہ کی طرف رجوع کرتا ہے یعنے اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ ۲۹

۱۳ اَلْجَلِیْلُ - بزرگ قدر۔

۱۴ اَلْجَبَّارُ - بڑا دباؤ والا۔ بگڑے کاموں کو درست کرنے والا۔ ۲

۱۵ اَلْجَامِعُ - تمام مخلوقات کو جمع کرنے والا۔ ۱۴، ۳۸

۱۶ اَلْحَکِیْمُ - حکمت والا۔ دانا۔ ۵، ۱۴، ۲۰، ۲۵، ۴۰، ۶۵

۱۷ اَلْحَکَمُ - حکومت کرنے والا۔

اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ - سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم۔ ۳۹

۱۸ اَلْحَفِیْظُ - حفاظت کرنے والا۔ محافظ ۴۳

اَلْحَافِظُ - نگہبان

۱۹ اَلْحَلِیْمُ - تحمل والا۔ بردبار ۲۶

۲۰ اَلْحَقُّ - برحق۔ ثابت۔ ہست۔ باطل اس کی ضد ہے جس کے معنے ہیں نیست ۳، ۳۰، ۶۵

۲۱ اَلْحَمِیْدُ - سزاوار حمد۔ تعریف کیا گیا۔ ۳، ۳۵، ۴۲، ۶۵

۲۲ اَلْحَیُّ - زندہ۔ ۱۴، ۵۶، ۵۷

۲۳ اَلْحَسِیْبُ - حساب لینے والا۔ کفایت کرنے والا ۲۳

۲۴ اَلْخَالِقُ - پیدا کرنے والا ۲، ۲۵

اَلْخَلَّاقُ - بہت پیدا کرنے والا۔

(اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ - سب بنانے والوں سے بہتر بنانے والا)

۲۵ اَلْخَبِیْرُ - خبر رکھنے والا۔ باخبر۔ آگاہ۔ ۳، ۲۰، ۴۲، ۶۵، ۶۶

۲۶ اَلْخَافِضُ - نافرمانوں کو پست کرنے والا۔ اس کی ضد "رافع" ہے یعنے فرماں برداروں کو بلند کرنے والا۔

۲۷ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ - بزرگی اور بخشش والا۔ ۱۲

ذُوالْفَضْلِ - بخشش والا۔ بزرگی والا۔

ذُوالْعَرْشِ - عرش والا۔ ۱۳، ۱۶

ذُوالْمَعَارِجِ - بلند مرتبہ والا۔

ذُوالْقُوَّۃِ - قوت والا۔ قدرت والا۔

ذُوالطَّوْلِ - صاحب قدرت۔ فراخی والا۔

اَلرَّبُّ - پروردگار ۶، ۸، ۴۵

۲۸ اَلرَّحْمٰنُ - بڑا مہربان۔ دیکھو پ۱ ف۲ بسم اللہ کی تفسیر دیکھو اقتباس نمبر ۱، ۲، ۴۶

۲۹ اَلرَّحِیْمُ - نہایت رحم والا۔ ۱، ۲، ۴، ۳۲، ۴۶

(اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ۔ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا)

۳۰ اَلرَّزَّاقُ ۔ روزی دینے والا۔ ۱۰

۳۱ اَلرَّافِعُ ۔ فرماں برداروں کو بلند کرنے والا۔

رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ۔ مرتبوں کا بلند کرنے والا۔ ۱۳

۳۲ اَلرَّؤُفُ ۔ شفیق ۔ بہت مہربان ۴

۳۳ اَلرَّقِیْبُ ۔ نگران ۔ نگہبان ۲۲، ۴۹

۳۴ اَلرَّشِیْدُ ۔ رہنما ۔ صاحبِ رشد ۔ رشد ضد ہے غیّ کی اور غیّ کہتے ہیں گمراہی کو۔

۳۵ اَلسَّمِیْعُ ۔ سننے والا۔ ۹، ۱۳، ۶۵

۳۶ اَلسَّلَامُ ۔ سلامت اور بے عیب ۔ سلامتی دینے والا ۲

اَلسَّاتِرُ ۔ بندوں کے عیوب کے چھپانے والا ۔ ڈھانکنے والا۔

اَلسَّتَّارُ ۔ بڑا چھپانے والا ۔ بڑا ڈھانکنے والا۔

۳۷ اَلشَّکُوْرُ ۔ بڑا قدردان۔ ۲۶

اَلشَّاکِرُ ۔ بڑی جزا دینے والا ۔ قدردان۔ ۲۴

۳۸ اَلشَّهِیْدُ ۔ حاضر ۔ ظاہر و باطن اور غیب و شہادت پر مطلع ۔ گواہی دینے والا۔ ۴۹

۳۹ اَلصَّمَدُ ۔ بے نیاز ۔ مرجع ۔ آب ۵۰

۴۰ اَلصَّبُوْرُ ۔ صبر کرنے والا ۔ برداشت کرنے والا۔

۴۱ اَلضَّارُّ ۔ ضرر اور شر کا خالق ۔ یہ ضد ہے نافع کی یعنے نفع اور خیر کا خالق۔

۴۲ اَلظَّاهِرُ ۔ آشکارا یعنے ظاہر بلحاظ مصنوعات۔ ۵

۴۳ اَلْعَلِیْمُ ۔ علم والا ۔ جاننے والا ظاہر اور پوشیدہ کا۔ ۵، ۹، ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۳۸، ۴۰، ۲، ۵، ۶۰، ۲، ۶۲، ۵، ۶۶

اَلْعَالِمُ ۔ جاننے والا۔ ۲، ۱۵، ۲۶

اَلْعَلَّامُ ۔ بہت جاننے والا۔ ۴۹

۴۴ اَلْعَزِیْزُ ۔ غالب ۔ زبردست ۔ بے مثل ۲، ۵، ۹، ۱۴، ۲۵، ۶۵

۴۵ اَلْعَظِیْمُ ۔ عظمت والا ۔ بزرگ و برتر ۵۷

۴۶ اَلْعَلِیُّ ۔ عالی شان ۔ بلند مرتبہ ۳، ۱۴، ۵۷، ۶۵

(اَلْاَعْلٰی ۔ وہ جو سب سے بلند ہے ۔ عالیشان)

۴۷ اَلْعَفُوُّ ۔ معاف کرنے والا ۔ گناہوں کا مٹانے والا ۲۸

۴۸ اَلْعَدْلُ ۔ انصاف کرنے والا۔

اَلْعَادِلُ ۔ عدل (یعنے انصاف) کرنے والا۔

۴۹ اَلْغَفُوْرُ ۔ بخشنے والا۔ ۱۶، ۲۶، ۲۷

۵۰ اَلْغَفَّارُ ۔ بہت بخشنے والا۔

غَافِرُ الذُّنُوْبِ ۔ گناہوں کا بخشنے والا۔

۵۱ اَلْغَنِیُّ ۔ بے نیاز ۔ بے پروا۔ ۳، ۳۶، ۶۵

اَلْغَالِبُ ۔ غلبہ والا ۔ قدرت والا۔

۵۲ اَلْفَتَّاحُ ۔ فتح کے دو معنے ہیں (۱) کھولنا (۲) حکم یا فیصلہ کرنا اس لئے فتاح کے معنے مشکل کشا اور حاکم کے ہیں

پہلے معنے کے لئے دیکھو اقتباس نمبر ۲

دوسرے معنے کے لئے " " ۳۸

اَلْفَارِقُ ۔ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ۔ جدا کرنے والا

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۔ اپنی مشیت اور اپنے ارادہ کو پورا کرنے والا۔

۵۳ اَلْقُدُّوْسُ ۔ نہایت پاک۔ ۲

۵۴ اَلْقَوِیُّ ۔ قوت والا۔ ۹

۵۵ اَلْقَهَّارُ ۔ زبردست ۔ غلبہ رکھنے والا۔ ۱۳

اَلْقَاهِرُ ۔ زبردست غلبہ رکھنے والا

۵۶ اَلْقَابِضُ ۔ روزی تنگ کرنے والا ۔ یہ ضد ہے باسط کی یعنے روزی فراخ کرنے والا۔

۵۷ اَلْقَادِرُ ۔ قدرت والا۔

اَلْقَدِیْرُ ۔ بڑی قدرت والا ۵، ۲۵، ۲۸، ۳۷، ۴۱

۵۸ اَلْقَیُّوْمُ ۔ قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا یعنے وہ قائم بذات خود ہے اور سب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے۔ ۱۴، ۵۶

اَلْقَرِیْبُ۔ نزدیک۔ فرماں برداروں کو اپنے قرب کی عزت عطا فرمانے والا۔ ۳۴

قَابِلُ التَّوْبِ۔ توبہ کا قبول کرنے والا۔

۵۰ اَلْکَرِیْمُ۔ سخی۔ بزرگ۔ ۳۶

(اَلْاَکْرَمُ۔ بہت بخشنے والا بزرگ ترین)

۶۰ اَلْکَبِیْرُ۔ بڑا بزرگ۔ ۱۳،۴، ۱۵، ۶۵

اَلْکَفِیْلُ۔ اچھے کاموں کا بدلہ دینے کا ذمہ دار

اَلْکَافِیْ۔ کفایت کرنے والا۔ ضامن۔

۶۱ اَللَّطِیْفُ۔ لطف کرنے والا۔ نرمی کرنے والا۔ باریک بین ۳، ۶۲

۶۲ اَلْمَلِكُ۔ بادشاہ۔ ۳، ۸، ۳۰

اَلْمَالِكُ۔ خداوند۔ آقا۔ مالک۔ دیکھو سورۂ فاتحہ ۵

۶۳ اَلْمُؤْمِنُ۔ امن دینے والا۔ ۲

۶۴ اَلْمُهَیْمِنُ۔ نگہبان۔ گواہ۔ ۲

۶۵ اَلْمُتَکَبِّرُ۔ کمال بزرگی والا (کبریا۔ بزرگ)۔ ۲

۶۶ اَلْمُصَوِّرُ۔ صورت بنانے والا۔ ۲

۶۷ اَلْمُقِیْتُ۔ قوت یعنی روزی دینے والا۔ قوی نگران۔ گواہ۔ قابو رکھنے والا۔ ۲۳

۶۸ اَلْمُجِیْبُ۔ دعا قبول کرنے والا۔ جواب دینے والا (اجابت جواب دینا، دعا قبول کرنا) ۳۴

۶۹ اَلْمَتِیْنُ۔ مضبوط۔ استوار۔ شدید القوت۔ ۱۰

۷۰ اَلْمُحْیِیْ۔ زندہ کرنے والا۔ زندہ رکھنے والا۔ ۳۷

۷۱ اَلْمُمِیْتُ۔ مارنے والا۔

۷۲ اَلْمَجِیْدُ۔ بزرگ۔ شریف۔ ۱۶، ۳۵

۷۳ اَلْمَاجِدُ۔ بزرگی والا۔

۷۴ اَلْمُقْتَدِرُ۔ صاحبِ مقدرت۔ قدرت ظاہر کرنے والا ۳۱

۷۵ اَلْمُتَعَالِیْ۔ بلند قدر۔ عالیشان۔ ۱۵

۷۶ مَالِكُ الْمُلْكِ۔ ملک یعنی سارے جہان کا مالک۔ ۴۱

۷۷ اَلْمُقَدِّمُ۔ (فرماں برداروں کو راہِ قرب میں) آگے بڑھانے والا

۷۸ اَلْمُؤَخِّرُ۔ (نافرمانوں کو اپنی بارگاہِ رحمت سے) پیچھے ہٹانے والا

۷۹ اَلْمَانِعُ۔ (اپنے دوستوں سے تکلیف) روکنے والا۔

۸۰ اَلْمُقْسِطُ۔ عادل۔ منصف۔

اَلْمُعْطِیْ۔ عطا کرنے والا (بعض فہرستوں میں بجائے المانع کے المعطی ہے)

۸۱ اَلْمُحْصِیْ۔ ہر چیز کو اپنے احاطۂ علم میں کرنے والا (احصاء۔ شمار کرنا، گننا)

۸۲ اَلْمُغْنِیْ۔ بے نیاز کرنے والا۔

۸۳ اَلْمُعِزُّ۔ عزت دینے والا۔ ۴۱

۸۴ اَلْمُذِلُّ۔ ذلت دینے والا۔ ۴۱

۸۵ اَلْمُبْدِئُ۔ ابتدا کرنے والا۔ ۱۶

۸۶ اَلْمُعِیْدُ۔ دوبارہ کرنے والا۔ ۱۶

۸۷ اَلْمُنْتَقِمُ۔ انتقام یعنی بدلہ لینے والا۔ دیکھو ذو انتقام ۴۲

اَلْمَوْلٰی۔ حامی۔ مددگار۔ تمام کاموں کا متولی۔ ۱۸

اَلْمُنِیْرُ۔ روشن کرنے والا۔ روشنی دینے والا۔

اَلْمُحِیْطُ۔ ہر چیز کو احاطۂ علم و قدرت میں کرنے والا۔

مُخْرِجُ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ۔ زندہ کو مُردہ سے نکالنے والا۔

۸۸ اَلنُّوْرُ۔ روشنی۔ روشن کرنے والا۔ ۴۷

اَلنَّصِیْرُ۔ بڑا مددگار۔ ۱۸، ۴۳

۸۹ اَلنَّافِعُ۔ نفع پہنچانے والا۔

اَلنَّاظِرُ۔ دیکھنے والا۔

۹۰ اَلْوَاحِدُ۔ (ذات و صفات میں) یکتا و یگانہ۔ ۱۳، ۴۶

۹۱ اَلْوَهَّابُ۔ بہت دینے والا۔ ۱۴

۹۲ اَلْوَدُوْدُ۔ (فرماں برداروں کو) دوست رکھنے والا۔ محبت کرنے والا۔ ۱۶، ۳۲

۹۳ اَلْوَکِیْلُ۔ کارساز۔ ۱۶، ۶۲

۹۴ اَلْوَلِیُّ۔ مددگار۔ دوست۔ کارساز۔ ۲۲، ۴۳

۹۵ اَلْوَالِیْ۔ مددگار۔ متولی۔ ۴۴

(اَلْمَوْلیٰ - مددگار)

۹۶ اَلْوَاسِعُ - وسعت والا - گنجائش والا - ۲۰، ۲۱، ۵۲

۹۷ اَلْوَاجِدُ - غنی - دائم الوجود -

۹۸ اَلْوَارِثُ - موجودات کے فنا ہوجانے کے بعد باقی رہنے والا -

۹۹ اَلْهَادِیْ - ہدایت دینے والا - راہ بتانے والا -

ف ۶ - وردِ اسماءِ الحسنیٰ - کتبِ احادیث میں اسماء الحسنیٰ کی حسبِ ذیل ترتیب ہے[عہ] - اسی کے مطابق یہ پاک نام ورد کیے جاتے ہیں :-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلرَّحْمٰنُ اَلرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ

اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ

اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ

اَلْبَصِیْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ

اَلْعَلِیُّ اَلْكَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْكَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ

اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِیْلُ اَلْقَوِیُّ

اَلْمَتِیْنُ اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِیْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ

اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ

اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِیْ اَلْمُتَعَالِیْ اَلْبَرُّ

اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیْ اَلْمَانِعُ اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ

اَلْهَادِیْ اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِیْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ -

---

عہ ترمذی، ابواب الدعوات -

باب ۳۔ آسمان، زمین اور ساری کائنات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسمانوں اور زمین کا موجد۔ اور جب وہ کوئی کام ٹھان لیتا ہے تو بس اُسے فرما دیتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتا ہے ۵

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۵

ف ۱۴ ع سورۂ بقرہ ۸۷ — جب وہ کسی کام کو حکم کرتا ہے کہ ہو تو فوراً ہو جاتا ہے۔

اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھے دن میں پیدا کیا اور تکان نے ہم کو چھوا نہیں ۹

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۹

و ۲ ع سورۂ ق ۳۳ — آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھے دن میں پیدا کئے گئے۔

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھے دن میں پیدا کیا، اور اس کا عرش پانی پر تھا، تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے ۷

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۷

و ۲ ع سورۂ ہود ۵۰ — اللہ کا عرش پانی پر تھا

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھے دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر جا بیٹھا۔ ڈھانک دیتا ہے رات سے دن کو جو اس کے پیچھے لپکی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے موافق کام پر لگے ہوئے ہیں۔ سن لو! اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ برکت والا ہے اللہ جو رب ہے (تمام) جہانوں کا ۱

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۱

و ۱۴ ع سورۂ اعراف ۳۶ — عرش — رات دن

ڈھانک دیتا ہے رات کو دن سے جو اس کے پیچھے لپکا چلا آتا ہے — سورج، چاند، ستارے اس کے حکم کے موافق کام پر لگے ہوئے ہیں

اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔ وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۲

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۲

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف کرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے اس کو پکارو۔ بے شک اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں سے قریب ہے ۳

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۳

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوش خبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں ہم اس کو ایک مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر ہم اس سے پانی برساتے ہیں، پھر ہم اس سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں کو نکال

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ

ہوائیں اس کی رحمت کی خوش خبری دیتی ہیں — ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں — برسات — مُردہ زمین کا زندہ ہونا

نوٹ۔ ایک لفظ یا فقرہ کے دو معنے ہو سکتے ہیں تو ایک اصل ترجمہ میں اور دوسرا حاشیہ پر دے کر ان پر خط کھینچا گیا ہے۔

پھل — سبزہ

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵﴾

کھڑا کرینگے، تاکہ تم غور کرو ﴿۴﴾ اور جو بستی اچھی ہے اس کا سبزہ نکلتا ہے اس کے رب کے حکم سے، اور جو خراب ہے (اس میں) نہیں نکلتا مگر تھوڑا۔ اس طرح ان لوگوں کے لئے جو شکر کرتے ہیں ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں ﴿۵﴾

سورۂ فرقان ۲۵ ر ۵ ع — سایہ — سورج سایہ پر دلیل ہے

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۱﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۲﴾

کیا تو نے اپنے رب (کے کام) پر نظر نہیں کی کہ کس طرح سایہ کو لمبا کرتا ہے، اور اگر چاہتا تو البتہ اس کو ٹھیرا رکھتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل ٹھیرائی ﴿۱﴾ پھر ہم اسے آہستہ آہستہ کھینچتے ہوئے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں ﴿۲﴾

رات پردہ ہے — نیند آرام ہے — دن چلنے پھرنے کے لئے ہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۳﴾

اور وہی ہے جس نے تمھارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن چلنے پھرنے کے لئے بنایا ﴿۳﴾

آسمان سے پاک کرنے والا پانی برساتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴﴾

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے، اور ہم آسمان سے پاک کرنے والا پانی برساتے ہیں ﴿۴﴾

پانی سے مردہ زمین زندہ ہوتی ہے — اور اس کو چوپائے اور آدمی پیتے ہیں

لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۵﴾

تاکہ ہم اس سے مردہ بستی کو زندہ کریں اور ان میں سے جو ہم نے پیدا کئے ہیں بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو اسے پلائیں ﴿۵﴾

دو دریا - میٹھا اور کھاری

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۹﴾

اور وہی ہے جس نے دو دریا ملا رکھے ہیں، یہ میٹھا بہت میٹھا۔ اور وہ کھاری کڑوا۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور روک جیسی روک بنادی ہے ﴿۹﴾

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے گئے۔ — عرش

اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۱۵﴾

وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا بیٹھا۔ رحمٰن! سو اس سے پوچھو جو اس سے خبردار ہے ﴿۱۵﴾

سورۂ یونس ۱۰ ر ۱ ع — آسمان اور زمین کی چھ دن میں پیدائش — عرش

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

بے شک تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا بیٹھا، وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ کوئی شفیع نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔ وہ اللہ تمھارا رب ہے سو اس کی عبادت کرو۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ﴿۳﴾

نوٹ - حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے ۵ ع ۔ اوپر کا عدد رکوع اور اندر کا عدد اقتباس کا ہے ۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۵﴾

وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو روشن بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔ نہیں بنایا اللہ نے یہ سب کچھ مگر حق کے ساتھ۔ وہ آیتیں بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ﴿۵﴾

سورج چاند — چاند کی منزلیں — برسوں کی گنتی اور حساب

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿۶﴾

بے شک رات اور دن کے ادل بدل میں اور اس میں جو کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں ﴿۶﴾

رات اور دن کا ادل بدل

ع سورۂ سجدہ ۳۲

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۴﴾

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھے دن میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر جا بیٹھا۔ تمہارے لئے اس کے سوا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا تو کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ﴿۴﴾

عرش

يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴿۵﴾

وہ (ہر) امر کی تدبیر آسمانوں سے زمین تک کرتا ہے، پھر وہ (یعنے امر) اس کی طرف چڑھ جائیگا اس دن جس کی مقدار تمہاری گنتی کے موافق ایک ہزار برس ہوگی ﴿۵﴾

اللہ آسمان سے زمین تک ہر ایک امر کی تدبیر کرتا ہے — ایک ہزار برس کا دن

ع سورۂ معارج ۷۰

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾

چڑھینگے فرشتے اور روح اس کی طرف ایک دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی ﴿۴﴾

پچاس ہزار برس کا دن

ع سورۂ فصلت ۴۱

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۹﴾

پوچھو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور اس کے لئے ہمسر ٹھیراتے ہو۔ یہ تمام جہانوں کا رب ہے ﴿۹﴾

زمین کو دو دن میں پیدا کیا

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِينَ ﴿۱۰﴾

اور اس نے اس میں اس کے اوپر پہاڑ رکھ دیئے اور اس میں برکت دی اور اس میں اس کی غذائیں ٹھیرائیں، چار دن میں (یہ سب کچھ ہوا) سوال کرنے والوں کے لئے برابر ﴿۱۰﴾

پہاڑ وغیرہ دو دن میں

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۱۱﴾

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا، پھر اس کو اور زمین کو فرمایا کہ آؤ تم دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے۔ دونوں نے کہا ہم خوشی سے آئے ﴿۱۱﴾

آسمان دھواں تھا — دھوئیں سے دو دن میں سات آسمان بنائے۔

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا

پھر ان کے دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی کی۔ اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں (یعنے

دنیا کے آسمان کو ستاروں سے زینت دی گئی

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۚ
ستاروں) سے زینت دی اور حفاظت کی۔ یہ غالب جاننے

تقدیر
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ⑫
والے کی (ٹھیرائی ہوئی) تقدیر ہے ⑫

سورۂ ذاریات ۵۱، پ ۲۷ ع ۳

آسمان
وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ①
اور ہم نے آسمان کو (اپنے) ہاتھوں سے بنایا اور ہم وسیع قدرت والے ہیں ①

زمین کا فرش
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ②
اور زمین کو ہم نے فرش کر دیا تو ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں ②

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ③
اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم دھیان کرو ③

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، پ ۱۵ ع ۵

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ①
(اے محمد ان لوگوں سے) کہو کہ اگر اس کے ساتھ (اور) خدا ہوتے جیسا یہ کہتے ہیں تو یہ ضرور عرش والے کی طرف رستہ ڈھونڈ نکالتے ①

عرش
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ②
وہ پاک ہے اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے بہت ہی بالاتر ہے ②

سات آسمان
تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ③
ساتوں آسمان اس کی تسبیح کرتے ہیں اور زمین اور جو کوئی اس میں ہیں (وہ بھی)۔ اور کوئی چیز نہیں مگر اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ تحمل والا بخشنے والا ہے ③

سورۂ مومنون ۲۳، پ ۱۸ ع ۵

رات دن کا ادل بدل
وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ①
اور وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات اور دن کا ادل بدل اسی (کے اختیار) کا ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ①

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ②
(اے محمد) پوچھو کہ زمین اور جو کوئی اس میں ہے وہ کس کے ہیں، اگر تم جانتے ہو ②

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ③
وہ کہیں گے اللہ کے۔ کہو تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ③

سات آسمان
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
پوچھو ساتوں آسمانوں کا رب اور بڑے عرش کا

عرش
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ④
رب کون ہے ④

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ⑤
وہ کہیں گے اللہ ہی ہے۔ کہو تو کیا تم ڈرتے نہیں ⑤

سورۂ بقر ۲، پ ۱ ع ۳

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ①
لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگاری کرو ①

زمین کا فرش
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ
جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو عمارت

ترجمہ	آیت	حاشیہ
اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل نکالے پس تم اللہ کے لئے ہمسر نہ ٹھیراؤ اور تم تو جانتے ہو ﴿۲﴾	بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲﴾	آسمان عمارت برسات
وہی ہے جس نے سبھی کچھ جو زمین میں ہے تمہارے لئے پیدا کیا، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ﴿۹﴾	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹﴾	سات آسمان
اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور انہیں کی مانند زمین بھی۔ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے ہر چیز کا (اپنے) علم سے احاطہ کر رکھا ہے ﴿۵﴾	اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۵﴾	۱۲ع سورۂ طلاق ۱۰۲ سات آسمان اور انہیں کی مانند زمین
(نوح نے اپنی قوم سے کہا) وہ تم پر برستا ہوا بادل بھیجیگا ﴿۱۱﴾	يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾	۱۵ع سورۂ نوح ۶۸
کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح اللہ نے سات آسمان تہ بتہ پیدا کئے ﴿۱۵﴾	اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾	سات آسمان طبق
اور چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا ﴿۱۶﴾	وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾	چاند نور سورج چراغ
اور اللہ نے تمہیں زمین سے نبات کی طرح اُگایا ﴿۱۷﴾	وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾	
اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ﴿۱۹﴾	وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾	زمین فرش
تاکہ تم اس کے کھلے راستوں پر چلو ﴿۲۰﴾	لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾	کھلے راستے
بابرکت ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱﴾	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُۨ ﴿۱﴾	۱ع سورۂ ملک ۷۶
جس نے موت اور حیات بنائی تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون عمل میں زیادہ اچھا ہے۔ اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے ﴿۲﴾	الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾	موت اور حیات
جس نے سات آسمان تہ بتہ پیدا کئے رحمن کی آفرینش میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے۔ پھر نظر پھراؤ کیا کچھ فتور دیکھتے ہو ﴿۳﴾	الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾	اوپر تلے سات آسمان
پھر بار بار نظر پھراؤ (تمہاری) نظر ناکام ہو کر تمہاری طرف لوٹ آئیگی اور وہ تھکی ہاری ہوگی ﴿۴﴾	ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾	

حاشیہ	آیت	ترجمہ
دنیا کے آسمان کی ستاروں سے آرائش	وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ﴿٥﴾	اور البتہ ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں (یعنے ستاروں) سے زینت دی اور ہم نے ان (تاروں) کو شیاطین کے لئے مارنے کا آلہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے جلنے کا عذاب تیار کر رکھا ہے ⑤
سورۂ مومنون ۷۴ ع ۱ — ہمارے اوپر سات راستے	وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ﴿١٧﴾	اور البتہ ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم پیدا کرنے میں بے خبر نہ تھے ⑰
آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ پانی کا اترنا پھر اس کو اڑا لے جانا	وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ﴿١٨﴾	اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ پانی اتارا پھر اس کو زمین میں ٹھیرائے رکھا اور ہم اس کے (اڑا) لے جانے پر (بھی) قادر ہیں ⑱
کھجور اور انگور کے باغ	فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿١٩﴾	پھر ہم نے اس (پانی) سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگائے۔ تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو ۱۹
سینا کا ایک درخت جس میں روغن اور سالن ہے	وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ ﴿٢٠﴾	اور ایک درخت بھی جو سینا (پہاڑ) سے نکلتا ہے وہ کھانے والوں کے لئے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے ⑳
سورۂ نبا ۸۰ ع ۱ — زمین کا بچھونا	أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ﴿٦﴾	کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا ۶
پہاڑوں کی میخیں	وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ﴿٧﴾	اور پہاڑوں کو میخیں ⑦
	وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ﴿٨﴾	اور تم کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ⑧
نیند آرام ہے	وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾	اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام بنایا ⑨
رات پردہ ہے	وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾	اور ہم نے رات کو پردہ بنایا ⑩
دن روزگار کے لئے	وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾	اور ہم نے دن کو روزگار کے لئے بنایا ⑪
سات مضبوط (آسمان)	وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾	اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے ۱۲
روشن چراغ (سورج)	وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ﴿١٣﴾	اور ہم نے خوب روشن چراغ (یعنے سورج) بنایا ۱۳
پانی بھرے بادل	وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾	اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے زور کا پانی برسایا ۱۴
غلہ نباتات	لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ﴿١٥﴾	تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے غلہ اور نباتات نکالیں ۱۵
گھنے باغ	وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ﴿١٦﴾	اور گھنے گھنے باغ ⑯
سورۂ فاطر ۴۳ ع ۱۹	إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ①	بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے ①
کیا کسی غیر اللہ نے کوئی زمین بنائی ہے یا آسمانوں کے بنانے میں اس کی	قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ	(اے محمد لوگوں سے) پوچھو کہ کیا تم اپنے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کو دیکھتے ہو جنھیں تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو۔ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین (کی قسم) سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کی

نوٹ ۔ نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۳

آسمانوں (کے پیدا کرنے) میں شرکت ہے ۳

شرکت ہے

إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۴

اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو روکتا ہے کہ وہ (اپنے رستے سے) ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے بعد کوئی انہیں نہیں روک سکتا۔ وہ تحمل والا بخشنے والا ہے ۴

ف ۲۰ ع ۳ سورۂ شوریٰ ۹۰

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۸

اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کریں لیکن وہ اسی قدر اتارتا ہے جو چاہتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں پر خبر رکھنے والا نظر رکھنے والا ہے ۸

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۹

اور وہی ہے جو بارش برساتا ہے بعد اس کے کہ لوگ مایوس ہو گئے ہوں اور وہ اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے۔ اور وہ کارساز اور سزاوار حمد ہے ۹

بارش

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۱۰

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور جو ان کے اندر اس نے جاندار پھیلائے ہیں۔ اور وہ ان کے جمع کرنے پر جب چاہے قادر ہے ۱۰

اللہ کی نشانیاں زمین اور آسمان کا پیدا کرنا اور جانداروں کا پھیلانا

ف ۲۱ غ سورۂ روم ۸۴

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ۸

نہیں پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (اس کو) مگر حق کے ساتھ اور ایک وقت مقرر کے لئے اور بہت سے لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرنے والے ہیں ۸

ساری کائنات ایک وقت مقرر کے لئے بنائی گئی ہے

ف ۲۲ غ سورۂ فرقان ۴۱

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۱

بارکت ہے وہ جس نے آسمان میں بُرج بنائے اور اس میں (یا ان میں) چراغ (یعنے سورج) اور چمکتا ہوا چاند بنایا ۱

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ۲

اور وہی ہے جس نے دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا (یہ) اس کے (سوچنے اور شکر کرنے کے) لئے ہے جو چاہتا ہو کہ غور کرے یا چاہتا ہے کہ شکر کرے ۲

آسمانوں میں برج۔ برجوں میں سورج، چاند۔ دن اور رات ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں

ف ۲۳ غ سورۂ بروج ۲۴

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۱

قسم ہے برجوں والے آسمان کی ۱

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۲

اور وعدہ کے دن کی ۲

وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۳

اور گواہ کی اور اس کی جس کی گواہی دی گئی ۳

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۴

خندقوں والے ہلاک کر دئے گئے ۴

برجوں والا آسمان

ف ۲۴ ع سورۂ حجر ۵۲

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۱

اور البتہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو سجایا ۱

آسمان میں برج
آسمان کی آرایش

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲﴾
اور ہر شیطان مردود سے اس کی حفاظت کی ہے

شہاب

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳﴾
مگر جو چوری سے کچھ سن لے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے ﴿۳﴾

زمین پہاڑ — پیداوار

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۴﴾
اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ رکھے اور ہم نے اس میں ہر ایک مناسب چیز اگائی ﴿۴﴾

معاش کے سامان

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۵﴾
اور ہم نے تمہارے لئے اس میں معاش کے سامان مہیا کئے اور ان کے لئے بھی جن کو تم روزی دینے والے نہیں ﴿۵﴾

سب چیز کے خزانے اللہ کے پاس ہیں

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۶﴾
اور کوئی چیز نہیں مگر اس کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور ہم اس کو ایک معین مقدار سے اتارتے رہتے ہیں ﴿۶﴾

ہوا — آسمان سے برسات

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۷﴾
اور ہم ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو (بادلوں کو پانی سے) باردار کرتی ہیں ۔ پھر ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر ہم وہ (پانی) تمہیں پلاتے ہیں اور تم تو اس کے خزانہ دار نہیں ہو ﴿۷﴾

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۸﴾
اور بے شک ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور (سب کے مرے پیچھے) ہم ہی (ان کے) وارث ہونگے ﴿۸﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۹﴾
اور ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو خوب جانتے ہیں اور ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی خوب جانتے ہیں ﴿۹﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰﴾
اور (اے محمد) بے شک تمہارا پروردگار انھیں اکٹھا کریگا وہ حکمت والا، علم والا ہے ﴿۱۰﴾

سورۂ صافات ۳۷ و ۲۵ ع ا

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾
بے شک تمہارا خدا ایک ہی ہے ﴿۴﴾

مشارق

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾
وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کا جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ رب ہے مشرقوں کا ﴿۵﴾

دنیا کے آسمان کو ستاروں سے زینت

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ اِۨلْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾
ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں کی زینت سے سجایا ﴿۶﴾

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾
اور ہر شیطان سرکش سے (اس کی) حفاظت کی ﴿۷﴾

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾
وہ اعلیٰ سرداروں کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے مار کر

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾
بھگائے جاتے ہیں ۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے ﴿۹﴾

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
مگر جو کوئی ایک (آدھ) دفعہ اچک لے جاتا ہے تو چمکتا ہوا

شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

انگارہ اس کے پیچھے ہو لیتا ہے ﴿۱۰﴾

شہاب ثاقب

و ۲۶ ع سورۂ جن ۷۲

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾

(جنوں نے کہا) اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ﴿۸﴾

شہاب

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾

اور یہ کہ ہم اس کی بیٹھنے کی جگہوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ مگر جو کوئی اب سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے شعلہ تیار پاتا ہے ﴿۹﴾

شہاب

و ۲۷ ع سورۂ انبیاء ۲۱

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے لئے پیدا نہیں کیا ﴿۱۶﴾

آسمان اور زمین کو اللہ نے کھیل نہیں بنایا ہے

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور ہم ارادہ کرتے کہ کھیل بنائیں تو البتہ ہم اس کو اپنے پاس سے بناتے، اگر ہم ایسا کرنے والے ہوتے ﴿۱۷﴾

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے پس ناگہاں وہ نابود ہو جاتا ہے۔ اور تم پر افسوس ہے اس بات سے جو تم بناتے ہو ﴿۱۸﴾

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں ﴿۱۹﴾

و ۲۸ ع

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

کیا یہ کافر نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے پھر ہم نے انھیں کھول دیا۔ اور ہم نے پانی سے تمام جاندار چیزیں بنائیں۔ تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے ﴿۳۰﴾

آسمان اور زمین دونوں بند تھے تو خدا نے ان کو کھول دیا

ہر زندہ چیز پانی سے بنی

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ایسا نہ ہو کہ وہ لوگوں کو لے کر جھک پڑے، اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ وہ راہ پائیں ﴿۳۱﴾

زمین پر بوجھل پہاڑ ہیں تاکہ وہ ادھر ادھر جھکنے نہ پائے

زمین میں کشادہ راستے

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾

اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور وہ اس کی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں ﴿۳۲﴾

آسمان محفوظ چھت ہے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا، سب (اپنے اپنے) فلک میں تیر رہے ہیں ﴿۳۳﴾

رات دن

سورج اور چاند فلک میں تیر رہے ہیں

حوالہ	آیت	ترجمہ
سورۂ طٰہٰ ۴۴ و۲۹ع	تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤	(یہ قرآن) اس کا اُتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ۝٤
عرش	اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥	رحمٰن! عرش پر جا بیٹھا ۝٥
تحت الثریٰ	لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو مٹی کے نیچے ہے ۝٦
سورۂ بقرہ ۸۷ و۳۰ع — اللہ کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝٢	اللہ! نہیں ہے کوئی خدا سوائے اس کے، وہ زندہ (اور) قائم رہنے (اور رکھنے) والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو سوائے اس کی اجازت کے اس کے پاس شفاعت (یعنے سفارش) کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے، اور ان دونوں کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں۔ اور وہ عالی شان عظمت والا ہے ۝٢
سورۂ زمر ۵۷ و۳۱ع — عرش	وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٥	اور فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے اردگرد احاطہ کئے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہونگے اور لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے (تمام) جہانوں کا ۝٥
سورۂ مومن ۵۸ و۳۲ع — عرش	اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧	وہ جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو کوئی اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے لئے جو ایمان لائے ہیں استغفار کرتے ہیں، ہمارے رب! تو رحمت اور علم سے ہر چیز پر حاوی ہے، سو انہیں بخش جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستہ کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا ۝٧
سورۂ حاقہ ۸۷ و۳۳ع — عرش	وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧	اور تمہارے رب کا عرش اس دن آٹھ اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے ۝١٧
سورۂ بقرہ ۸۷ و۳۴ع — ہلال	يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۝١	(اے محمد! لوگ) تم سے ہلالوں کے متعلق سوال کرتے ہیں کہو وہ کہ یہ وقت (معلوم ہونے کا ذریعہ) ہیں لوگوں کے لئے اور حج کے لئے ۝١

ف۳۵ ع سورۂ ابراہیم ۶۹

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝۵ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝۶ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۚ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝۷

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے پھلوں میں سے تمھارے لئے روزی نکالی، اور کشتیوں کو تمھارے کام میں لگایا۔ تاکہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلیں، اور دریاؤں کو تمھارے کام میں لگایا ۝۵ اور تمھارے کام میں لگایا سورج اور چاند کو جو ہمیشہ چلنے والے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمھارے کام میں لگایا ۝۶ اور جو کچھ تم مانگو ان سب میں سے تمھیں دیتا ہے۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو انھیں گن نہ سکو۔ بے شک انسان بڑا ہی ظالم بڑا ہی ناشکرا ہے ۝۷

بارش — کشتی — دریا انسان کے کام میں لگائے گئے ہیں — سورج اور چاند انسان کے کام میں لگے ہیں

ف۳۶ ع سورۂ حج ۹۰

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۝۸

کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان ۝۸

سب چیزیں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں — السجدة

ف۳۷ ع سورۂ عنکبوت ۸۵

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝۱۰

اور اے محمدؐ اگر تم ان سے پوچھو کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو کہینگے اللہ نے۔ پھر کیوں وہ الٹے پھر جاتے ہیں ۝۱۰

سورج اور چاند کی تسخیر

ف۳۸ ع سورۂ لقمان ۵۵

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۝۱ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۶ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کو پورا کیا ہے ۝۱ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو کہینگے اللہ نے۔ کہو الحمد للہ۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۝۶ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے بے شک اللہ بے نیاز سزاوار حمد ہے ۝۷ کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک مقرر وقت تک چلتا ہے اور بے شک

آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں انسان کے کام میں لگائی گئی ہیں — اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے

نوٹ۔ جس آیت کے خاتمہ پر لفظ سجدہ لکھا ہو اس کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنا چاہئے۔

سورج اور چاند کی تسخیر

وَاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑩

اللہ خبردار ہے اس سے جو تم کرتے ہو ⑩

سورۂ فصلت ۵۹ ف ۳۹ ع۵

اللہ کی نشانیاں، رات دن سورج چاند

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ⑤

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند۔ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ⑤

سورۂ نحل ۶۷ ف ۲۰ ع۲

آسمان سے پانی

درخت مویشی کے چرانے کے لئے

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ①

وہی ہے جس نے تمھارے لئے آسمان سے پانی برسایا، اس میں سے پیتے ہو اور اس سے درخت (ہوتے) ہیں جس میں تم (مویشی) چراتے ہو ①

کھیتی، زیتون، کھجور، انگور، ہر طرح کے پھل

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ②

اسی سے وہ تمھارے لئے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل۔ البتہ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ②

رات، دن، سورج، چاند انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں اور تارے فقط خدا کے حکم پر کام میں لگے ہوئے ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ③

اور اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمھارے کام میں لگا رکھا ہے اور ستارے اس کے حکم پر کام میں لگے ہوئے ہیں یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ③

چیزوں کے مختلف رنگ

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ④

اور جو کچھ اس نے تمھارے لئے زمین پر پیدا کیا ہے اس کے مختلف رنگ ہیں۔ بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں ④

دریا کو کام میں لگا رکھا ہے

مچھلی زیور

کشتی

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑤

اور وہی ہے جس نے دریا کو (بھی) کام میں لگا رکھا ہے تاکہ تم اس میں سے (مچھلیاں نکال کر ان کا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا (مونگا موتی) نکالو جن کو تم پہنتے ہو اور کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اس میں (اسے) پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی اپنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ⑤

پہاڑ، ندیاں

راستے

ستاروں سے راہ نمائی

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ⑥

اور اس نے زمین پر پہاڑ رکھ دئے تاکہ وہ تمھیں لے کر جھک نہ پڑے اور ندیاں اور راستے تاکہ تم راہ پاؤ [1]

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ⑦

اور (بھی) علامتیں (رکھیں) اور ستاروں سے (بھی) لوگ راستہ پاتے ہیں ⑦

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ⑧

تو کیا جو پیدا کرتا ہے وہ اس کی طرح ہے جو (کچھ بھی) پیدا نہیں کرتا۔ کیا تم سوچتے نہیں ⑧

اللہ کی نعمتوں کو گن نہیں سکتے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ

اور اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان کو گن نہ سکو۔ بے شک

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے۔ اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ف کیا گیا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹﴾
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۱۰﴾
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ
لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۱۱﴾
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ
أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۱۲﴾

اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ﴿۹﴾
اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ﴿۱۰﴾
اور جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے
بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں ﴿۱۱﴾
مُردے ہیں بے جان، اور نہیں جانتے کہ کب
اُٹھائے جائینگے ﴿۱۲﴾

ف ۴۱ ع ۹ سورۂ حج ۱۰

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ
وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَ
يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ
إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱﴾

کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو کچھ زمین میں ہے تمہارے کام
میں لگا رکھا ہے اور کشتی کو (بھی) جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے
اور وہ بادل کو روکے ہوئے ہے زمین پر گرنے سے
مگر اس کی اجازت سے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا
شفیق نہایت رحم والا ہے ﴿۱﴾

جو کچھ زمین میں ہے انسان [illegible] کے کام میں لگا ہوا ہے۔ کشتی دریا [illegible] بادل کو زمین پر گرنے سے رو[illegible] گیا ہے

ف ۴۲ ع ۲ سورہ جاثیہ ۳

اللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا
مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱﴾
وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲﴾

اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے کام میں لگایا تاکہ اس
میں کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی
اپنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ﴿۱﴾
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اسی نے
اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے۔ بے شک اس
میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ﴿۲﴾

دریا انسان کے کام میں لگا ہو[illegible] جہا[illegible] سب چیزیں انسان کے کا[illegible] میں لگی ہوئی ہیں

ف ۴۳ ع ۳

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱﴾

اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے،
اور تاکہ ہر ایک شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے اور
ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا ﴿۱﴾

ف ۴۴ ع ۱ سورۂ رعد۔

اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ
مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيٰتِ
لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿۲﴾
وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا
رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِن كُلِّ الثَّمَرٰتِ
جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے اونچا کیا جنہیں
تم دیکھتے ہو، پھر عرش پر جا بیٹھا، اور سورج اور چاند کو کام میں
لگا دیا۔ ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے۔ وہ کام کی
تدبیر کرتا ہے، اور آیتوں کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم
اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو ﴿۲﴾
اور وہی ہے جس نے زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑ اور نہریں
رکھیں اور اس میں ہر ہر میوے کے دو دو قسم کے جوڑے
رکھے۔ ڈھانک دیتا ہے رات سے دن کو۔ بے شک

آسمان بغیر ستون کے او[illegible] کئے گئے
سورج اور چاند کام میں لگے ہو[illegible]
زمی[illegible] پہا[illegible] نہر[illegible]

حاشیہ	آیات	ترجمہ
ہر قسم کے پھل رات دن کو ڈھانکتی ہے	النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳	اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ۝۳
زمین میں قطعے، انگوروں کے باغ، کھیتی، کھجور	وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۴	اور زمین میں پاس پاس قطعے ہوتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور کھیتی اور کھجوریں ایک ہی جڑ سے کئی کئی نکلی ہوئیں اور بغیر ایک جڑ کی، ان کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور ہم ان میں سے ایک دوسرے پر پھلوں میں فوقیت دیتے ہیں۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ۝۴
و۴۵ ع× سورۂ شمس ۲۳	وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱	قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی ۱
سورج کی روشنی چاند	وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝۲	اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے نکلے ۲
	وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝۳	اور دن کی جب وہ اس کو چمکا دے ۳
رات	وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴	اور رات کی جب وہ اس کو ڈھانک لے ۴
آسمان	وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵	اور آسمان کی اور اس کی جس نے اس کو بنایا ۵
زمین	وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶	اور زمین کی اور اس کی جس نے اس کو پھیلایا ۶
نفس	وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷	اور نفس کی اور اس کی جس نے ٹھیک کیا ۷
	فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸	پھر اس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا ۸
	قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝۹	بے شک وہی مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا ۹
	وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰	اور بے شک وہ نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ملا دیا ۝۱۰
و۴۶ ع۲ سورۂ مدثر ۴	كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝۱	نہیں نہیں، قسم ہے چاند کی ۱
چاند رات	وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝۲	اور رات کی جب وہ جانے لگے ۲
صبح	وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝۳	اور صبح کی جب وہ روشن ہو ۳
	اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝۴	تحقیق وہ (دوزخ) بڑی مصیبتوں میں سے ایک ہے ۴
	نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝۵	آدمی کو ڈرانے والی ۝۵
و۴۷ ع× سورۂ انشقاق ۸۳	فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶	سو میں قسم کھاتا ہوں شفق کی ۱۶
شفق رات	وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷	اور رات کی اور اس کی جسے وہ جمع کرتی ہے ۱۷
پورا چاند	وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸	اور چاند کی جب وہ پورا ہو ۱۸
	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹	کہ تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف چڑھو گے ۝۱۹
و۴۸ ع۱ سورۂ نجم ۲۰	وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝۱	ستارے کی قسم جب وہ ڈوبے ۱
ڈوبتا ہوا ستارہ	مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝۲	کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ بھٹکے ہیں نہ بہکے ۝۲

نوٹ ۔ جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس رکوع کے نشان پر شمار نہیں دیا گیا ہے بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾
اور نہ وہ خواہش نفس سے بولتے ہیں ﴿۳﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾
یہ تو وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے ﴿۴﴾

۴۹ع سورۂ نجم ۳۰

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾
اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارہ) کا رب ہے ﴿۴۹﴾

۵۰ع سورۂ واقعہ ۵۶ — شعریٰ ستارہ

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۱﴾
سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے موقعوں کی [۱]

ستاروں کے موقع

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۲﴾
اگر تم سمجھو تو بے شک یہ بڑی قسم ہے [۲]

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۳﴾
یقیناً یہ فیض پہنچانے والا قرآن ہے [۳]

فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۴﴾
احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب میں ﴿۴﴾

لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۵﴾
اسے کوئی نہیں چھوتا مگر وہ جو پاک ہیں ﴿۵﴾

۵۱ع سورۂ طارق ۳۲

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾
قسم ہے آسمان کی اور رات کے آنے والے کی [۱]

آسمان - رات کا آنے والا

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾
اور تم کیا جانو کہ رات کا آنے والا کیا ہے [۲]

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾
وہ چمکتا ہوا تارہ ہے [۳]

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾
کہ کوئی نفس نہیں جس پر محافظ نہ ہو ﴿۴﴾

بارش والا آسمان

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾
اور قسم ہے بارش والے آسمان کی [۱۱]

پھٹنے والی زمین

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾
اور پھٹنے والی زمین کی [۱۲]

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾
کہ یقیناً فیصلہ کی بات ہے [۱۳]

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾
اور یہ کوئی بیہودگی نہیں ہے ﴿۱۴﴾

۵۲ع سورۂ لقمٰن ۵۵

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾
اس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا جنہیں تم دیکھتے ہو، اور زمین میں پہاڑ لنگر ڈالے تاکہ وہ تمہیں لے کر جھک نہ پڑے۔ اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس (زمین) میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں ﴿۱۰﴾

آسمان بغیر ستون
زمین پر پہاڑ
پانی
ہر قسم کی عمدہ چیزیں

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾
یہ اللہ کی پیدائش ہے تو اب تم مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے کیا پیدا کیا ہے جو اس کے سوا ہیں۔ بات یہ ہے کہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ﴿۱۱﴾

۵۳ع سورۂ یٰس ۳۸

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ښ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۱﴾
اور ایک نشانی ان کے لئے مردہ زمین ہے، ہم نے اسے زندہ کیا اور اس میں اناج نکالا تو وہ اس سے کھاتے ہیں ﴿۱﴾

اناج

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۲﴾
اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس میں چشمے جاری کیے [۲]

کھجوروں اور انگوروں کے باغ
چشمے

لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ (۳)

تاکہ وہ اس کے پھل کھائیں۔ اور ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا۔ پھر کیا وہ شکر نہیں کرتے (۳)

زمین کے پیداوار کے جوڑے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ (۴)

وہ پاک ہے جس نے سب کے جوڑے بنائے، اس کے جو زمین اگاتی ہے اور ان کی (اپنی) جنس کے اور ان کے (بھی) جسے وہ نہیں جانتے (۴)

رات دن

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ (۵)

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے، اس پر سے ہم دن کو اتار لیتے ہیں تو ناگہاں وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں [۵]

سورج اپنے ٹھکانے پر چلتا رہتا ہے

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (۶)

اور سورج ہے کہ اپنے ٹھکانے پر چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب علم والے کی (ٹھیرائی ہوئی) تقدیر ہے (۶)

چاند کی منزلیں

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (۷)

اور چاند، اس کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی حالت پر پھر آتا ہے (۷)

سورج چاند — رات دن — سورج چاند اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ (۸)

نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا لیوے اور نہ رات دن سے آگے بڑھنے والی ہے اور سب (اپنے اپنے) فلک میں تیرتے ہیں (۸)

کشتی

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ (۹)

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا [۶]

دوسری سواریاں

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ (۱۰)

اور ہم نے ان کے لئے اس جیسی اور چیزیں بنائیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں (۱۰)

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ (۱۱)

اور اگر ہم چاہیں تو انھیں غرق کر دیں تو ان کے لئے نہ کوئی فریاد رس ہو اور نہ وہ بچائے جائیں [۱۱]

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ (۱۲)

مگر یہ ہماری ہی رحمت ہے اور ایک وقت تک فائدہ (۱۲)

سورۂ فاطر ۳۵ ع ۲

ہوا بادل

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ (۹)

اور اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے سو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پس ہم اسے ایک مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہوئے پیچھے زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح (دوبارہ) اٹھ کھڑے ہونا ہے (۹)

دو دریا میٹھا کھاری

مچھلی مونگا موتی

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ

اور دو دریا برابر نہیں، یہ میٹھا ہے بہت میٹھا کہ اس کا پینا خوش گوار ہے اور وہ ہے کھاری کڑوا۔ اور ہر ایک میں سے تم (مچھلیاں پکڑ کر ان کا) تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو۔ اور کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اس میں (اسے)

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۵﴾

جہاز (کی) چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل (یعنے اپنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ﴿۵﴾

کشتی

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ﴿۶﴾

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہیگا۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے۔ اور وہ جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کی جھلی کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے ﴿۶﴾

رات دن
سورج چاند ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہیگا

هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾

وہ اللہ اکیلا (اور) زبردست ہے ﴿۴﴾

ع ۵۵ سورۂ زمر ۵۷

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۷﴾

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے، اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہیگا۔ دیکھو وہی غالب بخشنے والا ہے ﴿۷﴾

آسمان زمین
رات دن
سورج چاند وقت مقرر تک چلتے رہینگے

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿۸﴾

اس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور اسی نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ قسم کے جوڑے اتارے۔ وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے۔ پیدائش کے بعد پیدائش، تین اندھیروں میں۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے، نہیں ہے کوئی خدا سوائے اس کے، پھر تم کس طرح پھرے جاتے ہو ﴿۸﴾

آٹھ قسم کے چوپایے

ع ۵۶ سورۂ ضحیٰ ۱۱

وَالضُّحَىٰ ﴿۱﴾
وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿۲﴾
مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿۳﴾

قسم ہے دن چڑھے کی[1]
اور رات کی جب وہ چھا جائے[2]
کہ تمہارے رب نے نہ تم کو چھوڑ دیا ہے اور نہ وہ (تم سے) بیزار ہوا ہے ﴿۳﴾

دن کا چڑھنا
رات کا چھا جانا

ع ۵۷ سورۂ لیل ۹

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿۱﴾
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿۲﴾
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿۳﴾
إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿۴﴾

قسم ہے رات کی جبکہ وہ ڈھانک لے[1]
اور دن کی جب کہ وہ خوب روشن ہو[2]
اور اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیا[3]
بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ﴿۴﴾

رات ڈھانک لیتی ہے
دن
نر مادہ

ع ۵۸ سورۂ فجر ۱۰

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾
وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾
وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾

فجر کی قسم[1]
اور دس راتوں کی[2]
اور جفت اور طاق کی[3]

فجر
دس رات
جفت اور طاق

گزرتی ہوئی رات

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝۴
اور رات کی جب کہ وہ گذرنے لگے

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵
کیا اس میں عقلمندوں کے لئے (کافی) قسم ہے ۝۵

سورۂ آل عمران ۸۹ ۳ع
آسمان اور زمین کی پیدائش
رات دن کا پلٹنا

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱
بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے پلٹنے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲
جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے۔ کہتے ہیں ہمارے رب تو نے اسے بے فائدہ پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے، بس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا ۝۲

سورۂ حج ۹۰ ۸ع
اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۴
یہ اس لئے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور یہ کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ ۝۴

پانی زمین کی سرسبزی

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۶
کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے تو زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ باریک بین باخبر ہے ۝۶

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۷
اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور بے شک اللہ بے نیاز سزاوار حمد ہے ۝۷

سورۂ جاثیہ ۶۲ ۱ع

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲
حٰمٓ ۝۱ (اس) کتاب کا اتارنا اللہ غالب (اور) حکمت والے کی طرف سے ہے ۝۲

آسمان زمین

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳
بے شک آسمانوں اور زمین میں مؤمنوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝۳

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴
اور تمہارے پیدا کرنے میں اور اس میں جو وہ جانور (زمین میں) پھیلاتا رہتا ہے نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ۝۴

رات دن کا پلٹنا
ہواؤں کا ہیر پھیر

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵
اور رات اور دن کے پلٹنے میں اور اس میں جو اللہ آسمان سے رزق اتارتا ہے، پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہوئے پیچھے زندہ کرتا ہے، اور ہواؤں کے ہیر پھیر میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ۝۵

سورۂ ذاریات ۶۵ ۱ع
اڑا کر بکھیرنے والی

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝۱
قسم ہے، اڑا کر بکھیرنے والیوں کی

ترجمہ	آیت	لغت
پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ۲	فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾	بوجھ اٹھانے والی
پھر نرمی سے چلنے والیوں کی ۳	فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾	نرمی سے چلنے والی
پھر کام کے بانٹنے والیوں کی ۴	فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾	کام تقسیم کرنے والی
جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ یقیناً سچ ہے ۵	اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾	
اور جزا و سزا ضرور ہو گی ﴿۶﴾	وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾	
قسم ہے راستوں والے آسمان کی ۷	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾	راستوں والا آسمان
تم مختلف باتوں میں پڑے ہوئے ہو ۸	اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾	
اس سے وہی پھیرا جاتا ہے جو پھر گیا ہے ﴿۹﴾	يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾	
اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے خوف	وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا	و۶۳ ع۳ سورۂ روم ۴۸
اور امید دلانے کے لئے، اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس	وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	بجلی — پانی
سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ بے شک	فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ	
اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ﴿۵﴾	فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾	
اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔	وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ	و۶۳ ع۶ سورۂ نور ۱۰۳
اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۲﴾	اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲﴾	
کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے، پھر اسے اکٹھا	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ	بادل
کرتا ہے، پھر اسے تہ بہ تہ کرتا ہے، پھر مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس	يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا	بارش
کے بیچ میں سے نکلتا ہے اور وہ آسمان سے ان (بادلوں	فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ	
کے) پہاڑوں سے جو اس آسمان میں ہیں اولے برساتا ہے،	يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ	اولے
پھر ان کو جس پر چاہتا گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کو	بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ	
روک دیتا ہے۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کے	عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ	بجلی کی چمک
نور) کو اچک لے جائے ﴿۳﴾	يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۳﴾	
اللہ رات اور دن کو پھراتا رہتا ہے۔ بے شک اس میں آنکھوں	يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ	رات دن
والوں کے لئے بڑی عبرت ہے ﴿۴﴾	ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴﴾	
اور وہی ہے جو تم کو بجلی دکھاتا ہے خوف اور امید دلانے کے	هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا	ف۵ ع۲ سورۂ رعد ۷۰
لئے، اور بھاری بادل اٹھاتا ہے ﴿۵﴾	وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۵﴾	بھاری بادل
اور گرج اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے اور فرشتے اس کے	وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ	گرج
خوف سے (تسبیح کرتے ہیں)۔ اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے، پھر	خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ	بجلیاں
جس پر چاہتا ہے انہیں گراتا ہے۔ اور وہ اللہ کے بارے	بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ	

وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ⑥

میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اس کی پکڑ سخت ہے ⑥

سب چیزیں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں — سایہ — السجدة

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ⑧

اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ ہی کو چار و ناچار سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے بھی صبح اور شام (سجدہ کرتے ہیں) ⑧

اندھیرا اُجالا

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑨

کہو آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے ؟ کہو اللہ ۔ کہو کیا تم اس کے سوا اولی بناتے ہو جو اپنے آپ کے لئے بھی نفع کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ نقصان کا ۔ کہو کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور دیکھنے والا ۔ یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور اجالا ۔ کیا انھوں نے اللہ کے لیسے شریک ٹھیرائے ہیں کہ انھوں نے کچھ پیدا کیا ہے جیسا اس نے پیدا کیا ہے پھر ان کو مخلوقات کے بارے میں شبہ واقع ہو گیا (کہ کون کس کی پیدا کی ہوئی ہے) ۔ کہو اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ایک ہے زبردست ہے ⑨

پانی نالے — جھاگ — جھاگ رائگاں جاتا ہے مگر نفع پہنچانے والا پانی زمین میں ٹھیرا رہتا ہے

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ⑩

وہ آسمان سے پانی برساتا ہے پھر نالے اپنے اپنے اندازہ کے مطابق بہ نکلتے ہیں، پھر بہتے پانی نے پھولا ہوا جھاگ اٹھایا ۔ اور اس میں، جسے آگ میں تپاتے ہیں زیور یا دوسرے سامان کے واسطے، اسی طرح کا جھاگ ہوتا ہے ۔ یوں اللہ حق اور باطل کی مثال دیتا ہے ۔ سو جھاگ تو رائگاں جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے زمین میں ٹھیرا رہتا ہے ۔ اسی طرح اللہ مثالیں بیان کرتا ہے ⑩

سورۂ کہف ۶۶ ع

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ①

ہوائیں

اور ان کے لئے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو کہ وہ پانی کی طرح ہے جو ہم آسمان سے برساتے ہیں، پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل جاتی ہے، پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے، جسے ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ①

سورۂ بقر ۸۷ ع

عقل مندوں کے لئے نشانیاں — رات دن کا ادل بدل — کشتی دریا

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کے نفع کی چیزوں کے ساتھ چلتی ہیں اور پانی میں جو اللہ آسمان

نوٹ ۔ جس آیت کے خاتمہ پر لفظِ سجدہ لکھا ہو اس کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنا چاہئے ۔

ترجمہ	آیت	حاشیہ
سے برساتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے	وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ	ہوا بادل
پیچھے زندہ کرتا ہے اور اس کے اندر ہر قسم کے جاندار	فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ	
پھیلاتا ہے اور ہواؤں کے ہیر پھیر میں اور بادل میں جو	فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ	
آسمان اور زمین کے درمیان کام میں لگا یا گیا ہے نشانیاں	وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	بادل کام میں لگایا گیا ہو
ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں ①	لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ①	
بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے	اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ	ف ۶۸ ع سورۂ نمل ع۵
آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم اس سے خوش نما باغ اگاتے	لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا	
ہیں۔ تمہارے لئے ممکن نہ تھا کہ ان کے درختوں کو اگا سکتے	بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ	
کیا اللہ کے ساتھ (اور) خدا ہے بلکہ یہی لوگ ہیں کہ کج روی	لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ	
کرتے ہیں ②	بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ②	
بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے اندر ندیاں	اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ	زمین قرارگاہ
بنائیں اور اس کے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان	خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ	ندیاں پہاڑ
روک بنائی۔ کیا اللہ کے ساتھ (اور) خدا ہے۔ بات	وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ	دو دریاؤں کے درمیان آڑ
یہ ہے کہ ان میں سے اکثر علم نہیں رکھتے ③	مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ③	
بھلا کون تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ دکھاتا ہے	اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	خشکی اور تری کے اندھیروں میں
اور کون ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری دیتے	وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ	راستہ پانا
ہوئے بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ (اور) خدا ہے۔ اللہ اس	رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ	ہوا
سے برتر ہے جو وہ شریک ٹھیراتے ہیں ⑤	عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ⑤	
اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو خوش خبری دینے	وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ	ف ۶۹ ع سورۂ روم ع۵
ہوئے بھیجتا ہے اور تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ کرائے اور	وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ	ہوا
تاکہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنے اپنی	الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	کشتیاں
روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ⑥	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑥	
اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے، سو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں،	اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا	ہوا بادل
سو وہ اسے جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلاتا ہے، اور اسے	فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ	
تہ بتہ کرتا ہے، پھر مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے نکلتا	كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ	مینہ
ہے، سو جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے	فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ	
پہنچاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں ⑧	اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ⑧	
اور داؤد کو ہم نے اپنی جناب سے فضیلت دی۔ اے پہاڑو!	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا	ف ۷۰ ع سورۂ سبا ع۲

اللہ نے داؤدؑ کے لئے لوہے کو نرم کر دیا

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ (١)

ان کے ساتھ ہو کر رجوع کرو اور پرندوں کو (ان کے کام میں لگایا) ۔ اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا[۱]

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (٢)

کہ فراخ زرہیں بناؤ اور جوڑنے میں اندازہ رکھو اور اچھے عمل کرو۔ جو تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں (۲)

سلیمانؑ کے لئے ہوا کی تسخیر

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ (٣)

اور سلیمان کے لئے ہوا کو (کام میں لگا دیا) اس کا صبح کا جانا ایک ماہ (کا سفر) تھا اور اس کا شام کا آنا ایک ماہ (کا سفر) (۳)

سورۂ قٓ ۳۳ و ۱ع

آسمان کی زینت

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ (٦)

تو کیا وہ آسمان کی طرف اپنے اوپر نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا اور اسے زینت دی اور اس میں کوئی درز نہیں (۶)

زمین پہاڑ

ہر قسم کی خوشنما چیزیں

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۙ (٧)

اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور ہم نے اس میں پہاڑ رکھے اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں[۲]

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (٨)

بطور بصیرت اور نصیحت ہر ایک رجوع کرنے والے بندہ کے لئے (۸)

برکت کا پانی

باغ کھیتی کا اناج

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ (٩)

اور ہم نے آسمان سے برکت کا پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے باغ اگائے اور کھیتی کا اناج (۹)

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ (١٠)

اور لمبی لمبی کھجوریں جن کے خوشے تہ بتہ ہیں[۳]

مردہ بستی کا زندہ کرنا

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (١١)

بندوں کے رزق کے لئے اور اس سے ہم مردہ بستی کو زندہ کرتے ہیں ۔ اسی طرح (قبروں سے) نکلنا ہوگا (۱۱)

سورۂ انعام ۵۳ و ۱۲ع ۱۲۷

اللہ دانے اور گٹھلیوں کا پھاڑنے والا ہے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (١)

اللہ ہی پھاڑنے والا ہے دانے کا اور گٹھلیوں کا، وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ یہی اللہ ہے پھر تم کہاں بہکے چلے جاتے ہو (۱)

صبح کی پو

رات بنائی آرام کے لئے

سورج اور چاند حساب کے لئے

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (٢)

وہ صبح کی پو پھاڑنے والا ہے اور اسی نے رات بنائی آرام کے لئے اور سورج اور چاند حساب کے لئے ۔ یہ اسی غالب (اور) علم والے کی (ٹھیرائی ہوئی) تقدیر ہے (۲)

ستاروں سے خشکی اور تری میں راستہ ملتا ہے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ (٣)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ پاؤ۔ ہم نے آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں (۳)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا

اور وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا، پھر (ہر شخص کے لئے زندگی میں) ایک ٹھیرنے کی جگہ ہے اور (مرنے پر) ایک سونپے جانے کی جگہ ہے۔

نوٹ ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ✓ کیا گیا ہے

ہم نے آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں (۴)

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ (۴)

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے اگنے والی ہر چیز نکالی پھر اس سے ہم نے سبزہ (کونپل) نکالی، اس سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں، اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے جھکے ہوئے، اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے۔ دیکھو اس کے پھل کو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں (۵)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۵)

آسمان سے پانی
اگنے والی ہر چیز پانی کے ذریعہ بنی ہے
گتھے ہوئے دانے
کھجور کے گابھے
انگور زیتون انار

اور اللہ کا شریک جنوں کو ٹھیراتے ہیں حالانکہ ان کو اسی نے پیدا کیا، اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بے علمی سے تراشتے ہیں۔ وہ پاک اور بالاتر ہے اس سے جو یہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں (۶)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ (۶)

اور جو کافر ہیں ان کے اعمال چٹیل میدان میں سراب کی طرح ہیں جسے پیاسا پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے سو وہ اس (کافر) کا حساب اس کو پورا پورا دے دیتا ہے۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۵

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاۗءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْــــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (۵)

و۔۴۳ ع سورۂ نور ۱۰۳
چٹیل میدان میں سراب

یا جیسے گہرے سمندر میں اندھیرے، اس (کافر) کے اوپر ایک لہر چڑھی آ رہی ہے، اس کے اوپر ایک اور لہر، اس کے اوپر بادل ہے۔ اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک۔ جب وہ اپنا ہاتھ نکالے تو توقع نہیں کہ اس کو دیکھ سکے۔ اور جسے اللہ روشنی نہ دے اسے روشنی نہیں ملتی (۶)

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (۶)

گہرے سمندر میں اندھیرے
لہر بادل

اور بے شک پتھروں میں ایسے بھی ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اور بے شک ان میں ایسے بھی ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں تو ان میں سے پانی نکلتا ہے۔ اور بے شک ان میں ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔ اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو (۲)

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاۗءُ ۭ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْـيَةِ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۲)

و۔۴۳ ع سورۂ بقرہ ۷۰
پتھر جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں
پتھر اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں

سورۂ ملک ۶۷، ق۵ ع۲ — پانی اندر اتر جائے تو اللہ کے سوا کوئی اسے بہا نہیں سکتا

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

(اے محمد ان سے) کہو بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی اندر اتر جائے تو کون تمہارے پاس بہتا پانی لائیگا ﴿۳۰﴾

سورۂ یونس ۱۰، ۲۴ ب۲ ع۳

آسمان سے پانی — زمین کی روئیدگی — آدمی چار پائے — زمین کا سنگھار — بربادی

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ﴿۲۴﴾

دنیا کی زندگی کی مثال بس پانی کی سی ہے کہ ہم اس کو آسمان سے برساتے ہیں، پھر اس سے مل نکلتی ہے زمین کی روئیدگی جس کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگھار کر لیا اور مزین ہو گئی اور اس کے بسنے والوں نے سمجھا کہ وہ اس پر قابو پا گئے (ناگاہ) اس پر ہمارا حکم رات کے وقت یا دن کے وقت آیا پھر اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا گویا کل وہ تھی ہی نہیں ﴿۲۴﴾

سورۂ زخرف ۴۳، ۹ ع۱

آسمان زمین

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ضرور کہینگے انھیں غالب جاننے والے نے پیدا کیا ﴿۹﴾

زمین کا بچھونا — راستے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ﴿۱۰﴾

پانی

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور وہ جس نے آسمان سے پانی ایک اندازہ سے برسایا پھر ہم نے اس سے ایک مردہ بستی کو جلا اٹھایا۔ اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤگے ﴿۱۱﴾

کشتیاں چوپائے

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور وہ جس نے سب کے سب جوڑے پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو ﴿۱۲﴾

سواری — جانور انسان کے کام میں لگائے گئے ہیں

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب کہ ان پر سوار ہو اور کہو وہ پاک ذات ہے جس نے ہمارے لئے انھیں کام میں لگایا اور ہم ان پر قابو پانے والے نہ تھے ﴿۱۳﴾

سورۂ طٰہٰ ۲۰، ۵۳ ع۲

زمین کا فرش — راستے — پانی — مختلف نباتات

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

وہ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور تمہارے لئے اس میں راستے چلائے اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے طرح طرح کی مختلف نباتات نکالی ﴿۵۳﴾

چوپائے

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

کھاؤ اور اپنے چوپائے چراؤ۔ بے شک اس میں نشانی

ترجمہ	آیات	حاشیہ
ہے عقل والوں کے لئے ﴿۳۰﴾	لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۳۰﴾	
کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے پھل نکالے جو مختلف رنگوں کے ہیں اور پہاڑوں میں سفید اور لال خطے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور (بعض) کالے بھجنگ ہیں ﴿۱﴾	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۱﴾	ف۷۹ ع سورۂ فاطر ۳۲ آسمان سے پانی مختلف رنگوں کے پھل پہاڑوں میں رنگ رنگ کے خطے
اور آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ کے ہیں۔ اللہ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں ۔ بے شک اللہ غالب (اور) بخشنے والا ہے ﴿۲﴾	وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾	آدمیوں، جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ
طور کی قسم [۱]	وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾	ف۸۰ ع سورۂ طور ۵۲ طور
اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے [۲]	وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾	
کشادہ ورقوں میں [۳]	فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾	
اور آباد گھر کی [۴]	وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾	
اور اونچی چھت کی [۵]	وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾	
اور بھرے ہوئے دریا کی [۶]	وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾	بھرا ہوا دریا
کہ بے شک تمہارے رب کا عذاب ہو کر رہیگا ﴿۷﴾	اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	
بھلا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا کہ اس نے اس کو بنایا ﴿۱﴾	ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ﴿۱﴾	ف۸۱ ع سورۂ نازعات ۷۹
اس کا اونچان بلند کیا پھر اسے ٹھیک کیا ﴿۲﴾	رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲﴾	آسمان کی بلندی
اور اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی نکالی ﴿۳﴾	وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۳﴾	رات روشنی
اور زمین کو اس کے بعد بچھایا ﴿۴﴾	وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۴﴾	زمین
اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ﴿۵﴾	اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۵﴾	پانی چارہ
اور پہاڑوں کو گاڑ دیا [۶]	وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۶﴾	پہاڑ
تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ﴿۷﴾	مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۷﴾	پائے
اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو اُفتادہ زمین کی طرف چلاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں ۔ تو کیا دیکھتے نہیں ﴿۵﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾	ف۸۲ ع سورۂ سجدہ ۳۲ کھیتی چوپائے

حاشیہ	آیت	ترجمہ
سورۂ یٰسین ۳۶ ع ۸۳ و ۵	اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾	وہ جس نے تمھارے لئے ہرے درخت سے آگ پیدا کی ہے پھر تم اس سے (اور آگ) سلگا لیتے ہو ﴿۸۰﴾
ہرے درخت سے آگ		
سورۂ واقعہ ۵۶ ع ۴۳ و ۵	اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾	بھلا دیکھو تو تم جو بوتے ہو ﴿۶۳﴾
کھیتی تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں	ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾	کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں ﴿۶۴﴾
	لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾	ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا کردیں پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ﴿۶۵﴾
	اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾	(کہ) ہم پر تاوان پڑگیا ﴿۶۶﴾
	بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾	بلکہ ہم محروم ہوگئے ﴿۶۷﴾
	اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾	بھلا دیکھو تو پانی جو تم پیتے ہو ﴿۶۸﴾
پانی تم بادل سے اتارتے ہو یا ہم اتارتے ہیں	ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾	کیا تم اسے بادل سے اتارتے ہو یا ہم اتارنے والے ہیں ﴿۶۹﴾
ہم چاہیں تو پانی کو کڑوا کردیں	لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾	اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا کردیں تو کیوں تم شکر نہیں کرتے ﴿۷۰﴾
آگ	اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾	بھلا دیکھو تو آگ جو تم سلگاتے ہو ﴿۷۱﴾
آگ کا درخت	ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ﴿۷۲﴾	کیا تم اس کا درخت پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ﴿۷۲﴾
	نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾	ہم نے اسے نصیحت اور مسافروں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے ﴿۷۳﴾
	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾	سو اپنے عظمت والے رب کے نام کی تسبیح کرو ﴿۷۴﴾
سورۂ عبس ۸۰ ع ۵ و ۸	فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾	پس انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے ﴿۲۴﴾
کھانے کی چیزیں کیسے پیدا ہوتی ہیں، پانی	اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾	کہ ہم نے خوب پانی برسایا ﴿۲۵﴾
زمین کا چیرنا پھاڑنا	ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾	پھر ہم نے زمین کو چیرا پھاڑا ﴿۲۶﴾
دانا	فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾	پھر ہم نے اس میں اگایا دانا ﴿۲۷﴾
انگور ترکاری	وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾	اور انگور اور ترکاری ﴿۲۸﴾
زیتون کھجور	وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾	اور زیتون اور کھجور ﴿۲۹﴾
گھنے باغ	وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	اور گھنے گھنے باغ ﴿۳۰﴾
میوے چارا	وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾	اور میوے اور چارا ﴿۳۱﴾
چوپائے	مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾	تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ﴿۳۲﴾

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ (۵)

اور اللہ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے پیچھے زندہ کرتا ہے۔ بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں (۵)

ف۸۶ع سورۂ نحل ۶۷

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (۲)

اور کھجوروں اور انگوروں کے میوے تم اس سے شراب اور اچھا رزق حاصل کرتے ہو بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں (۲)

ف۸۷ع کھجور، انگور، شراب

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ (۱۲)

کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے چشمے زمین میں بہائے، پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی نکالتا ہے جس کے مختلف رنگ ہیں، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو، پھر وہ اسے چورا چورا کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں نصیحت ہے عقل والوں کے لئے (۱۲)

ف۸۸ع سورۂ زمر ۵
پانی چشمے کھیتی کے مختلف رنگ

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ (۲۵) اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ (۲۶) وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ (۲۷)

کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا ۲۵
زندوں کو اور مردوں کو ۲۶
اور ہم نے اس میں اونچے پہاڑ رکھے اور تمہیں میٹھا پانی پلایا (۲۷)

ف۸۹ع سورۂ مرسلٰت ۳۰
زمین سمیٹنے والی
اونچے پہاڑ
میٹھا پانی

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ (۵) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (۶)

تم زمین کو بے حس پڑی دیکھتے ہو، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور ابھرتی ہے اور طرح طرح کی خوش نما روئیدگی اگاتی ہے (۵)
یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یہ کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے (۶)

ف۹۰ع سورۂ حج ۹۰
پانی
زمین کا لہلہانا اور ابھرنا

اَلرَّحْمٰنُ ۝ (۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ (۳) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (۴) اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ (۵) وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ (۶) وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ (۷) اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ (۸)

رحمٰن ۱ اس نے قرآن سکھایا (۲)
اسی نے انسان کو پیدا کیا ۳
اس کو بولنا سکھایا (۴)
سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ ہیں (۵)
اور بوٹیاں اور درخت (اسی کو) سجدہ کرتے ہیں (۶)
اور اس نے آسمان کو اونچا کیا اور میزان قائم کی ۷
تاکہ تم تولنے میں اندازہ سے نہ بڑھو (۸)

ف۹۱ع سورۂ رحمٰن ۱۴
انسان کو بولنا سکھایا
سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ ہیں
بوٹیاں اور درخت
آسمان میزان

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس پر رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ع کیا گیا ہے

وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾
اور انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور تول کو گھٹاؤ مت ﴿٩﴾

زمین

وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾
اور اس نے خلقت کے لئے زمین بنائی ہے[۱۰]

میوے خوشہ والی کھجور

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾
اس میں میوے ہیں اور خوشوں والی کھجوریں ﴿۱۱﴾

بھس والا دانہ خوشبودار پھول

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾
اور بھس والا دانہ اور خوشبودار پھول ﴿۱۲﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۱۳﴾

انسان کی پیدائش سوکھی مٹی سے

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾
اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾
اور شیطان کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۱۶﴾

دونوں مشرق
دونوں مغرب

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾
وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے ﴿۱۷﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۱۸﴾

دو دریا

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾
اس نے دو دریا چلائے جو آپس میں ملتے ہیں[۱۹]

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾
ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے بڑھنے نہیں پاتے ﴿۲۰﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۱﴾

موتی مونگے

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
ان دونوں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں ﴿۲۲﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۳﴾

جہاز دریا

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾
اور اسی کی کشتیاں ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اٹھی ہوئی ہیں ﴿۲۴﴾

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾
تو تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۵﴾

ف - توراۃ میں دنیا کی پیدائش کا بیان: توراۃ کی پہلی کتاب موسومہ پیدائش میں زمین، آسمان اور ساری کائنات کے پیدا ہونے کا بیان حسب ذیل ہے:-

زمین ویران اور سنسان تھی — **گہراؤ، اندھیرا** — **اجالا** — **دن رات** — **پہلا دن**

ب ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا ① اور زمین ویران اور سنسان تھی، اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا، اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی ② اور خدا نے کہا کہ اجالا ہو، اور اجالا ہو گیا ③ اور خدا نے اجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے اور خدا نے اجالے کو اندھیرے سے جدا کیا ④ اور خدا نے اجالے کو دن کہا اور اندھیرے کو رات کہا، سو شام اور صبح پہلا دن ہوا ⑤ اور خدا نے کہا کہ

پانیوں کے بیچ فضا ہو اور پانیوں کو پانیوں سے جدا کرے (۶) تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے
نیچے کے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جدا کیا، اور ایسا ہی ہو گیا (۷) اور خدا نے فضا کو
آسمان کہا، سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا (۸) اور خدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کے پانی ایک جگہ جمع ہوں
کہ خشکی نظر آئے، اور ایسا ہی ہو گیا (۹) اور خدا نے خشکی کو زمین کہا، اور جمع ہوئے پانیوں کو سمندر رکھا،
اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے (۱۰) اور خدا نے کہا کہ زمین گھاس اور نباتات کو جو بیج رکھتیں اور میوہ دار
درختوں کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق پھلتے جو زمین پر آپ میں بیج رکھتے ہیں اُگائے، اور ایسا ہی ہو گیا (۱۱)
تب زمین نے گھاس اور نباتات کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھتیں اور درختوں کو جو پھل لاتے ہیں جن کے
بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اگایا، اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے (۱۲) سو شام اور صبح تیسرا دن ہوا (۱۳)
اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا میں نیّر ہوں کہ دن رات میں فرق کریں، اور وہ نشانوں اور زمانوں اور
دنوں اور برسوں کے باعث ہوں (۱۴) اور وہ آسمان کی فضا میں انوار کے لئے ہوں کہ زمین پر روشنی
بخشیں، اور ویسا ہی ہو گیا (۱۵) سو خدا نے دو بڑے نور بنائے، ایک نیّر اعظم جو دن پر حکومت کرے اور
ایک نیّر اصغر جو رات پر حکومت کرے، اور ستاروں کو بھی بنایا (۱۶) اور خدا نے ان کو آسمان کی فضا میں
رکھا کہ زمین پر روشنی بخشیں (۱۷) اور دن پر اور رات پر حکومت کریں اور اجالے کو اندھیرے سے
جدا کریں، اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے (۱۸) سو شام اور صبح چوتھا دن ہوا (۱۹) اور خدا نے کہا کہ پانیوں
سے رینگنے والے جاندار کثرت سے موجود ہوں، اور پرندے زمین پر آسمان کی فضا میں اُڑیں (۲۰) اور
خدا نے بڑے بڑے دریائی جاندار اور ہر قسم کے رینگنے والے جانداروں کو جو پانیوں سے بکثرت موجود
ہوئے تھے ان کی جنس کے موافق، اور ہر قسم کے پرندوں کو ان کی جنس کے موافق پیدا کیا، اور خدا نے دیکھا
کہ اچھا ہے (۲۱) اور خدا نے ان کو برکت دے کے کہا کہ پھلو اور بڑھو اور سمندر کے پانیوں کو مالا مال کرو
اور پرندے زمین پر بہت ہوں (۲۲) سو شام اور صبح پانچواں دن ہوا (۲۳) اور خدا نے کہا کہ زمین جانداروں
کو ان کی جنس کے موافق، مواشی اور کیڑے مکوڑے اور جنگلی جانور ان کی جنس کے موافق پیدا کرے، اور ایسا ہی
ہو گیا (۲۴) اور خدا نے جنگلی جانوروں اور مواشیوں کو ان کی جنس کے موافق اور زمین کے کیڑے مکوڑوں
کو ان کی جنس کے موافق بنایا، اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے (۲۵) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت
اور اپنی مانند بنائیں، کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور مواشیوں پر اور تمام زمین پر اور
سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں (۲۶) اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا
کیا، خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا، نر اور ناری ان کو پیدا کیا (۲۷) اور خدا نے ان کو برکت دی اور
خدا نے انھیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان
کے پرندوں پر اور سب چرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو (۲۸) اور خدا نے کہا کہ دیکھو میں ایک
بیج دار نباتات کو جو تمام روئے زمین پر ہے اور ہر ایک درخت کو جس میں بیج دار پھل ہے دیتا ہوں، اور

فضا
آسمان
دوسرا دن
زمین سمندر
گھاس نباتات
میوہ دار درخت
تیسرا دن
نیّر
دو بڑے نور
ستارے
چوتھا دن
رینگنے والے جاندار
پرندے دریائی جاندار
پانچواں دن
مواشی کیڑے مکوڑے
جنگلی جانور
انسان خدا کی صورت
اور اس کی مانند بنایا
گیا تاکہ سب مخلوقات پر سرداری کرے
نر اور ناری
مچھلیاں چرند
پرند نباتات

یہ تمہیں کھانے کے واسطے ہوگا (۲۹) اور زمین کے سب چرندوں کو اور آسمان کے سب پرندوں کو اور
سب طرح کی سبزی
سب کو جو زمین پر رینگنے ہیں جن میں زندگی کا دم ہے سب طرح کی سبزی ان کے کھانے کے لئے دیتا
ہوں' اور ایسا ہی ہوگیا (۳۰) اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے'
چھٹا دن
سو شام اور صبح چھٹواں دن ہوا (۳۱)

ساتویں دن خدا نے آرام لیا
ب ۲ سو آسمان اور زمین اور ان کی ساری آبادی تیار ہوئی (۱) اور خدا نے ساتویں دن
اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا کیا اور ساتویں دن اپنے سارے کام کے بعد جو اس نے کیا آرام لیا (۲) اور خدا نے
ساتویں دن کو مبارک کیا اور اسے مقدس ٹھیرایا' اس لئے کہ اس نے اپنے سب کام سے جو خدا نے کیا
اور بنایا تھا اسی دن آرام لیا (۳) یہ آسمان اور زمین کی پیدائش کا بیان ہے جب وہ پیدا ہوئے
جس دن خداوند خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا (۴) اور میدان کی سب نبات کو اس سے آگے کہ وہ
پانی
زمین پر تھی اور میدان کی سب گھاس کو جو ہنوز نہ اُگی تھی کہ خداوند خدا نے زمین پر پانی نہ برسایا تھا اور آدمی
بخار
نہ تھا کہ زمین کی کھیتی کرے (۵) اور زمین سے بخار اٹھتا تھا اور تمام روئے زمین کو سیراب کرتا تھا (۶)

ف۔ عالمین۔ علم ہیئت نے پچھلی دو صدیوں میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ بڑی بڑی دوربینوں
کے ذریعہ سے اجرام فلکی کے متعلق عجیب عجیب معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ یہ راتوں کو آسمان پر جگمگاتے چھوٹے
سیارے ستارے
چھوٹے بے شمار تارے جو دکھائی دیتے ہیں ان میں بعض تو سیارے ہیں اور بعض ستارے یا ثوابت جس
زمین اور سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہیں اور سورج سے روشنی پاتے ہیں
طرح چاند زمین کے گرد اپنے مدار پر انتیس (۲۹) یا تیس (۳۰) دن میں ایک دورہ پورا کرتا ہے' اور جس طرح
زمین سورج کے گرد اپنے مدار پر تین سو پینسٹھ (۳۶۵) دن میں اپنی گردش ختم کرتی ہے' اسی طرح تمام سیارے
سورج کے گرد اپنے اپنے مدار پر گھومتے رہتے ہیں۔ سیارے اپنی ذاتی روشنی نہیں رکھتے بلکہ وہ بھی زمین
کی طرح روشنی اور گرمی کے لئے سورج ہی کے محتاج ہیں۔

زمین اور سورج کی جسامت
زمین کا قطر آٹھ ہزار (۸۰۰۰) میل ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰۰۰۰) زمینوں کو ملا کر ایک کرہ بنایا
جائے تو وہ سورج کے برابر ہوگا۔

سورج سے زمین کی دوری
تخمینہ کیا گیا ہے کہ سورج سے زمین کی دوری نو کروڑ تیس لاکھ (۹،۳۰،۰۰،۰۰۰) میل سے کم
سورج کی تپش
نہیں ہے۔ اس قدر فاصلہ پر ہونے کے باوجود بھی ہم سورج کی تپش کی تاب نہیں لا سکتے تو بھلا اس کی آگ
کی شدت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

نظام شمسی
نظام شمسی میں زمین کے علاوہ اور سات (۷) سیارے ہیں۔ تین سیارے جو چھوٹے ہیں وہ سورج
کے قریب تر ہیں' باقی چار سیارے جو بڑے ہیں سورج سے بہت دور ہیں۔

عطارد
۱۔ عطارد زمین سے بہت چھوٹا ہے' زمین کے آٹھ ہزار (۸۰۰۰) میل قطر کے مقابلہ میں اس کا قطر
تین ہزار (۳۰۰۰) میل ہے۔ یہ اٹھاسی (۸۸) دن میں سورج کے گرد اپنا دورہ ختم کرتا ہے۔

زہرہ
۲۔ زہرہ کی جسامت زمین کے برابر ہے۔ اس کا گردشی دائرہ عطارد اور زمین کے دائروں

کے بیچوں بیچ ہے۔ اس کی گردش دو سو پچیس (۲۲۵) دن میں پوری ہوتی ہے۔

زہرہ کے دائرہ کے بعد زمین کا دائرہ ہے اور اس کے بعد

مریخ ۳۔ مریخ کا مدار ہے۔ مریخ کو سورج کے گرد چکر لگانے میں چھ سو ستاسی (۶۸۷) دن صرف ہوتے ہیں۔

مریخ سے آگے بڑھ کر ہم ان سیاروں کے گروہ میں داخل ہوتے ہیں جو بہت ہی چھوٹے ہونے کی وجہ سے دوربین کے ذریعہ سے دکھائی دیتے ہیں جس منطقہ میں یہ سیارے پائے جاتے ہیں اس کی چوڑائی دس کروڑ (۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰) میل سے زیادہ ہے۔ اس منطقہ میں نئے نئے سیارے دریافت ہوتے رہتے ہیں۔ اب تک تین سو پچاس (۳۵۰) دریافت ہو چکے ہیں۔

مشتری ۴۔ مشتری۔ اس کا قطر اٹھاسی ہزار (۸۸،۰۰۰) میل ہے۔ یہ سورج کے گرد بارہ سال میں اپنا دورہ ختم کرتا ہے۔ اس کے گرد چار چاند گردش کرتے رہتے ہیں۔

زحل ۵۔ زحل تین سال میں سورج کا ایک طواف کرتا ہے۔ اس کے گرد آٹھ چاند اور تین روشن حلقے متحرک ہیں۔

یورنیس ۶۔ یورنیس اپنے چار چاندوں کے ساتھ سورج کے گرد چوراسی (۸۴) سال میں ایک دورہ ختم کرتا ہے۔

نیپچون ۷۔ نیپچون کا قطر پینتیس ہزار (۳۵،۰۰۰) میل ہے۔ اس کو سورج کے گرد گھومنے میں ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) سال لگتے ہیں۔

پہلے پانچ سیارے تو لوگوں کو قدیم زمانہ سے معلوم تھے مگر آخری دو سیاروں کو دریافت ہوئے کوئی ڈیڑھ سو برس ہوئے ہیں۔

یہ سارا قبیلہ جس کا مرکز سورج ہے، جس کے زمین اور سات سیارے اپنے اپنے چاندوں کے ساتھ گویا چھوٹے بڑے خاندان ہیں، اور جس میں سیکڑوں ایسے چھوٹے چھوٹے سیارے بھی ہیں جن کا حال ہم کو بہت ہی کم معلوم ہوا ہے، اور جس میں کئی دم دار تارے اور کروڑوں شہاب موجود ہیں نظام شمسی کہلاتا ہے۔

نظام شمسی نظام شمسی کے علاوہ لاکھوں بلکہ کروڑوں نظام اور بھی ہیں جن کے مرکز وہ چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں جن کو ہم ہر رات ٹمٹماتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک ستارہ ایک ایک سورج ہے جس کے ہرایک ستارہ ایک ایک سورج گرد کئی کئی سیارے گھومتے رہتے ہیں۔ یہ سیارے اپنے اپنے ستارہ یعنے سورج سے اسی طرح روشنی ہے جس کے گرد سیارے اور گرمی حاصل کرتے ہیں جس طرح نظام شمسی میں زمین اور دوسرے سیارے سورج سے روشنی اور گرمی حاصل کرتے گردش کرتے رہتے ہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ ان سیاروں میں سے ہر ایک کے گرد بھی چاند ہوں۔

جو ستارے کسی آلہ کی مدد کے بغیر دکھائی دیتے ہیں ان کا شمار ہو چکا ہے اور ان کے نقشے بھی

بن چکے ہیں ۔ مطلع صاف ہو تو دو سے تین ہزار تک ستارے نظر آ سکتے ہیں۔ زمانۂ حال کی سب سے بڑی دوربین کے ذریعہ سے چھے کروڑ سے بھی زیادہ ستارے دیکھے جا سکتے ہیں۔

چھے کروڑ سے زیادہ ستارے

جس طرح ایک مینڈک کے لئے کنواں اور پتنگے کے لئے گولر اس کی ساری دنیا ہے اسی طرح ہم خاکی پتلے یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ہماری دنیا کا مرکز یہی زمین ہے جس کو روشنی دینے کے لئے سورج، چاند اور تارے بنائے گئے ہیں، اور وہ نیلا نیلا گنبد جس کو حدِ نظر کہا جاتا ہے ہماری دنیا پر سرپوش ہے مگر جب ہمارے علم میں ترقی ہوئی اور ہماری نظریں وسیع اور دوربین ہو گئیں تو پتہ چلا کہ ہماری زمین ہی سارا جہان نہیں ہے بلکہ اس جیسے اور بھی کروڑوں عالم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے اور جن کو اس کا عرش حاوی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے آپ کو رب الارض نہیں بلکہ رب العالمین فرمایا ہے۔

رب العالمین

لاکھوں کروڑوں عالموں میں ہمارا عالم کسی شمار و قطار میں نہیں

ف ۹ ۔ دنیا کی ابتدا ۔ ہم ابھی معلوم کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت میں ہمارے اس عالم کے علاوہ اور بھی لاکھوں کروڑوں عالم ہیں جن کے مقابلہ میں ہمارا عالم کسی شمار و قطار میں نہیں۔ ممکن ہے کہ ان دوسرے کروں پر بھی ہم جیسی یا ہم سے کمتر یا بہتر جاندار مخلوقات ہوں مگر ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔ قرآن اور دیگر مقدس کتابوں میں اللہ کے مخاطب فقط اسی دنیا کے انسان یعنی ہم آدم زاد ہیں، اس لئے اللہ نے ہماری محدود عقل، ہماری ناقص سمجھ اور ہمارے ناتمام علم کے لحاظ سے ہمارا اور ہماری ہی اردگرد کی چیزوں کا حال ہماری ہی بول چال اور ہمارے ہی خیالات کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے کلام میں کیسی مستقل صداقت ہے کہ جو رموز چار ہزار برس پہلے حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر منکشف ہوئے تھے، جو باتیں ساڑھے تین ہزار برس پہلے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی تھیں، جس علم کو لئے ہوئے دو ہزار برس پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے، اور جن اسرارِ غیبی کی حقیقت تیرہ سو برس پہلے نبی امی پیغمبر آخر الزماں روحی فداہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بہ ذریعہ وحی ظاہر کی گئی تھی آج اس چالیسویں صدی ابراہیمی کی حیرت انگیز تحقیقات و تدقیقات کی روشنی میں بھی وہ امور، وہ باتیں، وہ علم اور وہ اسرار اپنی اصل جگمگاہٹ اور آب و تاب کے ساتھ برابر ضوفشاں ہیں۔

اللہ کے کلام میں مستقل صداقت

ماہرین سائنس کا خیال

ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ اس خلا میں جس میں اجرامِ فلکی معلق ہیں، وہ تمام اجزا جن سے کائنات کی ترکیب ہوئی ہے بخارات کی صورت میں موجود تھے۔ جس طرح بخارات ہوا سے ٹکرا کر پانی یا برف اور بعض وقت اولے بن کر برسنے لگتے ہیں، اسی طرح یہ مختلف بخارات ایک وقت آپس میں ٹکرا کر منجمد ہو کر ایک ٹھوس کرہ بن گئے۔ کچھ بخارات سے پانی بنا اور وہ اس کرہ پر پھیل گیا۔ جہاں جہاں نشیب اور گہرائی تھی وہاں پانی بہ آیا جس سے خشکی اور تری دو جدا جدا چیزیں بن گئیں۔ مٹی اور پانی کی ترکیب سے ہر قسم کی نباتات نکل آئی اور حیوانات پیدا ہوئے۔ پھر ہر جنس نے اپنا بیج دیا، بیج سے اس کی جنس کی چیزیں پیدا ہوئیں، اور نسلاً بعد نسل یہی سلسلہ چلا۔ دہریئے، جو خدا کے وجود کے قائل نہیں، کہتے ہیں کہ سب کچھ خود بخود ہو گیا۔ خدا کو ماننے والے کہتے ہیں کہ ان سب چیزوں کو خدا نے پیدا کیا۔ سلسلۂ تخلیق میں دونوں کا اتفاق ہے۔ فرق ہے

دہریوں کا قول سلسلۂ تخلیق کے متعلق

دہریوں اور مومنوں کا اتفاق — اللہ کسی کام کو کہتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتا ہے

تو یہ کہ مذہب اس سلسلہ کو معلق اور بے لگام نہیں چھوڑ دیتا وہ اس کو خدا کے ماتحت قرار دیتا ہے اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جب وہ کوئی کام ٹھان لیتا ہے تو بس اسے فرما دیتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتا ہے"

سلسلۂ تخلیق میں توراۃ اور قرآن کا اتفاق

ف ۱۰۔ چھے دن میں ساری کائنات کی پیدائش۔ توراۃ اور قرآن دونوں اس امر میں متفق ہیں کہ زمین آسمان اور ساری کائنات چھے دن میں پیدا ہو گئی۔ توراۃ میں یہ بھی ہے کہ "خدا نے ساتویں دن اپنے کام کو جو کرتا تھا پورا کیا اور ساتویں دن اپنے سارے کام کے بعد جو اس نے کیا آرام لیا" ② ب۲ پیدائش مگر قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے "بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، چھے دن میں پیدا کیا اور تکان نے ہم کو چھوا نہیں" ⑨ ق۳ یعنے کائنات کا پیدا کرنا کوئی ایسی بڑی بات نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ تھک کر آرام لیتا۔

سات دن کی تخصیص کی وجہ — زمین کی محوری گردشس — دن اور رات کا ہیر پھیر

سات دن کی تخصیص کی وجہ ہماری سمجھ میں یہ آتی ہے کہ جوں ہی زمین کا کرہ بنا وہ اس نظامِ قدرت کے مطابق، جس کے تمام اجرام فلکی تابع ہیں، اپنے محور پر گھومنے لگا جس سے دن اور رات کا ہیر پھیر شروع ہو گیا، یعنے زمین کا جو حصہ سورج کے سامنے آجاتا تھا وہاں روشنی ہو جاتی تھی یعنے دن نکل آتا تھا، اور جو حصہ سورج کے سامنے سے ہٹ جاتا تھا وہاں تاریکی چھا جاتی تھی یعنے رات کا عمل دخل ہو جاتا تھا۔ چاند زمین کے گرد

زمین کے گرد چاند کی گردش — وقت کی میعادیں

انتیس (۲۹) یا تیس (۳۰) دن میں اپنا دورہ پورا کر لیتا ہے۔ اوقات کے حساب کے لئے اتنے دنوں کا ایک ماہ (چاند) مقرر ہوا۔ شمار کی سہولت کے لئے ایک ماہ کے چار حصے بنائے گئے تو ہر حصہ کے سات دن ہوئے۔ وقت کی جتنی میعادیں ہیں یعنے برس، موسم، مہینہ، ہفتہ، دن، ان میں دن کے بعد سب سے قلیل میعاد ہفتہ ہے۔ اسی قلیل میعاد میں زمین، آسمان اور ساری کائنات بن گئی بلکہ اس میں بھی ایک دن بچ رہا۔ غرض یہ ایک طریقہ ہے اس بات کے سمجھانے کا کہ اتنا بڑا کارخانہ اور نظام اتنے قلیل عرصہ میں بن بنا کر مکمل ہو گیا۔

قیامت کے دن کی مقدار ایک ہزار برس اور پچاس ہزار برس

اللہ نے قیامت کے دن کی نسبت فرمایا ہے کہ "اس کی مقدار تمہاری گنتی کے موافق ایک ہزار برس ہوگی" ⑤ ق، پھر سورۂ معارج میں ہے "چڑھینگے فرشتے اور روح اس کی طرف ایک دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی" ② ق، اس سے کائنات کی پیدائش کے چھے دنوں کو خصوصاً جبکہ ارضی دن اور رات کا ہیر پھیر شروع نہیں ہوا تھا، چوبیس گھنٹوں کے دنوں ہی میں شمار کرنا کچھ ضروری نہیں ہے۔

دنیا

ف ۱۱۔ دنیا۔ لفظ دنیا کا مادہ یا تو دنو اور دناوۃ ہے جس کے معنے نزدیکی کے ہیں مثلاً ثُمَّ دَنَا "پھر نزدیک ہوا" ⑧ ع نجم ۲۰، وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ "اور میوے دونوں باغوں کے نزدیک ہونگے" ⑨ ع رحمٰن ۳۴، یا دنائیۃ ہے جس کے معنے کم تر یا بدتر کے ہیں۔ لفظ اعلیٰ کی ضد ادنیٰ دناوۃ یا دنائیۃ سے مشتق ہے پہلی صورت میں اس کے معنے نزدیک تر یا زیادہ نزدیک کے ہونگے، اور دوسری صورت میں اس کے معنے ہونگے کم تر یا بدتر۔ یہ ظاہر ہے کہ اعلیٰ یعنے بلند تر کے مقابلہ میں نزدیک کی چیز درجہ

نوٹ۔ ق اور ب متن کے اقتباسات کے حوالے ہیں جو صفحہ ۳۵ پر ہیں اسی طرح دوسرے اقتباسات بھی نمبروں کے ذریعہ سے متن میں آسانی سے مل سکتے ہیں۔

دنیا کا آسمان

میں کم ہوتی ہے۔ زمین چونکہ ہم سے قریب ہے اس لئے اس کو دنیا اور سات آسمانوں میں جو آسمان ہم سے نزدیک ہے اس کو سماء الدنیا کہا گیا۔

ف ۱۲ ۔ **ہمارا عالم**۔ اس کرہ کو جس پر ہم بستے ہیں زمین اور دنیا کہتے ہیں۔ چاند اسی زمین کا ساتھی ہے اور اسی کی کشش سے اس کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ زمین سورج کی کشش سے سورج کا طواف کرتی رہتی ہے اور اپنی زندگی اور بقا کے لئے سورج ہی سے روشنی اور گرمی بھی حاصل کرتی ہے۔ اس لئے ہمارے عالم

ہمارے عالم کے ضروری ارکان زمین، چاند اور سورج ہیں، ستارے آسمان کی زینت ہیں

یا ہماری دنیا کے ضروری ارکان زمین، چاند اور سورج ہیں، باقی دوسرے سیارے اور ستارے ہمارے آسمان کی زینت ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے "ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی" ④ پ۹، "اور البتہ ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی" ⑤ پ۱۶

چاند کے حالات

ف ۱۳ ۔ **چاند**۔ زمین کی طرح چاند بھی مٹی کا کرہ ہے۔ اور سیاروں کی بہ نسبت چاند کے متعلق ہماری معلومات زیادہ وسیع ہیں، کیونکہ قرب کی وجہ سے ہم اس کی سطح کو دوربین کے ذریعے اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں۔

زمین کے گرد ہوا کا غلاف

زمین کے گرد ہوا کا غلاف ہونے کی وجہ سے زمین نمو اور زندگی کا مخزن بنی ہوئی ہے۔ سورج کی کرنیں اسی ہوائی غلاف میں سے ہو کر زمین تک پہنچتی ہیں جس سے ان کی تیزی مدہم پڑ جاتی ہے، ورنہ وہ زمین کو جلا کر خاک سیاہ کر ڈالتیں اور زمین پر پانی کا ایک قطرہ بھی رہنے نہ دیتیں۔ ہوا سورج کی گرمی کو دیر تک

ہوا کی وجہ سے پانی کا وجود اور پانی پر ہر قسم کی زندگی کا دار و مدار

روک رکھتی ہے جس سے زمین اور زمین کی چیزیں فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اسی ہوا کی وجہ سے پانی کا وجود ہے اور پانی پر ہر قسم کی زندگی کا دار و مدار ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے "ہم نے پانی سے تمام جاندار چیزیں بنائیں" ① پ۱۷

چاند کی سطح بالکل خشک ہے

چاند کے گرداگرد ہوائی غلاف نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سورج کی گرمی نہیں ٹھہر سکتی۔ چاند کی تمام سطح، جو پہاڑی ہے، بالکل خشک پڑی ہے۔ وہاں نہ پانی ہے کہ کوئی چیز اُگے اور نہ ہوا ہے کہ کوئی جاندار سانس لے سکے۔

چاند کی روشنی سورج کی روشنی کا عکس ہے

ہم رات کے وقت چاند میں جو ٹھنڈی روشنی دیکھتے ہیں وہ سورج کی روشنی کا عکس ہے جو چاند پر پڑ کر زمین کی طرف پلٹ آتی ہے۔ یہاں اس تفصیل کی ضرورت نہیں کہ زمین اور زمینی مخلوقات پر چاند

چاند سے زمین کا فائدہ

کا کیا اثر پڑتا ہے اور چاند کو اللہ نے انسان کے "کس کس" کام میں لگا رکھا ہے ③ پ۱۰ چاند کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ زمین کی اس سطح پر جو بیس گھنٹوں میں ایک بار کچھ وقت کے لئے سورج کے سامنے سے ہٹی رہتی ہے، روشنی پہنچاتا ہے۔ "وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا اور چاند کو روشن بنایا اور اس

چاند کی منزلیں

کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب جانو۔ نہیں بنایا اللہ نے یہ سب کچھ مگر حق کے ساتھ ⑤ پ۱۱ "اور چاند، اس کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں۔ یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی حالت پر پھر آ جاتا ہے۔ ⑦ نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو پا لیوے اور نہ رات دن سے آگے بڑھنے والی ہے اور سب (اپنے اپنے) فلک میں تیرتے ہیں" ⑧ پ۲۳ "سورج اور چاند (بنائے) حساب کے لئے" ⑤ پ۲۷ "تم سے ہلالوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ یہ وقت (معلوم ہونے کا ذریعہ) ہیں لوگوں کے لئے اور حج کے لئے" ① پ۲

ف ۱۴۔ سورج۔ سورج آگ کا ایک دہکتا ہوا کرہ ہے، اس کی سطح ایک بے چین اور لہریں لیتے ہوئے آتشی سمندر کی طرح ہے۔ اس میں اس قدر حرارت ہے کہ ہم کروڑوں میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود بھی اس کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہیں۔ زمین کا وہ حصہ جس کو منطقۂ حارہ کہتے ہیں سورج کے عین مقابل ہے اس لئے وہاں کے باشندوں پر سورج کی حرارت کا بہت زیادہ اثر پڑتا ہے جس سے ان کی جلدیں جل کر کالی ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ خطِ استوا سے شمال یا جنوب کی طرف جس قدر ہٹے ہوئے ہیں وہ سورج کے بالکل مقابل نہ ہونے کی وجہ سے اسی قدر گرمی کی شدت سے محفوظ ہیں۔ زمین کے دونوں سرے جن کو شمالی اور جنوبی قطب کہتے ہیں سورج سے اس قدر ہٹے ہوئے ہیں کہ وہاں تک سورج کی کرنیں نہیں پہنچتیں۔ اس لئے وہاں اس قدر سردی ہے کہ سمندر کا پانی جم کر برف بن گیا ہے۔ وہاں نباتات کی قسم سے کوئی چیز نہیں اگتی وہاں کی ہر چیز سفید ہی سفید ہے، رنگ کا کچھ بھی نام و نشان نہیں۔ حیوانات ہی نہیں بلکہ نباتات بھی سورج کی گرمی کے محتاج ہیں۔ جہاں جہاں سورج کی گرمی پہنچتی ہے وہاں رنگ برنگ کی جاندار اور بے جان سب قسم کی مخلوقات بہ کثرت پائی جاتی ہیں۔ معدنیات وغیرہ کی ساخت اور رنگ آمیزی میں بھی سورج کا بہت بڑا حصہ ہے۔ "پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے پھل نکالے جو مختلف رنگوں کے ہیں۔ اور پہاڑوں میں سفید اور لال خطے بھی جن کے رنگ مختلف ہیں اور (بعض) کالے بھجنگ ہیں (۱) اور آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ کے ہیں۔ اللہ سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ بے شک اللہ غالب (اور) بخشنے والا ہے" (۲) ف ۲۹

آگ کا دہکتا ہوا کرہ
سورج کی حرارت
منطقۂ حارہ
خطِ استوا
شمالی و جنوبی قطب
حیوانات اور نباتات سورج کی گرمی کے محتاج ہیں
رنگ

ف ۱۵۔ سورج، چاند اور تمام چیزیں انسان کے کام میں لگائی گئی ہیں۔ "اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے" (۳) ف ۳۰۔ "اللہ وہ ہے جس نے دریا کو تمہارے کام میں لگایا تاکہ اس میں کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنے روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو" (۱) ف ۳۲ "کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کو پورا کیا ہے" (۱) ف ۳۸

سورج، چاند اور تمام چیزیں انسان کے کام میں لگائی گئی ہیں

ہم پچھلی سطور میں بتا چکے ہیں کہ کرۂ ارض کی تمام چیزوں کی نشوونما، رنگ روپ اور ان کی بقا سورج کی روشنی اور گرمی پر منحصر ہے۔ زمین کی سب چیزیں از قسم نباتات و جمادات اور ساری مخلوقات از قسم چرند و پرند انسان ہی کے فائدہ کے لئے ہیں، یا بہ الفاظِ دیگر انسان اپنی عقل سے ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کے یہ معنے ہوئے کہ یہ سارا گورکھ دھندا فقط انسان ہی کے لئے بنایا گیا ہے، زمین آسمان سورج، چاند، ہوا، پہاڑ، دریا اور "جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے" سب انسان ہی کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

یہ سارا گورکھ دھندا فقط انسان کے لے بنایا گیا ہے

ف ۱۶۔ ستارے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا ہے "اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے" وہاں یہ بھی ارشاد ہے "اور ستارے اس کے حکم پر کام میں لگے ہیں" (۳) ف ۳۰

ستارے انسان کے کام میں

نہیں لگائے گئے، صرف ان سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ ملتا ہے

جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے ستاروں سے صرف اسی قدر فائدہ ہے کہ "تم ان سے خشکی اور تری کے اندھیروں میں راستہ پاؤ" (۳) ف "ستاروں سے لوگ راستہ پاتے ہیں" (۷) ف

ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ میلِ آں اندر دلش انداختند

ستارہ پرستی

ستارہ پرستی - ستارے ہوں یا سیارے رتی برابر بھی قدرت نہیں رکھتے، مگر جاہل انسانوں نے ان کو آسمانوں اور زمین کے تمام امور کا کارکن ٹھیرا لیا تھا۔ اہلِ عرب نے دنیا کے ہر ایک طبعی کاروبار کو ستاروں کے طلوع و غروب کے ساتھ منسوب کر رکھا تھا۔ مختلف اقوام نے مختلف ستاروں اور سیاروں کو اپنا معبود قرار دے لیا تھا۔ چاند خوش حالی کا خدا تھا، زہرہ محبت اور حُسن کی دیوی تھی، عطارد علم و کمال کا حاکم تھا، مریخ لڑائی کا مالک تھا، مشتری کے قبضہ میں روشنی تھی، زحل نفرت و عداوت کا دیوتا تھا، آفتاب معبودِ اعظم بنا ہوا روحانی گھوڑوں والی گاڑی میں لدا لدا پھرتا تھا۔ ستارہ پرستی نے علمِ نجوم کی بنا ڈالی جس نے منازلِ کواکب کے درجے مقرر کئے، ان کا عمل بتایا، نچھتروں (انوار) کی تفصیل و تعیین کی، ان کی اچھی اور بُری خاصیتیں بیان کیں۔ پھر تو ستاروں اور سیاروں کی خیالی مورتیں بنائی جا کر ہیکلوں میں رکھی گئیں، کہیں بڑھنے والی شکلوں کی پرستش ہونے لگی اور کہیں گھٹنے والی مورتوں کی پوجا ہونے لگی۔ انسانوں کی قسمتیں ان چمکیلے معبودوں کے حوالے کر دی گئیں۔

ستاروں کی خداوندانہ حیثیات

علمِ نجوم

قبائلِ عرب اور ستاروں کی پرستش

قبائلِ عرب میں اہلِ قتاب، سبا، بنو وادم، انباط، کنانہ چاند کی پرستش کرتے تھے۔ بنیلی چاند کو گھٹنے اور بڑھنے کی حالت میں دو توام دیوتا سمجھتے تھے۔ اہلِ معین، اہلِ قتاب، سبا، حمیر، بنو وادم وغیرہ سورج کو پوجتے تھے۔ اہلِ قتاب، اہلِ معین، سبا، بنو قیدار، انباط زہرہ کے بندے تھے۔ لخم اور جذام مشتری کی پوجا کرتے تھے۔ اہلِ معین، اہلِ مدین اور قریش زحل کے تابع دار تھے۔ بنو ہذیل مریخ کے آگے سربسجود تھے۔ اہلِ قتاب اور بنو اسد کا حاجت روا عطارد تھا۔ بنو قیس کی قسمتوں کی باگ ستارہ شعریٰ کے ہاتھ میں تھی۔ ذو الکلاع ستارہ نسر کے پنجہ میں پھنسے ہوئے تھے۔ بنو طی پر ستارہ سہیل کا قبضہ تھا۔ غرض کہ اکثر قبائلِ عرب اسی گمراہی میں مبتلا تھے۔

ستارہ پرستی کی تردید

قرآنِ مجید نے جا بجا ستارہ پرستی کی نہایت روشن دلایل کے ساتھ تردید کی ہے۔ کہیں فرمایا ہے کہ موجوداتِ عالم کا خالق اللہ ہی ہے۔ "بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا" ف۲۔ کہیں بتایا ہے کہ قبیلۂ قیس کے معبود کا رب بھی اللہ ہی ہے "بے شک وہی شعریٰ (ستارہ) کا رب ہے" (۱۵) ف۴۹۔ کہیں ارشاد ہے کہ کائنات کی ہر ایک چیز، سورج، چاند، ستارہ وغیرہ اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں "کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کے آگے سر جھکائے ہوئے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جاندار اور بہت سے انسان" (۸) ف۔ کہیں ستارہ پرستوں کی بے وقوفی ظاہر کی ہے کہ تمہارے معبودوں کو تو اللہ نے تمہارے ہی کام میں لگا رکھا ہے "اس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور ستارے اس کے حکم پر کام میں لگے ہوئے ہیں۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں" (۳) ف

ع۵ الامکنہ والازمنہ، صفحہ ۱۰۸، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن

اور پھر ستارہ پرستی کی کھلم کھلا نفی کی ہے "اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند۔ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو" ⑤ ف۳۹۔

اجرام فلکی کی قسم

مشرکین سورج، چاند، ستاروں اور مختلف چیزوں کی قسم کھاتے تھے کیوں کہ وہ ان کو اپنا معبود جانتے تھے۔ اسی لئے ان کو عہد و مواثیق کا شاہد بھی قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن میں جا بجا اپنی قدرت، اپنی وحدانیت، اپنی مشیت اور اپنے کلام کی صداقت کے ثبوت میں انہیں چیزوں کو پیش فرماتا ہے اور ان کی قسم کھاتا ہے کیوں کہ ان کا وجود خود ان کے خالق کے وجود کی بہترین دلیل ہے اور وہ خدا کے بیان کی صداقت کی عملی شہادت دیتے ہیں۔

قطب نما کی ایجاد

ف ۱۷۔ بری اور بحری سفر میں ستاروں کی رہنمائی۔ قطب نما کی ایجاد سے پہلے صحیفۂ آسمانی ہی پر لوگوں کی آنکھیں لگی رہتی تھیں۔ جب قطب نما ایجاد ہوا اور سمندروں کے راستوں کے نقشے بن گئے تو ان کی مدد سے بادلوں اور طوفان کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھی سمندروں پر جہاز رانی کرنا بالکل آسان ہوگیا۔ قطب نما کی ایجاد سے پہلے ملاحوں کا دارومدار دن کو سورج پر تھا اور رات کو ستاروں پر۔

عربوں کی بری اور بحری تجارت

پرانی دنیا میں عرب ہی ایک ایسی قوم تھی جو بحری اور بری تجارت میں بڑی ماہر اور مشاق تھی۔ مشرق میں فارس، سندھ، گجرات، کرناٹک، ملیبار، سراندیپ اور ان تمام جزیروں کے سواحل جو لنکا اور چین کے درمیان واقع ہیں، عربوں کی تجارتی جولان گاہ تھے۔ مغرب میں فینقی عربوں نے بحر متوسط کے چاروں کناروں پر افریقہ، ہسپانیہ، فرانس، اطالیہ، یونان، بلقان، اناطولیہ، شام وغیرہ پر تجارتی اور ان میں سے بعض مقامات پر سیاسی قبضہ جما رکھا تھا۔

عرب قوم کی ستاروں کے ساتھ دلچسپی

عرب جیسی سیلانی قوم کو ستاروں کے ساتھ خاص طور پر دلچسپی تھی۔ بلا مبالغہ ان کی نصف زندگی صحرا اور بیابانوں کے لق و دق ریتیلے میدانوں اور سمندر کی بے پایاں سطحوں پر اختر شماری میں صرف ہوتی تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ عربوں کو خاص طور پر خطاب کرکے فرماتا ہے "ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ۹ اور ہم نے ان کے لئے اس جیسی اور چیزیں پیدا کی ہیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں" ⑩ ف۳۶۔ "اور وہی ہے جس نے دریا کو کام میں لگا رکھا ہے تاکہ تم اس میں سے (مچھلیاں نکال کر ان کا) تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے گہنا (مونگا موتی) نکالو جن کو تم پہنتے ہو۔ اور کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ اس میں (اسے) پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں، اور تاکہ تم اس کا فضل (یعنی اپنی روزی) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ⑤ اور اس نے زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ تمہیں لے کر جھک نہ پڑے، اور ندیاں اور راستے تاکہ تم راہ پاؤ ۱۵ اور (بھی) علامتیں (رکھیں) اور ستاروں سے (بھی) لوگ راستہ پاتے ہیں ⑦ اور اگر اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان کو گن نہ سکو۔ بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے" ⑨ نحل۔

سورج اپنے محور پر گھومنے کے علاوہ اپنے مدار پر بھی گردش

ف ۱۸۔ سورج کی حرکت۔ "اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہیگا" ⑥ ف۳۹۔ "اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک وقت مقرر تک چلتا

کرتا رہتا ہے

رہیگا" (ے) (ف۵۵) "اور سورج ہے کہ اپنے ٹھکانے پر چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب علم والے کی (ٹھیرائی ہوئی) تقدیر ہے" (۹) (ف۵۳)۔

ایک زمانہ تک ہیئت دانوں کا خیال تھا کہ سورج اور تمام ستارے جو سورج کی طرح اپنا جدا گانہ نظام رکھتے ہیں، ثوابت ہیں یعنے اپنے اپنے مقام پر ساکن ہیں، سیاروں کی طرح حرکت نہیں کرتے بلکہ اپنے محور ہی پر گھومتے رہتے ہیں۔ مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ستارے بھی بڑی تیزی کے ساتھ اپنے مقررہ راستوں پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہر روشن آفتاب کی ایک منزل مقصود ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ منزل کہاں ہے۔

ستارے بھی اپنے مقررہ راستوں پر آگے بڑھ رہے ہیں

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجاست ؛ ایں قدر ہست کہ بانگ جرسے می آید

ہر ستارہ کسی نہ کسی مرکز کے گرد گردش کر رہا ہے، اور ان تمام ستاروں کے مجموعہ کا بھی کوئی نہ کوئی مرکز ہے۔ ہمارا سورج بھی اپنے سیاروں، دمدار ستاروں اور ٹوٹنے والے تاروں کے قبیلوں کو اپنے ساتھ لئے ہوئے کسی مقام کی طرف یا اس کے گرد اگرد دوڑا چلا جا رہا ہے۔ سورج کی یہی چال ہے جس کا مذکورہ بالا آیتوں میں ذکر ہوا ہے۔

"سماء"

ف۱۹ ۔ سات آسمان ۔ لغت میں سماء کے متعدد معنے بیان ہوئے ہیں جن میں بادل، افق، بلندی، مکان کی چھت سائبان، گھوڑے کی پیٹھ زیادہ مشہور معنے ہیں۔ یہ نیلا نیلا گنبد بھی جس کے نیچے ہم بستے ہیں، ایک طرح کا سائبان ہے، اس لئے اس کو بھی سماء یعنے آسمان کہا گیا ہے۔ وہ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ا (وہ تم پر برستا ہوا بادل بھیجیگا" (۱۱) (ف۱۵) میں سماء کے معنے بادل کے ہیں۔ جہاں کہیں سماء سے پانی برسانے کا بیان ہوا ہے وہاں سماء کے معنے بادل بھی ہو سکتے ہیں اور آسمان بھی کیونکہ اسی سمت سے پانی برستا ہے۔

دو دن میں زمین کی پیدائش
دو دن میں زمین کی سب چیزیں بنائی گئیں
دو دن میں سات آسمان بنائے گئے
آسمان دھویں سے بنائے گئے
آسمان کو ستاروں سے زینت دی گئی

"جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا، (۱) اور اس نے اس میں اس کے اوپر پہاڑ رکھ دئے اور اس میں برکت دی اور اس میں اس کی غذائیں ٹھیرائیں چار دن میں... (۲) پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا، پھر اس کو اور زمین کو فرمایا کہ آؤ تم دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے۔ دونوں نے کہا ہم خوشی سے آئے (۳) پھر ان کے دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی کی اور ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں (یعنے ستاروں) سے زینت دی اور حفاظت کی۔ یہ غالب جاننے والے کی (ٹھیرائی ہوئی) تقدیر ہے" (۴) ف۹

ان آیات سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں:۔ ۱۔ سب سے پہلے زمین دو دن میں پیدا کی گئی پھر دو دن میں پہاڑ اور زمین کی سب چیزیں بنائی گئیں اور زمین کا گورکھ دھندا چار دن میں ختم ہو گیا۔ ۲۔ اس کے بعد دو دن میں سات آسمان بنائے گئے۔ ۳۔ آسمان دھویں سے بنائے گئے۔ ۴۔ ہر آسمان کو اس کا کام بتا دیا گیا یعنے اس کو اس کے کام پر لگا دیا گیا۔ ۵۔ دنیا کے آسمان کو چراغوں یعنے ستاروں سے زینت دی گئی۔ دھویں کو اور زمین کو اللہ کا یہ فرمانا کہ "آؤ تم دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے" اور ان دونوں کا جواب دینا کہ "ہم خوشی سے آئے" اور پھر دھویں سے سات آسمانوں کا بنایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ساتوں

ساتوں آسمانوں کا تعلق نظام شمسی سے ہے

آسمانوں کی پیدائش اس نظام سے علاقہ رکھتی ہے جس کا اہم ترین رکن زمین ہے۔ اللہ نے سورج اور چاند کو زمین والوں کا خدمت گذار بنا دیا اور ان کے اثر سے اور زمین کی فطری قوت سے " زمین میں اس کی غذائیں تجویز کر دیں "۔

دھواں

جب ایک مادی چیز ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتی ہے تو اس کے خفیف ترین ذرّے غبار بن جاتے ہیں مثلاً لکڑی جل کر کوئلہ بنتی ہے تو اس کا غبار ہوا میں مل کر دھواں بن جاتا ہے۔ دھوئیں میں بڑا جز ہوا کا ہوتا ہے، اس سے ہوا کو نکال دیا جائے تو جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ بالکل لطیف ہوتا ہے جب بخارات کے مادہ نے منجمد ہو کر مختلف کروں کی شکل اختیار کر لی تو خلا میں جو دھواں سا باقی رہ گیا تھا اسی سے ساتوں آسمان بنائے گئے' اسی لئے وہ ٹھوس نہیں ہیں۔

ہر آسمان میں اس کے کام کی وحی کرنے سے کیا مراد ہے

اللہ نے ہر آسمان میں اس کا کام وحی کر دیا تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس آسمان میں جتنے اجرام فلکی ہیں ان کو ان کا کام بتا دیا اور ان کو کام پر لگا دیا۔

تہ بہ تہ آسمان
آسمانوں میں چاند اور سورج

اللہ فرماتا ہے "کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ (طبقاً طبق) پیدا کئے ⑮ اور چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا" ⑯ ف ۷۱۔ یہاں اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان کو دیکھو اور عجائبات قدرت پر غور کرو۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے " جس نے سات آسمان تہ بہ تہ پیدا کئے۔ تم رحمان کی آفرینش میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے۔ پھر نظر پھراؤ کیا کچھ فتور دیکھتے ہو ③ پھر بار بار نظر پھراؤ (تمہاری) نظر ناکام ہو کر تمہاری طرف لوٹ آئیگی اور وہ تھکی ہاری ہوگی" ④ ف ۶۷۔

سات آسمانوں سے سات سیاروں کے فلک مراد ہیں

ایک کاغذ پر سورج کا مرکزی نشان بنا کر اس کے گرد ساتوں سیاروں کے مدار کے حلقے کھینچے جائیں اور پھر ان حلقوں پر ایک ایسا خط مستقیم بنایا جائے جو اس نقطہ پر ہو کر گزرے جہاں کرۂ زمین ہے تو ایسا معلوم ہوگا کہ کرۂ زمین کے اوپر سات گنبد ایک کے بعد ایک قائم ہوئے ہیں اور ہر گنبد ایک سیارہ کا فلک ہے۔ سورہ نبا (۷۸) میں ہے "ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (شداد) بنائے" ⑫ ف ۷۸ اور سورۂ مومنون (۲۳) میں ہے "البتہ ہم نے تمہارے اوپر سات راستے (طرائق) بنائے اور ہم بنانے میں بے خبر نہ تھے" ⑰ ف ۲۳ یہ راستے سیاروں کے گردشی مدار ہیں۔ سورۂ ذاریات (۵۱) میں اللہ نے "راستوں والے آسمان" (سماء ذات الحبک ⑦ ف ۵۱) کی قسم کھائی ہے۔
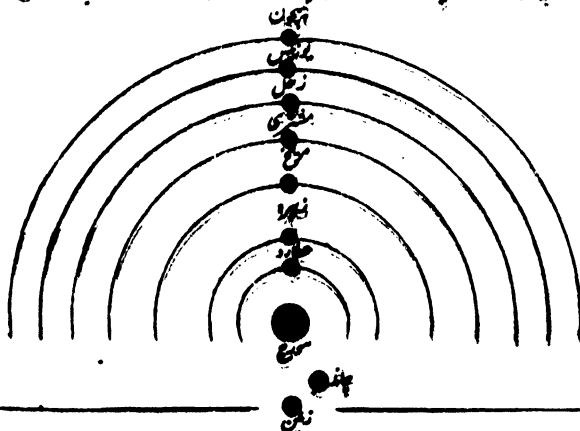
دو نئے سیاروں کی دریافت ہونے سے پہلے دو فلک چاند اور سورج سے منسوب تھے

سات سیاروں میں سے پانچ سیارے پہلے ہی سے معلوم تھے مگر دو سیارے، جو جسامت کے لحاظ سے سوائے مشتری کے باقی تمام سیاروں سے بڑے ہیں، پچھلی دو صدیوں میں دریافت ہوئے ہیں۔ ان کے دریافت ہونے سے پہلے بھی آسمانوں کے سات طبق مسلم تھے جن میں سے دو چاند اور سورج سے منسوب تھے۔

ف ۲۰۔ فلک "اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا، سب (اپنے اپنے) فلک میں تیر رہے (یسبحون) ہیں" ④ ف ۲۸۔

فلک

فلک کے معنے گھیرے کے ہیں۔ یہ جو نیلا نیلا گنبد سا نظر آتا ہے اس کو اس لئے فلک کہتے ہیں کہ یہ گھیرے کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ مذکورہ آیت سے فلک کی حقیقت صاف ظاہر ہو جاتی ہے یعنے جس وسیع پھیلاؤ میں سورج، چاند اور دوسرے اجرامِ فلکی تیر رہے ہیں وہی فلک ہے۔ اسی لئے ضحاک وغیرہ کے نزدیک فلک کے معنے مدار یعنے گھومنے کی جگہ کے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورج، چاند اور ہر ایک سیارہ کا ایک ایک فلک یعنے گھیرا یا مدار ہے جس میں وہ گردش کرتا رہتا ہے۔

بُرج

ف ۲۱۔ بُرج۔ برج کے معنے ظاہر مرتفع کے ہیں۔ گنبد کو اسی لئے برج کہا جاتا ہے کہ وہ ظاہر مرتفع ہوتا ہے۔ سورۂ نساء (۷۸) کی ایک آیت میں ہے "جہاں کہیں تم ہو گے موت تمہیں آ لیگی خواہ تم مضبوط گنبدوں (بروج) میں ہو" ② غ۔ بڑے ستاروں کو بھی بروج کہتے ہیں کیوں کہ یہ ظاہر اور روشن ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابن عباسؓ، مجاہدؒ، ضحاکؒ، حسنؒ، قتادہؒ اور سدیؒ کا قول ہے۔ قرآن کی اس آیت میں کہ "البتہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو (یعنے آسمان کو یا ان کو یعنے بروج کو) سجایا" ① ف ۲۴ بروج سے ستارے مراد ہو سکتے ہیں کیوں کہ ایک اور جگہ ہے "ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں کی زینت سے سجایا" ⑥ ف ۲۵

ستاروں کے اجتماع کو برج کہتے ہیں۔

اس معنے کے لحاظ سے بروج سے مراد آسمان کے وہ مقامات ہیں جہاں چند ستاروں کے اجتماع سے مختلف شکلیں بن گئی ہیں۔ یہ بارہ برج ہیں جن میں سے سورج اور چاند گزرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے "بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں (یعنے آسمان میں یا ان میں یعنے بروج میں) چراغ (یعنے سورج) اور چمکتا ہوا چاند بنایا" ① ف ۲۲۔ ایک جگہ اللہ نے "برجوں والے آسمان" (سَمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ) کی قسم کھائی ہے ف ۲۳۔

بارہ برج حسبِ ذیل ہیں:-

بارہ برج
۱۔ برجِ حمل

۱۔ **حمل** جو ان مینڈھے کو کہتے ہیں۔ آسمان کے ایک حصہ میں تئیس (۲۳) ستاروں کے جمع ہو جانے سے مینڈھے کی سی شکل بن گئی ہے جس کا سر مشرق کی طرف اور دم مغرب کی طرف ہے۔ آسمان کے اس حصہ کو برجِ حمل کہتے ہیں۔

۲۔ برجِ ثور

۲۔ **ثور** کے معنے بیل کے ہیں۔ ایک جگہ بتیس (۳۲) ستارے بیل کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں جس کا سر مشرق کی طرف اور دم مغرب کی طرف ہے، اس کو برجِ ثور سے موسوم کیا گیا ہے۔

ع حسنؒ کے نزدیک یسبحون کے معنے "گردش کرنے" یا "دورہ کرنے" کے ہیں۔

۳۔ جوزا۔ جوز جوڑی کو اور جوزا ان دو انسانوں اور دو جانوروں کو کہتے ہیں جو جڑواں پیدا ہوئے ہوں۔ اٹھارہ (۱۸) ستارے دو جوڑے ہوئے آدمی کی شکل میں جمع ہو گئے ہیں اس لئے اس کو برج جوزا کہا جاتا ہے۔ ۳۔ برج جوزا

۴۔ سرطان۔ نو (۹) ستاروں کے اجتماع سے کیکڑے کی شکل بن گئی ہے اس لئے اس کا نام برج سرطان رکھا گیا ہے۔ ۴۔ برج سرطان

۵۔ اسد شیر کو کہتے ہیں ایک جگہ ستائیس (۲۷) ستارے شیر کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس لئے اس کو برج اسد کہا جاتا ہے۔ ۵۔ برج اسد

۶۔ سنبلہ خوشہ کو کہتے ہیں چھبیس (۲۶) ستاروں کے اجتماع سے ایک ایسی عورت کی شکل بن گئی ہے جس کے ہاتھ میں ایک خوشہ ہے اور جس کا سر اسد کی دم کی طرف اور پاؤں میزان کی جانب ہیں۔ اس مناسبت سے یہ بُرج سنبلہ کہلاتا ہے۔ ۶۔ برج سنبلہ

۷۔ میزان کے معنے ترازو کے ہیں ایک جگہ آٹھ (۸) ستارے ترازو کی شکل میں واقع ہوئے ہیں اس لئے اس کو برج میزان کہا جاتا ہے۔ ۷۔ برج میزان

۸۔ عقرب۔ بچھو کو کہتے ہیں۔ اکیس (۲۱) ستاروں کے جمع ہو جانے سے بچھو کی شکل بن گئی ہے، جس سے اس کو برج عقرب کا نام دیا گیا ہے۔ ۸۔ برج عقرب

۹۔ قوس کے معنے کمان کے ہیں اکتیس (۳۱) ستارے ایک ایسے آدمی کی شکل میں جمع ہو گئے ہیں جس کے ہاتھ میں کمان اور کمان میں تیر لگا ہوا ہے۔ اس کو بُرجِ قوس کہتے ہیں۔ ۹۔ برج قوس

۱۰۔ جدی بھیڑ کے چھوٹے بچے کو کہتے ہیں۔ اٹھائیس (۲۸) ستاروں کے جمع ہو جانے سے یہ شکل بن گئی ہے، اس لئے یہ برج جدی کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۰۔ برج جدی

۱۱۔ دلو ڈول کا نام ہے۔ بیالیس (۴۲) ستارے مل کر ایک ایسے مُرد کی شکل بن گئے ہیں جس کے ہاتھ میں ڈول ہے۔ یہی برج دلو کی وجہ تسمیہ ہے۔ ۱۱۔ برج دلو

۱۲۔ حوت مچھلی کو کہتے ہیں۔ چھبیس (۲۶) ستارے مل کر دو ملی ہوئی مچھلیاں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک مچھلی کا سر دوسری مچھلی کی دم کی طرف ہے۔ اس کا نام بُرج حوت رکھا گیا ہے۔ ۱۲۔ برج حوت

و ۲۲۔ شہاب ثاقب۔ شہاب کے معنے روشن شعلے کے ہیں۔ سورۂ نمل (۲۷) میں ہے: "جب موسیٰ نے اپنے اہل سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں وہاں سے تمہارے پاس کچھ خبر لاؤنگا یا تمہارے پاس دہکتا ہوا شعلہ (شہاب) لاؤنگا تاکہ تم تاپو" ع۔ شہاب ثاقب ٹوٹنے والے تارے کو کہتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے بے شمار کُرے ہیں جو سورج کے گرد دوسرے سیاروں کی طرح گردش کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا قطر سوفٹ یا اس سے بھی زیادہ ہوگا مگر عموماً اس سے کم ہوتا ہے۔ زمین اکثر اپنے مدار پر گردش کرتی ہوئی شہاب ثاقب کے جھنڈوں میں سے ہو کر گزرتی ہے۔ چونکہ یہ کُرے بہت ہی چھوٹے ہیں اس لئے زمین اپنی کشش سے اُن کو ان کے مدار سے علٰحدہ کر کے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اس کشش کی وجہ سے یہ بہت ہی تیزی

شہاب

ٹوٹنے والا تارہ

کے ساتھ دوڑتے ہوئے زمین کے ہوائی کرہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ہوا سے ٹکراتے ہی ان میں سخت حرارت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ مشتعل ہو کر بھاپ یا دھوئیں کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں جب وہ ہوائی رگڑ سے مشتعل ہو جاتے ہیں تو ٹوٹتے ہوئے تاروں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ اکثر بھاپ یا دھواں بن کر ہوائی کرہ ہی میں غائب ہو جاتے ہیں مگر کبھی کبھی ان کے بعض ٹکڑے نیم سوختہ حالت میں زمین تک پہنچ بھی جاتے ہیں۔ یہ ٹکڑے ٹھوس اور وزن دار ہوتے ہیں۔

تاروں کے ٹوٹنے کی کیفیت

سنگ شہابی

ان اجسام کو سنگ شہابی کہتے ہیں۔ ان میں سے اکثر متوسط گیند کے برابر ہوتے ہیں اور بعض بہت بڑے بھی ہوتے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں ایک سنگ شہابی ہے جس کا طول سات آٹھ فٹ ہے، لندن کے عجائب خانہ میں جو سنگ شہابی ہے اس کا وزن قریباً سو من ہے کعبہ کا حجر اسود بھی سنگ شہابی کی قسم کا ہے۔

حجر اسود

کبھی کبھی بڑے بڑے شہاب زور کی آواز کے ساتھ پھٹتے ہیں۔ گذشتہ صدی میں ایک بڑا شہاب نارمنڈی میں بڑے زور سے پھٹا تھا اور اس میں سے ہزاروں گرم پتھر نکل کر کئی کئی میل تک پھیل گئے تھے۔

چوبیس گھنٹوں میں دو کروڑ سے زیادہ تارے ٹوٹتے ہیں

ہیئت دانوں نے اندازہ لگایا ہے کہ ہر روز چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں دو کروڑ سے زیادہ تارے ٹوٹتے ہیں۔ یہ گویا آسمانی لوگوں کا متواتر طوفان ہے۔ اگر زمین کے گرد ہوائی کرہ، جو ان بے شمار اجسام کو اپنے میں جذب کر لیتا ہے، نہ ہوتا تو اس گولہ باری سے زمین کا بھرکس نکل جاتا۔

شہاب کی غرض وغایت

فاضل ہیئت دانوں کا قول ہے کہ گو ہم نہیں جانتے کہ ان ٹوٹنے والے تاروں کی اصل غرض وغایت اور منفعت کیا ہے لیکن یہ کہ سکتے ہیں کہ ان کی بھی کوئی نہ کوئی غرض وغایت ضرور ہے۔ ایک غرض تو اللہ نے قرآن میں بیان فرما دی ہے، "ابتہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے اس کو سجایا ① اور ہر شیطان مردود سے اس کی حفاظت کی ② مگر جو چوری سے کچھ سن لے تو چمکتا ہوا انگارا (شہاب) اس کے پیچھے ہو لیتا ہے" ③ ۲۴۔

زمین اور زمین کے ہوائی غلاف کے ماسوا اور جو کچھ ہے وہ آسمان ہی آسمان ہے۔ انسان نے اللہ کی دی ہوئی عقل سے آسمان کی چیزوں کا جو علم حاصل کیا ہے وہ بہت ہی کم اور محدود ہے۔ آسمان کی کچھ باتیں اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ سے بھی انسان کو بتا رہا ہے۔ اس پر بھی اگر لوگ علم کے ان دو ذرائع یعنی عقل اور وحی کو چھوڑ کر اٹکل پچو خیالی گھوڑے دوڑانے لگیں، شیاطین کی وساطت سے اسرار غیبی کی جو اللہ کے پاس محفوظ ہیں ٹوہ لگانا چاہیں اور جھوٹے اور باطل "علم" سے لوگوں کو دھوکا دیں اور گمراہ کریں تو ان شیاطین الانس والجن کی یہی سزا ہے کہ "وہ ہر طرف سے مار کر بھگائے جائیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہو (اور) چمکتا ہوا انگارا ان کے پیچھے ہو لے" ⑩ ۲۵۔

آسمانی باتوں کا علم

آسمانی باتوں کا جو کچھ علم اللہ انسانوں کو بذریعہ وحی پہنچانا چاہتا تھا وہ آخری مرتبہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پہنچا دیا گیا۔ اس سے جنوں میں کھلبلی پڑ گئی اور وہ لگے کہنے "ہم نے آسمانوں کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ⑨ اور یہ کہ ہم اس کی بیٹھنے کی جگہوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے

تے۔ مگر جو کوئی اب سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے شعلہ تیار پاتا ہے (۱۰) اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کے ساتھ جو زمین میں ہیں برائی کا ارادہ ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے"۔ (۱۱) ف۲۶۔

عرش

ف۲۳۔ عرش۔ عرش کے معنے چھت کے ہیں۔ سورۂ بقرہ ۸ میں ہے "کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا کہ گذرا ایک شہر پر اور وہ گرا پڑا تھا اپنی چھتوں (عروشہا) پر" (۲) ع۔ باغوں میں ٹٹیاں ہوتی ہیں جن پر بیلیں چڑھائی جاتی ہیں۔ ان ٹٹیوں کو بھی عرش یعنے چھت کہتے ہیں۔ سورۂ کہف ۶۶ میں ہے "اور وہ (باغ) اپنی ٹٹیوں (عروشہا) پر گرا پڑا تھا" (۱۱) ع۔ تخت کو بھی عرش کہتے ہیں کیوں کہ وہ بھی مسقف ہوتا ہے۔ "ہد ہد نے سلیمان سے کہا) میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ان پر بادشاہت کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میسر ہے اور اس کے یہاں ایک بڑا تخت (عرش عظیم) ہے" (۹)۔ اسی رکوع کی بارھویں آیت میں ہے "اللہ! نہیں کوئی خدا سوائے اس کے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے" (۱۲) ع نمل ۴۷۔

کرسی

لفظ کرسی کے معنے بھی تخت کے ہیں۔ سورۂ ص ۳۵ میں ہے "ہم نے سلیمان کی آزمایش کی اور ان کے تخت (کرسی) پر ایک دھڑ لا ڈالا" (۸) ع۔ قرآن میں صرف ایک جگہ اللہ کے تخت کو کرسی کہا گیا ہے۔ "اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے" (۲) ع بقرہ ۸۰۔

اللہ کا تخت

قرآن میں چار جگہ (۱) ف۱۴ (۱۵) ف (۳) ف (۳) ف) اس مضمون کی آیتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین، آسمان اور ساری کائنات کے پیدا کرنے کے بعد عرش پر جا بیٹھا اور تدبیر امور میں لگ گیا۔ سلاطین جب ممالک فتح کر کے ان پر اپنی حکومت قائم کر لیتے ہیں تو پھر تخت پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگتے ہیں۔ تمام جہانوں پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا ایک نشان عرش یا تخت ہے۔ یہ محاورہ کی بات ہے ورنہ وہ تو ہر کہیں موجود ہے، زماں، مکاں، جہت وغیرہ ہر قسم کے قیود سے مبرا ہے۔

اللہ کا عرش پانی پر

اب "اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے" مگر آسمان اور زمین اور ساری کائنات کی پیدائش سے پہلے "اس کا عرش پانی پر تھا" ف۳۔ توراۃ کہتی ہے "ابتدا میں خدا نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا (۱) اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی (۲) ب ۱"۔ پیدائش جس مادہ سے کائنات کی تخلیق ہوئی ہے وہ آفرینش عالم سے پہلے رقیق اور سیال تھا۔ اس کو پانی ہی کہنا چاہیے۔ "ہم نے پانی سے تمام جاندار چیزیں بنائیں" ف۲۸

قیامت کے دن اللہ کا تخت

جب دنیا کا خاتمہ ہو جائیگا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے اپنے رب کے سامنے حاضر ہونگے اس دن اللہ ہی اللہ کی بادشاہت ہوگی "اور فرشتوں کو دیکھوگے کہ عرش کے اردگرد احاطہ کئے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہونگے اور لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب ہے (تمام) جہانوں کا" (۵) ف۳۱ "وہ جو عرش کو اٹھائے ہیں اور جو کوئی اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں" (۷) ف۳۲ "اور تمہارے رب

کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے"

ف ۲۴۔ مشرقین و مغربین۔ قرآن میں بعض جگہ "مشارق و مغارب" یعنے مشرقوں و مغربوں اور بعض جگہ "مشرقین و مغربین" یعنے دو مشرقوں اور دو مغربوں فرمایا گیا ہے، اس سے سورج کے وہ مقاماتِ طلوع و غروب مراد ہیں جو موسمِ سرما اور موسمِ گرما میں بدلتے رہتے ہیں۔

محور پر زمین کی روزانہ گردش
سورج کے گرد سالانہ دورہ
خطِ استوا
۲۱ مارچ کو دن اور رات برابر ہوتے ہیں
خطِ سرطان
۲۱ جون سب سے بڑا دن ہے

زمین اپنے محور پر ہر چوبیس (۲۴) گھنٹوں میں ایک دورہ ختم کر لیتی ہے۔ اس روزانہ گردش کے علاوہ زمین کی ایک سالانہ حرکت بھی ہے جو وہ سورج کے گرد کرتی ہے۔ ۲۱ مارچ کو خطِ استوا یعنے وہ خیالی خط جو زمین کے گرد اس کے بیچوں بیچ کھینچا ہوا ہے اور جو اس کو دو نصف کروں میں تقسیم کرتا ہے، عین سورج کے مقابل ہوتا ہے۔ اس روز ہر جگہ دن اور رات برابر بارہ بارہ گھنٹوں کے ہوتے ہیں۔ پھر شمالی نصف کرہ ہر روز تھوڑا تھوڑا سورج کی جانب جھکتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ۲۱ جون کو خطِ سرطان جو خطِ استوا سے $23\frac{1}{2}$ درجے شمال کی طرف واقع ہے ٹھیک سورج کے مقابل ہوتا ہے۔ یہ شمالی حصہ کے رہنے والوں کے لئے بڑے سے بڑا دن ہوتا ہے کیونکہ خطِ سرطان کے پاس زمین کی گولائی خطِ استوا کے پاس کی گولائی سے کم ہے، اس لئے دن کا بڑا حصہ سورج کے سامنے رہتا ہے۔ جس قدر شمال کی طرف بڑھتے جاؤ گے خطوطِ عرض بلد چھوٹے ہوتے جائینگے، اس لئے دن

شمالی قطب پر چھ مہینے کا دن

بڑا ہوتا جائیگا۔ شمالی قطب کے قرب و جوار میں چھ ماہ تک سورج لگاتار دھندلا دھندلا نظر آتا رہتا ہے، اور وہاں چھ مہینے کا دن ہوتا ہے۔

۲۱ جون کے بعد زمین شمال کی طرف جھکنے لگتی ہے تو سورج جنوب کی طرف ہٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے

۲۳ ستمبر کو دن اور رات برابر ہوتے ہیں
موسمِ گرما
خطِ جدی
۲۲ دسمبر سب سے چھوٹا دن ہے
موسمِ سرما
شمالی قطب پر چھ مہینے کی رات

یہاں تک کہ ۲۳ ستمبر کو پھر خطِ استوا عین سورج کے مقابل آجاتا ہے۔ ۲۱ مارچ سے ۲۳ ستمبر تک چھ مہینے شمالی نصف کرہ میں موسمِ گرما کے ہوتے ہیں۔ پھر سورج ہٹتے ہٹتے ۲۲ دسمبر کو خطِ جدی کے مقابل پہنچتا ہے تو جنوبی حصہ میں ۲۲ دسمبر سب سے بڑا دن ہوتا ہے اور شمالی حصہ میں، جو اس وقت سورج سے بہت ہٹا ہوا ہوتا ہے، سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ جنوبی حصہ میں یہ گرمیوں کا زمانہ ہے اور شمالی حصہ میں سردیوں کا، شمالی قطب میں چھ مہینے تک رات رہتی ہے اور جنوبی قطب میں چھ مہینے تک دن۔

قرآن کی صداقت

طلوع اور غروبِ آفتاب کے ان تغیرات و اختلافات کے لحاظ سے جو مقام آج مشرق یا مغرب ہوگا وہ کل مشرق یا مغرب نہ رہیگا، بلکہ کل سورج اس مقام سے ہٹ کر نکلیگا اور ڈوبیگا جس مقام سے وہ آج نکلا اور جہاں وہ ڈوبا تھا۔ قرآن میں صداقت کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے، اگر صرف مشرق و مغرب کہہ دیا جاتا تو یہ حقیقت کے خلاف ہوتا۔

قرآن میں زمین کا جغرافیہ

ف ۲۵۔ زمین۔ اس باب میں جو آیتیں نقل ہوئی ہیں ان میں اللہ نے زمین کا پورا پورا جغرافیہ بیان فرما دیا ہے۔ جنگلوں، بیابانوں، میدانوں اور پہاڑوں کے بنانے، پہاڑوں میں طبقوں اور گھاٹیوں کے پیدا کرنے کی اغراض اور مصلحتیں بھی ارشاد فرمادی ہیں۔ کشادہ راستوں کا بھی ذکر ہے، بری اور بحری سفر کے ذرایع بھی مذکور ہیں، غرض کہ تقریباً تمام ضروری باتوں کا بیان ان آیتوں میں موجود ہے۔

ہر چیز کی بقا ہوا اور پانی پر منحصر ہے

زمین کی نشوونما والی چیزوں کی سرسبزی اور جاندارں کی بقا ہوا اور پانی پر منحصر ہے۔ اس لئے یہ دونوں عناصر قرآن میں مختلف جگہ مختلف پیرایوں میں بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ مذکور ہیں۔ چنانچہ

نوٹ۔ زمین کے کرہ کا نقشہ "کشاف الہدیٰ" میں دیکھو۔

ہوائی غلاف نہ ہونے کی وجہ سے وہ بالکل غیر آباد اور سنسان ہے ۔ وہاں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے ۔ اس کی خاکی سطح اس قدر ویران اور خشک ہے کہ وہاں نہ تو نباتات کی قسم سے کوئی چیز ہے اور نہ کوئی سانس لینے والی مخلوق ہے ۔ اس کے برخلاف زمین کو دیکھو کہ اللہ "ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوش خبری دیتے ہوئے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں ہم اس کو ایک مردہ بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں، پھر اس سے ہم پانی برساتے ہیں پھر ہم اس سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں" ⑦ "اور رات اور دن کے الٹنے میں اور اس میں جو اللہ آسمان سے رزق اتارتا ہے پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے پیچھے زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے ہیر پھیر میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں" ⑤ ف۲۱ ۔

ہواؤں کا کام

ہواؤں کی شان

ہواؤں کی بھی کیا شان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بطور گواہ پیش فرماتا ہے "قسم ہے اڑا کر بکھیرنے والیوں کی پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی پھر نرمی سے چلنے والیوں کی پھر کام کے بانٹنے والیوں کی کہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ یقیناً سچ ہے" ⑤ ف۲۲ ۔

پانی کی سربراہی کا سامان اور اس کی کیفیت

اللہ تعالیٰ پانی کی اس طرح سربراہی کرتا ہے کہ پہلے تو "اس نے اس (آسمان) کو بنایا ① اس کا اونچان بلند کیا پھر اسے ٹھیک کیا ② اور زمین کو اس کے بعد بچھایا ③ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ④ اور پہاڑوں کو اس پر گاڑ دیا ⑤ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لئے" ⑦ ف۲۳ ۔ پھر سورج کی حرارت سے پانی سے بخارات پیدا ہوتے ہیں، ہوا ان بخارات کو اڑاتی ہے جو اوپر جا کر بادل بن جاتے ہیں ۔ بادل ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں تو پانی برستا ہے ۔ بخارات زیادہ منجمد ہو جاتے ہیں تو اولے بن کر گرتے ہیں ۔ بادل زور سے ٹکراتے ہیں تو گرج کی آواز سنائی دیتی ہے ۔ بادلوں کی باہمی رگڑ سے بجلی پیدا ہوتی ہے جس کی چمک، کڑک اور اثر سے ہم خوب واقف ہیں "ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے ساتھ پانی اتارا پھر اس کو زمین میں ٹھہرائے رکھا اور ہم اس کے (اڑا) لے جانے پر (بھی) قادر ہیں" ⑱ ف۲۴ "کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ بادل کو چلاتا ہے، پھر اسے اکٹھا کرتا ہے، پھر اسے تہ بستہ کرتا ہے ۔ پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے نکلتا ہے، اور وہ آسمان سے، ان (بادلوں کے) پہاڑوں سے جو اس (آسمان) میں ہیں اولے برساتا ہے، پھر ان کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کو روک لیتا ہے ۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کے نور) کو اچک لے جائے" ④ ف۲۵ ۔ پانی ندیوں اور نالوں میں بہہ کر ساری زمین کو سیراب کرتا ہے، کنوؤں اور تالابوں میں جمع ہوتا ہے تو اسے لوگ خود بھی پیتے ہیں اور اپنے مویشی کو بھی پلاتے ہیں ۔ پانی سے ہر قسم کے درخت، پودے، گھاس، پھول، پھل اگتے ہیں جن کو آدمی اور چرند اور پرند مزے لے کر کھاتے ہیں ۔

ف۲۶ ۔ انسان اور ساری کائنات ۔ "اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اسی نے اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں" ② ف۲۷

آسمان، زمین اور ساری کائنات پر غور و فکر

حضرت بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی اذان سنانے آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ حضور اکرمؐ رو رہے ہیں ۔ بلالؓ رونے کا سبب دریافت کرتے ہیں تو ارشاد ہوتا ہے کیوں نہ روؤں جب کہ آج رات مجھ پر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ کا نزول

ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا بدبخت ہے وہ شخص جو اس آیت کو پڑھے اور غور نہ کرے۔ؑ

مذکورہ آیت اور اس کے بعد کی آیت کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔ "بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے بدلنے میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے۔ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے رب تو نے اسے بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" (۳: ۱۹۱)۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے "ایک مرتبہ میں اپنی خالہ میمونہؓ کے ہاں رات کو رہ گیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اپنے گھر والوں سے باتیں کرنے کے بعد سو گئے۔ جب رات کا آخری ثلث حصہ رہ گیا تو اٹھ بیٹھے، آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور آیت اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ آخر تک پڑھی۔ؑ

اگر انسان آسمانوں پر اور ان سب چیزوں پر جو آسمانوں میں ہیں اور زمین پر اور ان سب چیزوں پر جو زمین میں ہیں غور کرے اور ان کی خلقت اور غرض و غایت کی ٹوہ لگائے تو اس کو معلوم ہوگا کہ یہ ساری کائنات اس کام پر لگی ہوئی ہے جس پر اللہ نے اس کو لگا رکھا ہے۔ جب کائنات کی ہر ایک چیز چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی، جان دار ہو یا بے جان، اپنی تقدیر کی تکمیل میں لگی ہوئی زبان حال سے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے تو بھلا انسان ضعیف البنیان جو ان تمام چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے، بلکہ یہ سب چیزیں اسی کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہیں، کس طرح اور کیوں کر اپنے خالق کی پاکی کے اقرار حالی و لسانی میں قاصر اور اپنی پیدائش کی غرض و غایت کی تکمیل میں غافل رہ سکتا ہے؟　　　انسان

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند　　تا تو نانے بکف آری و بہ غفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار　　شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

عہ اتقان نوع ۳، بہ روایت حضرت عائشہؓ بہ حوالہ ابن حبانؒ، ابن المنذرؒ، ابن مردویہؒ، ابن ابی الدنیاؒ۔ عہ بخاری کتاب التفسیر باب ان فی خلق السموٰت

باب۔ آدمؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رکوع ۵ سورۂ ص ۳۵

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ①

(اے محمد لوگوں سے) کہہ دو کہ میں فقط ڈرانے والا ہوں۔ اور نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ واحد (و) زبردست کے ①

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ②

(وہ) رب (ہے) آسمانوں اور زمین کا اور اس کا جو ان کے درمیان ہے، غالب، بخشنے والا ②

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ③

کہو یہ ایک عظیم الشان خبر ہے ③

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ④

(مگر) تم اس سے مونہ پھیر رہے ہو ④

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ⑤

مجھے کچھ علم نہیں اعلیٰ سرداروں کا جب وہ جھگڑتے تھے ⑤

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ⑥

میری طرف سوائے اس کے کچھ وحی نہیں کی جاتی کہ میں صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ⑥

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ⑦ — انسان مٹی سے بنایا گیا

جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں ⑦

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ⑧ — اللہ نے انسان میں اپنی روح پھونکی

تو جب میں اس کو ٹھیک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ⑧

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ⑨ — فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا

تو فرشتوں نے کل کے کل اکٹھے سجدہ کیا ⑨

اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ⑩ — ابلیس نے سجدہ نہیں کیا

مگر ابلیس اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا ⑩

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ⑪ — اللہ نے انسان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا

فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے اسے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو نے تکبر کیا یا تو بڑے لوگوں سے ہے ⑪

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫ — ابلیس نے کہا میں انسان سے بہتر ہوں کیوں کہ اللہ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا اور مجھ کو آگ سے

اس نے کہا میں اُس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ⑫

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ⑬ — اللہ نے ابلیس سے کہا اس سے نکل جا تو راندہ گیا

فرمایا تو اس سے نکل جا کیوں کہ تو راندہ گیا ⑬

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ⑭ — تجھ پر روز جزا تک لعنت ہے

اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک ہے ⑭

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ⑮ — ابلیس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی

کہا کہ رب! تو تو مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائیں گے ⑮

نوٹ۔ جو رکوع اس باب میں پورا نقل ہوا ہے اس کے شمار کے داہنی جانب ایسا نشان ؏ کیا گیا ہے۔

اس کو مہلت دی گئی

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۶﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۱۷﴾

فرمایا تو تو مہلت پانے والوں میں ہے[۱۶]
اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے ﴿۱۷﴾

ابلیس نے قسم کھائی کہ میں سب انسانوں کو گمراہ کرونگا

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۹﴾
قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۲۰﴾

کہا تو تیری عزت کی قسم میں سب لوگوں کو گمراہ کرونگا[۱۸]
سوائے تیرے بندوں کے جوان میں خاص کئے گئے ہوں ﴿۱۹﴾
فرمایا یہ حق ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں ﴿۲۰﴾

اللہ نے فرمایا تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سے جہنم کو بھردونگا

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۲۱﴾
قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۲۲﴾
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

میں ضرور جہنم کو بھردونگا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرینگے ﴿۲۱﴾
(اے محمدؐ لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۲﴾
یہ تو جہانوں کے لئے نصیحت ہے ﴿۲۳﴾
اور تم یقیناً اس کی خبر ایک مدت کے بعد جان لوگے ﴿۲۴﴾

سورۂ کہف ۶۶ ع ۷ ۵۰

آدم کو فرشتوں نے سجدہ کیا ابلیس نے سجدہ نہیں کیا ابلیس جن تھا ابلیس اور اس کی نسل کو دوست نہیں بنانا چاہیے وہ انسان کے دشمن ہیں۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۱﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ جن تھا سو اپنے رب کے حکم سے باہر نکل گیا۔ تو کیا تم اسے اور اس کی نسل کو دوست بناتے ہو مجھے چھوڑ کر حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کے لئے کیا ہی برا بدل ہے ﴿۱﴾

سورۂ حجر ۵۲ ع ۳ ۱۵

انسان سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے بنایا گیا۔ جان[۲۳] انسان سے پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا گیا تھا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۱﴾
وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲﴾
وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳﴾
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

اور ہم ہی نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ﴿۱﴾
اور جان[۲۳] کو ہم نے (اس سے) پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا ﴿۲﴾
اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں بشر کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں ﴿۳﴾
سو جب میں اس کو ٹھیک کروں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ﴿۴﴾

---

۲۳ "جان" ۴ میں ابلیس کو جن کہا گیا ہے اس آیت میں بھی جان سے مراد ابلیس ہے۔ سورۂ رحمٰن ۵۵ کے پہلے رکوع میں ہے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَاۗنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ اور اس نے جان کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾ جان کا لفظ جن یا ابلیس کے لئے فقط سورۂ رحمٰن اور سورۂ حجر میں آیا ہے اور کسی سورہ میں نہیں آیا اور فقط ان دو آیتوں میں جان کی آگ سے پیدائش کا ذکر ہے کسی اور جگہ جن کی پیدائش کا ذکر نہیں آیا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۵﴾
اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۶﴾
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۷﴾
قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۸﴾
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۹﴾
وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۰﴾
قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۱﴾
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۲﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۱۳﴾
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴﴾
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۵﴾
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۱۶﴾
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷﴾
وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۱۹﴾

تو فرشتوں نے کل کے کل اکٹھے سجدہ کیا ۵
مگر ابلیس۔ اس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو ۶
فرمایا اے ابلیس تجھ کو کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہوتا ۷
اس نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں سجدہ کروں ایک بشر کو جسے تو نے سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ۸
فرمایا تو اس سے نکل جا کیونکہ تو راندہ گیا ۹
اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک ہے ۱۰
کہا میرے رب تو تو مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائینگے ۱۱
فرمایا تو تو مہلت پانے والوں میں سے ہے ۱۲
اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے ۱۳
کہا میرے رب جیسا تو نے مجھے راستہ سے الگ کیا میں بھی انہیں زمین میں بہاریں دکھلاؤنگا اور ان سب کو گمراہ کرونگا ۱۴
سوائے تیرے بندوں کے جو ان میں سے خالص کئے گئے ہوں ۱۵
فرمایا یہ راستہ میری طرف سیدھا ہے ۱۶
جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ غلبہ نہیں مگر گمراہوں میں سے کوئی تیری پیروی کرے (تو کرے) ۱۷
اور بے شک ان سب کے وعدہ کی جگہ جہنم ہے ۱۸
اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازہ کے لئے ان میں سے ایک فرقہ بانٹا ہوا ہے ۱۹

فرشتوں نے انسان کو سجدہ کیا
ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا
ابلیس نے کہا کہ سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے بنائے ہوئے انسان کو میں سجدہ نہیں کر سکتا
اللہ نے کہا نکل جا تو راندہ گیا
تجھ پر لعنت ہے
ابلیس نے مہلت مانگی
مہلت دی گئی
ابلیس نے کہا جیسا تو نے مجھے راستے سے الگ کیا میں بھی لوگوں کو گمراہ کرونگا
اللہ نے فرمایا جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ غلبہ نہیں صرف گمراہ ہی تیری پیروی کرینگے
ان سب کے لئے جہنم کا وعدہ ہے

۷ ع سورۂ بنی اسرائیل

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۱﴾
قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾
قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اس نے کہا کیا میں سجدہ کروں اسے جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ۱
کہنے لگا بھلا دیکھ تو یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں سوائے تھوڑوں کے اس کی نسل کو اپنے بس میں کرونگا ۲
فرمایا جا پھر جو کوئی ان میں سے تیرے تابع ہوگا تو تمہاری سزا

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا ابلیس نے مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کہنے لگا کیا یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے میں اس کی نسل کو تھوڑوں کے سوا اپنے بس میں کرونگا
اللہ نے فرمایا جا

جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۳﴾

جہنم ہے، سزا (بھی) پوری پوری ﴿۳﴾

جس پر تیرا بس چل سکے اس کو اپنی آواز سے گمراہ کرے، ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لا، ان کے مال اور اولاد میں ساجھا لگا، ان سے دھوکے کے وعدے کر۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴﴾

اور ان میں سے جس کو تجھ سے (گمراہ کرنا) ہو سکے اپنی آواز سے گمراہ کرے اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے چڑھا لا اور ان کے مالوں اور اولاد میں ساجھا لگا اور ان سے وعدہ کر نارہ، اور شیطان لوگوں کو سوائے دھوکے کے اور کچھ وعدہ نہیں دیتا ﴿۴﴾

جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ غلبہ نہیں

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۵﴾

جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ قابو نہیں۔ اور (اے محمدؐ) تمہارا رب کارساز کافی ہے ﴿۵﴾

سورۂ اعراف ۳۰ و ۵ ع

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور (اے بنی آدم) ہم ہی نے تم کو زمین میں جگہ دی اور تمہارے لئے اس میں معاش کے سامان رکھے۔ (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو ﴿۱۰﴾

و ۲ ع

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا ابلیس نے سجدہ نہیں کیا

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱﴾

اور ہم ہی نے تم کو پیدا کیا، پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے ہم نے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، سو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا ﴿۱﴾

ابلیس نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں، وہ مٹی کا بنا اور میں آگ کا بنا ہوں

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۲﴾

فرمایا کہ تجھ کو کیا مانع ہوا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھ کو حکم دیا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ﴿۲﴾

اللہ نے فرمایا نکل جا تو ذلیل ہے

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳﴾

فرمایا تو اس سے اتر جا تو اس لائق نہیں کہ تو اس میں تکبر کرے، سو نکل جا تو ذلیلوں میں سے ہے ﴿۳﴾

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۴﴾

بولا مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائیں گے ﴿۴﴾

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۵﴾

فرمایا تو مہلت پانے والوں میں سے ہے ﴿۵﴾

ابلیس نے کہا جیسا تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا میں بھی انسانوں کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا پھر ان پر سامنے سے، پیچھے سے، دائیں بائیں سے آؤں گا

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾

بولا جیسا تو نے مجھے رستہ سے الگ کیا میں بھی ضرور بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر ﴿۶﴾

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۷﴾

پھر ضرور ان پر آؤں گا ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے۔ اور تو ان میں اکثر کو شکر کرنے والا نہ پائے گا ﴿۷﴾

اللہ نے فرمایا نکل جا ذلیل دھتکارا

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ

فرمایا اس سے نکل جا ذلیل دھتکارا ہوا۔ جو کوئی ان میں

سے تیرا تابع ہوگا ضرور میں تم سب سے جہنم بھردونگا (۸)

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

تجھ سے اور تیرے پیروں سے جہنم بھردونگا

اور اے آدم تم اور تمھاری بی بی باغ میں رہو، پھر جہاں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جاؤ ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے (۹)

وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۹)

اللہ نے فرمایا آدم تم اور تمھاری بیبی باغ میں رہو، جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے۔

پھر شیطان نے ان دونوں (کے دل) میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر ظاہر کردے وہ جو ان کے ستر کی چیزوں میں سے ان سے چھپائی گئی تھی۔ اور وہ بولا تمھارے رب نے تم کو اس درخت سے نہیں روکا مگر صرف اس لئے کہ تم فرشتے نہ ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ (۱۰)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ (۱۰)

شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے ستر ان پر ظاہر کردے۔ اس نے کہا تمھارے رب نے اس درخت سے اسلئے روکا ہے کہ کہیں تم فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہ ہو جاؤ

اور ان سے ان کے آگے قسم کھائی کہ میں بے شک تمھارا خیرخواہ ہوں (۱۱) پھر دھوکے سے ان کو ڈھلکا دیا۔ سو جب انھوں نے درخت کو چکھا ان کی ستر کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر باغ کے پتے جوڑنے لگے۔ اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں نے تمھیں اس درخت سے نہیں روکا تھا اور تمھیں (نہیں) کہا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے (۱۲)

وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ (۱۱) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۱۲)

شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمھارا خیرخواہ ہوں اس نے ان کو دھوکے سے ڈھلکا دیا جب انھوں نے درخت کو چکھا ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے اور وہ اپنے اوپر باغ کے پتے جوڑنے لگے

اللہ نے للکارا

دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بے شک نقصان اٹھانے والوں میں ہونگے (۱۳)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا سكتة وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۱۳)

دونوں نے معذرت کی اور مغفرت چاہی

فرمایا اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمھارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور ساز و سامان ہے (۱۴)

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (۱۴)

اللہ نے فرمایا اتر جاؤ تم اور ابلیس ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ تمھارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے

فرمایا اسی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مروگے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے (۱۵)

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (۱۵)

اس میں جیوگے، اس میں مروگے اور اسی سے نکالے جاؤ گے

و ۲ ع

اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمھاری ستر کی چیزوں کو ڈھانکتا ہے اور زینت کا موجب ہے۔ اور پرہیزگاری کا لباس وہ (سب سے) بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

اللہ نے انسان پر لباس اتارا ہے تاکہ ستر کو ڈھانکے اور زینت کا موجب ہو لباس تقویٰ

سب سے بہتر ہے

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ①

میں سے ہیں تاکہ وہ غور کریں ①

شیطان نے تمہارے ماں باپ کو باغ سے نکلوا دیا اور ان کا لباس اتروا دیا

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ ٱلْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَٰتِهِمَآ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ②

اے بنی آدم! شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈالے جیسے تمہارے ماں باپ کو باغ سے نکلوا دیا، ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کو ان کی ستر کی چیزیں دکھاوے۔ وہ اور اس کے قبیلے تم کو دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے ②

اللہ نے شیطان کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے

سورۂ طٰہٰ ۲۰ ع ۶ ر ۸

اللہ نے آدم سے عہد لیا آدم میں عزم نہیں پایا

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا ⑪

اور ہم نے آدم سے پہلے سے عہد لیا تھا مگر وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا ⑪

ر ۹ ع ۷

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا ابلیس نے انکار کیا

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ ①

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اس نے انکار کیا ①

اللہ نے آدم اور ان کی بیوی کو جتا دیا کہ ابلیس ان کا دشمن ہے ان کو باغ سے نکلوا دیگا تو وہ تکلیف میں پڑ جائینگے۔

فَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ ٱلْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ ②

تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے سو یہ تم دونوں کو باغ سے نہ نکلوا دے تو تم تکلیف میں پڑو ②

باغ میں وہ نہ بھوکے تھے اور نہ ننگے نہ پیاسے ہوتے تھے اور نہ دھوپ کھاتے تھے

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ③ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا۟ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ④

تمہارے لئے یہ ہے کہ تم اس میں نہ بھوکے ہوتے ہو اور نہ ننگے رہتے ہو ③ اور یہ کہ نہ تم اس میں پیاسے ہوتے ہو اور نہ دھوپ کھاتے ہو ④

شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتا دوں اور ایسی بادشاہت جو پرانی نہ ہو

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ ٱلشَّيْطَٰنُ قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ ٱلْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ⑤

پھر شیطان نے ان (کے دل) میں وسوسہ ڈالا، بولا اے آدم! کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتا دوں اور وہ بادشاہت جو پرانی نہ ہو ⑤

جب دونوں نے درخت چکھا تو ظاہر ہو گیا اور وہ باغ کے پتے جوڑنے لگے

آدم کی نافرمانی

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ وَعَصَىٰٓ ءَادَمُ رَبَّهُۥ فَغَوَىٰ ⑥

سو دونوں نے اس میں سے کھایا تو ان کی ستر کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر باغ کے پتے جوڑنے لگے۔ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو وہ بھٹک گئے ⑥

پھر اللہ نے ان کو نوازا، ان پر توجہ کی ان کی ہدایت کی

ثُمَّ ٱجْتَبَٰهُ رَبُّهُۥ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ⑦

پھر ان کے رب نے ان کو نوازا اور ان پر توجہ کی اور ہدایت ⑦

تم سب اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اللہ کی طرف سے ہدایت آئے تو اس کی پیروی کرنے والا نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑیگا

قَالَ ٱهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَنِ ٱتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ⑧

فرمایا تم سب اس سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو سو اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے، تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑیگا ⑧

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۞ ۹

اور جو کوئی میرے ذکر سے مونہ پھیریگا تو اس کے لئے تنگی کی زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائینگے ۹

جو ذکر سے مونہ پھیرے اس کے لئے تنگی کی زندگی اور آخرت کا عذاب ہے

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۞ ۱۰

وہ کہیگا اے میرے رب! تونے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو بینا تھا ۱۰

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۞ ۱۱

فرمائیگا ایسا ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تونے ان کو بھلا دیا اور ایسا ہی آج تو (بھی) بھلا دیا جائیگا ۱۱

وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۞ ۱۲

اور اسی طرح ہم اس کو بدلہ دیتے ہیں جو زیادتی کرے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے۔ اور بلا شبہ آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور بہت ہی دیرپا ہے ۱۲

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ۞ ۱۳

تو کیا ان کو اس بات نے رہنمائی نہ کی کہ ان سے پہلے کتنی قرنوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کے رہنے کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۳

ف ۳ع سورۂ بقرہ ۸

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ ۸

تم کیوں کر اللہ کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم مردہ (یعنے معدوم) تھے تو اس نے تمھیں زندگی دی (یعنے وجود میں لایا) پھر تم کو ماریگا پھر تم کو جلائیگا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے ۸

انسان مردہ تھا اللہ نے اس کو زندگی دی

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۞ ۹

وہی ہے جس نے سبھی کچھ جو زمین میں ہے تمھارے لئے پیدا کیا، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو انھیں ٹھیک سات آسمان بنائے۔ اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۹

اللہ نے زمین کی سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کیں

ف ۴ع

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۗ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۗ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ۱

اور جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ قائم کرنے والا ہوں۔ انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے کو قائم کرتا ہے جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے، اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۱

زمین میں اللہ کا خلیفہ
فرشتوں کا اعتراض

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ ۲

اور آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے، پھر ان (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو ۲

اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے

فرشتے ان چیزوں کے نام نہ بتا سکے

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۳

وہ بولے تو پاک ہے، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھایا۔ بے شک تو علم والا، حکمت والا ہے ۳

آدم نے نام بتا دیے

قَالَ يٰٓآدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۴

فرمایا اے آدم! ان کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو۔ پھر جب انھوں نے ان کو ان کے نام بتا دیے، فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو خوب جانتا ہوں اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ۴

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا، ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۵

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔ ۵

اللہ نے کہا آدم تم اور تمھاری بیوی باغ میں رہو
درخت کی ممانعت

وَقُلْنَا يٰٓآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِينَ ۶

اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمھاری بی بی باغ میں رہو اور اس میں سے جو چاہو اور جہاں کہیں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ۶

شیطان نے ان دونوں کو پھسلا دیا اور ان دونوں کو اس سے نکال باہر کیا جس میں وہ تھے
انسان کے لئے زمین پر ٹھکانا اور فائدہ اٹھانا ہے

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ۷

پھر شیطان نے ان دونوں کو اس (جگہ) سے اکھاڑ دیا، سو اس نے ان دونوں کو جس (حالت) میں تھے اس سے نکلوا دیا۔ اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمھارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے ۷

آدم نے اللہ سے کچھ باتیں سیکھ لیں

فَتَلَقّٰٓى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۸

پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمے سیکھ لئے، پھر وہ ان پر متوجہ ہوا۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے ۸

اللہ کی طرف سے ہدایت

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۹

ہم نے کہا تم اس سے اتر جاؤ، پھر اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت پر چلے سو نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۹

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَآ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۱۰ ع

اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۱۰ ع

سورۂ نساء ۴ و ۱ ع ۱

اللہ نے لوگوں کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی نفس سے اس کا جوڑا پیدا کیا

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَآءَلُونَ بِهِ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی (نفس) سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور اللہ سے جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت (کی حق تلفی)

سے ڈرو۔ بے شک اللہ تم پر نگران ہے ① وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ①

ف ۲۷ ۔ توراۃ میں آدم اور حوا کا قصہ ۔ توراۃ کی پہلی کتاب موسومہ پیدائش میں آدم اور حوا کا قصہ اس طرح پر ہے :۔ ب ۲ اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور آدم زندہ روح بن گیا ⑦ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا ⑧ اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں خوب تھا اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اگایا ⑨ اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی، اور وہاں سے تقسیم ہو کر چار سرے نہروں کے بنی ⑩ پہلی کا نام فیسون جو حویلہ کی ساری زمین کو گھیرتی ہے، وہاں سونا ہوتا ہے ⑪ اور اس زمین کا سونا اچھا ہے اور وہاں موتی اور بلور بھی ہیں ⑫ اور دوسری نہر کا نام جیحون ہے جو کوش کی ساری زمین کو گھیرتی ہے ⑬ اور تیسری نہر کا نام دجلہ ہے جو اسور کے پورب جاتی ہے، اور چوتھی نہر کا نام فرات ہے ⑭ اور خداوند خدا نے آدم کو لے کر باغ عدن میں رکھا کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کرے ⑮ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دے کر کہا کہ تو باغ کے درخت کا پھل کھایا کر ⑯ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا، کیوں کہ جس دن تو اس سے کھائیگا تو ضرور مریگا ⑰ اور خداوند خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے، میں اس کے لئے ایک ساتھی اس کی مانند بناؤنگا ⑱ اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس پہنچایا تاکہ دیکھے کہ وہ ان کے کیا نام رکھتا ہے، سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اس کا نام ٹھیرا ⑲ اور آدم نے سب مویشیوں اور آسمان کے پرندوں اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکھا پر آدم کو اس کی مانند کوئی ساتھی نہ ملا ⑳ اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا، اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا ㉑ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا ㉒ اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس سبب سے وہ ناری کہلائیگی کیوں کہ وہ نر سے نکالی گئی ㉓ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا، اور وہ ایک تن ہونگے ㉔ اور وہ دونوں آدم اور اس کی جورو ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے ㉕

ب ۳ اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا، اور اس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا ① عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں ② مگر اس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم اس سے نہ کھانا اور نہ اسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ ③ تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے ④ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اس سے کھاؤگے تمہاری آنکھیں کھل جائینگی اور تم

خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو آدم زندہ روح بن گیا

عدن کا باغ

حیات کا درخت

نیک و بد کی پہچان کا درخت

عدن کی ندی کی چار شاخیں

حویلہ کی سرزمین

کوش

اسور

آدم باغ عدن کی باغبانی اور نگہبانی کرتے تھے

آدم کو نیک و بد کی پہچان کے درخت سے کھانے کی ممانعت۔

آدم نے ہر ایک جانور کو جو کہا وہی اس کا نام ٹھیرا

آدم نے سب مویشیوں، پرندوں اور جنگلی جانوروں کا نام رکھا

خدا نے آدم کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس پسلی سے عورت بنائی آدم نے اس کا نام ناری رکھا کیوں کہ وہ نر سے نکالی گئی

آدم اور اس کی جورو ننگے تھے اور شرماتے نہ تھے

سانپ اور عورت کی گفتگو

سانپ نے کہا جس دن اس درخت سے کھاؤگے تمہاری آنکھیں کھل جائینگی

اور تم دیوتاؤں کی مانند ہو جاؤ گے

دیوتاؤں کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے ۵ اور عورت نے دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں

عورت نے پھل کھایا اور اپنے خصم کو بھی کھلایا

اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا، اور اس نے کھایا ۶ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور انھیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں، اور انھوں نے

ان کی آنکھیں کھل گئیں ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے تہمد بنائے

انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے تہمد بنائے ۷ اور انھوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی، اور آدم اور اس کی جورو نے آپ کو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے درختوں میں چھپایا ۸

خدا اور آدم کی گفتگو

تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے ۹ وہ بولا کہ میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور ڈرا کیوں کہ میں ننگا ہوں، اس لئے میں نے آپ کو چھپایا ۱۰ اور اس نے کہا تجھے کس نے جتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تم کو حکم کیا تھا کہ اس سے نہ کھانا ۱۱ آدم نے کہا کہ اس عورت نے جسے تو نے میری ساتھی کر دیا مجھے اس درخت سے دیا اور میں نے کھایا ۱۲ تب خداوند

عورت نے کہا سانپ نے مجھے بہکایا

خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت بولی کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا ۱۳ اور خداوند خدا نے

سانپ پر خدا کی لعنت

سانپ سے کہا، اس واسطے کہ تو نے یہ کیا ہے، تو سب چوپایوں اور میدان کے سب جانوروں سے ملعون ہوا، تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا، اور عمر بھر خاک کھائیگا ۱۴ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا، وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اس کی ایڑی کو کاٹیگا ۱۵ اس نے

عورت کو سزا

عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤنگا اور درد سے تو بچے جنیگی، اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ تجھ پر حکم چلائیگا ۱۶ اور آدم سے کہا اس واسطے کہ تو نے اپنی جورو کی بات سنی اور اس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم کیا کہ اس سے مت کھانا، زمین تیرے سبب سے

آدم کی نافرمانی کی وجہ سے زمین لعنتی ہوئی۔

لعنتی ہوئی، اور تکلیف کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس سے کھائیگا ۱۷ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائیگی، اور تو کھیت کی نباتات کھائیگا ۱۸ تو اپنے مونہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں لوٹ کر نہ جائے، کہ تو اس سے نکالا گیا ہے، کہ تو خاک ہے، اور پھر خاک میں جائیگا ۱۹ اور آدم نے اپنی

آدم نے اپنی جورو کا نام حوا رکھا

جورو کا نام حوا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے ۲۰ اور خداوند خدا نے آدم اور اس

آدم اور حوا کے واسطے چمڑے کے کرتے

کی جورو کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کے ان کو پہنائے ۲۱ اور خداوند خدا نے کہا، دیکھو انسان

خدا نے اس خیال سے کہ کہیں آدم حیات کے درخت کا پھل کھا کر ہمیشہ جیتا نہ رہے اس کو باغ عدن سے باہر کیا

نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا، اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھائے، اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے اور کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے ۲۲ اس لئے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا تاکہ زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے ۲۳ چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کی پورب طرف کروبیوں کو چکتی تلوار کے ساتھ، جو چاروں طرف پھرتی تھی مقرر کیا کہ درخت حیات کی راہ کی نگہبانی کریں۔ ۲۴

آدم کی پیدائش

ف ۲۸ - نوع انسان کی ابتدا۔ جب زمین، آسمان اور ساری کائنات پیدا ہو چکی، جب زمین سے ہر قسم کی نباتات اگنے لگی اور اس پر قسم قسم کی جاندار مخلوقات پھیلائی گئی تو اللہ نے زمین پر ایک ایسی مخلوق

کو بسانے کا ارادہ کیا جو تمام جمادات، نباتات اور حیوانات سے متمتع ہو سکے، سورج، چاند، سیاروں اور ستاروں سے فائدہ اٹھا سکے اور زمین پر اللہ کی نیابت بھی کر سکے۔ چنانچہ اللہ نے آدم کو پیدا کیا۔

آدم کی خلقت

ف ۲۹ ۔ آدم کی خلقت۔ دنیا کی تمام نشو و نما پانے والی چیزیں مٹی اور پانی سے بنی ہیں آدم کا پتلا بھی انہی دو کے خمیر سے بنایا گیا ہے۔ "ہم نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا" ۱۵ ۔ مٹی اور پانی کے مرکب کو کیچڑ کہتے ہیں، ان دونوں کے میل سے جو کیمیائی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو سڑنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ غرض انسان کا جسم مادی ہے، اس کی پیدائش زمین سے ہوئی ہے اور مرنے کے بعد وہ زمین ہی کو سونپ دیا جاتا ہے۔

روح کی بدولت انسان جمادات، نباتات اور حیوانات سے ممیز ہے

ف ۳۰ ۔ روح۔ انسان میں جسم اور جان کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو روح کہتے ہیں۔ روح کی بدولت ہی انسان جمادات، نباتات اور حیوانات سے ممیز ہے۔ قرآن میں فرشتہ کو بھی روح کہا گیا ہے۔ توراۃ میں ہے کہ خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم زندہ روح بن گیا ۲ پیدائش۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے "پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی" ۳۲ سجدہ ۳۲ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونک دی۔ یہی روح اللہ اور انسان کے درمیان ایک زبردست تعلق ہے۔ توراۃ میں ہے "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" ۲۷ ۱ پیدائش۔ چونکہ خدا جسم نہیں رکھتا اس لئے آدمی کو خدا کے ساتھ جسمانی مشابہت تو ہو نہیں سکتی، البتہ کسی قدر روحانی مشابہت ہو سکتی ہے اور یہی قرآن سے پایا جاتا ہے۔

اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونکی

روح اللہ اور انسان کے درمیان زبردست تعلق ہے

فرشتوں کا سجدہ

اللہ نے فرشتوں کو جو پاک روح ہیں حکم دیا کہ بشر کو سجدہ کرو اس لئے کہ اللہ نے بشر میں اپنی روح پھونک دی تھی جس کی وجہ سے بشر فرشتوں سے افضل ہو گیا۔ "جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں ۷۱ تو جب میں اس کو ٹھیک کروں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا" ۷۲ ص۔

معصومانہ زندگی

ف ۳۱ ۔ معصومانہ زندگی۔ پہلے پہل انسان کو ایک ایسے عالم میں رکھا گیا تھا جو برائیوں سے بالکل پاک تھا۔ وہاں وہ معصومانہ زندگی بسر کرتا تھا، ہر قسم کی حاجتوں اور خواہشوں سے بالکل بے سروکار تھا۔ "(اللہ نے آدم سے فرمایا) تمہارے لئے یہ ہے کہ تم اس میں نہ بھوکے ہوتے ہو اور نہ ننگے رہتے ہو ۱۱۸ اور یہ کہ نہ تم اس میں پیاسے ہوتے ہو اور نہ دھوپ کھاتے ہو" ۱۱۹ طٰہٰ۔ مگر انسان کی یہ معصومانہ حالت ہمیشہ رہنے والی نہ تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو انسان ایک جسم دار فرشتہ ہوتا۔ فرشتوں نے انسان کی فطرت ہی کے لحاظ سے اللہ پر اعتراض کیا تھا "جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ قائم کرنے والا ہوں، انھوں نے کہا کیا تو اس میں قائم کرتا ہے اس کو جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا بے شک میں وہ

جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے" (۱) ف ۱۱ -

انسان کی طبیعت میں انقلاب

ف ۳۲ - خیر اور شر کے عنصر - انسان کی طبیعت میں یہ انقلاب اس طرح سے پیدا ہوا - اللہ نے فرمایا "اے آدم! تم اور تمھاری بی بی باغ میں رہو اور اس میں سے جو چاہو اور جہاں کہیں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے" (۶) ف ۱۱ "جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس - اس نے انکار کیا (۱) تو ہم نے کہا اے آدم یہ تمھارا اور تمھاری بی بی کا دشمن ہے، سو یہ تم دونوں کو باغ سے نہ نکلوا دے تو تم تکلیف میں پڑو" (۲) ف ۹

انسان سلیم الفطرت ہے

اللہ نے انسان کو سلیم الفطرت بنایا ہے۔ "تم دین کی طرف رُخ کئے رہو موحد بن کر - یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا" (۳) ع روم ۴ - مگر اس کے ساتھ ہی اس نے انسان کو خبردار کر دیا تھا کہ ایک درخت کے پاس، جس کے پھل انسان کی معصومیت کے لئے خطرہ ہیں، نہ جانا، اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ شیطان تمھارا دشمن ہے وہ تم کو اس عالم سے نکلوا دیگا اور تم تکلیف میں پڑ جاؤ گے۔

شیطان نے انسان کو کیوں سجدہ نہیں کیا۔

فرشتوں نے تو انسان کو اس کی ملکوتی صفات کی وجہ سے سجدہ کر لیا اور اس کی فرماں برداری قبول کر لی - مگر ابلیس نے سجدہ نہیں کیا، وجہ یہ بتائی کہ "میں اس سے بہتر ہوں - تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا" (۱۲) ف ۱ - سورۂ کہف ۶ ۷ میں ہے کہ "ابلیس جن تھا سو اپنے رب کے حکم سے باہر نکل گیا" ف ۲ - قرآن میں دو جگہ آیا ہے کہ "جان کو ہم نے (اس سے) پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا" (۲) ف ۳۱ - "اور اس نے جان کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا" (۱۵) ع رحمٰن ۴ - توراۃ میں کہیں بھی شیطان کا ذکر نہیں ہے - وہ سانپ تھا جس نے اور آدم کو بہکا کر ممنوع درخت کا پھل کھلا دیا تھا - یہ عجیب اتفاق ہے کہ عربی لغت میں لفظ جان کے معنے شیطان کے بھی ہیں اور سانپ کے بھی - قرآن میں بھی حضرت موسیٰ کے قصہ میں یہ لفظ سانپ کے معنے میں آیا ہے، ان کا عصا جان یعنے سانپ بن گیا تھا - ممکن ہے کہ اصل عبرانی توراۃ کے آدم کے قصہ میں ایسا ہی مشترک لفظ ہو جس کے معنے سانپ اور شیطان کے ہوں مگر بجائے "شیطان" کے "سانپ" ترجمہ کر لیا گیا ہو۔

خاک کی صفت

آگ کی خاصیت

فرشتے پاک روح ہیں، انسان میں بھی اللہ نے اپنی روح پھونکی ہے - انسان کا جسم خاکی ہے، خاک میں عجز، انکسار، فرماں برداری کی صفات ہیں، شیطان ناری ہے، آگ میں برانگیختہ کرنے، بھڑکانے، جلانے، ہلاک کرنے کی خاصیت ہے - جو مخلوق آگ سے بنی ہو اس کا کام سوائے انسان کی روحانی ہلاکت کے درپے ہونے کے اور کیا ہو سکتا ہے - شیطان نے آگ کو خاک سے افضل بتایا تو شاید یہ سمجھ کر کہ سورج کے کرہ سے زمین کا خاکی کرہ فیوض و برکات حاصل کرتا رہتا ہے۔

شیطان کا عہد

ف ۳۳ - آدمؑ کی لغزش - شیطان نے جب آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ نے "فرمایا تو اس سے نکل جا کیوں کہ تو راندہ گیا ہے اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک ہے" (۱۴) ف ۱ - اس پر شیطان نے کہا "اگر تو مجھکو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں ضرور سوائے تھوڑوں کے اس کی نسل کو اپنے بس میں کر لونگا (۲)

فرمایا چلا جا، پھر جو کوئی ان میں سے تیرے تابع ہوگا تو تمہاری سزا جہنم ہے بھرپور (بھی) پوری پوری ⑶ اور ان میں سے جس کو تجھ سے (گمراہ کرنا) ہو سکے اپنی آواز سے گمراہ کرے اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے چڑھا لا، اور ان کے مالوں اور اولادمیں ساجھا لگا اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان لوگوں کو سوائے دھوکے کے اور کچھ وعدہ نہیں دیتا ⑷ جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ قابو نہیں" ⑸ ف۔

شیطان کا آدمؑ اور حوا کو دھوکا دینا

شیطان کا پہلا وار حضرت آدمؑ ہی پر ہوا۔ "(آدم سے شیطان) بولا تمہارے رب نے تم کو اس درخت سے نہیں روکا مگر صرف اس لئے کہ تم فرشتے نہ ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ" ⑽ ف۔

پھر شیطان نے ان (کے دل) میں وسوسہ ڈالا، بولا اے آدم! کیا میں تم کو ہمیشگی کا درخت بتا دوں اور وہ بادشاہت جو پرانی نہ ہو" ⑸ ف۔ آدمؑ اور حوا پر شیطان کا یہ چکمہ چل گیا: "اس نے ان کے آگے قسم کھائی کہ میں بے شک تمہارے خیرخواہوں میں سے ہوں ⑾ پھر دھوکے سے ان کو ڈھلکا دیا۔ سو جب انھوں نے درخت کو چکھا ان کی ستر کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر باغ کے پتے جوڑنے لگے" ⑿ ف۔

ستر

"اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں نے تمھیں اس درخت سے نہیں روکا تھا اور تمھیں (نہیں) کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے ⑿ دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بے شک نقصان اٹھانے والوں میں ہو گئے ⒀ فرمایا اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور ساز و سامان ہے ⒁ فرمایا اسی میں تم جیوگے اور اس میں تم مروگے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے" ⒂ ف۔

توراۃ کا لطیفہ

توراۃ کا یہ لطیفہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خدا نے باغِ عدن میں دو درخت اگائے تھے، ایک حیات کا درخت تھا اور دوسرا نیک و بد کے علم کا۔ اسی آخرالذکر درخت کا پھل کھانے کی خدا نے ممانعت کی تھی۔ جب آدمؑ اور حواؑ نے اس درخت کے پھل کھائے تو خدا نے ان کو اس نافرمانی کی وجہ سے باغِ عدن سے نہیں نکالا بلکہ اس نے نکالا کہ اس کو یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ اب تو یہ نیک و بد کے علم کے درخت کا پھل کھا کر نیک و بد کی پہچان میں وہ ہم میں سے ایک کی مانند ہو گئے" کہیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھ بڑھا کر حیات کے درخت سے بھی کچھ لیں اور کھالیں اور ہمیشہ جیتے رہیں یعنی خدا کی طرح ابدی بن جائیں۔ برخلاف اس کے سورۂ اعراف (۲۰) اور سورۂ طٰہٰ (۱۲۰) میں ہے کہ شیطان نے آدمؑ کو اس درخت کا پھل کھلانے کے لئے یہ کہہ کر بہکایا تھا کہ اللہ نے تم کو اس درخت کا پھل کھانے کی اس لئے ممانعت کی ہے کہ یہ درخت ہمیشگی کا ہے، اس کا پھل کھانے سے تم فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ جیتے رہوگے۔ جب آدمؑ اللہ کی ممانعت کے باوجود شیطان کے اس دھوکے میں آکر ممنوع درخت کا پھل کھا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس حکم عدولی کی وجہ سے نکال دیتا ہے، کسی ڈر اور خوف کی وجہ سے نہیں۔ ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا۔

توراۃ اور قرآن کے بیان کا فرق

توراۃ میں فرشتوں کا تو کہیں بھی ذکر نہیں ہے، ہاں دیوتاؤں کا ذکر ہے۔ آدمؑ کے قصہ میں سانپ

حوا سے کہتا ہے وہ خدا جانتا ہے کہ جس دن اس سے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائینگی اور تم دیوتاؤں کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہوگے" ⑤ ب۳ پیدائش۔ آگے چل کر خدا کے ارشاد کے طور پر جو عبارت مذکور ہے اس سے بھی دیوتاؤں کے وجود کا پتہ چلتا ہے۔ " دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا" یہاں "ہم" میں دیوتا شامل ہیں۔ قرآن نے خدا کی خدائی کو دیوتاؤں کی شرکت سے بالکل پاک

دیوتا ؟ یا فرشتے

کر دیا اور جا بجا دیوتاؤں کی نفی کر دی ہے۔ قرآن میں دیوتاؤں کے عوض فرشتوں کے وجود کا ذکر ہے، ساتھ ہی یہ بھی مذکور ہے کہ فرشتے خدا کی مخلوق ہیں، خدا کے تابع فرمان ہیں، اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ فرشتوں کے اس قسم کے وجود کا اقرار کرنا مسلمانوں کے ایمان کا ایک ضروری جُز ہے۔

اللہ نے آدم کو سب نام سکھائے

ف ۳۴ - آدمؑ کی تعلیم۔ " (اللہ نے) آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے، پھر اُن (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو ③ وہ بولے تو پاک ہے، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھایا۔ بے شک تو علم والا، حکمت والا ہے ④ فرمایا اے آدم! ان کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو۔ پس جب انہوں نے ان کے نام ان کو بتا دئے، فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو" ④ ف۱۱۔

فرشتوں کا علم محدود ہے

آدم کی تعلیم

فرشتوں کا علم محدود ہے، جو کچھ اللہ نے ان کو سکھا دیا ہے اس سے زیادہ وہ نہیں جانتے، ان میں کچھ نیا علم کا مادہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو سب نام سکھائے یعنے حقایق اشیا کی تعلیم دی۔ اللہ انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہتا تھا جیسا کہ مذکورہ آیات سے پہلے کی آیت میں ہے، اس لئے آدم کو تعلیم دے کر

فرشتوں کی شکایت

علم ہی کی بدولت انسان خلافتِ الٰہی کے قابل بنا

ہر قسم کی معلومات کے کسب و اکتساب اور خلافت و نیابتِ الٰہی کے قابل بنا دیا۔ فرشتوں نے شکایت کی کہ یہ خاکی پُتلا فسادی اور ہلاکو ہے، ہم کو دیکھ کہ ہر وقت تیری تحمید، تسبیح اور تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح فرشتوں نے منصبِ خلافت کے لئے اپنا استحقاق جتانا چاہا۔ مگر خلافتِ الٰہی کے لئے تسبیح و تقدیس ہی کی نہیں بلکہ ایک اور چیز کی بھی ضرورت تھی یعنے "علم" کی۔ علم ہی نے انسان کو نیک و بد، بھلے اور بُرے کے سمجھنے کی قوت دی اور اسی سے وہ اپنے افعال کا ذمہ دار بنا۔

اللہ نے آدم کو علم سکھانے کے بعد فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں، (دیکھو اسی رکوع کی آیت ⑤) کیوں کہ وہ اب علم کی بدولت خلیفۃ اللہ بن چکے تھے۔

غلطی کا اعتراف اور معذرت

ممنوع درخت کے پھل کھانے کا واقعہ علم حاصل کرنے کے بعد کا ہے۔ باوجود اللہ کی تعلیم و تاکید کے آدم اور حوا شیطان کے کہنے میں آ کر عدول حکمی کر بیٹھے۔ مگر علم کی بدولت وہ فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی مانگنے لگے: " دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا، اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بے شک نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائینگے" ⑳ ف۶۔

حاسۂ انفعال

" پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمے سیکھ لئے" پھر وہ (یعنے اللہ) ان پر متوجہ ہوا۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے" ⑧ ف۱۱ - یہ مزید علم جو آدم نے اللہ سے سیکھا حاسۂ انفعال ہے، یعنے

آدمی اچھا یا برا کام کرے تو اس سے اس کا دل متاثر ہو، اچھے کام سے انبساط ہو اور برے کام سے انقباض۔ یہ حس فقط انسان ہی میں ہے، ملائکہ اور جانوروں میں نہیں۔

ہدایت

ف ۳۵ ۔ آدم کی ہدایت ۔ انسان کو علم کے ساتھ ساتھ ہدایت کی بھی ضرورت تھی۔ انسان میں خیر اور شر دونوں کا مادہ موجود ہے۔ شیطان ہر وقت اس گھات میں لگا رہتا ہے کہ اگر ذرا بھی موقع ملے تو انسان کو گمراہ کر دے۔ اللہ نے حضرت آدم کو علم بھی سکھایا اور ان کی ہدایت بھی کی۔ "آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو وہ بھٹک گئے (۶) پھر ان کے رب نے ان کو نوازا اور ان پر توجہ کی اور ہدایت کی" (۷) ف ۲۰۔ اللہ جانتا تھا کہ بنی آدم کو وقتاً فوقتاً ہدایت کی ضرورت پڑیگی۔ "فرمایا تم سب اس سے اتر جاؤ، تم (انسان اور شیطان) ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ سو اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے، تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑیگا (۸) اور جو کوئی میرے ذکر سے منہ پھیریگا تو اس کے لئے تنگی کی زندگی ہوگی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائینگے" (۹) ف ۲۰۔ "ہم نے کہا تم سب اس سے اتر جاؤ، پھر اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت پر چلے سو نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے (۹) اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہینگے" (۲) ف ۱۱۔

لباس کی پہلی اور اہم غرض ستر پوشی ہے

لباسِ تقویٰ

ف ۳۶ ۔ لباس ۔ جب آدم اور حوّا نے "درخت کو چکھا ان کی ستر کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر باغ کے پتے جوڑنے لگے" (۱۲) ف ۶۔ آگے چل کر اسی سورۃ میں اللہ نے لباس اتارنے کی پہلی اور اہم غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ "وہ تمھاری ستر کی چیزوں کو ڈھانکتا ہے" اور دوسرا مقصد یہ ارشاد ہوا کہ وہ "زینت کا موجب ہے"۔ اس کے بعد اللہ نے "لباسِ تقویٰ" کو "(سب لباسوں سے) بہتر" بتایا ہے

(۱) ف ۔ یہی لباسِ تقویٰ تھا جس کو شیطان کے بہکانے سے پہلے آدم اور حوّا پہنے ہوئے تھے۔ یہ لباس معصومیت کا لباس تھا۔ شیطان نے "ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کو ان کی ستر کی چیزیں دکھا دے"

ستر پوشی انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے

(۲) ف ۔ ستر پوشی انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے جو اس کو دوسرے حیوانات سے ممیز کرتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ وحشی سے وحشی قوم کے لوگ بھی جو تمدّن کا نام تک نہیں جانتے کھال یا پتوں وغیرہ سے اپنی ستر پوشی کرتے ہیں۔ بعضوں کا یہ خیال کہ انسان گرمی اور سردی سے بچنے کے لئے لباس پہننے لگا اور پھر رفتہ رفتہ ستر پوشی اس کی طبیعت کا جزو بن گئی یہاں تک کہ وہ بے ستری کو بے شرمی سمجھنے لگا خلافِ حقیقت ہے۔

توراۃ کی رو سے حوّا کی پیدائش

ف ۳۷ ۔ حوّا ۔ توراۃ میں حضرت حوّا کی پیدائش کا ذکر اس طرح سے ہوا ہے۔ "خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا، اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا (۲۱) اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا (۲۲) اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس سبب سے وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی (۲۳) ف ۳ پیدائش۔ قرآن میں آدم کی بی بی کا نام مذکور نہیں ہے۔

آدم کے قصہ میں ان کا ذکر اس طرح آیا ہے:- "ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمہاری بی بی باغ میں رہو" الخ ⑥ ف۱ "ہم نے کہا اے آدم! یہ تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے" ⑦ ف۹۔ اس قصہ کے متعلق جو آیتیں ہیں ان میں کہیں حوا کی پیدایش کا ذکر نہیں، مگر اور مقامات پر انسان کی پیدایش کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا ہے:- "وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی (نفس) سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے" ① ع اعراف ۲۶ - اسی طرح سورۂ نسا ۴ ۱ میں بھی ارشاد ہے۔ "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی (نفس) سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں" ① ف۴ زمر ۵۷ کی ایک آیت ہے:- "اس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس (نفس) سے اس کا جوڑا بنایا" ② ع - ان تینوں آیتوں میں نفس سے مراد آدم ہیں۔ قرآن میں اس قسم کی اور آیتیں بھی ہیں جن میں "نفس" کی جمع کا صیغہ برتا گیا ہے اور اس سے مراد "جنس" ہے۔ شاہ رفیع الدین صاحب نے مِنْ اَنْفُسِکُمْ کا ترجمہ "آپس تمہارے سے" کیا ہے مذکورہ آیتیں یہ ہیں:- "اس نے تمہارے لئے تمہارے نفوس سے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم ان کے پاس آرام پاؤ اور تم میں محبت اور رحم قایم کیا" ③ ع روم ۴۴۔ "اس نے تمہارے لئے تمہارے نفوس سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے" ② ع شوریٰ ۶۰۔ "اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے نفوس سے بیبیاں بنائیں اور تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے" ② ع نحل ۶۷۔

قرآن میں حوا کی پیدایش کا قرینہ

عورت کا مرتبہ توراۃ میں

ابلیس نے آدم اور حوا دونوں کو بہکایا تھا نہ کہ فقط بی بی حوا کو، مگر توراۃ فقط حوا کو درخت ممنوع کے پھل کھانے اور کھلانے کے جرم کا مرتکب قرار دیتی ہے۔ خود آدم توراۃ کی زبانی خدا سے چغلی کھاتے ہیں کہ ان کو ان کی بیبی نے بہکایا، اور حوا اس کا اقرار کرتی ہیں کہ ان کو سانپ نے بہکایا تھا۔ اس بنا پر عتاب الٰہی نہ صرف حوا پر نازل ہوتا ہے بلکہ ان کی وجہ سے بے چاری عورت ذات ہمیشہ کے لئے رنج و مصیبت میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور وہ مرد کی محکوم بنا دی جاتی ہے۔ توراۃ نے عورت ذات کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ وہ یہودی اور عیسوی دنیا میں مذہبًا کبھی سر نہیں اٹھا سکتی۔ برخلاف اس کے قرآن نے عورت کو مرد کے برابر حقوق دئے ہیں اور دونوں میں مساوات قایم کی ہے، دونوں ایک دوسرے کے رفیق اور شریک حال ہیں۔

عورت کا مرتبہ قرآن میں

ف۳۸۔ آدم کا عالم بالا سے اخراج۔ ممنوع درخت کا پھل کھاتے ہی آدم میں بھلے برے، حیا بے حیائی، گرم سرد، میٹھے کھٹے، سیاہ سفید کی تمیز آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے

اور گردسے معصومیت کی بہشت کا سماں غائب ہوگیا اور وہ آنکھیں ملتا ہوا عالم بالا سے اس ٹھوس مادّی دنیا میں آپڑا، جہاں اس کو بغیر مشقت کے نہ روزی ملے اور نہ بغیر تدبیر کے پناہ۔ اس کی طبیعت میں دونوں عالموں کی کیفیت تھی۔ اس کا روحانی عنصر اس کو بلند پرواز بنا کر عالم بالا کے مناظر دکھانا چاہتا تھا تو اس کا خاکی عنصر چاہتا تھا کہ اس کو نیچا دکھا کر اسفل السافلین بنادے۔ اللہ کا ارشاد ہے:۔ "ہم نے انسان کو بہترین ساخت کا پیدا کیا، پھر اس کو اسفل السافلین یعنے نیچے سے نیچا کردیا مگر ان کو نہیں جو ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں، ان کے لئے تو بے انتہا اجر ہیں" (۶) پ تین ۵-۶۔

انسان کا روحانی عنصر اور خاکی عنصر

ف ۳۹ — توراۃ اور قرآن کے قصۂ آدم کا فرق۔ توراۃ میں آدم کا جو قصہ ہے وہ ایسا بلند پایہ نہیں ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ توراۃ میں ہے:۔ "خدا وند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور آدم زندہ روح بن گیا" (۵) ب۲ پیدایش۔ قرآن کا یہ ارشاد کہ اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونکی آدم کا مرتبہ بہت بلند کردیتا ہے۔ آدم میں اللہ کی روح کا ہونا اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ "خدا کی صورت اور خدا کی مانند ہو"۔ عقو صاحب کے خدا جسم اور صورت نہیں رکھتا اور اس کی مانند کوئی مخلوق نہیں ہوسکتی۔

توراۃ:۔ خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا

قرآن:۔ اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونکی

توراۃ کے رو سے خدا نے انسان کو فقط اس لئے پیدا کیا کہ بغیر انسان کے یہ خاکی عالم ادھورا رہ جاتا تھا کیوں کہ "آدمی نہ تھا کہ زمین کی کھیتی کرے" (۵) ب۲۔ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور مویشیوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کرنا کوئی ایسی بڑی چیز نہیں جیسی کہ اللہ کی نیابت و خلافت۔

توراۃ:۔ انسان زمین کی کھیتی کرنے کے لئے پیدا کیا گیا

قرآن:۔ انسان زمین پر اللہ کی نیابت اور خلافت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا

توراۃ کا باغ عدن اسی ٹھوس زمین پر واقع تھا، اس کا محل وقوع یہ بتایا گیا ہے کہ وہاں سے ایک ندی نکلتی ہے جس کی فیسون، جیحون، دجلہ، فرات چار شاخیں ہیں۔ اس میں "ہر درخت جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں خوب تھا" اگایا گیا تھا، وہاں "حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی" معمولی درختوں کی طرح اگایا گیا تھا۔ اس باغ میں آدم اور حوا کی طرح خدا بھی اپنے پاؤں آپ چلتا پھرتا اور سیر کرتا تھا۔ یہ جغرافی بیان ایسا محدود اور مخصوص ہے کہ باغ عدن کی کوئی اور تاویل نہیں ہوسکتی، اور حیات کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو انجیر، انگور اور زیتون کے درخت کی مانند ہی سمجھنا پڑتا ہے۔ برخلاف اس کے قرآن میں "جنت" کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ایک مخصوص درخت سے

توراۃ کا باغ عدن اس ٹھوس زمین پر تھا

حیات اور نیک و بد کی پہچان کے درخت انگور اور انجیر کے درخت کی مانند تھے

قرآن کی "جنت" کچھ اور ہی کیفیت رکھتی ہے

عـہ (۲۶) ب پیدایش عـہ (۲۶) ب پیدایش

کھانے کی ممانعت کی گئی تھی۔ مرنے کے بعد بھی نیک انسان "جنت" میں رکھے جائینگے اور وہاں ان کو قسم قسم کے پھل کھانے کے لئے ملینگے۔

قرآن:۔ آدم کو شیطان سجدہ کرنے سے انکار کرتا ہے اور اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

قرآن میں فرشتے انسان کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان سجدہ کرنے سے انکار کرتا ہے، اور عہد کر لیتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے انسان کو بہکاتا رہیگا۔ ہم اخلاقی دنیا میں دیکھ رہے ہیں کہ انسان اور شیطان کا باہمی مقابلہ ابتداء سے بالکل اسی طرح چلا آرہا ہے جس طرح قرآن میں اس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔

انسان اور شیطان کا مقابلہ ابتداء سے تا او قیامت رہیگا

توراۃ:۔ سانپ حوا کو بہکاتا ہے اور حوا کے کہنے سے آدم پھل کھاتے ہیں۔ سانپ میں اور عورت میں دشمنی ڈالی گئی، یہ اس کا سر کچلے اور وہ اس کی ایڑی کاٹے

توراۃ کے رو سے زمین کے سب جانوروں میں سے ایک ہوشیار جانور یعنے سانپ پہلے حوا کو اور پھر حوا کے ذریعہ سے آدم کو بہکاتا ہے۔ اس حرکت کی پاداش میں سانپ ملعون ہوتا ہے اور یہ سزا پاتا ہے کہ ہمیشہ اپنے پیٹ کے بل چلے، عمر بھر خاک کھائے۔ سانپ اور عورت، سانپ کی نسل اور عورت کی نسل ایک دوسرے کی دشمن ہو، عورت کی نسل سانپ کا سر کچلے اور سانپ عورت کی نسل کی ایڑی کاٹے۔ اسی جرم کے سلسلہ میں عورت کو یہ سزا ملتی ہے کہ وہ درد سے بچے جنے، اسی کا خصم اس پر حکم چلائے۔

عورت کو سزا کہ درد سے بچہ جنے۔

آدم کی حکم عدولی یہ رنگ لائی کہ زمین ان کے سبب سے لعنتی ہوئی اور انسان تکلیف کے ساتھ عمر بھر اپنی روزی اس سے کھاتا ہے اور وہ انسان کے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگاتی ہے عہ

آدم کی وجہ سے زمین لعنتی ہوئی

نوٹ۔ انسان نے دنیا کو رشک عدن بنا لیا ہے، اس لئے عدن سے اخراج کوئی بڑی سزا نہیں۔

توراۃ نے دنیا کو لعنتی بنا دیا تھا مگر ہم اس کو بالکل اس کے برعکس پاتے ہیں۔ انسان توراۃ کے زمینی باغ عدن سے نکل کر اسی کے گرد و نواح میں آباد ہو جاتا ہے اور اس کو اپنی عقل اور محنت سے رشکِ عدن بنا لیتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں وہ کسی اور بہتر دنیا کا خواہش مند نہیں رہتا۔

توراۃ:۔ انسان خاک ہے، خاک سے نکالا گیا ہے، پھر خاک میں جائیگا، عمر بھر مشقت کریگا اور پیٹ بھریگا

عدن سے اخراج کے وقت خدا نے آدم سے کہا:۔ "تو اپنے موُنہ کے پسینہ کی روٹی کھائیگا جب تک کہ زمین میں لوٹ کر نہ جائے، کہ تو اس سے نکالا گیا ہے، کہ تو خاک ہے اور پھر خاک میں جائیگا" (۱۹) ب۳ پیدائش۔ توراۃ میں انسان کو اس بات کی توقع نہیں دلائی گئی کہ وہ دوبارہ خاک سے اٹھایا جائیگا اور اس کو اپنے دنیوی اعمال کی جزا یا سزا ملیگی۔ توراۃ کے اس حصہ کا قرآن کے ان آیات سے مقابلہ کر کے دیکھو کہ انسان کا مقصدِ حیات کیسا اعلیٰ قرار دیا گیا ہے:۔ دونوں (آدم اور حوا) نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم بے شک نقصان اٹھانے والوں میں ہونگے (۲۳) فرمایا اترجاؤ تم (انسان اور شیطان) ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمہارے لئے زمین ایک وقت تک ٹھکانا ہے (۲۴)

قرآن:۔ آدمی مٹی سے بنایا گیا، اس میں اللہ کی روح ہے، اس کے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے

عہ (۱۴) سے (۱۸) ب۳ پیدائش

فرمایا اسی میں تم جیوگے اور اسی میں تم مروگے اور اسی سے تم نکالے جاؤگے" ⑮ ف۱ "پھر اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت پر چلے سو نہ ان کو خوف ہوگا اور وہ نہ غمگین ہونگے ⑨ اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہینگے" ⑩ ف۱

ف۱ اس میں جیگا، اس میں مریگا اور پھر اسی سے نکالا جائیگا۔ دنیا میں اللہ کی ہدایت پر چلیگا اور آخرت میں جزا پائیگا۔

ف۲ ۔ مسئلۂ ارتقا۔ جدید بیالوجی یعنے علم الحیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ دنیا کی تمام جان دار چیزیں یعنے حیوانات اور نباتات یک بیک اس صورت، شکل اور حالت میں پیدا نہیں ہوگئے جس حالت میں کہ ہم اب ان کو دیکھتے ہیں؛ بلکہ وہ ابتدا میں چھوٹے چھوٹے اجسام تھے جن میں نشو و نما کی قوت تھی۔ لاکھوں برسوں میں ایک حالت سے دوسری حالت کو ترقی کرتے ہوئے وہ اپنی موجودہ حالت کو پہنچے ہیں۔ یہ لوگ انسان کے متعلق بھی یہی کہتے ہیں۔ موجودہ شکل و صورت کے انسان کا جو قدیم سے قدیم ڈھانچہ ملا ہے اس کی قدامت پانچ لاکھ برس کی تصور کی جاتی ہے۔ یہ ڈھانچہ زمین میں مدفون رہ کر امتداد زمانہ کے اثر سے پتھر بن گیا ہے۔ موجودہ حالت کو پہنچنے سے پہلے انسان کس کس شکل میں رہا ہے، بتانا محض قیاس ہی قیاس ہے۔ قدیم جانداروں میں سے دو چار جانداروں کو، جن کی نوع لاکھوں برس پہلے معدوم ہو چکی ہے، لینا اور ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ انسان کی مختلف ابتدائی ارتقائی صورتیں ہیں جن میں سے ہوکر انسان اس شکل کو پہنچا، ایک بحث طلب امر ہے۔ سائنس والوں نے اتنی محنت و مشقت کی تحقیقات کے بعد بھی پایا تو یہ پایا کہ پانچ لاکھ برس پہلے بھی انسان اسی صورت و شکل کا تھا جس صورت و شکل کا وہ اب ہے۔

ماہرین علم الحیات کا خیال

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ دنیا بھر میں جتنے انسان ہیں وہ سب کے سب ایک نوع ہیں، اور یہ سب اسی انسان کی اولاد ہیں جو قیاسی پانچ لاکھ برس پہلے موجود تھا۔ جانوروں میں کوئی ایسی نوع نہیں ہے جس کی نسبت یقینی دعویٰ کیا جا سکے کہ وہ اور انسان دونوں ایک باپ کے بیٹے تھے جو ارتقائی گھن چکر میں آکر رفتہ رفتہ کچھ کے کچھ ہوگئے۔

چونکہ توراۃ میں زمین کی پیدائش اور نوعِ انسان کی ابتدا چار ہزار برس قبل مسیح قرار دی گئی ہے، اس لئے یہودی اور عیسوی مذاہب اور سائنس میں تصادم واقع ہوا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ جیسے تعلیم یافتہ روشن خیال ملک کی ایک ریاست ٹینیسی میں آج کل اس مسئلہ پر گرما گرم بحث ہو رہی ہے۔ فنڈامنٹلسٹ عیسائی کہتے ہیں کہ مسئلۂ ارتقا کی تعلیم چونکہ بیبل کی تعلیم کے خلاف ہے اس لئے جو استاد مسئلۂ ارتقا کی تعلیم

یہودیت اور عیسویت اور سائنس میں تصادم۔

دے وہ ملکی قانون کے رو سے مجرم اور قابلِ تعزیر ہے۔ چنانچہ ایک استاد کو، جو اس قسم کی تعلیم دیا کرتا تھا، مدرسہ کی خدمت سے علٰحدہ کر دیا گیا، اور مزید سزا کے لئے اس پر عدالت میں مقدمہ بھی دائر ہے۔ فندامنٹلیسٹ عیسائی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ اس استاد کو عدالت سے ایسی سخت سزا ملے کہ پھر کوئی شخص مسئلۂ ارتقا کی تعلیم کی جرأت نہ کر سکے۔

برخلاف اس کے ماڈرنسٹ عیسائی یہ کہتے ہیں کہ بائبل کے قصے محض فسانے ہیں، ان کو حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں، تاریخ کی براہین اور سائنس کی حقائق کی روشنی میں ان کی ذرہ برابر بھی وقعت نہیں۔ اس فرقہ کے لوگ مذکورۂ بالا استاد کی تائید کر رہے ہیں، اور ان کے لائق لائق وکیل اس کی طرف سے عدالت میں پیروکار ہیں۔

ابھی حال ہی میں یورپ کے ایک ملک سے بھی برقی خبر آئی ہے کہ وہاں ایک پادری کو اس کے منصب سے اتنی بات پر معزول کر دیا گیا کہ اس نے یہ کہا تھا کہ بی بی حوا نے سانپ سے واقعی گفتگو نہیں کی، بلکہ یہ گفتگو محض ایک کیفیت کے اظہار کا عام فہم طریقہ ہے جو توراۃ نے اختیار کیا ہے۔

توراۃ سرتاسر الہامی نہیں ہے اس میں الہامی انکشافات اور تاریخی مجمل واقعات کے علاوہ بہت سی خلافِ عقل تفصیلات بھی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ توراۃ سرتاسر الہامی تو ہے نہیں کہ اس کی ہر بات پر آمنا و صدقنا کہا جائے۔ اس میں الہامی انکشافات اور تاریخی واقعات کے اجمال کے ساتھ ساتھ بہت سی تفصیلی باتیں ایسی بھی ہیں جن کی کسی طرح تاویل نہیں ہو سکتی اور جو عقل، تجربہ، تاریخی تحقیقات اور سائنس کے انکشافات کی روشنی میں بالکل گم ہو جاتی ہیں۔ قرآن توراۃ کے الہامی حصہ کی تصدیق کرتے ہوئے انھی باتوں کو ایسے عمدہ پیرایہ میں بیان کرتا ہے کہ اس کی صداقت خود بخود دل نشین ہو جاتی ہے، جس کو عقل، تاریخ یا سائنس جھٹلا نہیں سکتی۔ اس کے ساتھ ہی قرآن نے بے کار، بے معنی، فضول تفصیلات کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہے۔

قرآن کو سائنس کے تخیل اور انکشافات سے کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا

سائنس کے تخیلات ہمیشہ بدلتے رہے ہیں اور بدلتے رہیں گے مگر قرآن ایسی مستقل صداقت رکھتا ہے کہ اس کو سائنس کے تخیل سے تو کجا اس کے انکشافات سے بھی کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ اس دعوے کے ثبوت کے لئے قرآن کے الفاظ کے ظاہری اور لغوی معنے ہی کافی ہیں، تاویل کی بالکل ضرورت نہیں۔ مثال کے طور پر اسی مسئلۂ ارتقا کو لو، اس کے علما کا جو اعتراض توراۃ پر ہے وہ کسی طرح بھی قرآن پر وارد نہیں ہو سکتا، کیوں کہ قرآن نے حضرت آدم کی پیدایش کا کوئی زمانہ مقرر نہیں کیا ہے اور نہ آدم کے قصہ میں کوئی ایسی تفصیل دی ہے کہ جس پر سائنس کی گرفت ہو سکے۔

باب ۵ ۔ روح اور ذی روح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ①

اور (اے محمدؐ) تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہُ دو کہ روح میرے رب کا امر ہے' اور نہیں دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا سا ①

و١ع سورۂ بنی اسرائیل ۴،

روح اللہ کا امر ہے

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ⑦

جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں ⑦

و۲ع۵ سورۂ ص ۳۵

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ⑧

تو جب میں اس کو ٹھیک کروں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ⑧

اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونکی

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ⑨

تو فرشتوں نے کل کے کل اکٹھے سجدہ کیا ⑨

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ⑩

مگر ابلیس، اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں سے تھا ⑩

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ④

سو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ④

و۳ع۴ سورۂ حجر ۵۲

اللہ نے آدم میں اپنی روح پھونکی

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑥

وہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے، غالب، نہایت رحم والا ⑥

و۴ع۱ سورۂ سجدہ ۳۲،

الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ⑦

جس نے جو چیز بنائی اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا ⑦

انسان کی پیدائش مٹی سے

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ⑧

پھر اس کی نسل بے قدر پانی کے نچوڑ سے چلائی ⑧

انسان کی نسل بے قدر پانی سے

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑨

پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت کم فکر کرتے ہو ⑨

ہر انسان میں اللہ اپنی روح پھونکتا ہے

وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑯

اور وہ بی بی (مریم) جنہوں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ہم نے ان کو اور ان کے بیٹے کو جہان والوں کے لئے نشانی بنایا ⑯

و۵ع۶ سورۂ انبیاء ۱۷،

اللہ نے بی بی مریم میں اپنی روح پھونکی

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا ...... ⑤

اور مریم بیٹی عمران کی جنہوں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی ⑤

و۶ع سورۂ تحریم ۱۰

اللہ نے بی بی مریم میں اپنی روح پھونکی

نوٹ ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے [illegible] ۔ اوپر کا عدد رکوع اور اندر کا عدد اقتباس کا ہے ۔

سورۂ نساء ۹۲ و ۷ ع ۲۳
مسیح اللہ کی طرف سے روح ہیں۔

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ... (۹)

بے شک مسیح جو عیسیٰ ابن مریم ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور روح ہیں اس کی طرف سے (۹)

سورۂ مریم ۴۴ و ۸ ع ۱
روح بمعنی فرشتہ

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (۲)

پھر ہم نے ان بی بی (مریم) کی طرف روح (فرشتہ) کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا (۲)

سورۂ شوریٰ ۶۲ و ۹ ع ۵

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ (۸)

اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی (کے ذریعہ) سے، یا پردہ کے پیچھے سے، یا کوئی رسول (فرشتہ) بھیج دے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے بے شک وہ عالی شان، حکمت والا ہے (۸)

روح بمعنی پیغامِ الٰہی

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا (۹)

اور (اے محمدؐ) اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح (پیغام) کو وحی کیا (۹)

سورۂ نحل ۷۰ و ۱۰ ع ۱
روح بمعنی پیغامِ الٰہی

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ (۲)

وہ فرشتوں کو روح (پیغام) دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ خبردار کردو کہ بے شک نہیں ہے کوئی خدا سوائے میرے پس مجھ سے ڈرو (۲)

روح القدس و ۱۱ ع ۱۴

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ (۲)

(اے محمدؐ) کہہ دو کہ اس (قرآن) کو روح القدس (پاک فرشتہ) نے تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ انھیں ثابت قدم رکھے جو ایمان لائے، اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و بشارت ہو (۲)

سورۂ مجادلہ ۱۰۵ و ۱۲ ع ۳
روح بمعنی فیضانِ روح

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ... (۹)

یہی (وہ مسلمان) ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ) نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح (فیضان) سے ان کی مدد کی ہے (۹)

سورۂ شعراء ۴۷ و ۱۳ ع ۱۱
روح الامین

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۱) نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (۲) عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (۳) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ (۴)

اور بے شک یہ (قرآن) جہانوں کے رب کا اتارا ہوا ہے (۱) روح الامین (معتبر فرشتہ) اسے لے کر اترا ہے (۲) تمہارے دل پر تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو (۳) کھلی عربی زبان میں (۴)

سورۂ بقرہ ۸۷ و ۱۴ ع ۱۱
اللہ نے عیسیٰ کی روح القدس سے مدد کی

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (۱)

اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیاں دیں اور ان کی روح القدس (پاک روح) سے مدد کی (۱)

و ۱۵ ع ۳۳

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ (۵)

اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیاں دیں اور ان کی روح القدس (پاک روح) سے مدد کی (۵)

سورۂ مائدہ ۱۱۲ و ۱۶ ع ۱۵

إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ (۲)

(اے عیسیٰ) جب میں نے روح القدس (پاک روح) سے تمہاری مدد کی (۲)

نوٹ :- نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں کی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

اس (شبِ قدر) میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اترتے ہیں ④
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ④
ف۱۷ع سورۂ قدر ۲۲ — روح بمعنی فرشتہ

چڑھیں گے فرشتے اور روح (جبریل) اس کی طرف ایک دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی ④
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ④
ف۱۸ع سورۂ معارج ۷۹ — روح بمعنی فرشتہ

اس روز روح (جبریل) اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے ⑧
يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ⑧
ف۱۹ع سورہ نبا ۸۰

اور میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انس کو مگر اس لئے کہ وہ میری بندگی کریں ⑩
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ⑩
ف۲۰ع ذاریات ۶۵ — جن

ان (باغوں) میں حسین نیک عورتیں ہونگی ㉕
فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ㉕
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ㉗
ایسی حوریں جو خیموں میں رکھی ہیں ㉗
ف۲۱ع سورہ رحمٰن ۴۰ — حور

اور ان (جنتیوں) کے گرد پھرینگے ان کے غلمان گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں ㉔
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ㉔
ف۲۲ع سورۂ طور ۵۷ — غلمان

اور لوگو! تمہارے پیدا کرنے میں اور اس میں جو وہ جانداروں سے پھیلاتا رہتا ہے نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ④
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ④
ف۲۳ع سورۂ جاثیہ ۶۳ — جانور

اور بے شک تمہارے لئے چارپایوں میں عبرت (دیکھنے) کا موقع ہے ①
وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ①
ف۲۴ع سورہ نحل ۶۷

ف

ف۴۱۔ مخلوقات کی قسمیں۔ مخلوقات کی تین قسمیں ہیں:۔ جمادات، نباتات، حیوانات۔ نباتات اور حیوانات میں جان ہے اور ان میں نشوونما کی قوت ہے، اور اسی وجہ سے وہ جمادات سے ممیز ہیں۔ حیوانات میں جان کے علاوہ ایک چیز اور بھی ہے جس کو روح کہتے ہیں، اور یہ روح حیوانات کو نباتات سے ممیز کرتی ہے۔ — جمادات، نباتات اور حیوانات کا فرق

گو عام تقسیم کے لحاظ سے ذی روح مخلوقات میں آدمی اور جانور دونوں شامل ہیں، کیوں کہ ان میں حیوانی مشارکت کے علاوہ روحانی مماثلت بھی ہے۔ مگر روحِ انسانی روحِ حیوانی سے کہیں افضل ہے۔ عقل اور علم نے جو اس کے خواص ہیں، انسانی روح کو ایسی جلا دی ہے کہ روحِ حیوانی اور روحِ انسانی میں زمین اور آسمان کا تفاوت ہوگیا ہے۔ — روحِ حیوانی اور روحِ انسانی کا فرق

ف۴۲۔ روح۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند یہودیوں نے دریافت کیا کہ روح کیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی[عـہ]:۔ "(اے محمدؐ) تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دو کہ روح میرے رب کا امر ہے۔ اور نہیں دیا گیا تم کو علم مگر تھوڑا سا" ف۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ مادی چیزوں کی طرح روح کی کوئی ایسی تعریف نہیں کی جا سکتی جس سے اس کی پوری پوری حقیقت و ماہیت انسان کی سمجھ میں آسکے۔ — روح اللہ کا امر ہے

اب دیکھنا چاہیے کہ قرآن میں متفرق موقعوں پر لفظ روح سے کیا مراد ہے۔ — قرآن میں متفرق موقعوں پر روح سے مراد

عـہ بخاری، باب ویسألونک عن الروح۔

۱ - آدمؑ کی خلقت کے متعلق ارشاد ہوا ہے :- "جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے

اللہ نے آدمؑ میں اپنی روح پھونکی

ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں، تو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا" ف۴۔

اللہ نے بی بی مریمؑ میں اپنی روح پھونکی

عیسٰیؑ کی تخلیق کے بارے میں فرمایا گیا ہے :- "اور وہ بی بی (مریمؑ) جنھوں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی" ف۵۔

اللہ نے ہر انسان میں اپنی روح پھونکی

انسانوں کی پیدائش کے متعلق بیان کیا گیا ہے :- "انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا پھر اس کی نسل بے قدر پانی کے نچوڑ سے چلائی، پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی" ف۶۔

آدمؑ، عیسٰیؑ، اور ہر انسان کا جوہر زندگی روح ہے۔

آدمؑ کی خلقت، عیسٰیؑ کی تخلیق اور تمام انسانوں کی پیدائش کے بارے میں اوپر جن آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے ان سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ان سب کا جوہرِ زندگی وہی روح ہے جو اللہ کی طرف سے انسان کے جسم میں پھونکی جاتی ہے جس طرح آدمؑ اور عیسٰیؑ کے بارے میں "روحٌ منہ" اور "من روحنا" آیا ہے اسی طرح عام انسانوں کی پیدائش کے متعلق بھی "من روحہ" آیا ہے جس کا ترجمہ "اس کی روح میں سے" یا "اس کی روح" ہے۔

۲ - روح بمعنی فرشتہ

۲ - قرآن میں چار جگہ (ق ۸، ۷، ۱۸، ۱۹) ایک خاص[عہ] فرشتہ کے لئے لفظ "روح" آیا ہے :- "ہم نے ان بی بی (مریمؑ) کی طرف اپنی روح کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا" ف۷ :- "اس (شبِ قدر) میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اترتے ہیں" ف۸۔

روح القدس

چار جگہ (ق ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۶) اسی فرشتے کو روح القدس (پاک روح) کا نام دیا گیا ہے :- "ہم نے ان (عیسٰیؑ) کی روح القدس سے مدد کی" ف۹ :- "(اے محمدؐ کہہ دو کہ اس (قرآن) کو روح القدس نے تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے" ف۱۰۔

روح الامین

ایک جگہ اس فرشتہ کو روح الامین یعنے امانت دار روح بھی کہا گیا ہے :- "روح الامین اسے لے کر اترا ہے، تمہارے دل پر تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو، کھلی عربی زبان میں" ف۱۱۔

۳ - روح بمعنی پیغامِ الٰہی

۳ - مندرجۂ ذیل اقتباسات میں روح سے مراد پیغام ہے :- "وہ فرشتوں کو روح دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے" ف۱ :- "(اے محمدؐ) اسی طرح ہم نے تمہاری طرف اپنے حکم سے روح کو وحی کیا" ف۹

۴ - روح بمعنی فیضانِ الٰہی

۴ - روح سے مراد فیضانِ الٰہی یا تائیدِ غیبی ہے، ارشاد ہے :- "یہی (وہ مسلمان) ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ) نے ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے ان کی مدد کی ہے" ف۱۲۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ اللہ انسانوں میں اپنی روح پھونکتا ہے اور اسی روح پر ان کی دنیوی حیات کا دار و مدار ہے، فرشتے کو بھی اللہ نے روح کہا ہے، جو پیغام روح القدس پیغمبروں کے دلوں میں اللہ کی طرف سے ڈالا کرتے تھے وہ بھی روح ہے، اور وہ فیضانِ الٰہی بھی روح ہے جس سے اللہ انسانوں کی مدد کرتا ہے۔ اس سے ہم کچھ قیاس کر سکتے ہیں کہ روح کیا چیز ہے۔

ف۲۳ - ذی روح - فرشتے، حور، غلمان، جن اور شیطان فقط روح ہیں، وہ کوئی جسم نہیں رکھتے۔ انسان اور حیوان ذی روح مخلوقات ہیں کیوں کہ وہ جسم کے ساتھ روح بھی رکھتے ہیں۔

عہ اکثر تفاسیر میں اس خاص فرشتہ سے مراد جبرئیلؑ ہیں۔

باب ۶۔ انسان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پ ۲۱ ع ۴ سورۂ روم ۸۴

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ①

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان بن کر (ہر طرف) پھیلے ہوئے ہو ①

انسان کی مٹی سے پیدائش

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ②

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس آرام پاؤ اور تم میں محبت اور رحم پیدا کر دیا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ②

عورتیں — عورت اور مرد میں محبت اور رحم

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ③

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری بولیوں اور تمھاری رنگتوں کا مختلف ہونا بے شک اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے ③

بولیوں اور رنگتوں کا اختلاف

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ④

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے تمھارا رات اور دن کا سونا اور تمھارا اس کے فضل کو تلاش کرنا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں ④

اللہ کا فضل تلاش کرنا

پ ۲۳ ع ۱۵ سورۂ زمر ۵۹

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ⑥

اس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا اور اس نے تمھارے لئے چارپایوں سے آٹھ جوڑے جوڑے کر کے اتارے۔ وہ تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے، پیدائش کے بعد پیدائش ہے، تین اندھیروں میں۔ یہی اللہ تمھارا رب ہے، اسی کی بادشاہت ہے۔ کوئی خدا نہیں سوائے اس کے، پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو ⑥

ایک نفس سے انسانوں کی پیدائش — اللہ انسان کو ماں کے پیٹ میں پیدا کرتا ہے — تین اندھیروں میں پیدائش کے بعد پیدائش

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

۵۶ کفر

اگر تم ناشکری کرو تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتا۔ اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمھارے لئے پسند کریگا۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمھیں بتا دیگا جو تم کرتے تھے۔ بے شک وہ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے ⑦

کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا

---

۵۶ ۔ کفر۔ کفر کے معنی ہیں انکار کرنا۔ مذہبی اصطلاح میں خدا کے احکام سے انکار کرنے کو کفر اور منکر کو کافر کہتے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا انکار کرنا ناشکری ہے اس لئے کفر کے معنی ناشکری کے بھی ہیں۔

انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کو پکارتا ہے اللہ جب اسے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ بھول جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے، پھر جب وہ اپنی طرف سے اسے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اسے بھول جاتا ہے جس کے لئے پہلے اسے پکارتا تھا اور اللہ کے لئے شریک ٹھیراتا ہے تاکہ اس کی راہ سے (لوگوں کو) بہکائے۔ کہو کہ اپنی ناشکری سے کچھ فائدہ اٹھالے کیوں کہ تو آگ والوں میں ہے ⑧

سورۂ نحل ۷۰ و ۳ غ ۱۰

بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت جن کو اللہ نے روزی میں فضیلت دی ہے وہ اپنے ماتحتوں کو روزی نہیں پہنچاتے کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ①

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی ہے، تو جنھیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی انھیں نہیں پہنچا دیتے جو ان کے ہات کے تلے ہیں کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا اللہ کی نعمتوں کے متعلق ناشکری کرتے ہیں ①

عورتیں
بیٹے
پوتے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ②

اور اللہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں اور تمہارے لئے تمہاری بیبیوں سے سے بیٹے اور پوتے پیدا کئے، اور تمھیں ستھری چیزیں کھانے کو دیں۔ تو کیا لوگ جھوٹ کو مانتے ہیں اور اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں ۲

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ③

اور اللہ کے سوا ان کی بندگی کرتے ہیں جو انھیں آسمانوں اور زمین سے روزی دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ قدرت رکھتے ہیں ③

سورۂ اعراف ۳۶ و ۲۴ غ ۲۴

مرد اور عورت کا اختلاط
حمل

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰٮهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ①

وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے، پھر جب وہ (مرد) اس (عورت) کو ڈھانکتا ہے تو اس کو ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، پھر وہ اس کو لئے پھرتی ہے، پھر جب وہ بوجھل ہو جاتی ہے دونوں اللہ اپنے رب کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہمیں چنگا بھلا (بچہ) بخشے تو ہم ضرور شکر گذار ہونگے ①

فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ②

پھر جب وہ ان کو چنگا بھلا (بچہ) دیتا ہے تو وہ اس کے لئے شریک ٹھیراتے ہیں اس میں جو ان کو بخشا گیا، سو اللہ برتر ہے ان کے شریک بنانے سے ②

نوٹ۔ نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۳﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿۴﴾

کیا ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکتے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں ﴿۳﴾ اور وہ نہ ان کی مدد کرسکتے ہیں اور نہ اپنے آپ کی مدد کرسکتے ہیں ﴿۴﴾

و۵ع سورۂ رعد ۹۶

حمل کا سکڑنا اور بڑھنا

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿۱﴾

اللہ مادہ کے حمل کو اور ان کے رحموں کے سکڑنے اور بڑھنے کو جانتا ہے۔ اور ہر چیز کا اس کے یہاں اندازہ ہے ﴿۱﴾

و۶ع سورۂ فاطر ۴۳

نطفہ — جوڑا — حمل — عمر

وَاللّٰهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ﴿۲﴾

اور اللہ نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر تمھیں جوڑے جوڑے بنایا۔ اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے۔ اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر یہ (سب کچھ) ایک کتاب میں ہے۔ بے شک یہ اللہ پر آسان ہے ﴿۲﴾

و۷ع سورۂ فصلت ۵۹

حمل

وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ﴿۳﴾

اور نہ پھل اپنے گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے ﴿۳﴾

و۸ع سورۂ لقمان ۵۵

ماں باپ کا حق — دودھ چھڑانا — ماں باپ کا شکر — اگر ماں باپ بچہ پر زور ڈالیں کہ اللہ کے ساتھ شرک کرے تو ان کا کہا نہ ماننا مگر دنیا میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا چاہیے

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿۳﴾ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۴﴾

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں وصیت کی۔ اس کی ماں ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھتی ہے اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہوتا ہے، کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی۔ (آخر تجھکو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿۳﴾ اور اگر وہ دونوں مجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا اور دنیا میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا، اور اس کے راستہ کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کرتا ہے، پھر میری ہی طرف تمھارا لوٹ کر آنا ہے سو میں تمھیں بتا دونگا جو عمل تم کرتے تھے ﴿۴﴾

نوٹ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے و ع۔ اوپر کا شمارہ رکوع اور اندر کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

سورۂ حج ۹۰ ۔ رکوع ۱

انسان کی پیدائش مٹی سے، پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر مضغہ سے — مقررہ وقت تک رحم میں قرار — بچہ — جوانی — نکمی عمر

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ﴿۵﴾

اے لوگو! اگر تم جی اٹھنے کے بارے میں شک میں ہو تو (سوچو) کہ ہم نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر نقشہ بنی ہوئی اور بن دون نقشہ بنی ہوئی گوشت کی بوٹی سے تاکہ تم پر ظاہر کردیں ۔ اور ہم جو چاہتے ہیں رحموں میں ایک مقررہ وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو ، اور کوئی تم میں قبضہ کر لیا جاتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر تک لوٹایا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ﴿۵﴾

سورۂ مومنون ۲۳ ۔ رکوع ۱

مٹی کے ست سے پیدائش — نطفہ — خون کا لوتھڑا — بندھی بوٹی — ہڈیاں — گوشت — نئی خلقت — موت — قیامت کے دن اٹھایا جانا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے پیدا کیا ﴿۱۲﴾

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿۱۳﴾

پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک مضبوط جگہ میں رکھا ﴿۱۳﴾

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے خون کے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی، پھر ہم نے بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت مڑھا، پھر ہم نے اس کو ایک نئی خلقت میں اٹھا کھڑا کیا ۔ پس بابرکت ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ﴿۱۴﴾

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿۱۵﴾

پھر تم اس کے بعد ضرور مروگے ﴿۱۵﴾

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ﴿۱۶﴾

پھر تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤگے ﴿۱۶﴾

سورۂ سجدہ ۳۲ ۔ رکوع ۱

پیدائش مٹی سے شروع — بے قدر پانی کے نچوڑ سے نسل — اللہ نے انسان میں اپنی روح پھونکی — کان آنکھیں دل

ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۶﴾

وہی چھپے اور کھلے کا جاننے والا، غالب، نہایت رحم والا ہے ۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ﴿۷﴾

جس نے جو چیز بنائی اچھی بنائی، اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا ﴿۷﴾

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿۸﴾

پھر اس کی نسل بے قدر پانی کے نچوڑ سے چلائی ﴿۸﴾

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۹﴾

پھر اس کو ٹھیک کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تمھارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے ۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو ﴿۹﴾

سورۂ مرسلات ۷۷ ۔ رکوع ۱

بے قدر پانی

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿۲۰﴾

کیا ہم نے تمھیں بے قدر پانی سے پیدا نہیں کیا ﴿۲۰﴾

ترجمہ	آیت	حاشیہ
پھر ہم نے اسے ایک مضبوط جگہ میں رکھا ۲۱	فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾	
ایک وقت معین تک ۲۲	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾	
پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم بہت ہی اچھا اندازہ کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾	فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	
کیا تو اس سے منکر ہو گیا جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تجھے پورا مرد بنایا ﴿۶﴾	اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۶﴾	ف ۱۳ع سورۂ کہف ۳۷ مٹی، نطفہ پیدا مرد
کیا اسے اس کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے	اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۴﴾	ف ۲۷ع سورۂ نجم ۲۰
(اور) ابراہیم کے جنھوں نے (حق بندگی) پورا کیا ۵	وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ﴿۵﴾	
کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا ۶	اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۶﴾	کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا
اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ نہیں مگر وہی جو وہ کوشش کرے ۷	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۷﴾	انسان کے لئے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرے
اور یہ کہ اس کی کوشش آئندہ دیکھی جائیگی ﴿۸﴾	وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۸﴾	
پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا ۹	ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۹﴾	انسان کو اس کی کوشش کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا
اور یہ کہ تمہارے رب کی طرف ہی انجام ہے ۱۰	وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۰﴾	
اور یہ کہ وہی ہنساتا اور رلاتا ہے ۱۱	وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۱۱﴾	
اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے ۱۲	وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۱۲﴾	
اور یہ کہ وہی دو ساتھی پیدا کرتا ہے نر اور مادہ ۱۳	وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۱۳﴾	دو ساتھی نر و مادہ
نطفہ سے جب وہ ڈالا جاتا ہے ﴿۱۴﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۱۴﴾	نطفہ
اور یہ کہ اس کے ذمہ ہے دوبارہ اٹھانا ﴿۱۵﴾	وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۱۵﴾	
اور یہ کہ وہی غنی بناتا ہے اور سرمایہ دار کرتا ہے ﴿۱۶﴾	وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۱۶﴾	غنی سرمایہ دار
تو تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں میں شک کروگے ﴿۲۳﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۲۳﴾	
ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم (دوسری پیدائش کو) سچ کیوں نہیں سمجھتے ﴿۱۹﴾	نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۱۹﴾	ف ۱۵ع سورۂ واقعہ ۴۵
بھلا دیکھو تو تم جو منی ڈالتے ہو ﴿۲۰﴾	اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۲۰﴾	منی
کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ﴿۲۱﴾	ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۲۱﴾	
ہم نے تم میں موت کو مقدر کر دیا اور ہم اس سے عاجز نہیں ۲۲	نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۲۲﴾	موت
کہ تمہاری شکلیں بدل دیں اور تمہیں اس حالت میں پیدا کریں جو تم نہیں جانتے ﴿۲۳﴾	عَلٰى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳﴾	
اور یقیناً تم پہلی پیدائش کو تو جانتے ہو پھر نصیحت کیوں	وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى	

حوالہ	آیت	ترجمہ
	فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾	نہیں کرتے ﴿۶۲﴾
سورۂ یٰسٓ ۳۸ و ۱۶ ع ۵	اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ	کیا انسان نہیں دیکھتا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر
نطفہ - انسان جھگڑالو ہے	نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰﴾	وہ کھلم کھلا لگا جھگڑنے ﴿۱۰﴾
سورۂ نحل ۶۲ و ۱۷ ع ۱	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا	انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر دیکھو وہ کھلم کھلا
	هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾	لگا جھگڑنے ﴿۴﴾
سورۂ طارق ۳۴ و ۱۸ ع ×	فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾	پس انسان کو چاہئے کہ دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۵﴾
انسان اچھلتے پانی سے پیدا کیا	خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾	وہ اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۶﴾
جو پیٹھ اور پسلیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے	يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾	وہ پیٹھ اور پسلیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے ﴿۷﴾
سورۂ عبس ۲۱ و ۱۹ ع ×	قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾	غارت ہو انسان وہ کیسا ناشکرا ہے ﴿۱۷﴾
	مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾	اسے کس چیز سے پیدا کیا ﴿۱۸﴾
نطفہ - تقدیر	مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾	نطفہ سے - اسے پیدا کیا، اور پھر اس کی تقدیر ٹھہرائی ﴿۱۹﴾
آسان راستہ	ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾	پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا ﴿۲۰﴾
موت - قبر	ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾	پھر اسے موت دی پھر قبر میں ڈلوایا ﴿۲۱﴾
	ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾	پھر جب چاہیگا اسے اٹھا کھڑا کریگا ﴿۲۲﴾
	كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾	کچھ شک نہیں کہ (اللہ نے) جو حکم اسے دیا اس نے اس پر عمل نہیں کیا ﴿۲۳﴾
سورۂ فرقان ۱۴ و ۲۰ ع ۵	وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا	وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو
نسب اور سسرال	فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ	نسب اور سسرال والا بنایا اور تمہارا رب
	رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۱۰﴾	قدرت والا ہے ﴿۱۰﴾
سورۂ حجرات ۱۰۶ و ۲۱ ع ۲	يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ	لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری
شاخیں اور قبیلے	وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ	شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ تم میں سے
	لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک ہی جو تم میں سب سے زیادہ
	اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾	متقی ہے۔ بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے ﴿۳﴾
سورۂ یونس ۴۹ و ۲۲ ع ۲	وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً	اور سب لوگ ایک ہی امت تھے، پھر جدا جدا ہو گئے اور
امت	فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ	اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے نہ ہو چکی
	مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ	تو جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ان میں فیصلہ
	يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹﴾	ہو جاتا ﴿۹﴾
سورۂ رعد ۷۰ و ۲۳ ع ۲	اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى	اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ نہ بدلیں
قوم کی حالت کا بدلنا	يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ	جو ان کے نفسوں میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کی برائی کا ارادہ

نوٹ - جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس رکوع کے نشان پر شمار نہیں دیا گیا ہے بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے

کرتا ہے تو پھر وہ نہیں ٹلتی اور ان کا اس کے سوا کوئی مددگار نہیں ⑪

اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪

ہر ایک نفس موت کو چکھنے والا ہے ⑤

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ⑤

وپ ۴ ع ۱۹ سورۂ آل عمران ۸۹

ضرور تم اپنے مالوں اور اپنی جانوں میں آزمائے جاؤ گے ⑥

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ⑥

مال اور جان میں انسان کی آزمائش

اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے ؎

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ⑥

وپ ۲۵ ع سورۂ شوریٰ ۹۰

لڑکیاں لڑکے

یا انہیں جوڑے دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ۔ اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا تا ہے ۔ بے شک وہ جاننے والا ہے قدرت والا ہے ⑦

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ⑦

بانجھ

کیا انسان خیال کرتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا ⑥

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۞ ⑥

وپ ۲۶ ع سورۂ قیامت ۲۸

کیا وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو ڈالی گئی ؎

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ⑦

منی

پھر وہ خون کا لوتھڑا ہوا سو اسے بنایا پھر ٹھیک کیا ؎

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ⑧

خون کا لوتھڑا

پھر اس سے دو زوج بنائے مرد اور عورت ⑨

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ⑨

مرد اور عورت

سو تم اپنا رخ دین کی طرف سیدھا کر و موحد ؎ بن کر ۔ (وہ دین) اللہ کی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی نہیں ۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ③

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ③

وپ ۲۷ ع سورۂ روم ۸۴

؎ حنیف

انسان اللہ کی فطرت پر پیدا کیا گیا

؎ حنیف حُنَفَآءُ "حنف" سے مشتق ہے ۔ عربی میں حنف کے معنی مڑنے اور جھکنے کے ہیں ۔ سورۂ حج ۹۰ میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ "پس بتوں کی گندگی سے بچو ، جھوٹ کہنے سے بچو ۔ اللہ کی طرف مڑنے والے بن کر نہ کہ اس کے ساتھ شریک بنا کر" ⑥ ع ۔ اصل میں یہ مرکب لفظ اَلْحَنِيْفُ لِلّٰهِ (اللہ کی طرف مڑنے والا) تھا مگر جیسا کہ عام قاعدہ ہے کثرت استعمال سے بطور اختصار کے فقط لفظ حنیف زبان زد عام ہو گیا ۔ قرآن میں لفظ حنیف شرک کی ضد میں آیا ہے ۔ اس لئے حنیف کا ترجمہ "اللہ کی طرف مڑنے والا" یا فقط "موحد" ہوگا ۔ حضرت ابراہیم کے مذہب کو ملت حنیف کہتے ہیں کیوں کہ اس کا اصل اصول توحید ہے ۔ "تو تم ابراہیم کی ملت کے تابع ہو جاؤ جو حنیف (موحد) تھے اور مشرکوں سے نہ تھے" ⑩ ع آل عمران ۸۹ ۔ "ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی لیکن وہ حنیف (موحد) مسلمان تھے" ⑦ ع آل عمران ۸۹

مندرجہ بالا آیات کے سوا لفظ حنیف مندرجۂ ذیل آیتوں میں بھی آیا ہے ۔ ① ۔ ۵۳ انعام ع ⑦ ⑨ ع ⑨ یونس ع ② ۔ ③ نحل ع ۶۶ ۔ ⑥ بقرہ ع ۸۰ ۔ ⑩ نساء ع ۱۴ ۹ ۔ ⑤ بینہ ع ۱۰۱ ۔

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٤﴾
اس کی طرف رجوع کرنے والے رہو اور اسی سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں نہ ہو ۴

دین کے ٹکڑے — فرقے

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۚ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥﴾
(اور نہ) اُن میں (ہو) جنھوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ سب گروہ جو اُن کے پاس ہے اسی پر خوش ہیں ۵

سورۂ تین ۲۵ و ۳۰ ع ۲۸

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴿١﴾
قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی ۱

وَطُورِ سِينِينَ ﴿٢﴾
اور طور سینا کی ۲

وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴿٣﴾
اور اس امن والے شہر کی ۳

انسان بہترین صورت پر پیدا کیا گیا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾
یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ۴

پھر نیچوں سے نیچے لوٹا دیا گیا

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿٥﴾
پھر ہم نے اسے نیچوں سے نیچے لوٹا دیا ۵

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾
مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے سو ان کے لئے بے انتہا اجر ہے ۶

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾
پھر کیا چیز تم کو اے محمدؐ اس کے بعد جزا کے بارے میں جھٹلا سکتی ہے ۷

أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾ ع
کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے ۸

سورۂ بقرہ ۸۷ و ۳۹ ع ۳ — تکلیف

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴿٣﴾
اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر (جس قدر) اس کی گنجائش ہو۔ اسی کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر ہے جو اس نے کیا ۳

سورۂ نسا ۴ و ۳۰ ع ۵ — انسان کا بوجھ — انسان کمزور ہے

يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴿٣﴾
اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے ۳

کسی کا مال ناحق نہ کھانا — تجارت — اپنے آپ کو قتل نہ کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٤﴾
اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے ۴

تعدی ظلم

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿٥﴾
اور جو تعدی سے اور ظلم سے ایسا کرے تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے ۵

بڑے گناہ — برائیاں

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلًا كَرِيمًا ﴿٦﴾
اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو جن سے تم کو روکا جاتا ہے تو ہم تمہاری برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے ۶

تمنا

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ
اور اس کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تمہارے بعض کو

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ۷ کیا گیا ہے

عَلٰى بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۚ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۷﴾

بعض پر برتری دی ہے۔ مردوں کا حصہ اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ﴿۷﴾

مردوں کی کمائی مردوں کو
عورتوں کی کمائی عورتوں کو

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۸﴾

ہر کسی کے لئے ہم نے وارث مقرر کر دئے ہیں اس (مال) میں جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ مریں۔ اور ان کو جن سے تمہارے دہنے ہاتھ نے اقرار باندھا ہے اُن کو ان کا حصہ دے دو۔ بے شک ہر چیز اللہ کے روبرو ہے ﴿۹﴾

وارث
ماں باپ کا ترکہ

۲۳۱ع

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۚ ﴿۱﴾

مرد عورتوں کے متکفل ہیں اس لئے کہ اللہ نے لوگوں میں سے بعض کو بعض پر برتری دی ہے اور اس لئے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا ہے۔ سو جو نیک عورتیں ہیں فرماں بردار ہیں اللہ کی حفاظت سے (شوہروں کی) پیٹھ پیچھے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں ﴿۱﴾

مرد عورت کے متکفل ہیں
نیک عورتیں

۲۳۲ع سورۂ دہر ۳۹

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾

کچھ شک نہیں کہ انسان پر زمانہ میں سے ایک وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھا ﴿۱﴾
ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا ہے کہ اسے آزمائیں سو ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنایا ﴿۲﴾
ہم نے اسے راستہ دکھایا ہے چاہے وہ شکر گزار ہو اور چاہے ناشکرا ﴿۳﴾

مخلوط نطفہ
راستہ کی ہدایت

۲۳۳ع سورۂ شمس ۲۳

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿۱﴾
وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿۲﴾
وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿۳﴾
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿۴﴾
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿۵﴾
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ﴿۶﴾
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ﴿۷﴾
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ﴿۸﴾
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ﴿۹﴾
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ﴿۱۰﴾

قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی ۱
اور چاند کی جب وہ اس (سورج) کے پیچھے نکلے ۲
اور دن کی جب وہ اسے چمکا دے ۳
اور رات کی جب وہ اسے ڈھانک لے ۴
اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا ۵
اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا ۶
اور نفس کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک کیا ۷
پھر اس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا ۸
بے شک وہی مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا ۹
اور بے شک وہی نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ملا دیا ﴿۱۰﴾

نفس کی قسم
نفس کو بدکاری و پرہیزگاری کا الہام
نفس کو پاک کرنا
نفس کو خاک میں ملانا

سورۂ قیامۃ ۲۸ و ۳۳ ع

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾
میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں نا ؟ ۱

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾
اور میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں نا ؟ ۲

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾
کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کرینگے ﴿۳﴾

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾
کیوں نہیں ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کردیں ﴿۴﴾

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾
بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آگے کو بھی بدکاری کرتا جائے ﴿۵﴾

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾
اس دن (یعنے قیامت کے دن) انسان کہیگا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ﴿۱۰﴾

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾
اس دن انسان کو وہ بتا دیا جائیگا جو اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا ﴿۱۳﴾

انسان اپنے اوپر آپ دلیل ہے

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾
بلکہ انسان اپنے پر آپ دلیل ہے ۱۴

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾
اور گو وہ اپنے عذر پیش کرے ﴿۱۵﴾

سورۂ یوسف ۵۱ و ۳۵ ع

نفسِ امارہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲﴾
اور (یوسف نے کہا) میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھیراتا کیونکہ نفس برائی پر ابھارتا ہے مگر یہ کہ میرا رب رحم کرے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ﴿۲﴾

سورۂ فجر ۱۰ و ۳۶ ع

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۥ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
مگر انسان (کا یہ حال ہے) کہ جب اسے اس کا رب آزماتا اور اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے بزرگی دی ﴿۱۵﴾

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۥ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾
اور جب اسے آزماتا اور اس پر اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ﴿۱۶﴾

انسان کا کبر

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾
ہرگز نہیں، بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ۱۷

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾
اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ۱۸

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾
اور مردہ کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو ۱۹

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾
اور مال سے بڑی محبت رکھتے ہو ﴿۲۰﴾

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾
ہرگز نہیں جب زمین ریزہ ریزہ کر کے توڑ دی جائیگی ۲۱

وَّجَاۗءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾
اور تمہارا رب تشریف فرما ہوگا اور فرشتے قطار قطار (آئیگے) ۲۲

وَجِايْۗءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ڏ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾
اور اس دن جہنم لا حاضر کی جائیگی۔ اس دن انسان نصیحت پکڑیگا مگر نصیحت اس کے لئے کہاں ﴿۲۳﴾

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾
کہیگا اے کاش میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا ﴿۲۴﴾

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾
اور اس دن اس کے عذاب جیسا کسی ۔۔ عذاب نہ دیا ہوگا ۲۵

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
اور اس کی جکڑنے کی طرح کسی نے جکڑا نہ ہوگا ﴿۲۶﴾

ترجمہ	آیت	حاشیہ
اے اطمینان والے نفس! ۲۷	يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾	نفس مطمئنہ
اپنے رب کی طرف لوٹ آ، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی ﴿۲۸﴾	ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾	
سو میرے بندوں میں جا مل ۲۹	فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾	
اور میری جنت میں داخل ہو جا ﴿۳۰﴾	وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾	
جس دن انسان اپنی سعی کو یاد کرے گا ﴿۹﴾	يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۹﴾	و ۳۷ ع سورۂ نازعات ۸۱
اور دوزخ دیکھنے والے کے لئے نکال کر رکھ دی جائیگی ﴿۱۰﴾	وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۱۰﴾	
تو جس نے سرکشی کی ۱۱	فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۱۱﴾	
اور دنیا کی زندگی کو مقدم رکھا ۱۲	وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۲﴾	
تو دوزخ ہی (اس کا) ٹھکانا ہے ﴿۱۳﴾	فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۱۳﴾	
اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور نفس کو خواہش سے روکتا رہا ۱۴	وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۱۴﴾	خواہش نفسانی
تو جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے ﴿۱۵﴾	فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾	
ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اٹھا لیا۔ بے شک وہ بڑا ظالم بڑا جاہل ہے ۷۲	اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۲﴾	و ۳۸ ع ۹ سورۂ احزاب ۹۲ "امانت"
تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں، اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور (تاکہ) اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر توجہ کرے۔ اور اللہ مغفرت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے ﴿۵﴾	لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾	
اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ قائم کرنے والا ہوں، انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے کو قائم کرتا ہے جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے، اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا بے شک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۱﴾	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۗءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱﴾	و ۳۹ ع سورۂ بقرہ ۸۷ اللہ کی خلافت
اور آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھا دئے، پھر ان (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو ﴿۲﴾	وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔـوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲﴾	علم

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

وہ بولے تو پاک ہے، ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھایا۔ بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے (۳)

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَھُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۴﴾

فرمایا اے آدم! ان کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو۔ پھر جب انھوں نے ان کو ان کے نام بتا دئے، فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو خوب جانتا ہوں اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (۴)

فرشتوں کا سجدہ
ابلیس کا انکار

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا (۵)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶﴾

اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمھاری بی بی باغ میں رہو اور اس میں سے جو چاہو اور جہاں کہیں سے چاہو کھاؤ اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے (۶)

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۷﴾

پھر شیطان نے ان دونوں کو اس (جگہ) سے اکھاڑ دیا، سو اس نے ان دونوں کو جس (حالت) میں تھے اس سے نکلوا دیا اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمھارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے (۷)

علم

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾

پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمے سیکھ لئے، پھر وہ ان پر متوجہ ہوا۔ بے شک وہ توجہ کرنے والا نہایت رحم والا ہے (۸)

ہدایت

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ ھُدًى فَمَنْ تَبِعَ ھُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۹﴾

ہم نے کہا تم سب اس سے اتر جاؤ، پھر اگر میری طرف سے تمھارے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت پر چلے سو نہ ان کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۹)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰﴾

اور جنھوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (۱۰)

سورۂ نحل ۱۶، ۷۸

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

اور اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں

سے نکالا۔ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے، اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تاکہ تم شکر کرو ②

لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ②

رکوع ۲۲ سورۂ اعراف ۳۶

اور جب تمہارے رب نے بنی آدم سے (یعنی) ان کے پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ ٹھیرایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ بولے ہاں ہے، ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہیں قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم کو اس کی خبر نہ تھی ①

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۗ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ①

میثاقِ ازلی

یا کہنے لگو شرک تو پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں۔ تو کیا تو ہم کو اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو اہلِ باطل کرتے رہے ②

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ②

اور یوں ہم آیات کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں ③

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ③

اور (اے محمدؐ!) انہیں اس شخص کا حال پڑھ سنا دو جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں، پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا ④

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ④

اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کے ذریعے اس کو بلند کر دیتے، لیکن وہ تو زمین کا ہو رہا اور اپنی خواہش کے پیچھے ہو لیا، سو اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر اس پر بوجھ لادو تو ہانپے یا چھوڑ دو تو (بھی) ہانپے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ سو یہ احوال بیان کر دو تاکہ وہ سوچیں کریں ⑤

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ⑤

خواہش کی پیروی کرنے کی مثال

ان لوگوں کی مثال بری ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتے رہیں ⑥

سَآءَ مَثَلَا ِۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ⑥

جس کو اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پائے اور جس کو وہ گمراہ کر دے تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ⑦

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑦

ہدایت

اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن و انس پیدا کئے۔ ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا

لوگوں کے دل ہیں گراں

سے سمجھتے نہیں / آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں / کان ہیں مگر سنتے نہیں / وہ چوپایوں جیسے ہیں

يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿٨﴾

کی آنکھیں ہیں کہ اُن سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔ یہی لوگ غافل ہیں (۸)

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾

اور اللہ ہی کے لئے سب اچھے نام ہیں سو تم ان سے اس کو پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں۔ وہ جلد اپنے کئے کا بدلہ پائیں گے (۹)

حق کی ہدایت

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٠﴾

اور جن لوگوں کو ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک گروہ ہے جو حق کی ہدایت کرتے اور اسی کے مطابق انصاف کرتے ہیں (۱۰)

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، و ۴۲ ع

شیطان کا عہد

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾

(ابلیس) کہنے لگا بھلا دیکھ تو یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں سوائے تھوڑوں کے اس کی نسل کو اپنے بس میں کر لونگا (۲)

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ﴿٣﴾

فرمایا جا، پھر جو کوئی ان میں سے تیرے تابع ہوگا تو تمہاری سزا جہنم ہے سزا (بھی) پوری پوری (۳)

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٤﴾

اور ان میں سے جس کو تجھ سے (گھبرا لینا) ہو سکے اپنی آواز سے گھبرا لے اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے چڑھا لا، اور ان کے مالوں اور اولاد میں ساجھا لگا، اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان لوگوں کو سوائے دھوکے کے اور کچھ وعدہ نہیں دیتا (۴)

اللہ کے بندوں پر شیطان کا قابو نہیں

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿٥﴾

جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ قابو نہیں اور (اے محمدؐ) تمہارا رب کافی کارساز ہے (۵)

بنی آدم کو عزت

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿١٠﴾

بنی آدم کو بہت سی مخلوقات پر فضیلت

اور البتہ ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سواری دی، اور ان کو ستھری چیزوں سے روزی دی اور ہم نے ان کو بہتوں پر جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے بڑی فضیلت دی ہے (۱۰)

سورۂ بلد ۳۱ و ۴۳ ع

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں ۱؎ اور (اے محمدؐ) تم اسی شہر میں مقیم ہو ۲؎ قسم ہے والد اور اس کی اولاد کی ۳؎

ترجمہ	آیت	معنی
بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) بنایا ہے (۴)	لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ (۴)	انسان مشقت میں رہنے
کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائیگا (۵)	أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ (۵)	والا بنایا گیا ہے
کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا (۶)	يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (۶)	
کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا (۷)	أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ (۷)	
کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں (۸)	أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ (۸)	دو آنکھیں
اور ایک زبان اور دو ہونٹ (۹)	وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ (۹)	ایک زبان دو ہونٹ
اور ہم نے اسے دونوں اونچے رستے دکھا دئے (۱۰)	وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ (۱۰)	دو راستے
پھر بھی وہ گھاٹی پر نہ چڑھا (۱۱)	فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (۱۱)	"گھاٹی پر چڑھنا"
اور تم کیا سمجھے کہ گھاٹی ہے کیا (۱۲)	وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ (۱۲)	گھاٹی کیا ہے؟
گردن کا چھڑا دینا (۱۳)	فَكُّ رَقَبَةٍ (۱۳)	
یا بھوک کے دن کھانا کھلانا (۱۴)	أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ (۱۴)	
قرابت دار یتیم کو (۱۵)	يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (۱۵)	
یا خاک افتادہ مسکین کو (۱۶)	أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (۱۶)	
پھر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو رحم کی وصیت کرتے رہے (۱۷)	ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (۱۷)	
یہی دہنی طرف والے ہیں (۱۸)	أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (۱۸)	دہنی طرف والے
اور جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے وہی بائیں طرف والے ہیں (۱۹)	وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ (۱۹)	بائیں طرف والے
ان کے اوپر موندھ بند آگ ہوگی (۲۰)	عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (۲۰)	
اسی نے انسان کو پیدا کیا (۳)	خَلَقَ الْإِنسَانَ (۳)	ف۴۴ ع سورۂ رحمٰن ۴۰
اس کو بولنا سکھایا (۴)	عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۴)	بولنا سیکھنا
اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور میزان قائم کی (۷)	وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ (۷)	میزان
تاکہ تم تولنے میں اندازہ سے نہ بڑھو (۸)	أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ (۸)	
اور انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور تول کو گھٹاؤ مت (۹)	وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ (۹)	کھنکھناتی مٹی سے پیدائش
اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا (۱۴)	خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (۱۴)	
پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا (۱)	اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ (۱)	ف۴۵ ع سورۂ علق ۱

حاشیہ	آیات	ترجمہ
خون کے لوتھڑے سے پیدائش	خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾	(جس نے) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ﴿۲﴾
	اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾	پڑھو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے ﴿۳﴾
قلم کے ذریعہ علم	الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا ﴿۴﴾
	عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿۵﴾	انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اس کو معلوم نہ تھیں ﴿۵﴾
انسان کی سرکشی	كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ﴿۶﴾	مگر انسان بڑی سرکشی کرتا ہے ﴿۶﴾
	اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾	جب اپنے آپ کو تونگر دیکھتا ہے ﴿۷﴾
	اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾	تمہارے رب کی طرف ہی (سب کو) لوٹ جانا ہے ﴿۸﴾
سورۂ ہود ۵۰ ع ۲۶	وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ	اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت چکھائیں پھر اس کو اس سے
مایوسی ناشکری	نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۱﴾	چھین لیں تو وہ مایوس ناشکرا ہو جاتا ہے ﴿۱﴾
	وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ	اور اگر ہم اس کو دکھ کے بعد جو اسے پہنچا ہو آسکھ چکھائیں
	مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ	تو بول اٹھتا ہے کہ برائیاں مجھ سے جاتی رہیں۔ بے شک
انسان اترانے والا شیخی خورا ہے	اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۲﴾	وہ اترانے والا، شیخی خورا ہے ﴿۲﴾
صبر کرنے اور اچھے عمل کرنے	اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ	مگر جو صبر کرتے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ انہی کے لئے
والوں کے لئے بڑا اجر ہے	اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۳﴾	بخشش اور بڑا اجر ہے ﴿۳﴾
سورۂ عصر ۱۳ ع ۲۷	وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾	قسم ہے زمانہ کی ﴿۱﴾
	اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ ﴿۲﴾	کہ انسان خسارے میں ہے ﴿۲﴾
ایمان اچھے عمل	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	مگر وہ لوگ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے
حق اور صبر کی نصیحت	وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾	کو حق کی نصیحت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ﴿۳﴾
سورۂ روم ۸۴ ع ۴۸	وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ	اور جب لوگوں کو دکھ پہنچتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع
اللہ کی رحمت	مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ	ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت
	مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ	چکھاتا ہے تو بس ان میں سے ایک فریق اپنے رب سے
شرک	بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶﴾	شرک کرنے لگتا ہے ﴿۶﴾
ناشکری	لِيَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۟	تاکہ جو ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ سو
	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾	فائدہ اٹھاؤ، پھر تم جلد جان لوگے ﴿۷﴾
رحمت کا ذائقہ	وَاِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ	اور جب ہم لوگوں کو رحمت چکھاتے ہیں تو وہ اس سے
	وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ	خوش ہوتے ہیں، اور اگر اس کی وجہ سے جو پہلے اپنے ہاتھوں
آس توڑنا	اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۹﴾	کر چکے ہیں، ان پر مصیبت آتی ہے تو بس آس توڑ بیٹھتے ہیں ﴿۹﴾
رزق کی فراخی اور تنگی	اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (١٠)

...روزی فراخ کرتا اور تنگ کرتا ہے۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں (١٠)

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (١١)

سو قرابت دار کو اس کا حق دیتے رہو اور مسکین اور مسافر کو۔ یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی توجہ چاہتے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں (١١)

قرابت دار، مسکین اور مسافر کا حق

۴۹ع سورۂ نحل ۶۷

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ (٤)

اور اللہ نے تمہارے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے ڈیرے بنائے جنہیں تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھہرنے کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو اور ان (چوپایوں) کی اون اور ان کی روؤں اور ان کے بالوں سے گھر کا اسباب اور برتنے کی چیزیں (بنائی جاتی ہیں جو) وقت مقررہ تک کام دیتی ہیں (٤)

گھر رہنے کی جگہ
ڈیرے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ (٥)

اور اللہ نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے کرتے بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور (ایسے) کرتے بنائے جو تمہیں تمہاری جنگوں میں بچاتے ہیں۔ اسی طرح وہ تم پر اپنی نعمت کو پورا کرتا ہے تاکہ تم فرماں برداری کرو (٥)

سائے
پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ
کرتے

۵۰ع سورۂ یونس ۴۹

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (١)

اور اگر اللہ لوگوں کو برائی جلدی پہنچا دے جیسا وہ بھلائی جلدی مانگتے ہیں تو ان کی موت آ ہی چکے۔ سو ہم ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑ رکھتے ہیں (١)

سرکشی میں سرگرداں

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٢)

اور جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو وہ پڑا یا بیٹھا یا کھڑا ہمیں پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب ہم اس سے اس کا دکھ دور کر دیتے ہیں تو چلا جاتا ہے گویا پہنچے ہوئے دکھ میں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کر دکھلائے گئے ہیں (٢)

۵۱ع سورۂ زمر ۵۷

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (٨)

سو انسان کو جب کوئی دکھ پہنچتا ہے تو ہم کو پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت عطا کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ مجھے علم کے سبب سے ملی ہے۔ بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (٨)

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹﴾

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی یہی کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آیا ﴿۹﴾

اعمال کی برائیاں

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۰﴾

تو ان کو ان کے اعمال کی برائیاں پہنچ گئیں۔ اور جو ان لوگوں میں ظالم ہیں ان کو ان کے عملوں کی برائیاں جلد پہنچیں گی اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ﴿۱۰﴾

روزی کی فراخی اور تنگی

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

کیا نہیں جانتے کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، و ۵۲ ع ۹

انحراف — **مایوسی**

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـــُٔوْسًا ﴿۶﴾

اور جب ہم انسان کو نعمت بخشتے ہیں تو منہ موڑ لیتا اور پہلو تہی کرتا ہے، اور جب اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ﴿۶﴾

سیدھا راستہ

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۷﴾

(اے محمد!) کہہ دو ہر ایک اپنے ڈھنگ پر عمل کرتا ہے۔ سو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے کہ کس نے زیادہ سیدھا راستہ پایا ﴿۷﴾

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، و ۵۳ ع ۱۱

بخالت — **تنگ دلی**

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۷﴾

(اے محمد!) کہو اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے ضرور بند کر رکھتے۔ اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے ﴿۷﴾

سورۂ معارج ۷۰، و ۵۴ ع ۱

انسان بے صبر ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

بے شک انسان بے صبر پیدا ہوا ہے ۱۹

تکلیف میں واویلا کرتا ہے

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾

جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو واویلا کرتا ہے ۲۰

بھلائی حاصل ہوتی ہو تو بخل کرتا ہے

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

اور جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو بخیل بن جاتا ہے ۲۱

اچھے انسان نمازی ہیں

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾

مگر وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں (ویسے نہیں) ۲۲

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ دَاۗىِٕمُوْنَ ﴿۲۳﴾

جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں ۲۳

ان کے مالوں میں سائل اور محتاج کا حصہ ہے

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

اور وہ جن کے مال میں ایک حصہ مقرر ہے ۲۴
سوال کرنے والے اور محروم کے لئے ۲۵

وہ روزِ جزا کو سچ جانتے ہیں

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾

اور وہ جو روزِ جزا کو سچ جانتے ہیں ۲۶

اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ۲۷
بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ۲۸

اپنی شرمگاہ کو بچاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھتے ہیں ۲۹

اپنی بیبیوں اور باندیوں

اِلَّا عَلٰٓي اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

سوائے اپنی بیبیوں کے یا وہ جن کے ان کے داہنے

فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾

ہاتھ کا مالک ہیں، ان پر ملامت نہیں ﴿۳۰﴾ پھر جو کوئی اس سے آگے نکلنا چاہتے ہیں تو یہی حد سے بڑھنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرنے والے ہیں ۳۲ اور جو اپنی شہادتوں پر قایم رہتے ہیں ۳۳ اور جو اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ یہی جنتوں میں عزت والے ہیں ﴿۳۵﴾

کے سوا کسی اور کی خواہش نہ یا ... کرتے
جو اپنی امانت اور عہد کا پاس کرتے ہیں
اپنی شہادت پر قائم رہتے ہیں
نماز کی حفاظت کرتے ہیں
یہی عزت والے ہیں

۵۵ع سورۂ حج ۹۰

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۖ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۖ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١﴾ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿٢﴾ يَدْعُو لَمَنْ ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ ﴿٣﴾

اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارہ پر (رہ کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے، پھر اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا اس پر مطمئن ہوگیا، اور اگر اس پر کوئی آزمایش آگئی تو اپنے منہ کے بل لوٹ گیا۔ اس نے دنیا اور آخرت گنوائی۔ یہی صریح گھاٹا ہے ﴿۱﴾ اللہ کے سوا اسے پکارتا ہے جو اسے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے۔ یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے ﴿۲﴾ اسے پکارے جاتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے۔ بے شک وہ برا دوست ہے اور بے شک وہ برا رفیق ہے ﴿۳﴾

بعض آدمی کنارہ پر رہ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر فائدہ پہنچا تو مطمئن ہوگئے اگر آفت آئی تو منہ پھیر کر چل دیئے
غیر اللہ کو پکارنا پرلے درجہ کی گمراہی ہے

۵۶ع سورۂ انبیاء ۱۷

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٦﴾ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٨﴾

اور ہر متنفس موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے۔ اور ہم تم کو دکھ اور سکھ میں آزمایش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤگے ﴿۶﴾ انسان جلدی کا بنایا گیا ہے۔ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھاؤں گا سو تم مجھ سے جلدی مت کرو ﴿۸﴾

دکھ اور سکھ میں انسان کی آزمایش
جلد بازی

۵۷ع سورۂ بنی اسرائیل

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ﴿١﴾ وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور انسان برائی (بھی) مانگتا ہے جیسے وہ بھلائی مانگتا ہے: اور انسان جلد باز ہے ﴿۱﴾ اور ہم نے ہر انسان کے اعمال اس کی گردن سے لٹکائے ہیں۔ اور قیامت کے دن ہم اس کے لئے ایک کتاب

انسان جیسے بھلائی مانگتا ہے برائی بھی مانگتا ہے
اس کے اعمال اس کی گردن کے ہار ہیں

كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۳﴾ — نکالینگے جس کو وہ کھلا ہوا پائیگا ﴿۳﴾

قیامت کے دن انسان اپنا حساب آپ لینے کے لئے بس کریگا

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۴﴾ — پڑھ لے اپنی کتاب! آج اپنا حساب لینے کے لئے تو آپ ہی بس کرتا ہے ﴿۴﴾

جو راہ پر آیا تو اپنے لئے۔ گمراہ ہوا تو اسی پر اس کا وبال۔ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ رسولوں کا آنا

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۵﴾ — جو کوئی راہ پر آیا تو اپنے ہی لئے راہ پر آیا۔ اور جو کوئی گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی اسی پر ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور ہم عذاب نہیں دیا کرتے جب تک (ان میں) کوئی رسول نہ بھیج لیں ﴿۵﴾

سورۂ عادیات ۱۰۰، ف ۲۲۶ ع

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾ — قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے وقت ہانپ اٹھتے ہیں ۱

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾ — پھر (سم) مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں ۲

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾ — پھر صبح کے وقت چھاپہ مارتے ہیں ۳

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ﴿۴﴾ — پھر وہ اس کے ساتھ غبار بلند کرتے ہیں ۴

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ﴿۵﴾ — پھر اس کے ساتھ (دشمن کی) جماعت میں جا گھستے ہیں ۵

انسان ناشکرا ہے

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ﴿۶﴾ — بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے ﴿۶﴾

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ﴿۷﴾ — اور بے شک وہ اس پر گواہ ہے ﴿۷﴾

مال کی محبت میں بڑا سخت ہے

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ﴿۸﴾ — اور یقیناً وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے ﴿۸﴾

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ﴿۹﴾ — تو کیا وہ جانتا نہیں کہ جو قبروں میں ہیں اٹھائے جائینگے ۹

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ﴿۱۰﴾ — اور جو سینوں میں ہے ظاہر کیا جائیگا ۱۰

قیامت کے دن اللہ لوگوں کی خبر لیگا

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ — بے شک ان کا رب اس دن ان کی خبر لیگا ﴿۱۱﴾

انسان اللہ کی فطرت پر پیدا کیا گیا ہے۔

ف ۲۲۷۔ انسان کی فطرت۔ اللہ کا ارشاد ہے:۔ "سو تم اپنا رُخ دین کی طرف سیدھا کرو موحد بن کر۔ (وہ دین) اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی نہیں۔ یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے" ف ۲۰۔ پھر فرمانِ الٰہی ہے:۔ "یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا، پھر ہم نے اسے نیچوں سے نیچے لوٹا دیا" ف ۲۵۔ انسان کی خلقی بناوٹ اور اصلی حالت کو فطرت کہتے ہیں۔ انسان کی یہ اصلی حالت بہتر سے بہتر ہے۔ انسان کا کمالِ انسانیت یہی ہے کہ وہ اپنی اصلی خلقت یعنے فطرت پر قایم رہے۔ فطرت میں وہ سب صفاتِ حسنہ موجود ہیں جن کو ہم

بہترین صورت پر پیدا کیا گیا پھر نیچوں سے نیچے کر دیا گیا

فرشتوں سے منسوب کرتے ہیں۔ فرشتوں نے اللہ کے حکم سے آدم کو سجدہ کیا تو گویا تمام ملکوتی صفات نے انسان کی اطاعت قبول کر لی۔ اگر انسان اپنی اصلی خلقت پر چھوڑ دیا جائے اور وہ فقط اپنی اصلی فطرت پر چلے اور کوئی خارجی اثر اس پر محیط نہ ہو تو انسان سلیم الطبع، راست باز، پاک عمل اور ہر طرح سے نیکوکار ہو گا۔

انسان میں فقط خیر ہی خیر کا عنصر نہیں ہے

اگر انسان میں فقط خیر ہی خیر کا عنصر ہوتا تو وہ ایک جسم دار فرشتہ ہوتا اور اس کے سب کام اضطراری یعنے فطرت کے جبر سے ہوتے، اختیاری یعنے خواہش اور ارادہ سے نہ ہوتے۔ وہ فرشتوں کی طرح معصوم ہوتا اور نیک و بد سے بالکل بے خبر رہتا۔ یا اگر انسان میں صرف بہیمی قوتیں ہوتیں تو وہ ایک محدود عقل والا جانور ہوتا، جو کچھ اس کو علم ازل لکھا دیتا اسی کے مطابق اپنی زندگی کے دن کاٹتا، اور پھر ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا۔ انسان میں خیر اور شر دونوں کا مادّہ موجود ہے۔

اس میں خیر و شر دونوں کا مادّہ ہے

نفس کے معنے

ف۴۵۔ نفس۔ نفس کے کئی معنے ہیں۔ کسی چیز یا شخص کے عین یا اس کی ذات یا اس کے جوہر کو نفس کہتے ہیں۔ نفس روح کو بھی کہتے ہیں، اور نفس "انسان" کا مرادف بھی ہے۔ "(لوگو) اس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا" (۹) ف۲۔ یہاں نفس سے مراد حضرت آدم ہیں۔ "اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے نفوس سے عورتیں پیدا کیں" (۳) ف۱۔ "وہ پاک ہے جس نے سب کے جوڑے بنائے، اس کے جو زمین اگاتی ہے اور ان کی اپنی جنس کے اور اس کے (بھی) جسے وہ نہیں جانتے" (۴) یٰس ۳۰ یہاں نفس سے مراد جنس ہے۔ جس طرح آدم کی جنس سے بی بی حوا کو پیدا کیا اسی طرح سب لوگوں کے لئے انہیں کی جنس سے عورتیں پیدا کیں۔

اللہ نفس کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ "اس نے اس (نفس) کو ٹھیک کیا ۷ پھر اس (نفس) کو اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری کا الہام کیا" (۸) ف۴۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ نے نفس میں نیکی اور بدی کا احساس ودیعت کر دیا ہے۔ اس قسم کے نفس کو ضمیر کہتے ہیں۔ "بے شک وہی مراد کو پہنچا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا ۹ اور بے شک وہی نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ملا دیا" (۱۰) ف۴۳۔

ضمیر

"میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں نا (۲) × × بلکہ انسان اپنے نفس پر (یا اپنے آپ پر) دلیل ہے ۱۴ اور گو وہ اپنے عذر پیش کرے" (۱۵) ف۴۳۔ اللہ نفس لوامہ کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ انسان اپنے نفس پر خود آپ دلیل ہے، وہ جانتا ہے کہ اس نے بدکاری کی ہے، اس کا نفس اس امر پر اس کو ملامت کرتا ہے، گو وہ ہے کہ حیلے حوالے کرتا اور عذر تراشتا ہے۔

نفس لوامہ

"جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکتا رہا ۴۰ تو جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے" (۱۵) ف۳۰۔ نفس امارہ انسان کے دل میں بُری خواہشیں پیدا کرتا رہتا ہے، راہ نجات یہی ہے کہ ان خواہشوں پر غالب آ جائے۔ "(یوسف نے کہا) میں اپنے نفس کو بَری نہیں ٹھیراتا کیوں کہ نفس بُرائی پر اُبھارتا رہتا ہے، مگر یہ کہ میرا رب رحم کرے" (۴) ف۲۵

نفس امارہ

جب انسان اپنی اصلی فطرت کے مطابق اچھے کام کرتا ہے تو اس کا نفس مطمئنہ بھی خوشی اور اطمینان حاصل

نفس مطمئنہ

کرتا ہے اِس دنیا میں بھی اور اُس جہان میں بھی - قیامت میں اللہ نفس مطمئنہ کو فرمائیگا "اے اطمینان والے نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ آ، تو اس سے راضی، وہ تجھ سے راضی (۲۸) سو میرے بندوں میں جا مل (۲۹) اور میری جنت میں داخل ہوجا" (۳۰) ف ۳۶

انسان کی عقل غیر محدود اور ترقی پذیر ہے

ف ۴۶ - عقل - اللہ کو منظور تھا کہ وہ زمین پر ایک ایسی نوع پیدا کرے جو سب جاندار مخلوقات سے بالکل جدا ہو اور اس قابل ہو کہ دنیا میں اللہ کی نیابت کرسکے - اس لئے اللہ نے انسان کو اچھی سی اچھی فطرت کے ساتھ پیدا کیا اور اسے غیر محدود و ترقی پذیر عقل دی - اسی عقل کی وجہ سے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے متمتع ہوتا ہے - زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا، غرض دنیا کی تمام چیزوں سے وہ اپنی عقل کی بدولت کام لے رہا ہے اور طرح طرح کے فائدے اٹھا رہا ہے - کسی اور مخلوق کو یہ عقل نہیں دی گئی -

عقل کی بدولت انسان دنیا کی تمام چیزوں سے متمتع ہوتا ہے

"امانت"

یہی عقل انسانی وہ امانتِ الٰہی تھی جس کی نسبت ارشاد ہے :- "ہم نے امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا - بے شک وہ بڑا ظالم بڑا جاہل ہے" (۴) ف ۳۸

آسمان بارِ امانت نہ توانست کشید　　قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

عقل کی وجہ سے انسان اپنے افعال کا ذمہ دار بنا

ف ۴۷ - تکلیف - اسی عقل کی وجہ سے انسان اپنے اعمال کا آپ مختار اور ذمہ دار ہوا - دنیا کی دوسری مخلوقات، جاندار ہوں یا بے جان، عقل نہ رکھنے کی وجہ سے اپنی حرکات کی ذمہ دار نہیں، ان میں اس بڑی ذمہ داری یعنے امانتِ الٰہی کے اٹھانے کی بالکل صلاحیت نہیں ہے - ان میں اس صلاحیت کا نہ ہونا ہی گویا بزبانِ حال اس امانت کے اٹھانے سے انکار کرنا ہے -

تکلیف

انسان نے زبانِ حال سے یہ امانت تو قبول کرلی مگر اس کی بدولت وہ مشقت اور تکلیف میں پڑگیا - اس کو جانوروں کی طرح بے فکری اور غیر ذمہ داری نصیب نہیں - بہت سے فرایض اور بہت سے حقوق اس کے ذمہ ہوگئے ہیں جن سے عہدہ برا ہونا اس کے لئے کچھ آسان نہیں - "بے شک ہم نے انسان کو مشقت میں (رہنے والا) بنایا ہے" (۴) ف ۴۳ - تاہم "اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر (جس قدر) اس کی گنجائش ہو - اسی کے لئے ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر ہے جو اس نے کیا" (۳) ف ۳۰

انسان مدنی الطبع ہے

ف ۴۸ - تمدن - انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے - انسانوں کے باہمی تعلقات پر تمدن کی بنیاد قایم ہے - پہلا اہم تعلق میاں اور بیوی کا ہے - "اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس سے عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس آرام پاؤ، اور تم میں محبت اور رحم پیدا کردیا" (۲) ف ۱ - "پھر جب وہ (مرد) اس (عورت) کو ڈھانکتا ہے تو اس کو ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے، پھر وہ اس کو لئے لئے پھرتی ہے، پھر جب وہ بوجھل ہوجاتی ہے، دونوں اللہ اپنے رب کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہمیں چنگا بھلا (بچہ) بخشے تو ہم ضرور شکرگزار ہونگے" (۱) ف ۴۳ - نطفہ رحم میں "تین اندھیروں میں" ایک حالت سے دوسری حالت کو (پیدایش

باہمی تعلقات

میاں بیوی میں محبت اور رحم

میاں بیوی کا اختلاط

تخلیق کا طریقہ

کے بعد پیدائش") ترقی کرتا ہوا کس طرح خون کا لوتھڑا، پھر لوتھڑے سے بندھی ہوئی بوٹی بنتا ہے پھر بوٹی میں ہڈیاں بنتی ہیں، پھر ہڈیوں پر گوشت مڑھا جاتا ہے، غرض تخلیق کی یہ سب ارتقائی کیفیت قرآن میں جس طرح بیان ہوئی ہے وہ بالکل فطری حقیقت ہے۔

"اس نے تمہارے لئے تمہاری بیبیوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کئے" (۲) ف۳۱ "وہ جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یا انھیں جوڑے دیتا ہے لڑکے اور لڑکیاں اور جسے چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے" (۷) ف۲۵۔ لڑکے بیبیاں بیاہ کر لاتے ہیں اور لڑکیاں بیاہی جاکر دوسرے گھرانوں میں جاتی ہیں۔ اس طرح سے اللہ نے انسان کو "نسب اور سسرال والا بنایا" (۱۰) ف۲۰۔ یہ سلسلہ یہاں تک بڑھا کہ "ہم نے تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو" اس لئے نہیں کہ تم ایک دوسرے پر اپنی خاندانی فضیلت جتاؤ، کیوں کہ "تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے" (۳) ف۲۱۔

شروع میں سب "لوگ ایک ہی اُمت تھے، پھر جدا جدا ہو گئے" (۹) ف۲۲۔ "اس کی نشانیوں سے ہے × × تمہاری بولیوں اور تمہاری رنگتوں کا مختلف ہونا" (۳) ف۱۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ قوموں کی حالت بدلتی رہتی ہے، کوئی ترقی یافتہ بن جاتی ہے اور کوئی تنزل میں آجاتی ہے۔ یہ انقلاب انھی کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ "اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ نہ بدلیں جو ان کے نفسوں (میں ہے)" ف۲۳

بیٹے اور پوتے
لڑکے اور لڑکیاں
بانجھ
نسب، سسرال
شاخیں
قبیلے
جدا جدا امتیں
اقوام کی حالت کا بدلنا

ف۴۹۔ معاش

انسان کو اپنی معاش کے لئے کوئی نہ کوئی دھندا کرنا پڑتا ہے۔ "اس کی نشانیوں میں سے ہے × × × تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا" (۴) ف۱ "اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت دی ہے، تو جنھیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی انھیں نہیں پہنچا دیتے جو ان کے ہاتھ کے تلے ہیں کہ وہ اس میں برابر ہو جائیں۔ تو کیا اللہ کی نعمتوں کے متعلق ناشکری کرتے ہیں" (۱) ف۳۔

اس آیت میں کیا ہی اچھا اصول فرمایا گیا ہے۔ جس کسی کو اللہ دوسروں سے زیادہ روزی دے تو اس کو چاہئے کہ اللہ کی شکر گزاری کے طور پر اپنی کمائی کے روپیہ کو اپنے ماتحتوں میں اس طرح تقسیم کرے کہ وہ سب ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں، کیوں کہ اس دولت کی کمائی میں ان ماتحتوں کی محنت بھی شامل ہے۔ "اس کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر برتری دی ہے۔ مردوں کا حصہ اس میں سے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کا حصہ اس میں سے ہے جو انھوں نے کمایا اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو" (۷) ف۳۰۔ "وہی غنی بناتا ہے اور سرمایہ دار کرتا ہے" (۱۶) ف۴۸ "مرد عورتوں کے متکفل ہیں اس لئے کہ اللہ نے لوگوں میں بعض کو بعض پر برتری دی ہے اور اس لئے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا ہے، سو جو نیک عورتیں ہیں فرماں بردار ہیں، اللہ کی حفاظت سے (شوہروں کی) پیٹھ پیچھے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں" (۱) ف۳۱ "ہر کسی کے لئے ہم نے وارث مقرر کر دئے ہیں اس مال میں جو ماں باپ اور قرابت والے چھوڑ مریں اور ان

انسان اپنی معاش کے لئے کوئی نہ کوئی دھندا کرتا ہے
بعض کو بعض پر روزی میں فضیلت
زیادہ کمانے والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ماتحتوں میں اپنی کمائی کو اس طرح بانٹیں کہ وہ ایک دوسرے کے برابر ہو جائیں
مردوں کی کمائی مردوں کو عورتوں کی کمائی عورتوں کو
غنی اور سرمایہ
مرد عورتوں کے متکفل ہیں
نیک عورتیں
وارث

کو جن سے تمہارے دہنے ہاتھ نے اقرار باندھا ہے ان کو ان کا حصہ دے دو" ⑧ ع ۵

زندگی کی کشمکش

ف ۵۰۔ اخلاق۔ زندگی کی کشمکش روز بروز بڑھتی ہی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حریص انسان نے عیش و عشرت کی خاطر لوازماتِ زندگی میں بے حد اضافہ کر لیا ہے۔ ان لوازمات کے حصول کے لئے وہ عمر بھر جدو جہد کرتا رہتا ہے اور اپنی غرض کی خاطر ناجائز طریقوں سے بھی کام لیتا ہے۔ اللہ نے اس باب کی آخری آیتوں میں انسان کے کیرکٹر کی پوری پوری تصویر کھینچ دی ہے اور بتایا ہے کہ انسان عموماً ناشکرا ہے، ظالم ہے، سرکش ہے، بے پروا ہے، جلد باز ہے، جھگڑالو ہے، تھڑ جیا ہے، حریص ہے، طبیعت کا کم زور ہے، اس میں مال کی بے حد محبت ہے اور بخل اس قدر ہے کہ اگر خدا رحمت کے خزانے اس کے سپرد کر دے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے وہ ان کو بھی بند کر کے رکھے۔

لوازماتِ عیش و عشرت کے حاصل کرنے کے لئے انسان ناجائز طریقوں سے بھی کام لیتا ہے

انسان کا کیرکٹر

اخلاقی تعلیم کا منبع مذہب ہے

ف ۵۱۔ مذہب۔ کیرکٹر کی اصلاح کے لئے انسان کو اخلاقی تعلیم کی ہر وقت ضرورت ہے، اور اخلاقی تعلیم کا منبع مذہب ہے۔ چونکہ انسان کے افعال جانوروں کی حرکات کی طرح اضطراری نہیں ہوتے بلکہ غور و فکر اور ارادہ کا نتیجہ ہوتے ہیں اس لئے انسان کے اعمال کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ذہنیت اور اس کا تیقن درست کیا جائے۔ وہ کسی بُرے کام سے محض اس لئے نہ رُکے کہ اس کا افشا بدنامی اور قانونی تعزیر کا باعث ہوگا بلکہ اس سے اس لئے احتراز کرے کہ اس کا ضمیر، اس کا عقیدہ اور اس کا ایمان اس کو بتاتا ہے کہ وہ کام فی نفسہٖ بُرا ہے۔ اللہ نے مذہب کو انسان کی فطرت کا جزِ لازم بنا دیا ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے:- "جب تمہارے رب نے بنی آدم سے، (یعنے) ان کی پیٹھوں سے، ان کی اولاد نکالی اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ ٹھیرایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں؟ بولے ہاں ہے، ہم اقرار کرتے ہیں کہیں قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم کو اس کی خبر نہ تھی یا کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں۔ تو کیا تو ہم کو اس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو اہلِ باطل کرتے رہے" ② ع ۵۔

انسان کی ذہنیت اور تیقن کا درست ہونا ضروری ہے

مذہب انسان کی فطرت کا لازمی جزو ہے

میثاقِ ازلی

دینِ فطرت

یہی دینِ فطرت ہے جس کی اللہ نے ہر انسان کو ہدایت کی ہے:- "سو تم اپنا رُخ دین کی طرف سیدھا کرو موحد بن کر۔ (وہ دین) اللہ کی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی نہیں یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ③ اس کی طرف رجوع کرنے والے رہو، اور اُس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں نہ ہو ④ (اور نہ) ان میں (ہو) جنھوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے، سب گروہ جو ان کے پاس ہے اسی پر خوش ہیں" ⑤ ع ۴۔

باب - حیوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

۱ ع سورۂ لقمان ۵۵

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۝۱۰

اور اسی نے اس (زمین) میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ۝۱۰

۲ ع سورۂ نور ۱۰۳

دواب — پیٹ کے بل چلنے والے — دو پاؤں پر چلنے والے — چار پاؤں پر چلنے والے

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵

اور اللہ ہی نے ہر چلنے پھرنے والے کو پانی سے پیدا کیا تو ان میں کچھ وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور ان میں کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں کچھ وہ ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں ۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۝۵

۳ ع سورۂ انعام ۵۳

دواب اور پرندوں کی جماعتیں

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۸

اور نہیں ہے کوئی چلنے پھرنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرندہ جو اپنے دو پروں سے اُڑتا ہے مگر تمھاری طرح (ان کی بھی) جماعتیں ہیں ۔ ہم نے لکھنے میں کوئی چیز نہیں چھوڑی، پھر سب اپنے رب کے سامنے اکٹھے کئے جائیں گے ۝۸

۴ ع سورۂ ہود ۵۰

دواب کا رزق اللہ پر ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے، اور اللہ اس کے ٹھکانے اور اس کے سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے ۔ سب کچھ کھلی کتاب میں ہے ۝۶

۵ ع سورۂ عنکبوت ۸۵

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۹

اور بہت سے چلنے پھرنے والے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے ۔ اللہ ہی انھیں رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی ۔ اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے ۝۹

۶ ع سورۂ ہود ۵۰

تمام چلنے پھرنے والوں کی چوٹی اللہ کے ہات میں ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۷

کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس نے اس کی چوٹی پکڑ رکھی ہے ۔ بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے ۝۷

۷ ع سورۂ نحل ۶۷

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝۸

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو شے پیدا کی ہے اس کے سایہ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ڈھلتے رہتے ہیں، اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اور وہ عاجزی کرتے ہیں ۝۸

تمام جان دار اور فرشتے اللہ کو سجدہ کرتے ہیں

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں جانداروں سے اور فرشتے (بھی) اور وہ تکبر نہیں کرتے ۝۹

نوٹ ۔ نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں

	آیت	ترجمہ
	يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۵۰	وہ اپنے رب سے جو ان پر غالب ہے ڈرتے ہیں اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں (۵۰)
سورۂ حج ۹۰ ع ۸ — سب جانور اور بہت سے آدمی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں	اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۝۱۸	کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے آدمی (۱۸)
سورۂ جاثیہ ۹۳ ع ۱ — جانوروں کے پھیلانے میں اللہ کی نشانی	وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴	اور (لوگو!) تمھارے پیدا کرنے میں اور اس میں جو وہ جانور کو پھیلاتا رہتا ہے، نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں (۴)
سورۂ سبا ۵۶ ع ۲	فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝۱۴	پھر جب ہم نے اُن (سلیمان) پر موت کا حکم صادر کیا تو اُن (جنوں) کو اُن (سلیمان) کی موت کا پتہ کسی نے نہیں دیا مگر زمین کے جانور نے جو ان کے عصا کو کھا گیا۔ سو جب وہ (سلیمان) گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ اگر وہ غیب جانتے تو رسوا کرنے والے دکھ میں نہ رہتے (۱۴)
سورۂ مومن ۵۸ ع ۱۱ — چوپائے سواری اور خوراک اور فائدے	اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۷۹ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝۸۰	اللہ وہ ہے جس نے تمھارے لئے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو، اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو (۷۹) اور تمھارے لئے ان میں فائدے ہیں اور یہ کہ تم ان پر (چڑھ کر) اس حاجت کو پہنچو جو تمھارے دل میں ہے، اور ان پر اور کشتیوں پر تم لدے پھرتے ہو (۸۰)
شورۂ شوریٰ ۶۰ ع ۱۲ — چوپایوں کے جوڑے	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱	آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ اس نے تمھارے لئے تمھاری جنس سے جوڑے پیدا کئے اور چوپایوں کے بھی جوڑے۔ وہ اس (طرح) سے تمھیں پھیلاتا رہتا ہے۔ اس کی شکل کوئی چیز نہیں، اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے (۱۱)
سورۂ شعرا ۴۶ ع ۷ — چوپائے دولت ہیں	وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۲ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝۱۳۳ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝۱۳۴	(حضرت ہود نے قوم عاد سے کہا) اور اس سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھاری مدد کی جو تم جانتے ہو (۱۳۲) چوپایوں اور بیٹوں سے تمھاری مدد کی ہے (۱۳۳) اور باغوں اور چشموں سے (۱۳۴)
سورۂ فاطر ۴۳ ع ۴ — جانداروں کے مختلف رنگ	وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۝۲۸	اور آدمیوں اور جانداروں اور چوپایوں کے بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں (۲۸)

نوٹ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے ع۔ اوپر کا شمارہ رکوع اور اندر کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

اور اسی نے چوپایوں کو (بھی) پیدا کیا۔ تمھارے لئے ان میں جڑاول[عہ] ہے اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو ⑤ اور تم کو ان سے رونق ہے جب تم شام کو (انھیں) واپس لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو ⑥

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ⑤ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ⑥

و۱۵ع سورۂ نحل ۶۷ — جڑاول[عہ] — چوپایوں سے رونق

اور وہ تمھارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے چلتے ہیں جہاں تم جانکاہی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ بے شک تمھارا رب بڑا شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے ⑦

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ⑦

چوپائے بوجھ اٹھاتے ہیں

اور اللہ نے تمھارے لئے تمھارے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اسی نے تمھارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے ڈیرے بنائے جنھیں تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھیرنے کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو۔ اور ان (چوپایوں) کی اُون اور ان کے روؤں اور ان کے بالوں سے کتنے اسباب اور برتنے کی چیزیں بناتے ہو جو (وقت مقرر تک کے لئے کام دیتی ہیں) ⑧

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ⑧

و۱۶ع سورۂ نحل ۶۷ — چوپایوں کی کھالوں سے ڈیرے — ان کی اُون، روؤں اور بالوں سے کتنے اسباب بنتے ہیں

اور بے شک تمھارے لئے چوپایوں میں بھی عبرت (دھیان کرنے کی بات) ہے کہ ہم تمھیں وہ پلاتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہے، اور تمھارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں، اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو ㉑ اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو ㉒

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ㉑ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ㉒

و۱ع سورۂ مومنون ۲۳ — دودھ — سواری

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان میں جو ہمارے ہاتوں نے بنایا ہے ان کے لئے چوپائے پیدا کئے ہیں تو وہ ان کے مالک ہیں ⑦١ اور ہم نے ان (چوپایوں) کو ان کا مطیع کر دیا ہے تو ان میں کوئی تو ان کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں ⑦٢ اور ان میں ان کے لئے بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں۔ تو کیا یہ شکر نہیں کرتے ⑦٣

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ⑦١ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ⑦٢ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ⑦٣

و۵ع سورۂ یٰس ۳۶ — اللہ نے چوپایوں کو انسان کا مطیع کر دیا — دودھ

اور وہ جس نے سب قسم کے جوڑے پیدا کئے اور تمھارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو ⑫ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر چڑھ بیٹھو، پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر بیٹھ جاؤ، اور کہو کہ وہ پاک ہے جس نے اس کو

وَالَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ⑫ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ

و۱۹ع سورۂ زخرف ۴۳ — چوپائے سواری

[عہ] جانسے کے کپڑوں کو جڑاول کہتے ہیں۔

چوپائے انسان کے بس میں کر دئے

الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿۱۳﴾

ہمارے بس میں کر دیا اور ہم اس کے لئے طاقت والے نہ تھے (۱۳)

سورۂ زمر ۵۷ و ع ۲۰

وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ﴿۶﴾

اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں سے آٹھ جوڑے کرکے اتارے (۶)

سورۂ انعام ۵۲ و ع ۲۱

اللہ اور بتوں کے لئے مویشی کی نیاز

وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۷﴾

اور اللہ ہی کے لئے اسی کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشی میں ایک حصہ ٹھیراتے ہیں، پھر اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کا، تو جو ان کے شریکوں (بتوں) کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں (۷)

چوپایوں کے متعلق کفار کے بدعقیدے

وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۹﴾

اور کہتے ہیں یہ چوپائے اور کھیتی منع ہے اس کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے اس کے جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں، اور (بعض) چوپائے ہیں کہ ان کی پیٹھیں (چڑھنے اور لادنے کے لئے) حرام ہیں اور بعض چوپائے ہیں کہ ان پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام نہیں لیتے اس (یعنے اللہ) پر بہتان باندھ کر۔ وہ عن قریب ان کو ان کے بہتان باندھنے کی سزا دیگا (۹)

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۰﴾

اور کہتے ہیں جو کچھ ان چوپایوں کے پیٹوں میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں کو حرام ہے۔ اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا ہو تو سب (مرد و عورت) اس (کے کھانے) میں شریک ہیں۔ وہ قریب میں ان کو ان کی باتوں کی سزا دیگا۔ وہ بے شک حکمت والا علم والا ہے (۱۰)

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۱﴾

بے شک وہ گھاٹے میں پڑ گئے ہیں جنھوں نے اپنی اولاد کو بدعقلی سے نادانی سے مار ڈالا، اور جو اللہ نے ان کو رزق دیا تھا اس کو اللہ پر بہتان باندھ کر حرام کر لیا۔ بے شک وہ گمراہ ہوگئے اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے (۱۱)

و ع ۲۲

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ

اور اسی نے باغ پیدا کئے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے اور ٹٹیوں پر چڑھائے نہیں جاتے۔ اور کھجور کے درخت اور کھیتی جس کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار ایک دوسرے کے مشابہ اور غیر مشابہ

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمار کے داہنی جانب یہ نشان کر دیا گیا ہے۔

كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ①

اس کے پھل کھاؤ جب وہ پھل لائے، اور اس کے کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور بے جا خرچ نہ کرو کیوں کہ وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۱

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ②

(اور اسی نے پیدا کئے) چوپایوں میں بوجھ اٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے۔ اللہ نے تمھیں جو رزق دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے ۲

چوپایوں میں بعض بوجھ اٹھانے والے ہیں اور بعض پست قد ہیں

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ③

(اللہ نے پیدا کئے) آٹھ نر اور مادہ، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو۔ (اے محمد) پوچھو کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ (بچہ) جس کو دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ مجھے سند کے ساتھ بتلاؤ اگر تم سچے ہو ۳

چوپایوں کی نر و مادہ آٹھ قسمیں — بھیڑ — بکری

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۖ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ④

اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو۔ پوچھو کہ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ جس کو دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ کیا تم حاضر تھے جب اللہ نے تم کو یہ حکم دیا تھا۔ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے تاکہ بلا علم لوگوں کو گمراہ کرے۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۴

اونٹ — گائے

و۲۳ ع سورۂ طٰہٰ ۴۴

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑤

(موسیٰ) بولے یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کام ہیں ۵

بکریاں

و۲۳ ع سورۂ ص ۳۵

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ⑥ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ

(ایک شخص نے داؤد سے کہا) یہ میرا بھائی ہے، اس کی ننانوے دنبیاں ہیں اور میری ایک دنبی ہے، تو یہ کہتا ہے اسے (دنبی) بھی میرے حوالہ کر دے اور گفتگو میں مجھ کو دبا لیتا ہے ۶ (داؤد) مجھے یقیناً یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے کہ تیری دنبی کو اپنی دنبیوں (میں ملانے) کے لئے مانگتا ہے۔ اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے

دنبیاں

	أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ⑩	ہیں، مگر جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں ⑩
سورۂ غاشیہ ۸۸ ع ۲۵ وٹ اونٹ	أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ⑰	تو کیا لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح پیدا کئے گئے ہیں ⑰
سورۂ اعراف ۷ ع ۲۶ وٹ اونٹ	وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ①	اور وہ جنت میں داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے ①
سورۂ حشر ۹۱ ع ۲۷ وٹ گھوڑے اونٹ	فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ ⑥	کیوں کہ تم نے اس (مال غنیمت) پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ ⑥
سورۂ تکویر ۷ ع ۲۸ وٹ گیابھن اونٹنی وحشی جانور	وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ④ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ⑤ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ⑭	اور جب دس مہینے کی گیابھن اونٹنیاں بے کار چھٹی پھرینگی ④ اور جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائینگے ⑤ تب ہر شخص جان لیگا جو وہ لایا ہوگا ⑭
سورۂ شعرا ۱۹ ع ۲۹ وٹ اونٹنی	قَالَ هٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ⑮	(صالح نے قوم ثمود سے) کہا یہ اونٹنی ہے، اس کے لئے پانی پینے کی ایک باری اور تمھارے لئے ایک باری ایک مقرر دن کی ⑮
	وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ⑯	اور اس کو بری طرح سے نہ چھیڑنا ورنہ تم کو ایک بڑے دن کا عذاب آپکڑیگا ⑯
	فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ⑰	پھر انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر پشیمان ہوئے ⑰
	فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ⑱	پھر انھیں عذاب نے آپکڑا۔ یقیناً اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں بہت سے لوگ ایمان لانے والے نہ تھے ⑱
سورۂ نساء ۴ ع ۳۰ وٹ ۹ کفار چوپایوں کے کان چیر کر بتوں کی نیاز قرار دیتے تھے	وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ④	اور (شیطان نے کہا) میں انھیں ضرور بہکاؤنگا اور انھیں امیدیں ضرور دلاؤنگا اور انھیں سمجھاؤنگا سو وہ چوپایوں کے کان چیرینگے اور انھیں سمجھاؤنگا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی (شکل) کو بدل دینگے۔ اور جو شخص اللہ کے سوا شیطان کو دوست بنائے تو وہ کھلے گھاٹے میں ہے ④

نوٹ۔ جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس رکوع کے نشان پر شمارہ نہیں دیا گیا ہے بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾

اللہ نے نہ تو بحیرہ مقرر کیا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامؔ ولیکن کافر اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔ اور ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے ﴿۳﴾

و۳۱ ع سورۂ مائدہ ۱۱۳ — ؎ جانوروں کے متعلق عربوں کے بدعقیدے

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲﴾ لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۳﴾

اور (اے ابراہیم!) لوگوں میں حج کی منادی کردو، وہ تمھاری طرف آئیں پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو ہر دور دراز راستہ سے چلے آتے ہیں ﴿۲﴾ تاکہ اپنے فائدوں کے لئے حاضر ہوں، اور مقررہ دنوں میں اللہ کا نام اُن پر لیں جو اس نے انھیں چوپائے مویشی (کھانے کے لئے) دئے ہیں۔ تو ان میں سے تم (بھی) کھاؤ اور درماندہ محتاج کو (بھی) کھلاؤ ﴿۳﴾

و۳۲ ع سورۂ حج ۹۰ — دبلے اونٹ — چوپائے مویشی کی قربانی

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۸﴾

اور ان (چوپایوں) میں ایک وقت مقرر تک تمھارے لئے فائدے ہیں، پھر ان کو قدیم گھر (کعبہ) تک پہنچنا ہے ﴿۸﴾

چوپایوں سے فائدہ اٹھائیں اور پھر قربانی کردیں

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ﴿۱﴾

اور ہم نے ہر ایک امت کے لئے قربانی مقرر کردی ہے تاکہ اللہ کا نام اس پر پڑھیں جو اس نے چوپائے ان کو (کھانے کے لئے) دئے ہیں ﴿۱﴾

و۳۳ ع قربانی کا دستور — قربانی کے اونٹ

؎ جانوروں کے متعلق عربوں کے بدعقیدے۔ کفار مکہ میں دستور تھا کہ جو اونٹنی دس بچے جنتی اور آخری بچہ نر ہوتا تو اس اونٹنی کے کان پھاڑ کر اسے آزاد چھوڑ دیتے تھے، نہ کوئی اس کو دوہتا تھا، نہ اس پر سوار ہوتا تھا، نہ بوجھ لادتا تھا اور نہ ذبح کرتا تھا۔ اس اونٹنی کو بحیرہ کہتے تھے۔

سائبہ۔ اس اونٹنی کو کہتے تھے جو یا تو بتوں کے نام پر یا دس مادہ بچے جننے پر آزاد کردی جاتی تھی، کسی چارہ یا پانی پر سے اسے ہانکتے نہ تھے۔ یہ ہندوستان کے سانڈ کی طرح ہوتی تھی۔

وصیلہ۔ کوئی شخص نیاز کرتا کہ اگر اونٹنی یا بکری نر بچہ جنیگی تو بت کی نظر کردونگا۔ اگر نر اور مادہ ایک ساتھ جنتی تو نر کو ذبح نہیں کرتے بلکہ کہتے کہ بت نے اس کو اپنی بہن سے ملا دیا۔ اس کا نام وصیلہ تھا۔

حام۔ جس اونٹ کے بچہ کا بچہ سواری کے قابل ہوجاتا، یا جس کی نسل سے دس بچے ہوجاتے اس کو حام کہتے تھے اور اس سے پھر سواری وغیرہ کا کوئی کام نہیں لیتے تھے۔

؎ شعائر اللہ

اونٹ ذبح کرنے کا طریقہ

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ③

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں میں سے ؎ ٹھیرایا ہے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے سو (قربانی کے وقت ان کی) قطار باندھ کر ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے تم (بھی) کھاؤ اور قناعت کرنے والوں اور سوال کرنے والوں کو (بھی) کھلاؤ اس طرح ہم نے ان (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو ③

قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو نہیں پہنچتا صرف انسان کی پرہیزگاری پہنچتی ہے

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ④

ان کا گوشت اللہ کو نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون لیکن اس کو تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اس طرح اس نے ان (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی کرو اس پر کہ اس نے تمہاری ہدایت کی۔ اور نیکو کاروں کو خوش خبری دو ④

؎ **شعائر اللہ** - شعائر جمع ہے شعیرہ کی اور اس کے معنے علامت یا نشان کے ہیں یعنے وہ چیز جو کسی بات کی علامت یا نشانی قرار دی جائے۔

قرآن میں شعائر اللہ چار جگہ آیا ہے:-

(۱) "بے شک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ اللہ کی نشانیوں (شعائر) میں سے ہیں، پس جو شخص خانۂ کعبہ کا طواف یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (صفا و مروہ) کا طواف کرے" ⑥ ۱۹ بقرہ ۸۰

(۲) سورۂ حج ۹۰ کے چوتھے رکوع ۳۲ میں چوپایوں کی حلت اور شرک کی ناپاکی کے ذکر کے بعد ارشاد ہے:- "یہ (حکم) ہے اور جو اللہ کی نشانیوں (شعائر) کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے"

(۳) اسی سورۃ کے پانچویں رکوع میں ہے:- "اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں (شعائر اللہ) سے ٹھیرایا ہے" ۳۶

(۴) سورۂ مائدہ ۱۱۴ میں ہے:- اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں (شعائر) کی بے توقیری نہ کرو، اور نہ حرمت والے مہینے کی، اور نہ (کعبہ کی) قربانی کے جانور کی، اور نہ (کعبہ کو لے جانے کے لئے گلے میں) پٹے ڈالے ہوئے جانوروں کی، اور نہ حرمت والے گھر کو آنے والوں کی جو اپنے رب کا فضل اور خوشنودی ڈھونڈتے ہیں" ۲؎

ایک جگہ شعر یعنے مقام علامت بھی آیا ہے:- "پھر جب تم عرفات سے پھرو تو مشعر الحرام (مزدلفہ میں ایک پہاڑ) کے پاس اللہ کا ذکر کرو" ② ۲۵ بقرہ ۸۰

آیات (۱) اور (۳) سے معلوم ہوا کہ صفا، مروہ اور بدن (قربانی کے اونٹ) شعائر اللہ ہیں۔ آیت (۴) میں ارشاد ہے "شعائر اللہ کی بے توقیری نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینہ کی اور نہ ہدی (یعنے کعبہ کے قربانی کے جانور) کی اور نہ قلائد (یعنے کعبہ کو لے جانے کے لئے گلے میں پٹے ڈالے ہوئے جانوروں) کی"۔ یہاں چونکہ ہدی اور قلائد کا علیحدہ ذکر آیا ہے اس لئے ان کو شعائر اللہ میں شامل نہیں سمجھ سکتے تاہم مجاہدؒ کا قول ہے کہ ہدی بھی شعائر میں شامل ہے۔ اکثر علما کا خیال ہے کہ شعائر اللہ حج کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان کا اطلاق حج کے تمام مناسک پر ہوتا ہے اور مندرجہ بالا آیت کے قرینے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

و۲۳۳ ع سورۂ مائدہ ۱۱۴

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①

اور تمھارے لئے چوپائے حلال کر دئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمھیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، مگر جب تم احرام[ش ے] میں رہو شکار حلال نہ جانو۔ اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے ①

ش ے احرام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ②

اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے توقیری نہ کرو، اور نہ حرمت[و ے] والے مہینوں کی، اور نہ (کعبہ کی) قربانی کے جانور کی، اور نہ (کعبہ کو لے جانے کے لئے گلے میں) پٹے ڈالے ہوئے جانوروں کی، اور نہ حرمت والے گھر کو آنے والوں کی جو اپنے رب کا فضل اور خوشنودی ڈھونڈتے ہیں، اور جب احرام اتار دو تو شکار کر لو ②

و ے شہر الحرام

قربانی کے جانور

و۲۳۵ ع۱۳۷ سورۂ مائدہ ۱۳۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ①

اے ایمان والو! اللہ تمھیں ایک بات سے اس شکار میں ضرور آزمائیگا جس تک تمھارے ہات اور تمھارے نیزے پہنچتے ہیں تاکہ اللہ معلوم کر لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔ پھر جو کوئی اس (حکم) کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے ①

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ②

اے ایمان والو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا۔ اور جو کوئی تم میں جان بوجھ کر اسے مارے تو اس کا بدلہ اس مارے ہوئے کے برابر مویشی ہے، جسے تم میں سے دو عدل والے تجویز کریں، یہ قربانی کعبہ پہنچنے والی ہو، یا (اس کا) کفارہ (شکار کی قیمت جتنا) مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا اس کے (یعنے مسکینوں کی تعداد کے) برابر روزے رکھنا ہے۔ تاکہ اپنے کئے کی سزا چکھے۔ (اور اس سے) پہلے جو ہو چکا وہ اللہ نے معاف کر دیا۔ اور جو پھر ایسا کریگا تو اللہ اس سے بدلہ لیگا۔ اور اللہ زبردست ہے بدلہ لینے والا ②

شکار

ش ے احرام - عازم حج کے میقات یعنے اس مقررہ مقام پر پہنچ کر جہاں مکہ جانے کے واسطے احرام باندھتے ہیں، غسل یا وضو کر کے صرف ایک چادر اور تہمد باندھ لینے اور دو رکعت نفل پڑھ کر حج کی نیت کر لینے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ حج یا عمرہ وغیرہ پورا کرنے کے بعد سر منڈوانے یا بال کتروانے سے احرام اتار اجاتا ہے۔ حالت احرام میں چند چیزیں حرام ہیں جن میں شکار بھی ہے، اسی وجہ سے اس حالت کو احرام کہتے ہیں۔

و ے شہر الحرام - حرمت والے مہینے یعنے وہ مہینے جن میں حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے جنگ کرنا حرام قرار پایا ہے۔ یہ مہینے رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم ہیں۔

دریائی شکار

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ③

خشکی کا شکار

تمھارے لئے دریا کا شکار اور اس (یعنے دریا) کی کھانے کی چیزیں حلال کی گئی ہیں تمھارے اور مسافروں کے فائدہ کے واسطے۔ اور تم پر خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں رہو حرام کیا گیا ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے ③

قربانی کے جانور

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ④

اللہ نے کعبہ کو کہ وہ عزت کا گھر ہے لوگوں کے لئے قیام کا باعث بنایا اور حرمت والے مہینوں کو اور (کعبہ کی) قربانی کے جانوروں کو اور (کعبہ کو لے جانے کے لئے گلے میں) پٹے ڈالے ہوئے جانوروں کو۔ یہ اس لئے کہ تم جان رکھو کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے، اور یہ کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے ④

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑤

جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے، اور یہ کہ اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا (بھی) ہے ⑤

مَّا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ⑥

رسول کے ذمہ کچھ نہیں مگر (پیغام کا) پہنچا دینا۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر میں کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ⑥

پاک اور ناپاک

قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ⑦

(اے محمدؐ) کہہ دو کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو ناپاک کی کثرت تم کو عجب لگے۔ تو اے عقلمندو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ⑦

سورۂ اعراف ۳۷ و ۳۶ ع ۱۹

یہودیوں نے بچھڑے کو معبود بنایا

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ①

بے شک جنھوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا اور دنیا کی زندگی میں ذلت۔ اور اسی طرح ہم بہتان باندھنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں ①

سورۂ بقرہ ۲ و ۳۷ ع

بچھڑے کی پرستش

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ⑧

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم! تم نے بچھڑے کو (معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پس اپنے پیدا کرنے والے کی طرف پھر آؤ اور اپنے نفسوں کو مار ڈالو۔ یہ تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے لئے بہتر ہے۔ پھر وہ تم پر متوجہ ہوا۔ بے شک وہ توجہ کرنے والا نہایت رحم والا ہے ⑧

و ۳۸ ع — **بچھڑا**

وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ⑨

اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں بچھڑا سرایت کر گیا تھا ⑨

و ۳۶ ع

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوٓا
أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجٰهِلِينَ ⑥

ایک گائے ذبح کرو۔ انھوں نے کہا کیا آپ ہم سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ (موسیٰ نے) کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں ⑥

گائے کی قربانی

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ
وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوا
مَا تُؤْمَرُونَ ⑦

وہ بولے کہ ہمارے لئے اپنے رب کو پکارو کہ وہ ہم کو بتائے کہ وہ (گائے) کیسی ہو۔ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا، ان کے بین بین میانہ سال ہو۔ پس بجا لاؤ جو کچھ تمھیں حکم دیا گیا ہے ⑦

قربانی کی گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا بلکہ میانہ سال ہو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا
لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِينَ ⑧

وہ بولے ہمارے لئے اپنے رب کو پکارو کہ وہ ہم کو بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے گہری زرد ہو، اس کا رنگ دیکھنے والوں کو خوش کر دیتا ہو ⑧

اس کا رنگ گہرا زرد ہو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ
إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُونَ ⑨

وہ بولے ہمارے لئے اپنے رب کو پکارو کہ وہ ہم کو بتائے کہ وہ (گائے) کیسی ہو کیوں کہ گایوں میں ہم کو شبہ پڑ گیا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور ہدایت پا لیں گے ⑨

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ
تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ
مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْـٰٔنَ
جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا
يَفْعَلُونَ ⑩

(موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے کام میں نہ لگائی گئی کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیت کو پانی دیتی ہو۔ صحیح سالم ہو، اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ وہ بولے اب آپ ٹھیک (پتہ) لائے۔ غرض انھوں نے اسے ذبح کیا اور ایسا لگتا نہ تھا کہ وہ کریں گے ⑩

گائے کام میں نہ لگائی گئی ہو سالم ہو، اس میں کوئی داغ نہ ہو

ف۲۰ ع۶ سورۂ انعام ۵۴

قُلْ لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا
عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّآ أَنْ يَكُونَ
مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ
خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا
أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ①

(اے محمدؐ) کہو میں اس میں جو مجھ پر وحی کی گئی ہے کسی چیز کو حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے پر کہ وہ اسے کھائے سوائے اس کے کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کیوں کہ یہ ناپاک ہے، یا وہ (چیز) کوئی گناہ ہو کہ اس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام لیا گیا ہو۔ پھر جو کوئی (بھوک سے) مضطر ہو جائے نہ کہ نافرمانی کرے اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو (اور وہ کھا لے) تو بے شک تمھارا رب بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے ①

مردار، بہتا خون اور سور کا گوشت حرام ہے

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي
ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ
شُحُومَهُمَآ إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَآ

اور یہودیوں پر ہم نے سب ناخن والے جانور حرام کئے تھے اور گائیوں اور بکریوں سے ہم نے ان پر ان کی چربی حرام کی تھی سوائے اس کے جو ان کی پیٹھ پر یا انتڑیوں پر لگی

ناخن والے جانور حرام ہیں

اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ﴿۲﴾

ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو ﴿۲﴾

سورۂ حج ۹۰ و ۴۱ ع

چو پائے سوائے چند کے حلال ہیں

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۵﴾

اور (مسلمانو!) تمہارے لئے چوپائے حلال کر دئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ بات سے اجتناب کرو ﴿۵﴾

سورۂ مائدہ ۱۱۴ و ۴۲ ع

یہ چیزیں حرام ہیں:۔ مردار خون سور کا گوشت وہ جانور جس پر بجائے اللہ کے کسی اور کا نام لیا گیا ہو جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، جو سینگ لگ کر مرا ہو، جسے درندوں نے کھایا ہو

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ×× فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳﴾

(مسلمانو!) تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام لیا جائے اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہوا اور جو چوٹ لگ کر مرا ہو اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو اور جو سینگ لگ کر مرا ہو اور وہ جسے درندوں نے کھایا ہو مگر جس کو تم نے (مرنے سے پہلے) ذبح کر لیا اور وہ (بھی حرام) جو (بتوں کے) تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ (بھی حرام ہے) کہ پانسوں سے (ذبیحہ) تقسیم کرو۔ یہ سب گناہ ہے۔ ××پھر جو کوئی بھوک سے مضطر ہو جائے نہ کہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا ہو (اور وہ کھالے تو) بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ﴿۳﴾

ازلام جو بتوں کے تھانوں پر ذبح کیا گیا ہو جو ذبیحہ پانسوں سے تقسیم کیا گیا ہو

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾

تمام ستھری چیزیں حلال ہیں شکاری جانوروں کا پکڑا ہوا شکار حلال ہے

(اے محمد!) تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا ان کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ کہو تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال کی گئی ہیں، اور جو تم سدھاتے ہو شکاری جانوروں کو شکار پر دوڑانے کے لئے، تم ان کو سکھاتے ہو جو اللہ نے تم کو سکھایا ہے، تو کھاؤ جو وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اور اس پر اللہ کا نام لو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ﴿۴﴾

سورۂ نحل ۷۰ و ۴۳ ع

گھوڑے، خچر، گدھے

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

اور (اسی نے پیدا کئے) گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ تم ان پر سوار ہوتے ہو اور وہ (تمہاری) زینت ہیں۔ اور وہ کچھ پیدا کرتا رہتا ہے جو تم نہیں جانتے ﴿۸﴾

سورۂ آل عمران ۸۹ و ۴۴ ع

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ

لوگوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے محبت مرغوب چیزوں کی

ازلام - زلم کی جمع ہے - زلم بے بھال کے تیر کو کہتے ہیں۔ کفار مکہ ایک تو اس قسم کے تیروں سے فال نکال کر قسمت معلوم کرتے تھے اور دوسرے ان تیروں سے پانسوں کا کام لے کر ایک خاص قسم کا جوا کھیلتے تھے۔ یہ دس تیر تھے کسی پر "یوں" کسی پر "آدھا" اور کسی پر "پاؤ" لکھا ہوا تھا، کوئی خالی بھی تھا۔ دس آدمی یہ شرط بد کر کہ جو تیر جس کے نام آئے اس کو وہی حصہ ملے، ایک جانور خریدتے اور ذبح کر کر شرط کے موافق پانسوں سے بانٹ لیتے تھے۔ اس قسم کے جوے کے گوشت کا کھانا بھی شریعت میں حرام ہے۔

(جیسے) عورتیں اور بیٹے اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی اور عمدہ عمدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی کا سامان ہے، اور اچھا ٹھکانا (تو) اللہ ہی کے پاس ہے ۞

وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۞

عمدہ عمدہ گھوڑے اور مویشی مرغوب چیزوں میں سے ہیں

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عنایت کیا۔ (سلیمان) بہت اچھے بندے تھے۔ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے تھے ۞

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۞

وه۲ع سورۂ ص ۳۸

جب ان کے سامنے شام کو تیز رو تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے گھوڑے پیش کئے گئے ۞

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۞

تین پاؤں پر کھڑے ہونے والے گھوڑے

تو انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے رب کی یاد سے مال کی محبت کو زیادہ دوست رکھا یہاں تک کہ (آفتاب) پردہ میں چھپ گیا ۞

فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۞ وقف

انھیں میرے پاس لوٹا لاؤ۔ پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہات پھیرنے لگے ۞

رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۞

اور (مسلمانو!) ان کے (مقابلے کے) لئے تیار کرو جو کچھ تم سے ہو سکے قوت سے اور گھوڑوں کو (سرحد پر) باندھ رکھنے سے کہ اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن پر دھاک بٹھائے رکھو گے اور ان کے سوا اوروں پر (بھی) جن کو تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے ۞

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۞

و۲۶ع سورۂ انفال ۸

جنگ کے لئے گھوڑے تیار رکھو

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی جو دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں ۞
پھر (سم) مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں ۞
پھر صبح کے وقت چھاپہ مارتے ہیں ۞
پھر وہ اس کے ساتھ غبار اٹھاتے ہیں ۞
پھر وہ اس کے ساتھ (دشمن کی) جماعت میں جا گھستے ہیں ۞

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۞
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۞
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۞
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۞
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۞

و۲۷ع سورۂ عادیات ۹
سرپٹ دوڑنے والے گھوڑے

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ چند روز فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور (آخرکار) آگ ان کا ٹھکانا ہے ۞

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۞

و۲۸ع سورۂ محمد ۱۰۰

کافر چوپایوں کی طرح کھاتے ہیں

حوالہ	آیت	ترجمہ
سورۂ فرقان ۱۴ و ۴۹ ع جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر	أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (۴)	یا (اے محمدؐ) کیا تم خیال کرتے ہو کہ ان (کفار) میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل سے کام لیتے ہیں۔ وہ محض چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ وہ رستے سے اور بھی دور بھٹکے ہوئے ہیں (۱۰)
سورۂ اعراف ۳۶ و ۵۰ ع جو لوگ دل سے سمجھتے نہیں آنکھوں سے دیکھتے نہیں، کان سے سنتے نہیں وہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر	وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (۸)	اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن و انس پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔ یہی غافل ہیں (۸)
سورۂ لقمان ۵۵ و ۵۱ ع گدھے کی آواز سب آوازوں سے بری ہے	وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۸)	اور (لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ) اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نیچی رکھ۔ یقیناً سب آوازوں سے بری گدھے کی آواز ہے (۸)
سورۂ جمعہ ۱۰۸ و ۵۲ ع عالم بے عمل گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہیں	مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (۵)	ان کی مثال جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر انھوں نے اسے نہیں سنبھالا گدھے کی سی مثال ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہے۔ بری مثال ہے ان لوگوں کی جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا (۵)
سورۂ مدثر ۴ و ۵۳ ع گدھا شیر	فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ (۱۸) كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ (۱۹) فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ (۲۰)	تو انھیں کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں [۱۸] گویا وہ گدھے ہیں کہ بدکتے ہیں [۱۹] شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہیں (۲۰)
سورۂ مائدہ ۱۱۴ و ۵۴ ع بندر سور	قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (۴)	(اے محمدؐ! اہل کتاب سے) کہو بھلا میں تم کو بتاؤں کہ ان میں سے کون اللہ کے نزدیک بدتر بدلہ پانے والا ہے۔ وہی جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غصہ ہوا اور ان میں سے بعضوں کو بندر اور سور کر دیا، اور وہ جس نے شیطان کی پرستش کی۔ یہ درجہ میں بدتر اور سیدھے رستہ سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں (۴)
سورۂ اعراف ۳۶ و ۵۵ ع	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ (۴)	اور (اے محمدؐ!) ان کو اس شخص کا حال پڑھ سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا (۴)

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۗ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵﴾

گمراہ شخص کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر اس پر بوجھ لادو تو بھی ہانپے اور اگر بے لادے چھوڑ دو تو بھی ہانپے

اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کے ذریعے اس کو بلند کر دیتے، لیکن وہ تو زمین کا ہو رہا اور اپنی خواہش کے پیچھے ہو لیا، تو اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تم اس پر بوجھ لادو تو ہانپے یا چھوڑ دو تو (بھی) ہانپے۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ تو یہ احوال بیان کر دو تاکہ وہ فکر کریں ﴿۵﴾

و۵۶ ع سورۂ یوسف ۱۵ — بھیڑیا

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ﴿۱۱﴾

(یوسف کے بھائیوں نے) کہا اے ہمارے ابا! ہم ایک دوسرے سے آگے نکلنے کو دوڑنے لگے اور یوسف کو ہم نے اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو بھیڑیا اسے کھا گیا ﴿۱۱﴾

و۵۷ ع سورۂ اعراف ۳۶ — مچھلیاں

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱﴾

اور اے محمد! ان (اسرائیلیوں) سے اس بستی کا حال تو پوچھو جو دریا کے کنارے تھی، جب وہ سبت (ہفتہ کے دن) کے بارے میں حد سے بڑھنے لگے، جب ان کے سبت کا دن ہوتا تو مچھلیاں ان کے پاس پانی کے اوپر آجاتیں، اور جس دن ان کا سبت نہ ہوتا ان کے پاس نہ آتیں۔ اس طرح ہم ان کو آزمانے لگے تھے اس لئے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے ﴿۱﴾

و۵۸ ع سورۂ نحل ۶۷ — پرند

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾

کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے جو آسمان کی فضا میں کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی انہیں نہیں تھامتا۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ﴿۳﴾

و۵۹ ع سورۂ ملک ۶۷ — پرند

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۵﴾

کیا اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے جو پروں کو پھیلائے رہتے ہیں اور سکیڑ لیتے ہیں اور رحمن کے سوا کوئی انہیں تھام نہیں سکتا۔ بے شک وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے ﴿۵﴾

و۶۰ ع سورۂ نور ۱۰۳ — پرند

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر کھولے ہوئے۔ ہر ایک اپنی دعا اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ﴿۱﴾

و۶۱ ع سورۂ حج ۹۰ — مشرک کی مثال ایسی ہے

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ

اور اللہ کے موحد ہو، اس کے ساتھ شریک نہ بناتے ہوئے۔ اور جو اللہ کے ساتھ شریک بنائے تو گویا وہ آسمان سے

کر گویا وہ آسمان سے گر پڑا اور پرندے اچک لے گئے	مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٦﴾	گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لے گئے یا ہوا نے اڑا کر کسی دور جگہ پھینک دیئے ﴿۶﴾
سورۂ مائدہ ۱۴۴۵ و ۶۲ ع	فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣﴾	سو اس (قابیل) کے نفس نے اسے اس کے بھائی (ہابیل) کے قتل پر آمادہ کر دیا۔ تو اس نے اس کو قتل کر دیا، یوں وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہو گیا ﴿۴﴾
کوّا	فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْاَةَ اَخِىْ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٥﴾	پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ (ہابیل) بولا ہائے حیف ہے کہ مجھ سے اتنا نہ ہو سکا کہ میں اس کوے کے برابر ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا، سو وہ پشیمان ہونے والوں میں ہوا ﴿۵﴾
سورۂ بقرہ ۸۷ و ۶۳ ع ۱ من سلویٰ (بٹیر)	وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ﴿١١﴾	اور (اے بنی اسرائیل) ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا۔ اور تم پر من[1] اور سلویٰ (بٹیر) اتارا۔ کھاؤ ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دیں ﴿۱۱﴾
سورۂ فیل ۱۶ و ۱۲۵ ع ہاتھی	اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ﴿۱﴾
	اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾	کیا اس نے ان کا داؤ غلط نہیں کر دیا ﴿۲﴾
پرندوں کے جھنڈ	وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿٣﴾	اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے ﴿۳﴾
	تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٤﴾	جو ان پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے ﴿۴﴾
	فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿٥﴾	سو انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا ﴿۵﴾
سورۂ نمل ۴۷ و ۶۵ ع ہدہد	وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِىَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٦﴾	اور (جب سلیمان نے) پرندوں کی حاضری لی تو کہا کیا بات ہے میں ہدہد کو نہیں دیکھتا۔ یا وہ غیر حاضروں میں ہے ﴿۶﴾
	لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥﴾	میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالونگا یا وہ میرے پاس (غیر حاضری کی) کوئی کھلی وجہ لائے ﴿۵﴾
سورۂ نحل ۶۷ و ۹ ع شہد کی مکھی	وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ	اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اس میں جو لوگ اونچی ٹٹیاں بنا لیتے

[1] من سلویٰ۔ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ مصر سے نکل کر چالیس برس تک جنگلوں میں پھرتے رہے تو رات کو اوس کی طرح ایک میٹھی چیز گرتی تھی جو ترنجبین کی مانند ہوتی تھی اس کو بنی اسرائیل کھاتے تھے۔ اس کا نام من ہے سلویٰ ایک پرندہ ہے۔ یہ بٹیر جیسا ہوتا ہے۔ یہ بھی جنگل میں بنی اسرائیل کی غذا تھی۔

مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۳﴾

ہیں چھتے بنا ﴿۳﴾

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾

پھر تمام پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے صاف رستوں پر چلی جا: ان کے پیٹوں سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہیں۔ اس میں آدمیوں کے لئے شفا ہے۔ اس (بات) میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں ﴿۴﴾

پ ۱۷ ع ۱۰ سورۂ حج ۹۰ — مکھی

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَـيْـــــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۱﴾

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے سو اسے سن رکھو۔ وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے گو وہ سب اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔ اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو اسے اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ طالب اور مطلوب (دونوں) کمزور ہیں ﴿۱﴾

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲﴾

انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔ بے شک اللہ قوی (اور) غالب ہے ﴿۲﴾

پ ۲۰ ع ۱۶ سورۂ عنکبوت ۵۸ — مکڑی

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ښ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے سوا اولیا بنا لیتے ہیں مکڑی کی سی ہے کہ وہ (بھی) گھر بناتی ہے۔ اور کچھ شک نہیں گھروں میں بودے سے بودا گھر مکڑی کا ہے، اگر وہ جانیں ﴿۱۱﴾

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور انہیں سوائے علم والوں کے اور کوئی نہیں سمجھتا ﴿۱۳﴾

پ ۱ ع ۳ سورۂ بقرہ ۸۰ — مچھر

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْىٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾

بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال بیان کرے مچھر کی (ہو) یا اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہو۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اور وہ جنھوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں اللہ کا اس مثال سے کیا ارادہ تھا۔ وہ بہتوں کو اس سے گمراہی میں چھوڑتا اور بہتوں کو اس سے ہدایت دیتا ہے اور وہ اس سے سوائے فاسقوں کے کسی کو گمراہی میں نہیں چھوڑتا ﴿۶﴾

پ ۱۹ ع ۱۷ سورۂ نمل ۴۸ — چیونٹی

حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ

یہاں تک کہ جب (سلیمان اور ان کے لشکری) چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا چیونٹیو! اپنے اپنے

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ④ | گھروں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان اور ان کے لشکر تمہیں کچل نہ ڈالیں اور ان کو خبر بھی نہ ہو ④

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ⑤ | تو وہ اس کی اس بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور بولے اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر احسان کیا اور میں نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کرلے ⑤

سورۂ اعراف ۷ ۱۳۳ ع ۱۶ — ٹڈی، چچڑی، مینڈک
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ④ | پھر ہم نے ان (فرعون) پر طوفان اور ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور خون کھلی ہوئی نشانیاں بھیجیں، پھر بھی انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے ④

سورۂ قارعہ ۲۷ ۱۰۱ ع ۲۲ — پتنگے
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ④ | اس (قیامت کے) دن لوگ ایسے ہونگے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے ④

سورۂ طٰہٰ ۱۶ ۲۰ ع ۱۰ — سانپ
فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ⑳ | تو (موسیٰ نے) اس (عصا) کو ڈال دیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ہے دوڑ رہا ہے ⑳

سورۂ نمل ۱۹ ۲۷ ع ۱ — سانپ
فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ⑩ | سو جب (موسیٰ نے) اس (عصا) کو ہلتے ہوئے دیکھا گویا وہ سانپ ہے تو (موسیٰ) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا ⑩

سورۂ شعرا ۱۹ ۲۶ ع ۲ — اژدہا
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۳۲ | پھر (موسیٰ) نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ ناگہاں صاف اژدہا تھا ۳۲

ف ۵۲ ۔ دوّاب ۔ دابہ واحد ہے دواب کا، مشتق ہے دب یا دبیب سے، اس کے معنے ہیں آہستہ چلنا ۔ دابہ ہر چلنے پھرنے والے جان دار کو کہتے ہیں: "اللہ ہی نے ہر چلنے پھرنے والے کو پانی سے پیدا کیا، تو ان میں کچھ وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور ان میں کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں، اور ان میں کچھ وہ ہیں جو چار (پاؤں) پر چلتے ہیں" ② ۔

(حاشیہ: دواب کی قسمیں — پیٹ کے بل چلنے والے — دو پاؤں پر چلنے والے — چار پاؤں پر چلنے والے)

ذیل کی آیتوں میں دابہ سے مراد فقط انسان ہے: "بے شک اللہ کے نزدیک چلنے پھرنے والوں (دواب) میں بدترین بہرے گونگے ہیں جو عقل نہیں رکھتے" ③ ع انفال ۸۸ "بے شک اللہ کے نزدیک چلنے پھرنے والوں میں بدترین وہ ہیں جو کفر کرتے ہیں سو وہ ایمان ہی نہیں لاتے" ⑤ ع انفال ۸۸

اقتباس ۴، ۵، ۷ ⑨ میں دابہ کا مفہوم انسان اور حیوان دونوں پر شامل ہے ۔ چونکہ اقتباس ۳ و ۹ کا مخاطب انسان ہے اس لئے ان آیتوں میں دواب سے مراد انسان کے سوا دوسرے تمام چلنے پھرنے والے جان دار ہیں ۔

اقتباس ۸ میں اگرچہ من فی السموٰت میں شمس، قمر، نجوم داخل ہیں تاہم من فی السموٰت کے اجمال کے بعد ان چیزوں کی تفصیل بھی ہوگئی ہے، اسی طرح من فی الارض میں شجر اور دواب شامل ہیں مگر ان کا بھی علٰحدہ ذکر آگیا ہے۔ شمس، قمر، نجوم، شجر اور دواب سب کے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں مگر آدمیوں میں سب نہیں بلکہ "اکثر الناس" سجدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اقتباس ۹ میں لفظ دوابّ کے بعد آدمیوں اور چوپایوں کا بھی ذکر ہوا ہے۔

مذکورہ آیات اور اقتباسات کے علاوہ قرآن میں ایک اور جگہ (نمل ۲۷) لفظ دابہ آیا ہے۔

دابۃ الارض

احادیث صحیحہ میں قیامت کے قریب ایک دابہ کا نکلنا مذکور ہے مگر قرآن کی طرح ان احادیث صحیحہ میں بھی دابۃ الارض کے لفظ کے سوا اس کی کچھ حقیقت بیان نہیں ہوئی ہے۔ ذیل میں اس آیت کے ساتھ اس کے ماسبق کی چند آیات بھی نقل کی جاتی ہیں تاکہ اس دابہ کی حقیقت پر کچھ روشنی پڑے۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۰﴾

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے بہت سی وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں (۱۰)

وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱﴾

اور یہ (قرآن) یقیناً مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے (۱۱)

إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲﴾

(اے محمدؐ!) تمھارا رب ان میں اپنے حکم سے فیصلہ کردیگا۔ اور وہ غالب، علم والا ہے (۱۲)

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿۱۳﴾

سو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ یقیناً تم کھلے حق پر ہو (۱۳)

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿۱۴﴾

کچھ شک نہیں کہ تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ تم بہروں کو آواز سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیرے ہوئے پھر جائیں (۱۴)

وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿۱۵﴾

اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت پر لا سکتے ہو۔ تم تو صرف اس کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتا ہے، سو وہ مسلمان (فرماں بردار) ہیں (۱۵)

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿۱۶﴾

اور جب ان پر بات پوری ہو جائیگی تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک چلنے پھرنے والا (دابہ) نکالینگے جو ان سے باتیں کریگا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے (۱۶) ع نمل ۲۷

جانداروں کی تین قسمیں

۵۳۔ جانداروں کی اقسام۔ قرآن میں جن حیوانی مخلوقات کا ذکر آیا ہے ان کی تین قسمیں قرار دی جاسکتی ہیں:۔ ہوائی، آبی، زمینی۔

ہوائی، آبی، زمینی

زمینی مخلوقات

زمینی مخلوقات:۔ انسان، چوپائے، وحشی جانور، رینگنے والے جانور، حشرات الارض سب

چوپائے

دابہ کا اطلاق ہوتا ہے مگر خصوصیت کے ساتھ ان چوپایوں کو دابہ کہتے ہیں جن پر سوار ہوتے اور جن پر بوجھ لادتے ہیں۔ انعام سے تمام چار پاؤں والے جانور مراد ہو سکتے ہیں مگر یہ لفظ اونٹ، گائے اور بکری پر زیادہ تر بولا جاتا ہے خصوصاً اونٹ پر۔ قرآن میں یہ لفظ فقط ان چوپایوں کے لئے بولا گیا ہے جو کھانے کے کام میں آ سکتے ہیں "تمہارے لئے چوپائے حلال کر دئے گئے ہیں سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جائیں گے" (۱) ف٤٧

چوپایوں کی چار قسمیں
بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے

ایسے چوپایوں کی چار قسمیں ہیں جو نر و مادہ آٹھ ہوئے۔ "(اللہ نے پیدا کئے) آٹھ نر اور مادہ، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو[۳] اور اونٹوں میں سے دو اور گائے میں سے دو" (۲) ف٤٨

بہائم

ان چوپایوں کو بہیمہ بھی کہا ہے۔ قرآن میں یہ لفظ تین جگہ آیا ہے اور تینوں جگہ اس کے ساتھ لفظ انعام بھی ہے۔

وحشی جانور

وحوش ف٤٩ میں درندے (سبع) ف٥٢ اور پنجے والے (ذی ظفر) ف٥٠ شامل ہیں۔

عقل حیوانی

ف٥٤ ۔ عقل حیوانی۔ اللہ نے ہر جانور کی طبیعت میں اس قدر عقل اور علم رکھ دیا ہے جس قدر اس کی ضروریاتِ زندگی کے لئے ضروری ہے۔ یہ عقل اور ادراک فطری ہے نہ کہ کسبی و اکتسابی یعنے یہ ادراک جانوروں کے ساتھ ساتھ پیدا ہوتے ہیں، ان کو سیکھنے سکھانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ اس عقلِ حیوانی کو لفظِ "وحی" سے تعبیر فرماتا ہے۔ "تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اس میں جو لوگ اونچی ٹٹیاں بنا لیتے ہیں چھتے بنا۔ پھر تمام پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے صاف راستوں پر چلی جا" (۳) ف٦٦

جانداروں کی تین اہم ضرورتیں
خوراک، پوشاک، سکونت

ف٥٥ ۔ ضروریاتِ حیوانی۔ انسان اور حیوان دونوں کی اہم ضروریاتِ زندگی صرف تین ہیں۔ خوراک، پوشش، سکونت۔

خوراک
انسان نباتات گوشت اور ہر قسم کی غذا کھا سکتا ہے
سرد ملکوں میں گوشت کھانے کی مصلحت

خوراک۔ انسان اپنی عقل سے اپنے لئے کھانے کی چیزیں بہم پہنچا لیتا ہے اور ان کو طرح طرح سے پکا کر کھاتا ہے۔ اس کے دانت اور اس کا معدہ ایسا بنا ہے کہ وہ نباتات پر بھی گذر بسر کر سکتا ہے اور گوشت بھی چبا کر ہضم کر سکتا ہے۔ وہ اپنی خوراک کو جغرافی حالات اور آب و ہوا کے اثرات کے مطابق بنا لیتا ہے۔ قطب شمالی کے قریب کے ممالک کے رہنے والے نہ صرف اس وجہ سے گوشت کھاتے ہیں کہ اس سے ان کے جسم میں خون اور حرارت کافی وافی پیدا ہوتی رہے، بلکہ اس وجہ سے بھی کہ وہاں نباتات کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ منطقۂ حارہ کے ممالک میں گوشت خوری

گرم ملکوں میں گوشت مضر ہے
معتدل ملکوں میں گوشت اور نباتات دونوں کھا سکتے ہیں

کی کثرت انسان کی صحت کے لئے مضر ہے، کیوں کہ گوشت سے حرارت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس سے انسان گرم ممالک میں مختلف خونی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو ممالک ان دونوں انتہائی گرم و سرد منطقوں کے درمیان واقع ہیں وہاں کے لوگ گوشت اور ترکاری اعتدال کے ساتھ کھا سکتے ہیں۔

بعض جانوروں کا

بعض جانوروں کا گوشت مضر ہے اس لئے ان کو قرآن نے حرام کر دیا ہے۔ جو جانور خاص طور پر

ذبح نہ کئے جائیں، بلکہ اپنی موت یا کسی بیماری یا زخم سے مرجائیں، یا کچھ عرصہ تک مُردہ رہ کر گل سڑ جائیں، گوشت اور مردار اور بغیر تو ان کا گوشت مضر ہے۔ اسی بنا پر مذہب نے ہر زندہ جانور پر اللہ کا نام لے کر ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، اور جو جانور اس طرح ذبح نہ ہو اس کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ بعض حالتوں میں اس قاعدہ کلیہ کا استثنیٰ بھی ہے، مثلاً شکاری کتا جانور مار لائے تو اس کا کھانا حلال ہے اگرچہ وہ باقاعدہ ذبح نہ ہوا ہو (دیکھو ق ۵ (۴))

حلال کیا ہوا جانور کیوں حرام ہے

اللہ نے جانوروں کے لئے کثرت سے خوراک مہیا کر دی ہے۔

ادیمِ زمیں سُفرۂ عامِ اوست + بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

بعض حیوانات کی غذا نباتات ہے، ان کے معدہ کی بناوٹ ایسی ہے کہ وہ گوشت ہضم نہیں کر سکتے ان کے دانت بھی گوشت چبانے کے قابل نہیں، کیوں کہ ان میں کچلیاں نہیں ہیں، جو گوشت خوار جانوروں کی خاص علامت ہیں۔

بعض حیوانات فقط نباتات کھا سکتے ہیں

بعض حیوانات صرف گوشت خوار ہیں، نباتات پر ان کا گذر نہیں ہو سکتا۔ گھاس پتے چرنے والے جانوروں کو چوپائے، اور گوشت خوار جانوروں کو درندے کہتے ہیں۔

بعض حیوانات صرف گوشت کھا سکتے ہیں

انسان نہ صرف چوپایوں کا گوشت کھاتا ہے بلکہ ان کا دودھ بھی پیتا ہے۔

دودھ

پوشش۔ اللہ نے انسان کو پوشش سے بے نیاز نہیں بنایا۔ انسان موسم کے لحاظ سے اپنے لئے آپ لباس فراہم کر لیتا ہے۔ منطقۂ حارہ میں وہ پتوں سے صرف ستر پوشی کر لیتا ہے اور باقی جسم کھلا رکھے تو بھی اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ چنانچہ وسطِ افریقہ کے باشندے عموماً ننگے رہتے ہیں۔ جنوبی ہند کے لوگ بھی گرمی کی وجہ سے بہت کم کپڑا پہنتے ہیں۔ اس کے برخلاف منطقۂ باردہ میں اس قدر سردی ہوتی ہے کہ بال اور کھال کے موٹے موٹے لبادے پہن کر بھی انسان ٹھٹھرتا رہتا ہے۔

انسان کو اپنی پوشش آپ بنانی پڑتی ہے

موسم کے لحاظ سے انسان منطقۂ حارہ میں بہت کم لباس پہنتا ہے اور منطقۂ باردہ میں موٹے لبادے پہنتا ہے

انسان کے برعکس اللہ نے ہر ہر جانور کو اس کی مقامی ضرورت کے مطابق قدرتی پوشش عطا فرمادی ہے۔ سرد ملک کے جانوروں کے بال بہت لمبے ہوتے ہیں جو ان کو سردی سے محفوظ رکھتے ہیں۔ گرم ملک کے جانوروں کے جسم پر بال برائے نام ہوتے ہیں، اس سے غرض یہ ہے کہ جسم کے مسامات کھلے رہیں، ہوا جسم کے اندر آئے جائے اور پسینا وغیرہ خارج ہوتا رہے۔

جانوروں کو مقامی ضرورت کے مطابق قدرت سے لباس عطا ہوا ہے۔

انسان جانوروں کی قدرتی پوشش سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے۔ بعض جانوروں کو وہ اسی غرض سے پالتا ہے کہ ان کے بال اور کھال اس کے لباس وغیرہ کے کام میں آئیں۔

جانوروں کی قدرتی پوشش یعنی بال اور کھال سے بھی انسان اپنی ضرورتیں پوری کرتا ہے

سکونت۔ اللہ نے انسان کو سکونت کا بھی محتاج بنا رکھا ہے۔ وہ اپنی عقل سے ایسا گھر بناتا ہے جو اس کو سردی، گرمی اور برسات سے محفوظ رکھے۔ جانوروں کی پوشش ہی خود ان کا گھر ہے۔ پرندوں کے پروں پر ایک قدرتی روغن ہوتا ہے جو پانی کو جلد تک پہنچنے نہیں دیتا چوپایوں اور درندوں کی کھال ایسی ہوتی ہے کہ ان کے جسم کو برسات سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ درندے

انسان اپنا گھر آپ بناتا ہے

جانوروں کی پوشش ان کا گھر ہے

درندوں کی کھوہیں

جو دوسرے جانوروں کا شکار کرتے ہیں، اس خوف سے کہ کوئی اور جانور اُن کو آکر دبوچ نہ لے، وہ راتوں کو پہاڑوں کی کھوؤں میں پناہ لیتے ہیں۔

پرندوں کے گھونسلے
بھڑ کا گھر
چیونٹی کا پہاڑ
شہد کی مکھی کا چھتا
حشرات الارض کی بل
ریشم کے کیڑے کا تانا بانا

پرندوں کو انڈے سیتے وقت محفوظ جگہ کی ضرورت ہے۔ بیا کو دیکھو کہ وہ کیسا عجیب و غریب گھونسلہ بناتی ہے۔ بھڑ مٹی سے اپنا گھر اسی طرح بناتی جس طرح انسان اپنے گھر کے لئے مٹی کی دیواریں اٹھاتا ہے۔ چیونٹی ایک کھلا پہاڑ کھڑا کر دیتی ہے۔ شہد کی مکھی کو شہد بنانے کے لئے ایک گودام کی ضرورت ہوتی ہے، اس کا چھتا انسان کے بنائے ہوئے وہ منزلہ گھر سے کسی طرح کم صنعت کا نہیں ہوتا۔ حشرات الارض زمین میں سوراخ بنا کر رہتے، اور اپنی نسل کی حفاظت کرتے ہیں۔ ریشم کا کیڑا اپنے منہ کے لعاب سے اپنے اوپر ریشمی تار لپیٹ کر اس میں انڈے دیتا ہے، تم اس بے چارہ کو انڈوں سے بچے نکالنے سے پہلے ہی گرم پانی میں ڈبا مارتے ہو، اور اس کے مہین تاروں سے اپنا ریشمی لباس بنا لیتے ہو۔

مکڑی کا جال

مکڑی اپنا جال تانتی ہے، رہنے کے لئے نہیں بلکہ اس میں کیڑے کوڑے پھانسنے کے لئے جو اس کی غذا ہیں۔

ہندوستان اور مصر میں گائے کی قدر پرستش کے درجہ تک پہنچ گئی

ف ۵۶- حیوان پرستی اور قربانی- ہندوستان کی طرح مصر بھی زراعتی ملک ہے جہاں کے رہنے والوں کی بڑی تعداد کا گذر بسر زراعت پر ہے، اس لئے ان دونوں ملکوں میں گائے بیل کی بہت زیادہ قدر رہی۔ خصوصاً گائے کی لوگ اس قدر عظمت کرنے لگ گئے کہ رفتہ رفتہ وہ پرستش کے درجہ تک پہنچ گئی۔ جب حضرت یوسفؑ کی وجہ سے حضرت یعقوبؑ کے بارہ فرزند مصر میں جا بسے تو وہاں دو سو برس کے بعد بنی اسرائیل کی اچھی خاصی آبادی ہو گئی۔ ان لوگوں پر بھی مصر کے مذہب کا اثر پڑ گیا اور وہ بھی لگے گائے کی پرستش کرنے۔ چھٹی صدی ابراہیمی میں حضرت موسیٰؑ مبعوث ہوئے، انھوں نے بہتیری کوششیں کیں کہ فرعونِ مصر اور اس کی رعایا دینِ باطل کو چھوڑ کر دینِ حق اختیار کریں مگر ان کو اس میں ناکامی ہوئی، اور انھوں نے بنی اسرائیل کے سارے قبیلہ کو ساتھ لے کر مصر سے ہجرت کر دی۔

بنی اسرائیل بھی گائے کی پرستش کرنے لگے

بنی اسرائیل کے "دلوں میں بچھڑا ایسا سرایت کر گیا تھا" ف۴۸ کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیم کے باوجود بھی بنی اسرائیل نے آپ کی چند روزہ غیر موجودگی میں سونے کا ایک بچھڑا بنا لیا اور اس کی پرستش شروع کر دی۔

ان کے دلوں سے گائے کی عظمت مٹانے کے لئے ان کو گائے کی قربانی پر مجبور کیا گیا

بنی اسرائیل کے دلوں سے گائے کے بچھڑے کی عظمت مٹانے کے لئے اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہو سکتی تھی کہ خود انھی کے ہاتھوں سے اسی کی قربانی کرائی جائے جس کی وہ پرستش کرتے تھے چنانچہ جب پہلے پہل "موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، تو انھوں نے کہا کیا آپ ہم سے ٹھٹھا کرتے ہیں" ف۴۹ پھر وہ حضرت موسیٰؑ سے ٹھٹول کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اپنے خدا سے پوچھو کہ وہ گائے کیسی ہو، اس کا رنگ کیسا ہو، اس کی عمر کیا ہو، وغیرہ وغیرہ۔ مگر آخر میں وہ گائے کی قربانی پر مجبور ہو گئے، "انھوں نے ذبح کیا، اور ایسا لگتا نہ تھا کہ وہ کریں گے" ف۴۹

قربانی کی رسم کی قدامت

قربانی کی رسم قدیم زمانہ سے چلی آتی ہے۔ فرزندانِ آدم ہابیل اور قابیل نے بھی قربانی دی

تھی۔ اکثر اقوام میں انسانی قربانی بھی دی جاتی تھی۔ کفار قربانی بتوں پر چڑھاتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کے بجائے خدائے واحد کے نام قربانی کا دستور جاری کیا تھا۔ اپنے مولد عراق سے ہجرت کرکے حضرت ابراہیمؑ جہاں کہیں جاتے تھے وہاں سب سے پہلے وہ "اللہ کے لئے ایک قربان گاہ" بناتے تھے۔

موسوی شریعت میں قربانی خدا کی عبادت کا طریقہ تھا

موسوی شریعت میں جانوروں کی قربانی خدا کی خاص عبادت کے درجہ پر پہنچ گئی تھی یہاں تک کہ یہودیوں کے پاس سوائے قربانی کے خدا کی عبادت کا کوئی اور طریقہ ہی نہ تھا۔ ہر روز مقررہ اوقات پر لوگ قربانی کے لئے کاہنوں کے پاس جانور لاتے تھے اور کاہن ان کو ذبح کرکے ان کا گوشت آگ پر جلا دیا کرتے تھے۔ تہواروں کے موقعوں پر قربانی کے ہزاروں جانوروں کا گوشت جلا دیا جاتا تھا۔

یہ حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسحاق کی اولاد کی، جو بنی اسرائیل کہلائی، عبادت کا طریقہ تھا۔ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد نے بھی جو مکہ اور اس کے قرب و جوار میں آباد ہوئی تھی، قربانی کا دستور جاری کر لیا، چنانچہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کے حج کے لئے جو لوگ آتے تھے وہ اس موقع پر قربانی ضرور کیا کرتے تھے۔ یہ سنت ابراہیمی کعبہ کے حج کے موقع پر قربانی مذہبِ اسلام کا بھی ایک بڑا رکن بن گئی۔

مسلمانوں اور یہودیوں کی قربانی کا فرق

مسلمانوں اور یہودیوں کی قربانی میں بہت بڑا فرق ہے۔ قربانی ہی یہودیوں کی اکلوتی عبادت ہے، اس کے سوا اور کوئی عبادت نہیں۔ مگر مسلمانوں کی اہم عبادت نماز ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے اور حج ہے۔ قربانی اسی آخری عبادت کا ایک جزو ہے۔

بنی اسرائیل قربانی کے گوشت کو کبھی تمام تر اور کبھی اس کا بڑا حصہ جلا دیا کرتے تھے، ان کی قربانی سے بہت کم کسی کو فائدہ پہنچتا تھا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ خدا سوختنی قربانیوں کی بو سے خوش ہوتا ہے۔ توراۃ میں ہے "تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لے کر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں (۲۰) اور خدا نے خوشنودی کی بو سونگھی" (۲۱) ب پیدائش۔

مسلمانوں کی قربانی حسنِ معاشرت اور خوبیٔ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے۔ جب کسی قومی تیوہار کے موقع پر بہت سارے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ان میں اجنبی بھی ہوتے ہیں اور شناسا بھی، امیر بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی، اخوت و مساوات کے لئے باہمی رواداری اور حسنِ سلوک ضروری ہے۔ لوگ ایسے موقعوں پر خوب کھاتے اور کھلاتے ہیں، اور قربانی کا گوشت ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہوتا ہے۔ اسی بنا پر حکم ہے کہ قربانی خود بھی کھائیں، اعزا و احباب کو بھی کھلائیں اور مساکین و غربا کو بھی دیں۔ "قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے ٹھیرایا ہے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے۔ سو (قربانی کے وقت ان کی) قطار باندھ کر ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب

وہ پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے تم (بھی) کھاؤ اور قناعت کرنے والوں اور سوال کرنے والوں کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے ان (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو" ۞ وع۔ قربانی کے متعلق جو عقائد فاسدہ اور اوہام باطلہ پھیل گئے تھے ان کے مٹانے کے لئے ارشاد ہوا۔ "ان (جانوروں) کا گوشت اللہ کو نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون، لیکن اسے تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے" ۞ ع اور یہی عبادت کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔

قربانی کا گوشت اللہ کو نہیں پہنچتا لیکن انسان کی پرہیزگاری پہنچتی ہے

عرب کے ریگستان میں اونٹ ایسا ہی عزیز اور قابل قدر ہے جیسا کہ مصر اور ہندوستان میں گائے۔ اس لئے عرب میں اونٹوں کے متعلق قریباً ویسے ہی اوہام رائج ہو گئے تھے جو مصر اور ہندوستان میں گایوں کے متعلق مروج تھے۔ قرآن نے ان سب کی بیخ کنی کر دی اور اعلان کر دیا کہ "اللہ نے نہ تو بحیرہ مقرر کیا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام ولیکن کافر اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور ان میں اکثر عقل نہیں رکھتے" ۞ ع (دیکھو حصہ صفحہ ۱۳۳) "(اللہ نے پیدا کئے) آٹھ نر اور مادہ، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو۔ (اسے محمدؐ!) پوچھو کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا وہ (بچہ) کہ جس کو دو مادنیوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ مجکو سند کے ساتھ بتلاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اونٹ میں سے دو اور گائے میں سے دو۔ پوچھو کہ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ، یا وہ جس کو دونوں مادنیوں کے پیٹ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ کیا تم حاضر تھے جب اللہ نے تم کو یہ حکم دیا تھا۔ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے تاکہ بلا علم لوگوں کو گمراہ کرے۔ بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا" ۞ ع۔

اونٹوں کے متعلق عربوں کے اوہام

قرآن میں قربانی کے اونٹوں (بدن) کو شعائر اللہ (اللہ کی نشانیاں) کہا گیا ہے۔ اسی طرح صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کو بھی جو کہ کے قریب واقع ہیں، جہاں حج کے ایام میں سعی کی جاتی ہے، شعائر اللہ کہا ہے، اور پھر ارشاد ہوا ہے۔ "جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے" ۞ ع بقرہ ۸۰۔ دوسرے مذاہب میں کسی پاک چیز کی تعظیم کی تعلیم ایسے مبالغہ آمیز طریق سے کی گئی ہے کہ عموماً عبادت کے درجہ پر پہنچ گئی۔ اسلام میں تعظیم اور عبادت میں جو فرق ہے وہ اوپر کی آیتوں سے صاف ظاہر ہے۔ اسلام انہی چیزوں کی بدولت یہودیت اور دوسرے مذاہب سے ممتاز ہے۔ مشرکوں کے مذاہب میں حیوانوں کی پرستش ہوتی ہے، یہودیت میں قربانی کے گوشت کی یہ تعظیم ہوتی ہے کہ اس کو کاہنوں کے سوا کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا

شعائر اللہ

تعظیم اور عبادت میں فرق

اور وہ جلا کر خاک سیاہ کر دیا جاتا ہے، مگر قربانی کے اونٹوں کی اسلام میں یہ تعظیم ہے کہ ان کا گوشت قربانی کرنے والے خود بھی کھاتے ہیں اور بہت سے غریبوں اور مسکینوں کو بھی کھلاتے ہیں۔

حضرت صالح کی اونٹنی

ایک موقع پر ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت صالح علیہ السّلام نے اپنی اونٹنی کو اللہ کی نشانی کے طور پر اپنی قوم ثمود کے سامنے پیش کیا تھا اور کہا تھا کہ پانی کا جو ذخیرہ اس بستی میں فراہم تھا اس میں سے ایک مقررہ دن اونٹنی پانی پیے، اور ایک دن وہ لوگ پانی پئیں۔ ان کو یہ بھی جتا دیا تھا کہ اگر اس کے خلاف ہوگا تو ان پر اللہ کی طرف سے عذاب آئیگا۔ اس حکم سے قوم ثمود کی آزمایش مقصود تھی۔ انھوں نے حضرت صالح کے کہنے کو خاطر میں نہ لاکر اس اونٹنی کو مار ڈالا کہ دیکھیں اللہ کا عذاب آنا بھی ہے کہ نہیں۔ آخر حضرت صالح کی پیشین گوئی کے مطابق اس قوم نے اپنے کرتوت کی سزا پائی۔

گوشت خوری خلافِ فطرت نہیں

۵۷۔ گوشت خوری۔ گوشت خوری کو خلافِ فطرت سمجھنا درست نہیں۔ اگر قدرت کا منشا ہوتا کہ کوئی جاندار دوسرے جاندار کو نہ کھائے تو بعض جانوروں کے بڑے بڑے دانت اور پھاڑنے والے ناخن، اور کچلیاں نہ ہوتیں جن کی وجہ سے ان کو گوشت کھائے بغیر گزیر نہیں۔ قدرت نے بعض جانوروں کو بعض جانوروں کی غذا بنایا ہے، بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو نہ کھائیں تو اتھاہ سمندر کے گہراؤ میں کس طرح جئیں جہاں اور کوئی غذا ان کو میسر نہیں۔ گوشت خوری مذہبًا ممنوع ہوتی تو سرد ملکوں میں رہنا بسنا انسان کے لئے بالکل ناممکن ہو جاتا۔

جانوروں کے گوشت، خون، چربی، اور انڈے مختلف بیماریوں میں مفید ہیں

جانوروں کے گوشت، خون اور چربی اور پرندوں کے انڈوں میں مختلف خاصیتیں اور فائدے ہیں، بیماریوں میں ان کا استعمال علاج اور تقویت کے طور پر مفید ثابت ہوا ہے، ان سے فائدہ نہ اٹھانا بے عقلی ہوگی۔

جان لینا بے رحمی نہیں ہے

جان دار کی جان لینا بے رحمی نہیں ہے، اس کو اذیت دینا البتہ بے رحمی اور ظلم ہے۔ ذبح کرتے وقت سرعت کے ساتھ تیز چھری کے استعمال کا حکم اسی لئے ہے کہ جانور کو بہت کم تکلیف محسوس ہو۔

بے ضرورت جان لینا نامناسب ہے

محض کشت و خون کی خاطر شکار کرنا برا ہے

بے ضرورت کسی جانور کی جان لینا نامناسب ہے۔ جو لوگ خوراک حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ محض دل بہلائی اور کشت و خون کی خاطر شکار کرتے ہیں وہ برا کرتے ہیں۔

متعدد چھوٹے چوپایوں اور پرندوں کو ذبح کرنے کے بجائے ایک بڑے چوپائے کو خوراک کے کام میں لانا بہتر ہے

متعدد چھوٹے چھوٹے چوپایوں اور پرندوں کو ہلاک کرنے کے بجائے اسی اندازہ کے ایک بڑے چوپائے کو ذبح کر کے کام میں لانا بہتر ہے۔

جو جانور کثرت سے ہلاک

قدرت کا قاعدہ ہے کہ جو جانور کثرت سے ہلاک ہوتے ہیں وہی کثرت سے پیدا

ہوتے ہیں وہ کثرت سے بھی ہوتے ہیں، یہ ان کی انواع کے قایم رہنے کے لیے ضروری بھی ہے ۔ انسان اسی
پیدا بھی ہوتے ہیں قاعدہ کی بنا پر ان جانوروں کی نسل کو پرورش اور نگہداشت سے بڑھاتا رہتا ہے جو ان
کی غذا ہیں اور جن کے بال اور کھال اس کی پوشش وغیرہ کے کام میں آتے ہیں ۔ کسی ملک
میں کسی جانور کو ذبح کرنا موقوف کر دیا جائے تو قدرتاً وہاں اس کی تعداد میں اسی نسبت سے
کمی واقع ہو جائیگی جس تعداد میں کہ وہ خوراک کے لئے ذبح کیا جاتا تھا ۔

باب ۸۔ فرشتے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ع ۱ سورہ بقرہ ۸۷

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۖ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ①

اور جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ قایم کرنے والا ہوں، انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے کو قایم کرتا ہے جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے، اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے رہتے ہیں۔ فرمایا بے شک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ①

فرشتے اللہ کی خلافت کے قابل نہیں سمجھے گئے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ②

اور آدم کو سب (چیزوں) کے نام سکھائے، پھر ان (چیزوں) کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو ②

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ③

وہ بولے تو پاک ہے ہم کو معلوم نہیں مگر جتنا تو نے ہم کو سکھایا بے شک تو ہی علم والا حکمت والا ہے ③

فرشتوں کا علم محدود ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۚ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ⑤

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس عہ۔ اس نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ منکروں میں سے تھا ⑤

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا

ع ۲ سورہ اعراف ۳۶

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ⑨

اور اے آدم! تم اور تمھاری بیوی باغ میں رہو، اور جہاں سے چاہو کھاؤ، اور اس درخت کے قریب نہ جاؤ، ورنہ تم ظالموں میں ہو جاؤ گے ⑨

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ ××× وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ⑩

پھر شیطان نے ان دونوں (کے دل) میں وسوسہ ڈالا ××× اور وہ بولا تمھارے رب نے تم کو اس درخت سے نہیں روکا مگر صرف اسی لیے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ ⑩

شیطان نے آدم سے کہا کہ اللہ نے ممنوع درخت کا پھل کھانے سے اس لیے روکا ہے کہ کہیں آدم فرشتہ یا ہمیشہ رہنے والے نہ بن جائیں

ع ۳ سورہ فاطر ۴۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، فرشتوں کو قاصد (رسول) بنانے والا ہے جو دو دو اور تین تین اور چار چار بازوؤں والے ہیں سہ خلقت میں جو وہ چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ①

فرشتے اللہ کے رسول یعنی قاصد ہیں

عہ یہی مضمون مندرجہ ذیل آیتوں میں بھی آیا ہے۔ ① ع اعراف ② ع حجر ۵۲ - ⑤ ع بنی اسرائیل ۷ - ① ع کہف ۶۶ ع طٰہٰ ۴۴ - ع صٓ ۳۵ -

سہ۔ قرآن میں یہی ایک آیت ہے جس میں فرشتوں کے بازوؤں کا ذکر ہے۔

سورۂ مریم ۳۴ ۔ ۱ع — فرشتہ روح نے مریم کو آدمی کی شکل دکھائی

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۴﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ﴿۴﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ﴿۴﴾

پھر ہم نے ان (مریم) کی طرف روح (فرشتہ) کو بھیجا تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی کی شکل بن گیا ﴿۴﴾ (مریم) بولیں میں تم سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم متقی ہو ﴿۴﴾ اس نے کہا میں تو صرف تمھارے رب کا قاصد (رسول) ہوں تاکہ تمھیں ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں ﴿۴﴾

سورۂ قدر ۲۲ ۔ ۵ع — روح سے مراد فرشتہ جبریل

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿۴﴾

اس (شب قدر) میں فرشتے اور روح (یعنی جبرئیل) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اترتے ہیں ﴿۴﴾

سورۂ معارج ۹۰ ۔ ۶ع — روح

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾

چڑھینگے فرشتے اور روح (جبرئیل) اس کی طرف ایک دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی ﴿۴﴾

سورۂ نبا ۷۰ ۔ ۲ع

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ﴿۸﴾

جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے ﴿۸﴾

سورۂ بقرہ ۸۷ ۔ ۵ع — روح القدس

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ﴿۱﴾

اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس (پاک روح) سے ان کی مدد کی ﴿۱﴾

۱ع ۳۳ — روح القدس

وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ﴿۵﴾

اور ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس (پاک روح) سے ان کی مدد کی ﴿۵﴾

سورۂ مائدہ ۱۱۴ ۔ ۱۵ع

إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ ﴿۲﴾

(اے عیسیٰ!) جب میں نے روح القدس (پاک روح) سے تمھاری مدد کی ﴿۲﴾

سورۂ نحل ۲ ۔ ۱۴ع — روح القدس — قرآن کو روح القدس نے اتارا ہے

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۲﴾

(اے محمد!) کہہ دو کہ اس (قرآن) کو روح القدس (پاک فرشتے) نے تمھارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ انھیں ثابت قدم رکھے جو ایمان لائے، اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و بشارت ہو ﴿۲﴾

سورۂ شعرا ۴۶ ۔ ۱۱ع — قرآن کو عربی زبان میں لے کر روح الامین آنحضرت کے دل پر اترا

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿۲﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿۳﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿۴﴾

اور (اے محمد!) بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا ہے ۱ روح الامین (معتبر فرشتہ) اسے لے کر اترا ہے ۲ تمھارے دل پر، تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو ۳ کھلی عربی زبان میں ﴿۴﴾

سورۂ شوریٰ ۶۰ ۔ ۱۳ع — اللہ کے کلام کے اترنے کے طریقے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿۸﴾

اور کسی انسان کے لئے نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی (کے ذریعہ سے)، یا پردہ کے پیچھے سے، یا کوئی رسول (فرشتہ) بھیج دے تو وہ اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بے شک وہ عالی شان، حکمت والا ہے ﴿۸﴾

روح - پیغام

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا

اور (اے محمد!) اسی طرح ہم نے تمھاری طرف اپنے حکم سے

نوٹ - جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس رکوع کے نشان پر شمارہ نہیں دیا گیا ہے بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے۔

مِّنْ اَمْرِنَا ﴿٩﴾

روح (پیغام) کو وحی کیا ﴿٩﴾

و ۱۴ ع سورۂ نحل ۶۷

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾

وہ فرشتوں کو روح (پیغام) دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ خبردار کر دو کہ بے شک نہیں ہے کوئی خدا سوائے میرے پس مجھ سے ڈرو ﴿٢﴾

اللہ فرشتوں کو روح دے کر پیغمبر پر اتارتا ہے

و ۱۵ ع سورۂ بقرہ ۸۰

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾

(اے محمدؐ!) کہہ دو اس کو جو جبرئیل کا دشمن ہو کہ بے شک اسی (جبرئیل) نے اس (قرآن) کو اللہ کے حکم سے تمہارے دل پر اتارا ہے۔ وہ (قرآن) اس کی تصدیق کرتا ہے جو اس کے پہلے ہے اور مومنوں کے لئے ہدایت اور خوش خبری ہے ﴿١﴾ جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبرئیل کا اور میکائیل کا دشمن ہے تو بے شک اللہ (بھی) ایسے کافروں کا دشمن ہے ﴿٢﴾

جبرئیل نے قرآن کو اللہ کے حکم سے آنحضرتؐ کے دل پر اتارا

جبرئیل　میکائیل

و ۱۶ ع سورۂ حج ۹۰

اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾

اللہ فرشتوں میں سے رسول (پیغام پہنچانے والے) منتخب کرلیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ بے شک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ﴿٣﴾

اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کرلیتا ہے

و ۱۷ ع سورۂ ہود ۵۰

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿١﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٢﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٣﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٤﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ

اور ہمارے رسول (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر آئے، بولے سلام۔ (ابراہیم نے بھی) کہا سلام۔ پھر (ابراہیم) بلا توقف بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ﴿١﴾ پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ اس (بچھڑے) تک نہیں پہنچتے تو وہ ان (فرشتوں) کو اجنبی سمجھے اور ان کی طرف سے دل میں ڈرے۔ وہ بولے نہ ڈرو ہم لوط کی قوم کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ﴿٢﴾ اور ان (ابراہیم) کی بیوی کھڑی ہوئی تھیں سو وہ ہنس پڑیں پھر ہم نے اس بیبی کو (بیٹے) اسحاق اور اسحاق کے بعد (پوتے) یعقوب کی پیدائش کی خوش خبری دی ﴿٣﴾ بولیں اسے ہے! کیا میں بچہ جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ خاوند بھی بڈھے ہیں۔ یہ تو ایک عجیب بات ہے ﴿٤﴾ (فرشتوں نے) کہا کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں ہیں۔ بے شک وہ سزاوار

فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوش خبری لے کر آئے فرشتوں نے کھانا نہیں کھایا

فرشتوں نے ابراہیمؑ کی بیوی کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کی خوش خبری دی

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان و کیا گیا ہے۔

إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿۵﴾

حمید، بزرگی والا ہے ﴿۵﴾

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿۶﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿۷﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۸﴾

پھر جب ابراہیم (کے دل) سے خوف جاتا رہا اور ان کو خوشخبری مل چکی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ﴿۶﴾ بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے، نرم دل، رجوع کرنے والے تھے ﴿۷﴾ اے ابراہیم! اس (خیال) سے باز آؤ، تمھارے رب کا حکم آچکا ہے، اور ان پر وہ عذاب آنے والا ہے جو رد نہیں کیا جا سکتا ﴿۸﴾

فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کو نوجوان لڑکے سمجھ کر لوط تنگ دل ہوئے

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۹﴾

جب ہمارے رسول (فرشتے) لوط کے پاس آئے تو وہ ان کے (آنے) سے برے لگے اور وہ ان کی وجہ سے تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے آج بڑا سخت دن ہے ﴿۹﴾

لوط کی قوم نے بھی فرشتوں کو لڑکے سمجھا

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿۱۰﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿۱۱﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿۱۲﴾

اور ان کی قوم ان کے پاس دوڑی دوڑی آئی۔ اور یہ (لوگ) پہلے سے برے کام کیا کرتے تھے۔ (لوط نے) کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمھارے لئے زیادہ پاک ہیں، سو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ﴿۱۰﴾ بولے تم جانتے ہو کہ ہم کو تمھاری بیٹیوں سے کچھ غرض نہیں، اور تم کو معلوم ہے کہ ہم کیا ارادہ رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ (لوط نے) کہا کاش مجھ میں تمھارے (مقابلے کے) لئے قوت ہوتی، یا میں کسی مضبوط آسرے کا سہارا پکڑ سکتا ﴿۱۲﴾

فرشتوں نے لوط سے کہا ہم اللہ کے رسول ہیں

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ﴿۱۴﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ

(فرشتے) بولے اے لوط! ہم تمھارے رب کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں، یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے، تم کچھ رات رہے سے اپنے اہل کو لے کر نکل جاؤ اور تم میں سے کوئی پیچھے نہ رہے۔ مگر تمھاری بیوی کہ اس پر وہی مصیبت آنی ہے جو ان لوگوں پر آ رہی ہے۔ ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ﴿۱۳﴾ سو جب ہمارا حکم آ پہنچا ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور ہم نے اس پر پتھر کی کنکریاں پے درپے برسائیں ﴿۱۴﴾ وہ (پتھر) تمھارے رب کے ہاں نشان لگائے ہوئے تھے

نوٹ - نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾

اور وہ (بستی ان (مکہ کے) ظالموں سے دور نہیں ﴿۸۳﴾

ف ۱۸ ع سورۂ آل عمران ۸۹

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۸﴾
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾

وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے رب میرے! مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما، بے شک تو دعا سننے والا ہے ﴿۸﴾
ان کو فرشتوں نے آواز دی اور وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ تم کو یحییٰ (کی پیدائش) کی خوش خبری دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرینگے اور سردار ہونگے اور (عورتوں سے) رکے رہینگے اور نبی ہونگے نیکوں میں سے ﴿۹﴾

فرشتوں نے زکریاؑ کو خوش خبری دی

ف ۱۹ ع سورۂ آل عمران ۸۹

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱﴾
يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۲﴾
اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴﴾

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ نے تمھیں برگزیدہ کیا اور تم کو پاک بنایا ہے اور تم کو دنیا جہان کی عورتوں سے منتخب فرمایا ہے ﴿۱﴾
اے مریم! اپنے رب کی فرماں برداری کرو اور سجدہ کرو اور جھک جانے والوں کے ساتھ جھک جایا کرو ﴿۲﴾
جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تم کو اپنے کلمہ کی خوش خبری دیتا ہے، اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں وجاہت والا اور (اللہ کے) مقربوں میں سے ہوگا ﴿۴﴾

فرشتے مریمؑ کے پاس آئے

ف ۲۰ ع سورۂ تکویر ۷

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

بے شک یہ (قرآن) معزز رسول (فرشتہ) کی زبانی ہے ۱۹
جو قوت والا مالک عرش کے پاس جگہ پانے والا ہے ۲۰
قابل اطاعت ہے اور امانت دار ہے ﴿۲۱﴾
اور (مکہ والو!) تمھارے رفیق (محمدؐ) دیوانے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾
اور بے شک انھوں نے اس (فرشتہ) کو آسمان کے کنارہ پر دیکھا ہے ﴿۲۳﴾

قرآن ایک معزز فرشتہ کی زبانی ہے جو قوت والا، اللہ کے پاس جگہ پانے والا، قابل اطاعت اور امانت دار ہے
آنحضرتؐ نے فرشتہ کو افق میں دیکھا ہے

ف ۲۱ ع سورۂ نجم ۲۰

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾

ستارے کی قسم جب وہ ڈوبے ۱
کہ تمھارے رفیق (محمدؐ) نہ بھٹکے اور نہ بہکے ﴿۲﴾
اور نہ وہ خواہش نفس سے بولتے ہیں ﴿۳﴾
یہ تو وحی ہے جو (ان پر) بھیجی جاتی ہے ﴿۴﴾
ان کو مضبوط قوتوں والے نے سکھایا ہے ۵

آنحضرتؐ خواہش نفس سے نہیں بولتے
ان پر وحی آتی ہے
ان کو مضبوط قوتوں والا [illegible] کی تعلیم دیتا ہے

نوٹ - حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے ف ع اوپر کا شمارہ رکوع اور اندر کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

فرشتہ افق پر تھا سو وہ سیدھا ہوا

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝۶
زبردست نے۔ سو وہ سیدھا ہوا

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷
اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا (۷)

پھر قریب ہوا

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸
پھر قریب ہوا اور بہت قریب ہوا (۸)

تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹
تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا (اس سے بھی) کم تر (۹)

پھر اس نے وحی کی

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝۱۰
پھر اس نے اس کے بندہ کی طرف وحی کی جو وحی کرنی تھی (۱۰)

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝۱۱
جو انھوں نے دیکھا (ان کے) دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا (۱۱)

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝۱۲
کیا تم ان سے اس پر جھگڑتے ہو جو وہ دیکھتے ہیں (۱۲)

آنحضرتؐ نے فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی دیکھا ہے
۲۱۳ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝۱۳
اور یقیناً انھوں نے اس کو ایک دفعہ اور دیکھا ہے (۱۳)

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝۱۴
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى [۲۱۳] کے پاس (۱۴)

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝۱۵
اسی کے پاس رہنے کی جنت ہے (۱۵)

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝۱۶
جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا (۱۶)

اس وقت آنحضرتؐ کی نگاہ نہ بہکی نہ حد سے بڑھی

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝۱۷
نگاہ نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی (۱۷)

آپ نے اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝۱۸
یقیناً انھوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (۱۸)

سورۂ انعام ۶ ۵ ۲۲۲

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷
اور (اے محمدؐ!) اگر ہم تم پر کاغذ میں لکھا ہوا (قرآن) اتارتے پھر یہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے، تو جو کافر ہیں وہ تو یہی کہتے کہ یہ فقط ایک صریح جادو ہے (۷)

کافر کہتے تھے کہ آنحضرتؐ پر فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸
اور کہتے ہیں کہ ان (محمدؐ) پر فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا۔ اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو قصہ ہی طے ہو جاتا، پھر ان کو ڈھیل نہ دی جاتی (۸)

اگر اللہ پیغامبر کو فرشتہ بناتا تو اس کو آدمی ہی بناتا تب بھی لوگ شبہ میں پڑ جاتے

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا
اور اگر ہم اس (پیغامبر) کو فرشتہ بناتے تو ہم اس کو ضرور آدمی بناتے اور ان کو اسی شبہ میں ڈالتے جس شبہ

---

۲۱۳ - سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى - سدر بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ سبا کے قصہ میں بیان ہوا ہے کہ جب وہاں کے رہنے والوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان پر زور کا سیلاب آیا اور "ان کے باغوں کو ہم نے ایسے دو باغوں سے بدل دیا کہ ان کے پھل بدمزہ اور ان میں کچھ جھاؤ اور تھوڑی سی جھڑ بیریاں (سدرٍ قلیل) تھیں" (۵) ع ۲ سبا ۳۴ - ۵۔ بیری کی دو قسمیں ہیں جنگلی، باغی۔ جنگلی درخت کے بیر کسیلے اور بدمزہ ہوتے ہیں، اس کو جھڑ بیری بھی کہتے ہیں۔ باغی بیر خوش ذائقہ اور بڑے بڑے ہوتے ہیں اور ان کا درخت گھنا سایہ دار ہوتا ہے۔ جنت کی نعمتوں میں سایہ دار بیری کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی چیزوں میں ہر اچھی چیز میں بھی کوئی نہ کوئی نقص ہوتا ہے، ہر گلے را خارے، مگر جنت کی چیزیں بے نقص ہوں گی اور وہاں کی بیری بھی بے خار ہوگی۔ "(داہنی طرف والے) بے خار بیریوں (سدرٍ مخضود) میں (ہوں گے)" (۲۸) ع ۱ واقعہ ۵۶۔

يَلْبِسُوْنَ ﴿٩﴾

میں وہ اب پڑ رہے ہیں ﴿۹﴾

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٠﴾

اور بلاشبہ تم سے پہلے رسولوں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے، تو جن لوگوں نے تمسخر کیا ان کو اسی نے آگھیرا جس کے ساتھ وہ ہنسی کرتے تھے ﴿۱۰﴾

و۲۱ع سورۂ ہود ۵۰ — کافر کہتے ہیں کہ آنحضرت کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٤﴾

اور (اے محمد!) شاید تم وحی میں سے جو تم پر کی جاتی ہے کچھ چیز چھوڑ بیٹھو اور اس (بات) سے تمہارا دل تنگ ہو کہ یہ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ تم تو صرف ڈرانے والے ہو۔ اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے ﴿۴﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٥﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس (قرآن) کو اپنے دل سے گھڑ لیا ہے۔ تو (ان سے) کہو کہ پھر تم بھی اس جیسی دل سے بنائی ہوئی دس سورتیں تو لے آؤ، اور اللہ کے سوا (اپنی مدد کے لئے) جن جن کو بلا سکتے ہو بلا لو، اگر تم سچے ہو ﴿۵﴾

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٦﴾

پھر اگر وہ تمہارا کہنا پورا نہ کر سکیں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے، اور یہ کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں، سو کیا تم اسلام لاتے ہو ﴿۶﴾

و۲۲ع سورۂ فرقان ۴۱ — کافروں کا خیال تھا کہ رسول صرف انسان نہیں ہو سکتا جو کھانا کھائے اور بازاروں میں چلے پھرے، اس کے ساتھ کوئی فرشتہ آنا چاہیے تھا

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٨﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٩﴾

اور کہتے ہیں یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیوں ان کی طرف کوئی فرشتہ اتارا نہیں گیا کہ وہ ان کے ساتھ ہو کر ڈراتا ﴿۷﴾ ان کے پاس کوئی خزانہ آپڑتا، یا ان کا کوئی باغ ہوتا کہ اس سے کھاتے۔ اور ظالم کہتے ہیں (مسلمانو!) تم تو ایک ایسے آدمی کے پیچھے ہو لئے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۸﴾ (اے محمد) دیکھو یہ تم پر کیسی مثلیں چلاتے ہیں، سو وہ بہک گئے ہیں اور رستہ نہیں پا سکتے ﴿۹﴾

و۲۵ع سورۂ بقرہ ۸۷ — کیا کافر انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ اور فرشتے آئیں

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠﴾

اس کے سوا اور کس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس اللہ بادلوں کے سایہ میں آئے، اور فرشتے بھی، اور قصہ طے ہو جائے۔ اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے ﴿۱۰﴾

سورۂ حجر ۵۲ و ۶-۷ ع

کافر آنحضرت سے کہتے تھے کہ تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸

اور کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر ذکر (یعنی قرآن) اتارا گیا ہے یقیناً تم دیوانے ہو ⑥ فرشتوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں لے آتے اگر تم سچوں میں سے ہو ⑦ ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت ان کو مہلت بھی نہیں ملتی ⑧

سورۂ انعام ۵۳ و ۲۰ ع

کیا کافر انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا اللہ آئے یا اللہ کی نشانیاں آئیں

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

یہ اس کے سوا اور کس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا تمہارا رب آئے، یا تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں۔ جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دیگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہ کی تھی۔ کہو کہ انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں ⑦

سورۂ نحل ۷۰ و ۲۸ ع

کیا کافر انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا اللہ کا حکم

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۸

یہ اس کے سوا اور کس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمہارے رب کا حکم آ جائے۔ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے تھے ⑧

سورۂ بنی اسرائیل ۶۵ و ۱۰ ع

کافر کہتے تھے کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تم اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لے آؤ

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝۶ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝۷ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝۸ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ

اور کہتے ہیں ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تم ہمارے لئے زمین میں سے چشمہ بہا دو ⑥ یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو اور تم اس کے بیچ میں خوب نہریں بہا نکالو ⑦ یا تم آسمان کو جیسا کہا کرتے ہو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دو، یا تم اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آؤ ⑧ یا تمہارا سونے کا گھر ہو، یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ۔ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک کہ تم ہم پر کتاب نہ اتار دو جسے ہم پڑھیں۔ (اے محمد ان سے) کہ دو کہ میرا رب پاک ہے، میں تو فقط

كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿۹﴾

ایک انسان ہوں پیغام بر (رسول) ﴿۹﴾

و۳۰ ع سورۂ بنی اسرائیل ۱۴

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿۱﴾

اور لوگوں کو کوئی چیز ایمان لانے سے مانع نہیں ہوئی جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر یہ کہ وہ کہنے لگے کہ کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے ﴿۱﴾

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ﴿۲﴾

(اے محمد! ان سے) کہو کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے بستے ہوتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے فرشتہ رسول بنا کر اتارتے ﴿۲﴾

اگر زمین میں فرشتے بستے ہوتے تو اللہ ان پر فرشتہ رسول بنا کر اتارتا

و۳۱ ع سورۂ انعام ۵۳

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿۱﴾

اور اگر ہم ان پر فرشتے اتارتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرتے اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لا اکٹھا بھی کرتے تو بھی وہ ایمان نہ لاتے مگر یہ کہ اللہ چاہتا۔ لیکن ان میں اکثر جاہل ہیں ﴿۱﴾

اگر ان پر فرشتے بھی اترتے تو وہ ایمان نہیں لاتے

و۳۲ ع سورۂ مومنون ۲

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱﴾

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا تو انھوں نے ان سے کہا کہ اے قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی خدا نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں ﴿۱﴾

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً ﴿۲﴾

سو ان کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا یہ تو صرف تمھیں جیسا ایک بشر ہے، تم پر بڑائی حاصل کرنی چاہتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا ﴿۲﴾

نوح کی قوم بھی یہی کہتی تھی کہ اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا

و۳۳ ع سورۂ فصلت ۵

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۶﴾

جب لوگوں کے پاس ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے (اور انھوں نے کہا) کہ اللہ کے سوا عبادت نہ کرو، کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب کو منظور ہوتا تو فرشتے اتارتا۔ غرض تم جو (دین) دے کر بھیجے گئے ہو ہم تو اس سے انکار کرتے ہیں ﴿۶﴾

جتنے رسول آئے ان سب سے ان کی قوموں نے یہی کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ فرشتے اتارتا

و۳۴ ع۵ سورۂ زخرف ۶۱

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿۸﴾

(فرعون نے موسیٰ کے متعلق کہا) تو ان پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا فرشتے جمع ہو کر ان کے ساتھ آئے ہوتے ﴿۸﴾

فرعون نے کہا کہ موسیٰ کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آئے

و۳۵ ع سورۂ نحل ۶۷

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿۸﴾

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے جو شے پیدا کی ہے اس کے سائے دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے ڈھلتے رہتے ہیں، اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے اور وہ عاجزی کرتے ہیں ﴿۸﴾

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں جانداروں سے اور فرشتے (بھی) اور وہ

فرشتے اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۱۰﴾

تکبر نہیں کرتے ﴿۹﴾ وہ اپنے رب سے جو ان پر غالب ہے ڈرتے ہیں اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں ﴿۱۰﴾

سورۂ زخرف ۶۱ و ۳۶ ع ۶

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿۳﴾

وہ (عیسیٰ) بس ایک ایسے بندے تھے کہ جن پر ہم نے احسان کیا تھا اور ان کو بنی اسرائیل کے لئے نمونہ بنایا تھا ﴿۳﴾

اگر اللہ چاہتا تو انسانوں میں فرشتے بنا دیتا جو اللہ کے خلیفہ ہوتے

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۴﴾

اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں خلیفہ ہوتے ﴿۴﴾

سورۂ فرقان ۱۹ ف ۳۷ ع ۳

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے اور ہم اللہ کو کیوں نہیں دیکھتے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲﴾

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھتے۔ وہ اپنی ذات کو بڑا سمجھ رہے ہیں اور خوب سرکشی کر رہے ہیں ﴿۱﴾ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کے لئے کچھ خوشی کی بات نہ ہوگی، اور کہنے لگیں گے (ان میں ہم میں) کوئی روک آڑ ہو جائے ﴿۲﴾

سورۂ ہود ۵۰ و ۳۸ ع ۳

نوحؑ نے کہا میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں

وَلَآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُوْلُ إِنِّيْ مَلَكٌ ﴿۷﴾

اور (نوح نے اپنی قوم سے) کہا میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ﴿۷﴾

سورۂ انعام ۵۳ و ۳۹ ع ۵

(اے محمدؐ!) کہو کہ میں نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں

قُلْ لَّآ أَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّيْ مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰٓى إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۹﴾

(اے محمد! ان سے) کہو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب جانتا ہوں، اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں کسی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہو کہ بھلا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں۔ تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے ﴿۹﴾

سورۂ یوسف ۱۵ ف ۴۰ ع ۴

مصر کی عورتوں نے کہا کہ یوسفؑ آدمی نہیں بزرگ فرشتہ ہے

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَآ إِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۲﴾

اور (جب مصر کی عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو) کہا حاش للہ! یہ آدمی نہیں، یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے ﴿۲﴾

سورۂ انبیاء ۱۷ و ۴۱ ع ۲

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۹﴾

اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں ﴿۹﴾

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

رات دن تسبیح کرتے رہتے ہیں، تھکتے نہیں ﴿۲۰﴾

کافر کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنایا یا انہیں بیجتے ہیں بلکہ اللہ کے معزز بندے ہیں

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنا لیا، وہ تو پاک ہے۔ بلکہ یہ (اس کے) معزز بندے ہیں ﴿۲۶﴾

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

وہ بات میں اس سے آگے نہیں بڑھتے اور وہ اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور وہ شفاعت (یعنے سفارش) نہیں کرسکتے مگر اسی کے لئے جس سے وہ راضی ہو، اور وہ اس کے جلال کے ڈرتے رہتے ہیں ﴿۲۸﴾

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور جو کوئی ان میں سے کہے کہ میں اس کے سوا خدا ہوں، تو اسی پر ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیتے ہیں ﴿۲۹﴾

۲۳ ع ۴۵ سورۂ بنی اسرائیل ۱۷

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

کیا تمھارے رب نے تم کو بیٹوں کے لئے چن لیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا۔ بے شک تم بڑا بول بولتے ہو ﴿۴۰﴾

کفار کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں

۲۳ ع ۵ سورۂ صافات ۳۷

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

(اے محمدؐ) ان سے پوچھو کہ بھلا تمھارے رب کے لئے تو بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے ﴿۱۴۹﴾

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ دیکھ رہے تھے ﴿۱۵۰﴾

کیا کافر دیکھ رہے تھے جب اللہ نے فرشتوں کو عورت بنایا

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

سنو! وہ اپنی طرف سے جھوٹ (بناکر) کہتے ہیں ﴿۱۵۱﴾ کہ اللہ کی اولاد ہے، اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں ﴿۱۵۲﴾

کفار کا کہنا جھوٹ ہے کہ اللہ کی اولاد ہے

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

کیا اس نے (اپنے لئے) بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی ﴿۱۵۳﴾

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

تم کو کیا ہو گیا تم کیسے حکم لگاتے ہو ﴿۱۵۴﴾

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ﴿۱۵۵﴾

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾

یا تمھارے پاس کوئی کھلی دلیل ہے ﴿۱۵۶﴾

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

تو اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو ﴿۱۵۷﴾

۲۵ ع ۲۳ سورۂ زخرف ۴۳

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

کیا اس نے مخلوقات میں سے آپ بیٹیاں لے لیں اور تم کو بیٹوں کے لئے چن لیا ﴿۱۶﴾

انسان اپنے لئے بیٹیاں تو پسند نہیں کرتا مگر اللہ کے لئے بیٹیاں کیوں تجویز کرتا ہے

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوش خبری دی جاتی

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۲﴾

ہے جس کو وہ رحمٰن کے لئے بیان کرتا ہے تو اس کا منہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے ﴿۲﴾

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِى الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۳﴾

بھلا وہ (اللہ کی اولاد ہو سکتی ہے) جو زیور میں پلے اور جھگڑے میں صاف بات نہ کر سکے ﴿۳﴾

کفار فرشتوں کو دیویاں بناتے تھے اور ان کو پوجتے تھے

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴﴾

اور وہ فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں دیویاں بناتے ہیں ۔ کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے ۔ ان کی شہادت لکھ لی جائیگی اور ان سے پوچھ ہوگی ﴿۴﴾

وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۵﴾

اور کہتے ہیں کہ اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان کو نہ پوجتے ۔ ان کو اس کا کچھ بھی علم نہیں ، یہ تو محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں ﴿۵﴾

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۶﴾

کیا ہم نے ان کو اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ یہ اس سے سند پکڑتے ہیں ﴿۶﴾

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۷﴾

بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر ٹھیک چل رہے ہیں ﴿۷﴾

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۸﴾

اور (اے محمد!) اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم ان کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں ﴿۸﴾

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَاۗءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۹﴾

وہ (پیغمبر) بولے اور جو میں تمہارے پاس اس سے جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا زیادہ ہدایت والی بات لایا ہوں (تو بھی نہ مانو گے) ۔ وہ بولے تم جو دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے ﴿۹﴾

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾

آخر کار ہم نے ان سے بدلہ لیا سو دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ﴿۱۰﴾

سورہ نجم ۲۰ وع ۲۵

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾

بھلا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ﴿۱۹﴾

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

ایک اور تیسری منات کو ﴿۲۰﴾

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾

کیا تمہارے لئے لڑکے اور اس کے لئے لڑکیاں ہیں ﴿۲۱﴾

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾

یہ تقسیم تو بہت بے انصافی کی ہے ﴿۲۲﴾

اِنْ هِىَ اِلَّآ اَسْمَاۗءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ

یہ فقط نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں

وَآبَاؤُكُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾

نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ تو بس اٹکل اور نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ﴿۲۳﴾

و ۲۶ ع ۲ سورۂ نجم ۲۰

بغیر اللہ کی اجازت کے فرشتوں کی سفارش فائدہ نہیں دیتی

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَّأْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۱﴾

اور کتنے فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے اجازت دے اور راضی ہو ﴿۱﴾

کافر فرشتوں کو عورتوں کے سے نام دیتے ہیں

إِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثٰى ﴿۲﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿۳﴾

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کو عورتوں کے سے نام دیتے ہیں ﴿۲﴾ حالانکہ ان کو اس کا کچھ علم نہیں، صرف گمان کے پیچھے چلے جا رہے ہیں اور گمان حق کے سامنے کچھ فائدہ نہیں دیتا ﴿۳﴾

و ۳ ع ۴ سورۂ آل عمران ۸۹

کوئی پیغمبر نہیں کہیگا کہ لوگ فرشتوں اور نبیوں کو خداوند بنائیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۸﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

کسی بشر کو شایاں نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکمت اور نبوت دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ (وہ یہ کہیگا) تم ربانی (اللہ والے) ہو جاؤ، اس لئے کہ تم کتاب پڑھاتے رہتے ہو اور اس کو تم پڑھتے رہتے ہو ﴿۸﴾ اور نہ وہ تم کو حکم دیگا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو خداوند بنا لو۔ کیا وہ تم کو جب کہ تم اسلام لا چکے ہو کفر کا حکم دیگا ﴿۹﴾

و ۲۲ ع ۵ سورۂ سبا ۵

جب اللہ فرشتوں سے پوچھیگا کیا کفار تم کو پوجا کرتے تھے تو وہ کہینگے نہیں بلکہ یہ شیطانوں کو پوجا کرتے تھے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ أَهٰٓؤُلَآءِ إِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵﴾

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کریگا پھر فرشتوں سے فرمائیگا کیا یہ لوگ تمہی کو پوجا کرتے تھے ﴿۴﴾ وہ کہینگے تو پاک ہے، تو ہی ہمارا ولی ہے نہ یہ۔ بلکہ یہ شیطانوں کو پوجا کرتے تھے اور ان میں اکثر انہی کو مانتے تھے ﴿۵﴾

و ۶ ع ۲۴ سورۂ نساء ۹

تقرب والے فرشتوں کو اللہ کے بندے بننے میں عار نہیں

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

مسیح کو اس سے ہرگز عار نہیں کہ وہ اللہ کے بندہ ہوں اور نہ تقرب والے فرشتوں کو (عار ہے) اور جو اللہ کا بندہ ہونے کو عار سمجھے اور تکبر کرے تو

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ① — وہ ان سب کو اپنے پاس اکٹھا کریگا ①

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ② — تو جو ایمان رکھتے اور نیک عمل کرتے تھے تو وہ ان کو ان کے پورے اجر دیگا اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ بھی دیگا، اور جو عار سمجھتے اور تکبر کرتے تھے تو وہ ان کو دردناک عذاب کی سزا دیگا ②

وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ③ — اور وہ اللہ کے سوا اپنا نہ کوئی یار پائینگے اور نہ مددگار ③

سورۂ بقرہ ۱۷۷ ف۵ ع۲۲ — فرشتوں پر ایمان لانا نیکی ہے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ①

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کی طرف اپنا منہ کرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لائے، اور اس کی محبت کے لئے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے، اور نماز پڑھے، اور زکوٰۃ دے، اور جب اقرار کریں تو اپنے اقراروں کو پورا کریں، اور تنگی میں اور تکلیف میں اور مقابلہ کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی ہیں پرہیزگار ①

و ۱۵ ع — آنحضرتؐ اور تمام مومن فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ②

رسول (محمدؐ) اس پر ایمان رکھتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اترا ہے اور مومن بھی۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں۔ (کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، اور کہتے ہیں کہ (اے پروردگار!) ہم نے سنا اور ہم نے قبول کیا۔ اے ہمارے رب تیری بخشش (درکار) ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ②

سورۂ نساء ۱۳۶ و ۵۲ ع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

اے ایمان والو! مانو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور اس کتاب کو جو اس نے اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب کو جو (اس سے) پہلے اتاری تھی۔ اور جو اللہ کا

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ④

اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کا انکار کرے اور وہ بھٹک کر دور جا پڑا ④

۰۰ گمراہ ہے جو فرشتوں کا انکار کرے

وَ۵۳ع [۲۳]

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ③

رسول (سب کے سب) خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے تاکہ لوگوں کو رسولوں کے (آنے کے) بعد اللہ پر حجت نہ رہے۔ اور اللہ غالب، حکمت والا ہے ③

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ④

لیکن (اے محمد!) اللہ اس کی گواہی دیتا ہے کہ جو اس نے تم پر اتارا ہے اسے اپنے علم سے اتارا ہے، اور فرشتے (بھی) گواہی دیتے ہیں اور (یوں تو) گواہی کو اللہ ہی کافی ہے ④

وَ۵۴ع سورۂ آل عمران ۸۹

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑨

اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور فرشتے اور اہل علم (بھی) جو انصاف پر قائم ہیں (گواہی دیتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ غالب، حکمت والا ہے ⑨

فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں

وَ۵۵ع سورۂ احزاب ۹۲

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ②

وہی ہے جو تم پر صلوٰۃ[۱۳] بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں میں سے روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور وہ مؤمنوں پر رحم کرنے والا ہے ②

۱۳ح صلواۃ — اللہ اور فرشتے انسانوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں

وَ۵۶ع اللہ اور فرشتے آنحضرت پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجتے رہو

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ④

اللہ اور اس کے فرشتے نبی (محمد) پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہو ④

وَ۵۷ع سورۂ شوریٰ ۹۱

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور

۱۳ح ۔ صلواۃ ۔ صلواۃ کے معنے دعا کے ہیں۔ نماز کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں اس لئے کہ اس کا اہم جزو دعا ہے۔ "اور (اے محمد!) ان کے لئے دعا کرو (صَلِّ عَلَيْهِمْ) کیوں کہ تمہاری دعا (ان صلوٰتک) ان کے لئے (موجب) تسکین ہے" ④ ع توبہ ۱۱۲ "تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کرو (فصل لربک)" ع کوثر ۹۹ "اگر ان (منافقوں) میں سے کوئی مر جائے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھنا (لا تصل علیہ)" ④ ع توبہ ۱۱۲ "اور وہ (زکریا) کھڑے دعا کر رہے تھے محراب میں (یُصَلِّی فی المحراب)" ⑤ ع آل عمران ۸۹۔

وَ۵۵ میں ہے "وہی ہے جو تم پر صلواۃ بھیجتا ہے (یُصَلِّی علیکم) اور فرشتے بھی"۔ فرشتے تو انسانوں کے لئے اللہ سے دعا کرتے اور ان کی مغفرت چاہتے رہتے ہیں۔ اللہ تمام دعاؤں کا مرجع ہے وہ انسانوں پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان پر اپنی مغفرت اور رحمت اتارتا ہے۔ "یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ اور رحمت ہے" ⑤ ع بقرہ ۸۰۔ پھر ارشاد ہے "اللہ اور اس کے فرشتے نبی (محمد) پر صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں (یُصَلُّوْنَ)، اے ایمان والو! تم بھی ان (نبی) پر صلواۃ بھیجا کرو (صَلُّوْا علیہ) اور خوب سلام بھی بھیجتے رہو" وَ۵۶

فرشتے زمین والوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾

جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ سنو! اللہ ہی بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے ﴿٥﴾

سورۂ مومن ۵۸ و ۱۵ ع

فرشتے اللہ کا عرش اٹھاتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں مومنوں کے لئے فرشتوں کی اللہ سے دعا

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۖ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾

وہ جو عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو کوئی اس کے ارد گرد ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کے لئے جو ایمان لائے انہیں بخشش مانگتے ہیں، ہمارے رب! تو رحمت اور علم سے ہر چیز پر حاوی ہے سو انہیں بخش جو توبہ کرتے ہیں اور تیرے راستہ کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا ﴿٧﴾
اے ہمارے رب! اور ان کو ہمیشگی کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور انہیں بھی جو ان کے باپ دادوں اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولادوں میں سے نیک ہوں۔ بے شک تو ہی غالب، حکمت والا ہے ﴿٨﴾
اور انہیں خرابیوں سے بچا۔ اور جن کو تو اس دن خرابیوں سے بچائیگا تو بے شک اس پر تو نے (بڑی ہی) رحمت فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے ﴿٩﴾

سورۂ بقرہ ۸۷ و ۱۹ ع

منکروں پر فرشتوں کی لعنت

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٠﴾

جو لوگ انکار کرتے رہے اور مر گئے اس حالت میں کہ وہ کافر تھے (تو) یہی ہیں جن پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے ﴿٩﴾
وہ اسی (پھٹکار) میں ہمیشہ رہینگے، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ ان کو مہلت ملیگی ﴿١٠﴾

سورۂ آل عمران ۸۶ و ۱۶ ع

مرتدوں پر فرشتوں کی لعنت

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٦﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿٧﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨﴾

اللہ ان لوگوں کو کیوں ہدایت دینے لگا جو ایمان لائے پیچھے کفر کرنے لگے حالانکہ (پہلے) گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول برحق ہیں، حالانکہ ان کے پاس کھلی دلیلیں بھی آچکیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ﴿٦﴾
ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے ﴿٧﴾
وہ اسی (پھٹکار) میں ہمیشہ رہینگے، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائیگا اور نہ ان کو مہلت ملیگی ﴿٨﴾

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑨

مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور (اپنی) اصلاح کر لی تو بے شک اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ⑨

و۶۱ ع۳۲ سورہ بقرہ ۸۷

فرشتے اس صندوق کو بنی اسرائیل کے پاس اٹھا لائے جس میں سکینہ اور آل موسیٰ کا ترکہ تھا

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ②

اور ان (بنی اسرائیل) کے نبی نے ان سے کہا کہ اس (طالوت) کی بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمھارے پاس صندوق آئیگا جس میں تمھارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور جو آل موسیٰ اور آل ہارون نے چھوڑا ہے اس کا بقیہ ہے، اسے فرشتے اٹھا لائینگے۔ یقیناً اس میں تمھارے لئے نشانی ہے اگر تم مومن ہو ②

و۶۲ ع۴ سورہ فصلت ۵۹

جو لوگ اللہ کو اپنا رب سمجھتے ہیں اور اس عقیدہ پر قایم ہیں ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بھی تمھارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ⑤ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ⑥ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ⑦

جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر وہ (اسی پر) قایم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور اس جنت کی خوش خبری لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ⑤

ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمھارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی اور اس (جنت) میں تمھارے لئے ہے جو کچھ تمھارا جی چاہے اور اس میں تمھارے لئے ہے جو کچھ تم مانگو ⑥

یہ بخشنے والے نہایت رحم والے کی طرف سے مہمانی ہے ⑦

و۶۳ ع۱ سورۂ انفال ۸۹

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ⑨ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ⑩

(اے مسلمانو! جنگ بدر کے وقت) جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کر رہے تھے تو وہ تمھاری فریاد کو پہنچا کہ ہم لگاتار آنے والے ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرینگے ⑨

اور یہ تو اللہ نے تمھارے لئے محض خوش خبری بنائی اور تاکہ تمھارے دلوں کو اطمینان ہو جائے اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے ⑩

و۶۴ ع

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ①

اس وقت اس نے تسکین کے لئے اپنی طرف سے تم پر اونگھ طاری کر دی اور اس نے تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تم کو پاک کرے اور شیطان کی گندگی کو تم سے دور کرے اور تاکہ تمھارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمھارے قدم جمائے رکھے ①

جنگ بدر میں اللہ نے فرشتوں کو وحی کی کہ میں تمھارے ساتھ

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ

جب (اے محمد!) تمھارا رب فرشتوں کو وحی فرما رہا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں سو تم ایمان والوں

ہوئے سو تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو

الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۲﴾

کو ثابت قدم رکھو، میں کافروں کے دلوں میں رعب بٹھا دونگا، سو تم ان کے سر پر مارو اور ان کی پور پور کاٹ ڈالو ﴿۲﴾

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۳﴾

یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ بھی سخت سزا دینے والا ہے ﴿۳﴾

سورۂ آل عمران ۸۹ و ۶۵ ع ۱۳

جنگ بدر میں اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۳﴾

اور (مسلمانو!) یقیناً اللہ نے (جنگِ) بدر میں تمھاری مدد کی اور تم کم زور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو ﴿۳﴾

آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں ہے کہ اللہ تین ہزار فرشتے بھیج کر تمھاری مدد کرے

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿۴﴾

(اے محمد!) جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہ تم کو کافی نہیں کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمھاری مدد کرے ﴿۴﴾

اور اگر ثابت قدم رہو تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کریگا

بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿۵﴾

البتہ اگر تم ثابت قدم رہو اور بچتے رہو اور وہ (دشمن) ابھی اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمھارا رب پانچ ہزار آراستہ پیراستہ فرشتوں سے تمھاری مدد کریگا ﴿۵﴾

یہ تو اللہ نے تم کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے کیا ورنہ ہر قسم کی مدد ہر حالت میں اللہ ہی کی طرف سے ہے

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿۶﴾

اور یہ تو اللہ نے تمھارے لئے خوش خبری بنائی اور تاکہ اس سے تمھارے دلوں کو اطمینان ہو۔ اور مدد تو اللہ غالب حکمت والے ہی کی طرف سے ہے ۶

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا خَائِبِينَ ﴿۷﴾

اور تاکہ کافروں کے ایک حصہ کو ہلاک کرے، یا ان کو ذلیل کرے کہ وہ نامراد واپس چلے جائیں ﴿۷﴾

سورۂ انفطار ۸۲ و ۶۶ ع

انسانوں پر معزز لکھنے والے نگہبان ہیں وہ ان کا ہر ایک عمل جانتے ہیں

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿۹﴾

مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو ۹

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿۱۰﴾

حالانکہ تم پر نگہبان (فرشتے) ہیں ۱۰

كِرَامًا كَاتِبِينَ ﴿۱۱﴾

معزز لکھنے والے ۱۱

يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۱۲﴾

وہ جانتے ہیں جو کچھ بھی تم کرتے ہو ﴿۱۲﴾

سورۂ رعد ۷۰ و ۶۷ ع ۲

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿۲﴾

وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، بڑا (اور) بلند قدر ہے ﴿۲﴾ ۔

سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ

برابر ہے تم میں وہ جو بات کو چھپائے اور جو اسے پکار کر کہے اور جو رات کو چھپ رہے اور دن کو

وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿۳﴾
چل پڑے ﴿۳﴾

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ﴿۴﴾
اس کے آگے اور اس کے پیچھے پہرے والے (فرشتے) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں ﴿۴﴾

و۸۱ ع۲ سورۂ ق ۳۳

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿۱﴾
اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو اس کا نفس وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور ہم اس سے (اس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں ﴿۱﴾

دو ضبط کرنے والے دہنے بائیں بیٹھے اعمال ضبط کرتے رہتے ہیں

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿۲﴾
جب کہ دو ضبط کرنے والے (فرشتے) دہنے بائیں بیٹھے (اعمال) ضبط کرتے رہتے ہیں ﴿۲﴾

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿۳﴾
وہ کوئی بات بولنے نہیں پاتا مگر ایک نگہبان اس کے پاس (لکھنے کے لئے) تیار رہتا ہے ﴿۳﴾

و۶۹ ع سورۂ سجدہ ۳۲

فرشتۂ موت

قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿۱۱﴾
(اے محمدؐ! ان سے) کہو کہ فرشتۂ موت جو تم پر مقرر ہے تمھیں وفات دیگا، پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿۱۱﴾

و۲ ع۱۴ سورۂ نساء ۴، ۹

فرشتے لوگوں کو وفات دیتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ ﴿۱﴾
جن لوگوں کو فرشتے اس حالت میں وفات دینگے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہونگے۔ (تو فرشتے ان سے) پوچھینگے کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہینگے کہ ہم اس زمین میں بے بس تھے۔ (فرشتے) کہینگے کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ﴿۱﴾

و۱۷ ع سورۂ محمد ۱۰۰

فرشتے لوگوں کو وفات دیتے ہیں

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۸﴾
وہ وقت کیسا ہوگا جب فرشتے انھیں وفات دینگے، ان کے مونہوں اور ان کی پیٹھوں کو مارتے ہوئے ﴿۸﴾

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾
یہ اس لئے کہ وہ اس کی پیروی کرتے ہیں جو اللہ کو غضب میں لاتی ہے، اور اس کی رضا کو ناپسند کرتے ہیں، سو اس نے ان کے عملوں کو بے کار کر دیا ﴿۹﴾

و۲۷ ع سورۂ نحل ۶۷

کافروں کو فرشتے کس طرح وفات دیتے ہیں

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ ۚ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳﴾
جن لوگوں کو فرشتے اس حالت میں وفات دینگے کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہونگے۔ تب وہ اطاعت ظاہر کرینگے (اور کہینگے) ہم کوئی برا کام نہیں کیا کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ خوب جانتا ہے ﴿۳﴾

فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۴﴾
سو جہنم کے دروازوں میں داخل ہو، اسی میں ہمیشہ رہو گے تکبر کرنے والوں کا کیا برا ٹھکانا ہے ﴿۴﴾

پاک لوگوں کو فرشتے کس طرح وفات دیتے ہیں

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷﴾

جن لوگوں کو فرشتے اس حالت میں وفات دینگے کہ وہ پاک ہونگے (تو فرشتے کہینگے) سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو)' جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلہ میں جنت میں داخل ہو جاؤ ﴿۷﴾

سورۂ انعام ۹۳ و۷ ع۱۱

کافروں پر موت کی سختی اور فرشتوں کی دست درازی

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿۳﴾

اور (اے محمد!) کاش تم دیکھتے کہ جب ظالم موت کی سختیوں میں ہونگے اور فرشتے دست درازی کر رہے ہونگے کہ نکالو اپنی جانیں - آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائیگی' اس لئے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ﴿۳﴾

سورۂ انفال ۵۰ و۱۰ ع۶

فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے وقت ان کے مونہ اور پیٹھ پر مارتے ہیں

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۲﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۳﴾

اور (اے محمد!) کاش تم دیکھتے کہ جب فرشتے کافروں کو وفات دیتے ہونگے' ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے ہونگے اور (کہتے جاتے ہونگے) جلنے کا عذاب چکھو ﴿۲﴾ یہ ان (اعمال) کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتوں نے آگے بھیجا ہے' اور یہ کہ اللہ بندوں کے پر ظلم نہیں کیا کرتا ﴿۳﴾

سورۂ رعد ۲۲ و۱۳ ع۳

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ﴿۵﴾ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۶﴾

جنتوں کے پاس فرشتے ہر دروازہ سے آئینگے

اور سلام کرینگے

اور جو اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں' اور نماز پڑھتے رہتے ہیں' اور جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں چھپے کھلے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور نیکی سے برائی کو دور کرتے ہیں' یہی ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے ﴿۴﴾

ہمیشگی کے باغ' ان میں وہ داخل ہونگے اور ان کے باپ دادوں اور ان کی عورتوں اور اولادمیں جو نیکو کار ہونگے وہ بھی (داخل ہونگے)' اور فرشتے ان کے پاس ہر دروازہ سے آئینگے ﴿۵﴾ (کہتے ہوئے) سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) تمہاری ثابت قدمی کا (یہ) بدلہ ہے' سو کیا ہی خوب ہے عاقبت کا گھر ﴿۶﴾

سورۂ انبیاء ۱۰۱ و۱۷ ع۷

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿۸﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿۹﴾

جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (عذاب) سے دور رکھے جائینگے ﴿۸﴾ وہ اس کی آہٹ بھی نہیں سنینگے' اور جس کسی میں ان کا جی چاہیگا اس میں ہمیشہ رہینگے ﴿۹﴾

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۱۰)

اور ان کو (قیامت کا) بڑا بھاری خوف بھی پریشان نہیں کریگا، اور فرشتے ان کو لینے آئینگے (کہتے ہوئے) یہی وہ تمھارا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (۱۰)

فرشتے نیکوکاروں کو لینے آئینگے

و۷۷ع سورۂ فجر ۱۰

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱) وَّجَاۗءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲) وَجِايْۗءَ يَوْمَىِٕذٍۢ بِجَهَنَّمَ ڏ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (۲۳)

ہرگز نہیں جب زمین ریزہ ریزہ کرکے توڑ دی جائیگی ۲۱ اور تمھارا رب تشریف فرما ہوگا اور فرشتے قطار قطار آئینگے (۲۲) اور اس دن جہنم لا حاضر کی جائیگی۔ اس دن انسان نصیحت پکڑیگا، مگر نصیحت اس کے لئے کہاں (۲۳)

قیامت کے دن اللہ تشریف فرما ہوگا اور فرشتے قطار قطار آئینگے

و۷۸ع سورۂ نبا ۸۰

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ڼ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (۸)

جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے۔ کوئی بات نہ کرسکیگا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور وہی ٹھیک کہہ سکیگا (۸)

اس دن جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے

و۷۹ع سورۂ حاقہ ۷۸

فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (۱۵) وَانْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ وَّاهِيَةٌ (۱۶) وَّالْمَلَكُ عَلٰٓي اَرْجَاۗىِٕهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ (۱۷)

سو اس دن ہوجانے والی (بات) ہوجائیگی ۱۵ اور آسمان پھٹ جائیگا اور وہ اس دن بودا ہوجائیگا ۱۶ اور فرشتے اسکے کناروں پر ہونگے اور تمھارے رب کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے (۱۷)

قیامت کے دن فرشتے آسمان کے کناروں پر ہونگے

و۸۰ع سورۂ مدثر ۴

سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ (۲۶) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ (۲۷) لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ (۲۸) لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (۲۹) عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۳۰) وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ

ہم عنقریب اس کو دوزخ میں داخل کرینگے (۲۶) (اے محمد!) تم کیا سمجھے کہ دوزخ کیا ہے (۲۷) وہ نہ باقی رکھیگی اور نہ چھوڑیگی (۲۸) چمڑا جھلس دیگی (۲۹) اس پر انیس (پاسبان) ہیں (۳۰) اور ہم نے آگ کے پاسبان فرشتوں ہی کو بنایا ہے اور ہم نے ان کی گنتی صرف ان کی آزمائش کے لئے ٹھیرائی ہے جو کافر ہیں، تاکہ وہ لوگ یقین کریں جن کو کتاب دی گئی ہے اور جو ایمان دار ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو، اور جن کو کتاب دی گئی ہے اور مومن شک نہ کریں، اور اسلئے کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور کافر کہنے

دوزخ پر انیس پاسبان ہیں آگ کے پاسبان فرشتے ہیں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰي لِلْبَشَرِ (۳۱)

لگے کہ اس مثال سے اللہ کا کیا ارادہ ہے۔ اسی طرح اللہ جن کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جن کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو تو سوائے اس کے کوئی جانتا ہی نہیں۔ اور یہ انسان کے لئے صرف ایک نصیحت ہے (۳۱)

سورۂ تحریم ۱۰۷، و ۱۸ ع

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ (۴)

اگر تم (محمد کی) دونوں (بیبیو!) اللہ کی جناب میں توبہ کرو، اور تمہارے دل تو (توبہ کی طرف) مائل ہو ہی چکے ہیں، ورنہ اگر تم ان (محمد) کے خلاف ایک دوسرے کی پشتی کرو تو ان کا حامی اللہ ہے اور جبرئیل اور نیک مومن اور ان کے علاوہ فرشتے بھی پشتی بان ہیں (۴)

دوزخ پر سخت مزاج اور زور آور فرشتے مقرر ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (۶)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت مزاج، زور آور فرشتے (مقرر) ہیں، وہ اللہ کی جو ان کو حکم دیتا ہے نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں (۶)

سورۂ زخرف ۶۷، و ۸۲ ع

مالک داروغۂ جہنم

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (۱۰)

اور (دوزخی) پکاریں گے کہ اے مالک (داروغۂ جہنم) تمہارا رب ہمیں موت دے دے (تو اچھا ہو) وہ کہیگا تم (اسی حال میں) ٹھیرے رہوگے (۱۰)

سورۂ ملک ۶۷، و ۸۳ ع

دوزخ کے چوکیدار

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ (۸) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ (۹) وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ (۱۰)

جب کبھی اس (دوزخ) میں ایک گروہ ڈالا جائیگا اس کے چوکیدار ان سے پوچھینگے کیا تمہارے پاس ڈرانے والا نہیں آیا تھا (۸) کہینگے ہاں ہمارے پاس ڈرانے والا آیا تھا مگر ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا، تم لوگ (خود) بڑی غلطی میں ہو (۹) اور کہینگے اگر ہم (اس کی بات پر) کان دھرتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم دوزخ والوں میں نہ ہوتے (۱۰)

سورۂ زمر ۵۹، و ۸۴ ع

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ

اور جو کافر ہیں دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر لے جائے جائینگے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچینگے اس کے دروازے کھول دئے جائینگے، اور اس کے چوکیدار ان سے کہینگے کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں سناتے

تھے، اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ کہینگے ہاں، لیکن عذاب کا وعدہ کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہا (۱)	رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (۱)	دوزخ کے چوکیدار
کہا جائیگا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اسی میں ہمیشہ رہو گے۔ سو متکبروں کا ٹھکانا کیا ہی برا ہے (۲)	قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (۲)	
اور جو اپنے رب سے ڈرتے رہے وہ جنت کی طرف گروہ گروہ بنا کر لے جائے جائینگے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچینگے اس کے دروازے کھول دئے جائینگے، اور اس کے چوکیدار ان سے کہینگے سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) تم خوب رہے، سو اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ (۳)	وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ (۳)	جنت کے چوکیدار
اور وہ کہینگے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچا کر دکھایا، اور ہم کو زمین کا وارث بنایا تھا (اب) ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ سو عمل کرنے والوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے (۴)	وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (۴)	
اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرداگرد احاطہ کئے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہونگے، اور لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب ہے (تمام) جہانوں کا (۵)	وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵)	

ف ۵۸ - فرشتے - فرشتوں کا ذکر پہلے پہل حضرت آدمؑ کے قصہ میں آیا ہے۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کرتے وقت اللہ نے فرشتوں سے فرمایا " میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں (۷) تو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا (۹)

(۸) ع صہ ۳۰۵ - قرآن میں بعض جگہ فرشتہ کو روح بھی کہا گیا ہے (ف ۴ سے ف ۱۲ تک) شیطان نے آدم اور حوا کو یہ کہہ کر بہکایا کہ " تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت سے نہیں روکا مگر صرف اس لئے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں نہ ہو جاؤ" (۱۰) ف ۲ - فرشتے اور انسان میں روح مشترک ہے، وہی روح جو اللہ نے انسان میں پھونکی، فرق یہ ہے کہ فرشتے خالص روح ہیں اور انسان کی روح مٹی یعنی مادہ کے جسم میں جکڑبند ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ فرشتے بالکل معصوم ہیں

قرآن میں بعض جگہ فرشتہ کو فقط روح کہا گیا ہے

فرشتے خالص روح ہیں

فرشتے بالکل معصوم ہیں

فرشتوں کا علم محدود ہے

ہیں اور ان کا علم محدود ہے۔ انسان کو عقل اور علم دیا گیا ہے اور اس سے وہ اپنے افعال کا ذمہ دار بنا یا گیا ہے۔ جب اللہ نے "فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ قایم کرنے والا ہوں' انھوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے کو قایم کرتا ہے جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے' اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری تقدیس کرتے رہتے ہیں" (۱) ف ا۔ اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ فرشتے معصوم محض ہیں اور انسان میں خیر کے ساتھ شر بھی ہے یعنے وہ معصوم نہیں۔

ف ۵۹۔ فرشتوں کی رسالت۔ "ملائکہ" جمع ہے "ملک" کی یہ "الک" یا "الوکہ" سے مشتق ہے' جس کے معنے رسالت کے ہیں۔ "سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا' فرشتوں کو قاصد (رسول) بنانے والا ہے" (۱) ف ۳۵۔ فرشتوں کا ایک منصب یہ ہے کہ وہ خالق اور مخلوق کے درمیان قاصد ہیں یعنے اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ "کسی انسان کے لئے نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی (کے ذریعہ سے)' یا پردہ کے پیچھے سے' یا کوئی رسول (فرشتہ) بھیج دے تو اس کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے" (۸) ف ۴۲۔ اللہ کا پیغام بھی روح ہے "اور (اے محمد!) اسی طرح ہم نے تمھاری طرف اپنے حکم سے روح (پیغام) کو وحی کیا" (۹) ف ۴۲۔ "وہ فرشتوں کو روح (پیغام) دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے" (۳) ف ۱۶۔ نبی کے دل پر اللہ کا کلام فرشتہ لے کر اترتا ہے "(اے محمد!) بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا ہے (۱) روح الامین (معتبر فرشتہ) اسے لے کر اترا ہے تمھارے دل پر کھلی عربی زبان میں" (۴) ف ۲۶۔

فرشتوں کا ایک منصب یہ ہے کہ وہ اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں

اللہ کا پیغام بھی روح ہے

نبی کے دل پر فرشتہ اللہ کا کلام لے کر اترتا ہے

ف ۶۰۔ فرشتوں کا نمود۔ فرشتے پیغمبروں اور برگزیدہ شخصوں کو اس طرح بھی دکھائی دیتے ہیں کہ ان کو ان کے آدمی ہونے کا دھوکا ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتوں نے آکر سلام کیا تو حضرت ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا اور بھنے ہوئے بچھڑے کے گوشت سے ان کی تواضع کی۔ جب فرشتوں نے کھانے کی طرف ہات بڑھایا ہی نہیں تو حضرت ابراہیمؑ خوف زدہ ہوئے کہ یہ کہیں دشمن نہ ہوں۔ ان فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی کو اسحٰقؑ بیٹے کی اور یعقوبؑ پوتے کی پیدایش کی بشارت دی ف ۱۱۔

فرشتے پیغمبروں اور برگزیدہ شخصوں کو آدمی کی شکل میں بھی دکھائی دیتے ہیں

اس کے بعد یہ فرشتے حضرت لوطؑ کی خدمت میں گئے تو حضرت لوطؑ ان کو جوان لڑکے سمجھے اور ان کی قوم کے بدچلن لوگوں نے بھی دھوکا کھایا ف ۱۱۔

بیبی مریم کے پاس حضرت عیسیٰؑ کی بشارت دینے کے لئے حضرت جبرئیل انسان کی صورت میں نمودار ہوئے تو وہ گھبرا گئیں اور کہنے لگیں میں رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تم متقی ہو تو میرے قریب نہ آنا ف ۱۹۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا ہے "بے شک انھوں نے اس (فرشتہ) کو آسمان کے کھلے کنارہ پر دیکھا ہے" (۲۳) ف ۸۱۔ "سو وہ سیدھا ہوا اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ

آنحضرت صلعم نے بھی فرشتہ کو افق میں دیکھا ہے

تھا ⑦ پھر قریب ہوا اور بہت قریب ہوا ⑧ تو دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا یا (اس سے بھی) کم تر ⑨ پس اس نے اس کے بندہ کی طرف وحی کی جو وحی کرنی تھی ⑩ جو کچھ انھوں نے دیکھا (ان کے) دل نے اس کو جھوٹ نہ جانا" ⑪ ف۲۱

ف ٦١ ۔ فرشتوں کا نزول ۔ کفارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر تھے ۔ ان کو یقین نہیں آتا تھا کہ آنحضرتؐ پر قرآن اللہ کی طرف سے فرشتہ کے ذریعہ سے اترتا ہے ۔ کفار کہتے تھے "ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا" ⑫ ف۲۳ "یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں ۔ کیوں ان کی طرف کوئی فرشتہ اتارا نہیں گیا کہ وہ ان کے ساتھ ہو کر ڈراتا" ⑦ ف۲۴ "اور کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر ذکر (یعنے قرآن) اتارا گیا ہے یقیناً تم دیوانے ہو ⑥ تم فرشتوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں لے آتے اگر تم سچوں میں سے ہو" ⑦ ف۲۶ حضرت نوحؑ کی قوم نے بھی کہا تھا کہ "یہ تو صرف تمھیں جیسا ایک بشر ہے اگر اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا" ⑭ ف۲۶ ۔ "جب لوگوں کے پاس ان کے آگے اور ان کے پیچھے سے رسول آئے ... (تو لوگ) کہنے لگے کہ اگر ہمارے رب کو منظور ہوتا تو فرشتے اتارتا" ⑭ ف۳۳ ۔ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ کے متعلق کہا تھا "فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آئے ہوتے" ⑧ ف۲۳ ۔

کفارِ مکہ آنحضرتؐ پر فرشتہ کیوں نہیں اترا

ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے

نوحؑ کی قوم اور فرعون نے بھی اسی طرح اپنے پیغمبر سے کہا تھا

کفار نے تو آنحضرت صلعم سے یہاں تک گستاخانہ کہہ دیا تھا کہ "ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ ... تم اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آؤ" ⑧ ف۲۹ "جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھتے ۔ وہ اپنی ذات کو بڑا سمجھ رہے ہیں اور خوب خوب سرکشی کر رہے ہیں" ⑪ ف۳۰ "یہ اس کے سوا اور کس بات کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تمھارا رب آئے" ⑭ ف۲۷ ۔

کفارِ مکہ کی نہ صرف یہ فرمائش تھی کہ ان کے پاس فرشتے آئیں بلکہ اللہ بھی ان کے سامنے آئے

کفار کے ان سوالات کے جواب میں اللہ کا ارشاد ہوتا ہے "ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت ان کو مہلت بھی نہیں ملتی" ⑧ ف۲۶ "اگر ہم فرشتے اتارتے تو قصہ ہی طے ہو جاتا پھر ان کو ڈھیل نہ دی جاتی" ⑧ ف۲۲ "اور اگر ہم ان پر فرشتے اتارتے اور مردے بھی ان سے باتیں کرتے ×× تو بھی وہ ایمان نہ لاتے" ⑪ ف۲۱ ۔

انسان کے پاس انسان ہی اللہ کا رسول بن کر آسکتا ہے ۔ سب انسانوں میں وہ ملکہ نہیں ہے جس کے ذریعہ سے پیغمبر فرشتوں سے اللہ کے پیغام حاصل کرتے ہیں ۔ اس مطلب کو قرآن اس طرح ادا کرتا ہے "اور اگر ہم اس (پیغام بر) کو فرشتہ بناتے تو ہم اس کو ضرور آدمی بناتے اور ان کو اسی شبہ میں ڈالتے جس شبہ میں وہ اب پڑے ہیں" ⑨ ف۲۲ "(اے محمدؐ) ان سے کہو کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے (بستے) ہوتے تو ہم ضرور ان پر آسمان سے فرشتہ رسول بنا کر اتارتے" ⑳ ف۳۰ ۔

اللہ فرماتا ہے کہ اگر زمین پر فرشتے بستے ہوتے تو ہم ان کے پاس فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے

جب انسان مادیات سے گذر کر روحانیات میں قدم رکھتے ہیں تو ان پر بھی فرشتے اترتے ہیں ۔ ارشاد ہے "جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قایم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور اس جنت کی خوش خبری لو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ⑤ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمھارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی" ⑥ ف۶۲ ۔

جب انسان مادیات سے گذر کر روحانیات میں قدم رکھتے ہیں تو ان پر بھی فرشتے اترتے ہیں

ف ٦٢ ۔ روح یعنے فرشتے سے انسان کی مدد ۔ اللہ کسی کی مدد فرماتا ہے تو یہ تائید بھی روح

اللہ انسان کی مدد روح

کے ذریعے سے کرتا ہے، اسی روح کا دوسرا نام فرشتہ ہے

کے ذریعے سے ہوتی ہے۔" یہی (وہ مسلمان) ہیں جن کے دلوں میں اس نے ایمان لکھ دیا اور اپنی روح سے ان کی مدد کی" (۹) پ ۲۸ مجادلہ ۱۰۵-۱۰۔ اسی روح کا دوسرا نام فرشتہ ہے۔ جس طرح اللہ مسلمانوں کی مدد اپنی "روح" سے فرماتا ہے اسی طرح انہیں الفاظ میں اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تائید کا تذکرہ بھی فرمایا ہے، مگر وہاں روح کے ساتھ "قدس" کی تخصیص فرمادی ہے جس سے حضرت جبرئیل مراد ہیں۔" ہم نے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس (پاک روح) سے ان کی مدد کی" ق ۹ ع ۲۹

جنگِ بدر میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد

اسی قسم کی مدد اللہ نے جنگِ بدر میں مسلمانوں کو دی تھی" اور یقیناً اللہ نے (جنگِ) بدر میں تمہاری مدد کی اور تم کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ تم شکرگزار بنو (۳) (اے محمدؐ) جب تم مومنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہ تم کو کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے نازل کرکے تمہاری مدد کرے (۴) البتہ اگر تم ثابت قدم رہو اور بچتے رہو اور وہ (دشمن) ابھی اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار آراستہ پیراستہ فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا (۵) اور یہ تو اللہ نے تمہارے لئے خوش خبری بنائی، اور تاکہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان ہو۔ اور مدد تو اللہ غالب حکمت والے ہی کی طرف سے ہے" (۶) ق ع ۱۵۔

اللہ کے سوا دوسری روحانی ہستیوں کے وجود کا انسان ہمیشہ قائل رہا ہے

ان ہستیوں کے متعلق مختلف عقیدے

دیوتا اور دیبیاں

روحوں کا انسانی جسم میں جنم لینا

خدا کے اوتار

ف ۶۳ ۔ فرشتوں اور رسولوں کا اللہ سے تعلق ۔ انسان اللہ کے سوا دوسری روحانی ہستیوں کے وجود کا بھی ہمیشہ قائل رہا ہے۔ ان روحانی ہستیوں کی حقیقت کے متعلق مختلف انسانی جماعتوں کے مختلف عقیدے تھے۔ کسی مذہب کا عقیدہ تھا کہ ارواح دیوتا اور دیبیاں ہیں اور ان سب کا سردار مہادیو ہے۔ ان لوگوں نے اپنی دینی اور دنیوی زندگی کے مختلف شعبوں کو ان ارواح پر تقسیم کرکے ان کو خاص خاص کاموں کے ساتھ منسوب کر رکھا تھا۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ روحیں بعض بعض اوقات انسانی جسموں میں جنم لے کر کچھ مدت تک کے لئے دنیا میں آکر زندگی بسر کر جاتی ہیں اور اپنے فوق العادت عجیب و غریب کاموں سے انسانوں کو اپنا گرویدہ بنالے کر نیکی کے راستہ پر لگا دیتی ہیں۔ یہ بھی ایک عقیدہ تھا کہ خدا تو درحقیقت ایک ہی ایک ہے مگر وہ وقتاً فوقتاً مختلف شکلوں میں جنم لے کر دنیا میں آیا کرتا ہے۔ ان مختلف شکلوں کو وہ اوتار اور دیوتا کہتے تھے اور ان کے بت بنا کر پوجتے تھے۔

یہ تو کثرت پرستوں کا حال تھا، مگر جن مذہبوں میں وحدت پرستی کی بنیاد پڑ چکی تھی وہ بھی خدا کی ذات وصفات کے متعلق بڑے بڑے مغالطوں میں پھنس کر خالص اور اصل توحید سے بہت دور جا پڑے تھے۔

موجودہ توراۃ میں خدا کے بیٹوں کا ذکر

عیسائیوں کا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ معاذ اللہ خدا کے بیٹے ہیں

یہ خدا کو بے مثل لم یلد ولم یولد نہیں سمجھتے تھے۔ موجودہ توراۃ جیسی نام نہاد الہامی کتاب میں بھی خدا کے بیٹے بیان ہوئے ہیں جنھوں نے انسانوں کی بیٹیوں سے شادی کرلی تھی۔ یہ تخیل بعض انسانوں کے دماغ میں اس قدر بس گیا تھا کہ جب حضرت عیسیٰؑ نے فرطِ محبت سے خدا کو اپنا باپ کہا تو ان کے پیرووں نے ان کو خدا کا سچ مچ بیٹا بنا دیا اور باپ، بیٹا، روح القدس عیسائیت کا لازمی عقیدہ بن گیا۔

اہلِ عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھ کر ان کی پرستش کرتے تھے

اہلِ عرب فرشتوں کے قائل تھے اور ان کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے تھے، وہ ان کی اس خیال سے پرستش کرتے تھے کہ وہ اپنے باپ سے کہہ سن کر ان کو ہر طرح کے فائدے پہنچائیں گے۔

قرآن کریم نے ان تمام باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی جڑ بنیاد اکھیڑ کر پھینک دی۔ اس نے اعلان کر دیا کہ خدا ایک ہے، یکتا ہے، کوئی اس کے مانند نہیں، نہ کوئی اس کا بیٹا ہے اور نہ کوئی بیٹی، کوئی اس کے کام میں شریک نہیں، کوئی اس کا مشیر اور مددگار نہیں، نہ کوئی اس کا نائب ہے اور نہ کوئی جانشین۔ کفار جن روحوں کو دنیا کے کاروبار کے مختلف صیغوں پر مسلط سمجھ کر ان کو خدا کا شریک گردانتے تھے، بلکہ ان کا اس کے ساتھ ناتا رشتہ بھی جوڑتے تھے، یا ان کو خدا کے برابر کا دیوتا یا ماتحتی خدا سمجھ کر پوجتے تھے، ان سب گمراہیوں کو قرآن نے نیست و نابود کر دیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی قرآن نے یہ آشکارا کر دیا کہ اللہ کے پاس بہت سی خادم روحیں ہیں جو اس کی مخلوق ہیں، اور اس کے حکم سے دنیا اور آخرت کے مختلف کام سرانجام دیتی ہیں اور وہ روحیں فرشتے ہیں۔

قرآن نے ان باطل عقیدوں کی بیخ کنی کر دی

بے شک اللہ کے سوا روحانی ہستیاں موجود ہیں مگر وہ اللہ کے نہ بیٹے ہیں اور نہ بیٹیاں، نہ وہ اللہ کے مشیر ہیں اور نہ مددگار، نہ وہ دیوتا ہیں نہ ماتحتی خدا، وہ تو صرف فرشتے ہیں، خدا کی مخلوق جو اسی کے حکم سے سب کام سرانجام دیتے ہیں۔

انسانوں، فرشتوں اور اللہ میں جو تعلق ہے وہ روح کا تعلق ہے اور بس۔ کیوں کہ اللہ نے انسانوں میں بھی اپنی روح پھونکی ہے اور فرشتے بھی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ خدا کے بیٹے نہیں تھے، مگر وہ "اس کی طرف سے روح ہیں" (۹) پ۶ نساء ۴ ۹۔ "مریم بنت عمران کی جنھوں نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی" (۵) پ۲۸ تحریم ۶۶۔ "اور ہم نے ان کو اور ان کے بیٹے کو جہان والوں کے لئے نشانی بنایا" (۶) پ۱۷ انبیاء ۲۱۔ یہی عیسیٰؑ کے غیر معمولی طور پر پیدا ہونے کا راز ہے۔ "بے شک مسیح جو عیسیٰ ابن مریم ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف ڈالا" (۹) پ۶ نساء ۴۔ اللہ انسان کے جسم میں جنم لے کر اوتار نہیں ہوا کرتا، روحیں یعنی فرشتے بھی انسانی جسم اختیار کر کے فوق العادت کاموں کے ذریعہ سے انسانوں کی رہنمائی نہیں کر سکتے، اگر اللہ روح (فرشتہ) کو روح (پیغام) دے کر ایک برگزیدہ روح (رسول) کے دل پر اتارتا ہے اور وہ رسول اللہ کی آیات و بینات کی مدد سے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔

انسانوں، فرشتوں اور اللہ میں تعلق روح ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے نہیں ہیں مگر وہ اس کی طرف سے روح ہیں۔ اللہ نے مریم میں اپنی روح پھونک دی تھی۔

خدا کا اور فرشتوں کا انسانی جسم میں اوتار نہیں ہوتا

اللہ روح (فرشتہ) کو روح (پیغام) دے کر ایک برگزیدہ روح (رسول) کے دل پر اتارتا ہے

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

ف۶۴ - فرشتوں کے اختیارات۔ اگرچہ فرشتوں کو اللہ کا تقرب حاصل ہے مگر ان کو کسی قسم کا بھی اختیار نہیں۔ لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچانا تو درکنار، وہ کسی کی سفارش بھی اللہ کی جناب میں بغیر اللہ کی اجازت کے، نہیں کر سکتے۔ جب فرشتوں کی یہ بساط ہے تو پھر بھلا ان درمیانی واسطوں کا کیا حال ہوگا جن کو لوگوں نے معبود، حاجت روا اور اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ "جن لوگوں نے اللہ کے سوا اولیا (حامی) بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے ہم کو نزدیک کر دیں، تو ان کے اور ان کے باہمی اختلافات کا اللہ فیصلہ کر دیگا" (۳) پ۲۳ زمر ۳۹۔

فرشتوں کو کسی قسم کا اختیار نہیں

ف۶۵ - فرشتوں پر ایمان۔ "(محمد اور مومن) سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، (کہتے ہیں کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے قبول کر لیا" (۲) ف۵۱۔

فرشتوں پر ایمان لانے کی مصلحت اور حقیقت

فرشتوں پر ایمان لانے کی مصلحت اور حقیقت یہ ہے کہ گو تمام مذاہب کے لوگ ایک پاک اور برتر وجود کے، جو زمین، آسمان اور ساری کائنات کا خالق اور ان پر مسلط اور حکمراں ہے، قائل تھے مگر اس اعتراف میں یہ نقص تھا کہ وہ اس کو دنیوی حکم رانوں کی طرح سمجھتے، اور یہ خیال کرتے تھے کہ جس طرح دنیوی حکومت میں وزراء وغیرہ بادشاہوں کا ہاتھ بٹاتے رہتے ہیں، اسی طرح خدائی حکومت میں بھی خدا کے مانند مگر اس سے کسی قدر کم اور ہستیاں بھی ہیں جو نظام قدرت میں اس کی شریک اور سہیم ہیں۔ قرآن نے اس عقیدہ کی بیخ کنی کر دی اور اصل حقیقت ظاہر کر دی کہ خدا کے پاس روحیں ہیں مگر وہ اس کے مانند نہیں بلکہ اس کی مخلوق ہیں، اپنے اختیار سے نہیں بلکہ اس کے حکم سے دنیا اور آخرت کے مختلف کام سرانجام دیتی ہیں۔ اللہ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا تو ان روحوں (فرشتوں) کو ان کے محدود علم کی وجہ سے اپنی خلافت کے قابل بھی نہ سمجھا اور ان کو حکم دیا کہ انسان کو سجدہ کریں۔ فرشتوں کے اس قسم کے وجود پر ایمان لانے سے اللہ کی توحید کامل ہوتی ہے۔

فرشتوں کا کام

ف ۶۶۔ فرشتوں کا کام۔ اس باب کی آیتوں میں فرشتوں کے ذمہ یہ فرائض بیان ہوئے ہیں:- (۱) ہمیشہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہنا، (۲) اس کا تخت اٹھائے رہنا، (۳) اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہنا، (۴) اللہ کا پیغام لے جانا، (۵) انسانوں کی نگرانی کرنا، (۶) ان کے اعمال لکھنا، (۷) نیک آدمیوں پر درود بھیجنا، ان کی مغفرت چاہنا اور گناہ گاروں پر لعنت بھیجتے رہنا، (۸) انسانوں کی روح قبض کرنا، (۹) ان سے موت کے بعد سوالات کرنا، (۱۰) قیامت میں ان کو اللہ کے آگے پیش کرنا، (۱۱) ان کو بہشت یا دوزخ میں لے جانا، (۱۲) بہشت میں جنتیوں کو خوش کرنا اور دوزخ میں دوزخیوں کو عذاب دینا۔

غرض یہ کہ دنیا اور آخرت میں انسانوں سے متعلق اللہ جو حکم دیتا ہے، فرشتے اس حکم کی بجا آوری کا ذریعہ ہیں۔ "جب اللہ کوئی کام ٹھان لیتا ہے تو بس اسے فرما دیتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتا ہے" ⑤

خالق اور مخلوق کے درمیان، صانع اور مصنوعات کے درمیان، فاعل اور فعل کے درمیان جو لطیف واسطہ ہے اسی کو اللہ نے فرشتہ کے نام سے تعبیر فرمایا ہے

⑤ بقرہ ۸۷۔ قرآن کو غور سے پڑھو تو معلوم ہوگا کہ وہ سب کام جو فرشتوں کے ذمہ بتائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا فاعل کبھی اللہ اپنے آپ کو بتاتا ہے اور کبھی فرشتوں کو۔ اس سے معلوم ہوا کہ خالق اور مخلوق کے درمیان، صانع حقیقی اور اس کی مصنوعات کے درمیان، فاعل حقیقی اور اس کے افعال کے درمیان جو لطیف واسطہ اور ذریعہ تعلق ہے، اسی کو اللہ ملک یا فرشتہ کے نام سے تعبیر فرماتا ہے۔ غرض اللہ اور اللہ کے کاموں کے درمیان فرشتوں کا توسط اس قدر لطیف ہے کہ ان کے ہونے اور نہ ہونے کا ادراک عقل کے لئے مشکل ہے۔

باب ۹۔ حور و غلمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ف ۱ ع سورہ ص ۳۵ — جنت کی نعمتیں

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۹
اور یقیناً پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے ۹

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝۱۰
ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہونگے ۝۱۰

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝۱۱
وہ ان میں تکیہ لگائے ہونگے، وہاں وہ بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائینگے ۝۱۱

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝۱۲ — نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں
اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہونگی ۝۱۲

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۳
یہ وہ ہے جس کا حساب کے دن کے لئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۝۱۳

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝۱۴
یہ ہماری (دی ہوئی) روزی ہے جو (کبھی) ختم نہ ہوگی ۱۴

هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝۱۵
یہ (پرہیزگاروں کے لئے) ہے۔ اور بے شک سرکشوں کے لئے برا ٹھکانہ ۱۵

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۶
(یعنی) جہنم اس میں وہ داخل ہونگے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے ۝۱۶

ف ۲ ع سورہ صافات ۵۴ — جنت کی نعمتیں

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۱۹
مگر اللہ کے مخلص بندے ۝۱۹

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۲۰
ان کے لئے وہ رزق ہے جو معلوم کرا دیا گیا ہے ۲۰

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۱
(یعنی) میوے۔ اور وہ عزت والے ہونگے ۲۱

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۲۲
نعمت والے باغوں میں ۲۲

عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۲۳
تختوں پر آمنے سامنے ہونگے ۝۲۳

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۲۴
ان میں آب لطیف کے پیالہ کا دور چل رہا ہوگا ۲۴

بَيْضَاۗءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝۲۵
جو سفید ہوگا (اور) پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگا ۝۲۵

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝۲۶
نہ اس میں سرگرانی ہوگی اور نہ اس سے متوالے ہونگے ۝۲۶

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝۲۷ — نیچی نگاہ والی بڑی آنکھوں والی عورتیں
ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہونگی ۲۷

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝۲۸
گویا وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں ۝۲۸

ف ۳ ع سورہ رحمٰن ۴۰ — جنت کی نعمتیں دو باغ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝۱
اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا دو باغ ہیں ۝۱

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲
تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۝۲

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝۳
دونوں (باغ) رنگا رنگ ہیں ۝۳

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع جہاں سے نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ف کیا گیا ہے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ④ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ④

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ⑤ — ان دونوں میں دو چشمے جاری ہیں ⑤

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑥ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑥

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ⑦ — ان دونوں میں ہر میوے کی دو قسمیں ہیں ⑦

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑧ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑧

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ⑨ — ایسے فرشوں پر تکئے لگائے ہونگے جن کے استر دبیز ریشم کے ہیں اور دونوں باغوں کے پھل جھک رہے ہونگے ⑨

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑩ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑩

نیچی نگاہ والیاں

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ⑪ — ان میں نیچی نگاہ والیاں ہونگی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ جن نے ⑪

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑫ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑫

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ⑬ — گویا وہ (عورتیں) یاقوت اور مونگا ہیں ⑬

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑭ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑭

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ⑮ — نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کیا ہے؟ ⑮

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑯ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑯

دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ⑰ — اور ان دو (باغوں) کے علاوہ دو باغ اور ہیں ⑰

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑱ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑱

مُدْهَآمَّتٰنِ ⑲ — دونوں (باغ) سرسبز ہیں ⑲

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ⑳ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ⑳

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ㉑ — ان دونوں میں دو چشمے جوش مار رہے ہیں ㉑

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ㉒ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ㉒

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ㉓ — ان دونوں میں میوے ہیں اور کھجور اور انار ㉓

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ㉔ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ㉔

حسین نیک عورتیں

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ㉕ — ان (باغوں) میں حسین عورتیں ہونگی ㉕

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ㉖ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ㉖

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ㉗ — ایسی حوریں جو خیموں میں رکھی ہوئی ہیں ㉗

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ㉘ — تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ㉘

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ — ان کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ انسان نے ہاتھ لگایا

نوٹ - نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں ہیں اور ۸۷ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

وَلَا جَآنٌّ ﴿۲۹﴾
ہوگا اور نہ جن نے ﴿۲۹﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾
تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۳۰﴾

مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۳۱﴾
سبز قالینوں اور نفیس فرشوں پر تکیے لگائے ہونگے ﴿۳۱﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾
تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۳۲﴾

تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۳۳﴾
(اے محمدؐ) تمھارے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو جلال اور عزت والا ہے ﴿۳۳﴾

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۹﴾　　و ۲ ع سورۂ دخان ۶۲
یقیناً پرہیزگار امن کے مقام میں ہونگے ۹

فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۰﴾
باغوں اور چشموں میں ۱۰

یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۱﴾
مہین ریشم اور دبیز ریشم پہنے آمنے سامنے ہونگے ﴿۱۱﴾

کَذٰلِکَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۱۲﴾　　بڑی بڑی آنکھ والی حوریں
اس طرح (ہوگا)۔ اور ہم ان کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے جوڑے لگا دینگے ﴿۱۲﴾

یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِکُلِّ فَاکِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
وہ وہاں اطمینان سے ہر قسم کا میوہ منگوائینگے ۱۳

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۴﴾
وہ وہاں موت کا مزہ نہ چکھینگے بجز پہلی موت کے، اور وہ ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیگا ۱۴

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکَ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۵﴾
تمھارے پروردگار کا (تم پر) فضل ہے، یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۱۵﴾

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۱﴾　　و ۵ ع سورۂ یٰس ۳۸
اور صور پھونکا جائیگا تو ایک دم قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑینگے ﴿۱﴾

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۲﴾
کہینگے ہائے ہماری کم بختی ہمیں ہماری خواب گاہ سے کس نے اٹھا کھڑا کیا۔ یہ وہی ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا ﴿۲﴾

اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳﴾
وہ تو صرف ایک تندکی آواز ہوگی پھر تو ایک دم وہ سب ہمارے حضور میں لا حاضر کئے جائینگے ﴿۳﴾

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴﴾
سو آج کسی نفس پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا اور تم کو فقط ویسا ہی بدلہ دیا جائیگا جیسے کام تم کرتے تھے ﴿۴﴾

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِهُوْنَ ﴿۵﴾
یقیناً جنت والے اس دن ہنسی دل لگی کے مشغلہ میں ہونگے ﴿۵﴾

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی　　بیبیاں
وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے

نوٹ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے و ۲ ع۔ اوپر کا شمارہ رکوع اور نیچے کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۶﴾
ہو نگے ﴿۶﴾

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۷﴾
ان کے لئے اس میں میوے ہونگے اور جو کچھ وہ مانگینگے ان کے لئے (موجود) ہوگا ﴿۷﴾

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۸﴾
سلام کہا جائیگا نہایت رحم والے پروردگار کی طرف سے ﴿۸﴾

سورۂ نبا، ۸۰ رکوع ۲

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۱﴾
یقیناً پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے ۱

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۲﴾
باغ اور انگور ۲

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳﴾
اور ہم عمر نوجوان عورتیں ۳

ہم عمر نوجوان عورتیں

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۴﴾
اور چھلکتے پیالے ﴿۴﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۵﴾
وہ اس میں لغو بات نہیں سنینگے اور نہ جھٹلانا ﴿۵﴾

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۶﴾
یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کافی عطا کیا ہوا بدلہ ہے ۶

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۷﴾
پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، بڑا مہربان، کسی کو اس سے بات کرنے کی قدرت نہیں ہوگی ﴿۷﴾

سورۂ بقرہ، ۸۰ رکوع ۳

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۚ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾
اور (اے محمد!) ان لوگوں کو خوش خبری دے دو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جب کبھی ان کو ان میں کا کوئی پھل کھانے دیا جائیگا کہینگے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا، اور ان کو ملتے جلتے پھل دئے جائینگے - اور ان کے لئے ان میں پاک بیبیاں ہونگی اور وہ ان میں ہمیشہ رہینگے ﴿۵﴾

پاک بیبیاں

سورۂ طور، ۵۲ رکوع ۱

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾
یقیناً پرہیزگار باغوں اور سامان عیش میں ہونگے ۱۷

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾
جو کچھ ان کے پروردگار نے ان کو بخشا اس کی وجہ سے خوش ہونگے اور ان کا پروردگار ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا ﴿۱۸﴾

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾
جو عمل تم کرتے تھے ان کے صلہ میں مزے سے کھاؤ اور پیو ۱۹

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾
برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکئے لگائے ہوئے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کو ہم ان کی زوجیت میں دینگے ﴿۲۰﴾

بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں

بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ
كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾

ان کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دینگے، اور
ان کے عمل میں سے ہم ان کو کوئی شئے کم نہیں دینگے ہر شخص
اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے ﴿۲۱﴾

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ
مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور ہم ان کو پھل اور گوشت جو ان کا جی چاہیگا
عطا کرینگے ﴿۲۲﴾

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ
فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾

وہ وہاں آپس میں پیالہ کی چھینا جھپٹی کرینگے، نہ اس میں
بیہودگی ہوگی اور نہ گناہ ﴿۲۳﴾

غلمان

وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

اور ان (جنتیوں) کے گرد پھرینگے ان کے غلمان
گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں ﴿۲۴﴾

۹ ع سورۂ دہر ۳۹

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا ﴿۱۲﴾

اور وہ ان کو انکے صبر کے بدلے باغ اور ریشم (کے لباس) عطا کریگا ﴿۱۲﴾

مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا یَرَوْنَ
فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ﴿۱۳﴾

وہ اس (باغ) میں تختوں پر تکیے لگائے ہونگے، نہ وہاں
دھوپ دیکھینگے نہ سخت جاڑا ﴿۱۳﴾

وَدَانِیَةً عَلَیْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ﴿۱۴﴾

اور ان پر اس (باغ) کے سائے جھکے ہو ہونگے اور اس کے
(پھلوں کے) گچھے (ان پر) جھکے ہوئے نیچے کئے ہوئے ہونگے ﴿۱۴﴾

وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ
اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَا ﴿۱۵﴾

اور ان پر دور چل رہا ہوگا چاندی کے برتنوں کا اور
آبخوروں کا جو شیشے کے ہیں ﴿۱۵﴾

قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا
تَقْدِیْرًا ﴿۱۶﴾

(یہ) شیشے چاندی کے ہیں، انھوں نے ان کو اندازہ
کے مطابق گھڑا ہے ﴿۱۶﴾

وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ
مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۷﴾

اس (باغ) میں ان کو ایک پیالہ پلایا جائیگا جس کی
ملونی سونٹھ کی ہوگی ﴿۱۷﴾

؎۱ سلسبیل

عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ﴿۱۸﴾

اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے؎۱ ﴿۱۸﴾

ہمیشہ رہنے والے لڑکے

وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا
مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾

اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھرتے
ہونگے، جب تم ان کو دیکھو گے تو سمجھو گے کہ بکھرے
ہوئے موتی ہیں ﴿۱۹﴾

وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا
وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾

اور جب تم ادھر نظر ڈالو تو نعمتیں اور بڑی بادشاہت
دیکھو ﴿۲۰﴾

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ
اِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ

ان (جنتیوں) کے جسم پر سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے
کپڑے ہونگے، اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے

؎۱ سلسبیل = تیز بہتا پانی۔ خوش ذائقہ پانی۔

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾
اور ان کا پروردگار ان کو پاک کرنے والی شراب پلائیگا (۲۱)

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾
یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری سعی مشکور ہوئی (۲۲)

سورۂ واقعہ ۵۶ ع

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾
اور (قیامت کے دن) تم تین قسم کے ہو جاؤگے (۷)

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۸﴾
تو داہنی طرف والے! داہنی طرف والے کیا ہی اچھے ہیں (۸)

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾
اور بائیں طرف والے! بائیں طرف والے کیا ہی برے ہیں (۹)

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾
اور آگے بڑھنے والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں (۱۰)

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
وہی (اللہ کے) مقرب ہیں (۱۱)

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۱۲﴾
نعمت والے باغوں میں (۱۲)

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾
بہت سے پہلے (زمرہ کے) لوگوں میں سے ہیں (۱۳)

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾
اور تھوڑے پچھلوں میں سے ہیں (۱۴)

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾
جڑاؤ تختوں پر (۱۵)

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾
ان پر تکیے لگائے ہوئے آمنے سامنے ہونگے (۱۶)

ہمیشہ رہنے والے لڑکے

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾
اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھرتے ہونگے (۱۷)

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾
آبخورے اور لوٹے اور آب لطیف کے پیالے لے کر (۱۸)

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
جس سے ان کو نہ تو درد سر ہوگا اور نہ وہ متوالے ہوں (۱۹)

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾
اور میوے (لئے کر وہ لڑکے پھر رہے ہونگے) جو ان کو پسند ہوں (۲۰)

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کو اشتہا ہو (۲۱)

بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾
اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں (۲۲)

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾
جیسے چھپائے ہوئے موتی (۲۳)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾
(یہ) اس کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۲۴)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾
وہ وہاں نہ لغویات سنینگے اور نہ گناہ کی بات (۲۵)

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾
مگر فقط سلام! سلام! ہی (۲۶)

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾
اور داہنی طرف والے! داہنی طرف والے کیا ہی اچھے ہیں (۲۷)

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾
(وہ) بے خار بیریوں میں (۲۸)

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾
اور تہ بہ تہ کیلوں (۲۹)

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾
اور لمبی لمبی چھاؤں (۳۰)

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾
اور پانی کے جھرنوں (۳۱)

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾
اور افراط کے میووں (میں) ۳۲

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾
جو نہ ختم ہونگے اور نہ بند کئے جائینگے ۳۳

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾
اور بلند فرشوں پر (ہونگے) ﴿۳۴﴾

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾
ہم نے ان (حوروں) کو ایک اٹھان پر اٹھایا ہے ۳۵

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ — کنواریاں
اور ہم نے ان کو کنواریاں بنایا ۳۶

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ — پیاریاں ہم عمر
پیاریاں ہم عمر ۳۷

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾
دہنی طرف والوں کے لئے ہیں ﴿۳۸﴾

و ۱۱ ع

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱﴾
بہت سے پہلے (زمرہ کے) لوگوں میں سے ہیں ۱

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۲﴾
اور بہت ہیں پچھلوں میں سے ﴿۲﴾

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۳﴾
اور بائیں طرف والے! بائیں طرف والے کیا (ہی برے) ہیں ﴿۳﴾

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴﴾
لُو اور کھولتے پانی میں ۴

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۵﴾
اور کالے سیاہ دھوئیں کے سایہ میں ۵

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۶﴾
جو نہ ٹھنڈا ہے اور نہ عزت والا ﴿۶﴾

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۷﴾
یہ لوگ اس سے پہلے آسودہ تھے ﴿۷﴾

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۸﴾
اور گناہِ عظیم (یعنے شرک) پر اڑے ہوئے تھے ﴿۸﴾

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۹﴾
اور کہا کرتے تھے کہ بھلا جب ہم مرجائینگے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائینگے تو کیا ہم پھر اٹھا کھڑے کئے جائینگے ۹

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۰﴾
اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ﴿۱۰﴾

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱﴾
(اے محمد!) کہو کہ بے شک اگلے اور پچھلے ۱۱

لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۲﴾
روز مقرر کے وقت پر ضرور اکٹھے کئے جائینگے ۱۲

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۳﴾
پھر تم کو اے گمراہو! جھٹلانے والو! ۱۳

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۱۴﴾
تھوہر کے درخت سے کھانا ہوگا ۱۴

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۱۵﴾
اور اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا ﴿۱۵﴾

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۱۶﴾
اور اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا ﴿۱۶﴾

فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۱۷﴾
اور تم پیوگے پیاسے اونٹوں کی طرح ﴿۱۷﴾

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾
یہ ان کی جزا کے دن کی مہمانی ہوگی ﴿۱۸﴾

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۱۹﴾
ہم ہی نے تم کو (پہلے بھی) پیدا کیا پھر کیوں تم (دوسری پیدائش کو) سچ نہیں جانتے ﴿۱۹﴾

روح اصل ہے / روح کا جسم گھر ہے / جسم کے اجزا بدلتے رہتے ہیں / صورت شکل بدل جاتی ہے / جسمانی انقلابات سے آدمی کی شخصیت میں ردو بدل نہیں ہوتا / روح ابتدائے زندگی سے موت تک جسم میں قائم رہتی ہے

ف ۶۷ - جسم اور روح - انسان کا جسم نہیں بلکہ روح اصل ہے۔ جسم تو ایک چلتا پھرتا گھر ہے جس میں کچھ عرصہ کے لئے روح سکونت پذیر ہے۔ جسم کے اجزا ہر آن بدلتے رہتے ہیں، پرانا گوشت پوست زائل ہو کر نیا گوشت پوست بنتا رہتا ہے یہاں تک کہ تیس (۳۰) برس میں انسان کا جسم بالکل نیا بن جاتا ہے، پرانے جسم کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ بچپنے سے بڑھاپے تک آدمی کی تمام کیفیات، صورت شکل بتدریج بدلتی جاتی ہیں۔ اگر زندگی کے مختلف زمانوں میں کسی انسان کی علحدہ علحدہ تصویریں لیں، اور پھر ان سب کو ایک کے بعد ایک نظر کے سامنے لائیں تو یہ پہچاننا مشکل ہی نہیں بلکہ قریب قریب ناممکن بھی ہے کہ یہ ایک ہی شخص کی جسمانی ترقیوں کی مختلف صورتیں ہیں۔ جسمانی انقلابات و تغیرات سے آدمی کی شخصیت میں کوئی ردو بدل نہیں ہوتا کیوں کہ شخصیت کا دارومدار روح پر ہے جو ابتدائے زندگی سے موت تک جسم میں قائم رہتی ہے۔ امام غزالیؒ کا بھی یہی قول ہے کہ "تمہاری ماہیت میں تمہارا جسم داخل نہیں ہے۔ اس لئے جسم کی بربادی تم کو مٹا نہیں سکتی"۔ عــہ

حواس خمسہ / بچے میں حواس رفتہ رفتہ نمودار ہوتے ہیں / پہلے لامسہ کا ظہور ہوتا ہے / پھر باصرہ / پھر سامعہ / پھر ذائقہ / آخر میں قوت شامہ ظاہر ہوتی ہے

ف ۶۸ - حواس - انسان میں پانچ حواس ہیں:- لامسہ، باصرہ، سامعہ، ذائقہ، شامہ۔ پیدائش کے وقت بچہ میں حواس بالکل نہیں ہوتے۔ رفتہ رفتہ ایک ایک حس نمودار ہوتا ہے۔ پہلے لامسہ کا ظہور ہوتا ہے، پھر باصرہ کا۔ بچہ کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں مگر وہ دیکھنے کی طرح نہیں دیکھتا، اس کی آنکھوں کے سامنے جو کچھ ہوتا ہے دماغ کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ کچھ دنوں کے بعد دماغ میں اس قدر قوت آجاتی ہے کہ اگر کوئی چیز بچہ کی آنکھوں کے سامنے سے گذرے تو وہ اس کی طرف آنکھیں پھرانے لگتا ہے۔ اس کے بعد بچہ میں سننے کا حس پیدا ہوتا ہے، آواز دو تو توجہ کرتا ہے۔ پھر قوت ذائقہ پیدا ہوتی ہے اور میٹھے اور کڑوے کی تمیز کرنے لگتا ہے۔ قوت شامہ بہت دنوں کے بعد اس درجہ کو پہنچتی ہے کہ دماغ خوش بو سے خوش اور بدبو سے مکدر ہونے لگے۔

لامسہ پیچیدہ حس ہے

لامسہ یعنے چھونا بڑا ہی پیچیدہ حس ہے۔ گرم و سرد کا احساس تو بہت جلد شروع ہو جاتا ہے، اور دبلے اور ٹھیک سے واقف ہونے میں بچہ کو کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی، مگر اس قوت کی دوسری لطیف کیفیتوں مثلاً حظ جماع وغیرہ کا ظہور عمر اور قویٰ کی پختگی پر موقوف ہے۔

آلات حواس کا دماغ سے تعلق / ان کا اصل مرکز روح ہے

تمام احساسات اور آلاتِ حواس دماغ سے متعلق تو ہیں مگر ان کا اصل مرکز اور محل روح ہے جو ان آلات اور دماغ سے کام لیتی ہے۔

احساسات کی قوتیں بڑھتی گھٹتی رہتی ہیں / ہر قوت کو ترقی دی جاسکتی ہے / جانوروں کے حواس

جسمانی اعضا کی طرح احساسات کی قوتیں بھی بڑھتی گھٹتی رہتی ہیں۔ خاص خاص اسباب اور تدابیر کے ذریعہ سے ان قوتوں کو اس حد تک ترقی بھی دی جاسکتی ہے کہ وہ عام قوائے انسانی سے بالاتر ہو جائیں۔ جو پانچ حواس انسان میں ہیں وہی حیوانات میں بھی ہیں مگر ہر ایک حس کی کمی و بیشی اس اس جانور کی ضرورت کے مطابق ہے۔ بعض بعض جانوروں کے بعض بعض حاسے انسانی حاسوں سے بڑھے چڑھے ہوتے ہیں۔ چیل کی نظر مشہور ہے۔ چھوٹی سی چھوٹی چیز کو جتنی دور سے چیل دیکھ سکتی ہے کوئی جانور یا

عــہ - مضنون بہ علیٰ غیر اہلہ -

انسان نہیں دیکھ سکتا۔ دور کی آواز پر گھوڑے کے کان کھڑے ہوجاتے ہیں مگر انسان کے کانوں تک اس کی بھنک بھی نہیں پہنچتی۔ کتا بو پر شکار تک پہنچ جاتا ہے۔ کتے کے لئے بھوسی اور انجیر میں کیساں لذت ہے مگر طوطا چن چن کر خوش ذائقہ پھل کھاتا ہے اور کچے اور بدمزہ پھلوں کو چونچ تک نہیں لگاتا۔

سب انسانوں کے حواس یکساں نہیں ہوتے

انسانوں میں بھی سب کے حواس یکساں نہیں ہوتے۔ تربیت یافتہ شائستہ آدمی اپنے حواس کے ذریعہ سے جو لطف اٹھاتا ہے اس سے ناتربیت یافتہ دہقانی محروم ہے۔ ایک شخص پُرفضا منظر دیکھ کر مست ہوجاتا ہے، دوسرا ہے کہ ٹس سے مس بھی نہیں ہوتا۔ سریلی آواز ایک کو بے خود بنا دیتی ہے، دوسرے کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی کہ اس آواز میں کس قیامت کا جادو ہے۔ بعض نرباتیں چٹخارے لے لے کر کھاتی ہیں تو بعض ایسی بھی ہیں جو پوری طرح لذت یاب نہیں ہوسکتیں علیٰ ہٰذا القیاس یہی حال قوتِ جماع کا بھی ہے۔

پانچ قوائے دماغی

ف ۶۹۔ قوائے دماغی۔ ظاہری آلاتِ حواس کے ذریعہ سے جو محسوسات انسان کی روح حاصل کرتی ہے وہ ظاہری حواس خمسہ ہیں۔ ان کے علاوہ دماغ میں پانچ باطنی قوتیں بھی ہیں: حِس مشترک، متخیلہ، خیال، واہمہ اور حافظہ۔ حواس خمسہ تو انسان اور حیوان دونوں میں ہیں، قوائے دماغی فقط انسان کی روح کا خاصہ ہیں، حیوانات کا نہیں۔

حِسِ مشترک

حواس خمسہ کے ذریعہ سے محسوسات کی صورتیں حِس مشترک کو پہنچتی رہتی ہیں۔ ان کے علاوہ قوت

متخیلہ

متخیلہ بھی اپنی طرف سے نئی نئی صورتیں بنا بنا کر حس مشترک کے سامنے پیش کرتی رہتی ہے۔ یہ صورتیں اسی طرح نظر آنے لگتی ہیں جس طرح خارجی صورتیں نظر آتی ہیں کیوں کہ خارجی صورتوں کے نظر آنے کی

خیال

یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ خارج میں موجود ہیں بلکہ یہ وجہ ہے کہ وہ حس مشترک میں منقش ہیں۔ ان سب خارجی

واہمہ

اور ذہنی صورتوں کا خزانہ خیال ہے۔ جب کوئی آلۂ حس دماغ تک کوئی احساس پہنچاتا ہے تو قوت واہمہ اس احساس کے تمام متعلقات کو، جو دوسرے آلاتِ حواس یا متخیلہ کے ذریعہ سے خیال کے خزانہ

حافظہ

میں جمع ہوئے ہیں، لاکر حس مشترک کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔ قوتِ حافظہ تمام معلومات اور محسوسات کی حفاظت کا کام انجام دیتی ہے۔

سب سے زبردست قوت متخیلہ ہے

قوائے دماغی میں سب سے زبردست قوتِ متخیلہ ہے، اس کو مفکرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا عمل بیداری سے بڑھ کر خواب اور سکون کی حالت میں ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بیداری میں حس مشترک ان صورتوں کے قبول کرنے میں مشغول رہتا ہے جو حواس خمسہ کے ذریعہ سے باہر سے آتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ بیداری میں، انسان کی عقل بھی قوت متخیلہ کو دبائے رکھتی ہے۔ جب یہ دونوں یعنے حس اور عقل یا ان میں سے کوئی ایک قوت معطل یا بے کار ہوجاتی ہے تو پھر قوتِ متخیلہ کا عمل دخل بلا روک ٹوک شروع ہوجاتا ہے اور وہ اپنے خاص کام یعنے صورتوں کی ترکیب و تشکیل میں مصروف ہوجاتی ہے اور حسِ مشترک کے آئینہ پر اپنی بنائی ہوئی صورتوں کے عکس ڈال کر ان کا مشاہدہ کرانے

لگ جاتی ہے۔ نیند، جنون، بیماری اور خوف وغیرہ میں متخیلہ کو تو گویا پر لگ جاتے ہیں۔ نیند میں حواس معطل ہو جاتے ہیں اور بیرونی محسوسات کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تو متخیلہ حواس کے پنجوں سے چھوٹ کر آزادی کے گھوڑے دوڑاتی ہے۔ جنون میں عقل سلب ہو جاتی ہے تو متخیلہ اپنے سامنے حواس کی ایک بھی چلنے نہیں دیتی۔

ف ۔ وفاتِ نفس۔ سونا بھی ایک طرح کا مرنا ہے۔ مرنے کے بعد کیا ہو گا اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ نیند ہے۔ سورۂ زمر ۵ کی ایک آیت ہے:-

اللہ نفس کو نیند میں بھی قبض کرتا ہے اور موت کے وقت بھی۔ جو نفس نیند میں قبض ہوتا ہے وہ بیداری میں واپس آجاتا ہے

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ①

"اللہ نفسوں کو (دو طرح پر) قبض کرتا ہے:- (ایک) ان کی موت کے وقت، اور (دوسرے) جو (نفوس) مرے نہیں ان کی نیند میں۔ پھر روک رکھتا ہے ان (نفوس) کو جن پر موت کا حکم صادر کیا ہے، اور دوسرے (یعنی نیند میں قبض کئے ہوئے نفوس) کو ایک مقرر وقت کے لئے (واپس) بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر کرتے ہیں" ① ع

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ بنی آدم میں ایک تو نفس ہے اور ایک روح۔ ان دونوں میں سورج کی شعاع کا سا تعلق ہے۔ نفس تو وہ ہے جس سے عقل اور تمیز ہے، اور روح وہ ہے جس سے سانس لینا اور حرکت کرنا ہے۔ جب آدمی سو جاتا ہے تو اللہ اس کے نفس کو قبض کر لیتا ہے، اس کی روح کو قبض نہیں کرتا۔"[ع۵]

نفس سے مراد انسان کی شخصیت ہے۔

نفس کا اطلاق انسان پر، جنسِ انسان پر، انسانی قوت پر، انسان کی طبعی کیفیت پر بھی ہوتا ہے مگر نفس سے اصل مراد انسان کی شخصیت ہے۔ انسان کی شخصیت یعنے اس کا نفس ہر روز نیند میں اس کے جسم سے دور ہو جاتا ہے اور پھر بیدار ہونے پر جسم میں واپس آجاتا ہے۔ مگر موت کے بعد یہ نفس جسم میں واپس نہیں آتا بلکہ اس کو اللہ اپنے پاس ہمیشہ کے لئے روک رکھتا ہے۔ نیند میں بھی نفس بے کار نہیں رہتا، اس کی قوتِ متخیلہ عجیب و غریب مشاہدے کرتی رہتی ہے۔ ان میں سے بعض مشاہدے ہم کو یاد رہ جاتے ہیں تو ہم ان کو خواب کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

جسم سے روح کے نکل جانے کو موت کہتے ہیں

جسم کے اجزا سڑ گل کر مٹی ہو جاتے ہیں

ف ۔ موت۔ جسم سے روح کے نکل جانے کو موت کہتے ہیں۔ ہر اس چیز کی طرح جس کی ترکیب میں مادہ شامل ہو، انسان کا جسم بھی فانی ہے۔ نباتات اور حیوانات میں سے جب جان نکل جاتی ہے تو ان کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جسم کے اجزا سڑ گل کر مٹی ہو جاتے ہیں، پھر قانونِ قدرت کے مطابق اسی مٹی سے ترکیب پا کر طرح طرح کی چیزیں بنتی ہیں۔

ایں کوزہ چو من عاشقِ زارے بودست ✦ در بندِ سرِ زلفِ نگارے بودست

ع۵ - مدارک برحاشیہ اکلیل، جلد ۲، صفحہ ۱۱۱۔

ایں دستہ کہ در گردن او می بینی　+　دستے ست کہ در گردن یارے بودست

خیام کہتا ہے کہ یہ کوزہ کسی زمانہ میں مجھ جیسا ہی انسان تھا، عاشق زار تھا۔ یہ دستہ جو اس کی گردن میں دیکھ رہے ہو کسی زمانہ میں ہاتھ تھا جو ایک معشوق کی گردن کا ہار تھا۔

روح فنا ہو کر معدوم نہیں ہو جاتی

مگر روح جسم کی طرح فنا ہو کر معدوم نہیں ہو جاتی۔ عرب کے کفار روح کو اسی طرح فنا ہو جانے والی سمجھتے تھے جس طرح آج کل کے دہریئے سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جسم کی ساخت اور ترکیب سے خود بخود زندگی کی ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اسی کا نام جان یا روح ہے۔ یہ ایک عارضی، غیر مستقل اور ناپائیدار کیفیت ہے۔ یہ کیفیت جب تک باقی رہتی ہے انسان جیتا ہے۔ اس کیفیت کے معدوم ہوتے ہی انسان کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے۔

دہریوں کا خیال

قرآن کی تعلیم

قرآن اس کے برعکس تعلیم دیتا ہے۔ سورۂ زمر، ۵ کی جو آیت ہم اوپر نقل کر آئے ہیں اس میں وفاتِ نفس کا سربستہ راز بڑی خوبی سے کھولا گیا ہے۔ آدمی جب سوتا ہے تو اس کا نفس اس کے جسم سے پرواز کر جاتا ہے اور پھر بیدار ہوتے وقت وہ جسم میں واپس آجاتا ہے۔ موت کے وقت بھی یہ نفس جسم سے پرواز کر جاتا ہے مگر اس میں واپس نہیں آتا۔ یہی نفس انسان یا اس کی شخصیت ہے جس کا دوسرا نام روح ہے۔

ف ۲۷۔ حیات بعد از موت۔ کفار کہا کرتے تھے "بھلا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھا کھڑے کئے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ (۱۰) (اے محمد!) کہو کہ بے شک اگلے اور پچھلے (سب) ایک روزِ مقرر کے وقت پر ضرور اکٹھے کئے جائیں گے (۱۲) ہم ہی نے تم کو (پہلے بھی) پیدا کیا پھر کیوں تم (دوسری پیدائش کو) سچ نہیں ماننے" (۱۹) ۵۶

موت کے بعد انسان کی روحانی زندگی کا دور شروع ہوتا ہے

موت انسان کی جسمانی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے، اس کے بعد انسان کی خالص روحانی زندگی کا دور شروع ہوتا ہے۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ روح کو عالمِ بیداری سے بڑھ کر عالمِ خواب میں آزادی حاصل ہوتی ہے، متخیلہ سے جو افعال عالمِ خواب میں سرزد ہوتے ہیں وہ عالمِ بیداری میں سرزد نہیں ہوتے، کیونکہ بیداری میں حسِ مشترک حواسِ ظاہری کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور متخیلہ کو دخل در معقولات کا موقع نہیں دیتا۔ اس سے ہم قیاس کر سکتے ہیں کہ جب روح کو جسم کی قید سے دائمی رہائی ہو جائیگی تو روح کے حواس باطنی کیا کچھ تیز نہ ہو جائینگے اور وہ کیا کچھ نہ دیکھیگی، کیا کچھ نہ سنیگی، کیا کچھ نہ سونگھیگی، کیا کچھ نہ چکھیگی، کیا کچھ نہ چھوئیگی۔

روح کو جسم کی قید سے رہائی ہو جانے کے بعد اس کے حواس باطنی اور بھی زیادہ تیز ہو جائینگے۔

ف ۲۸۔ عالمِ معاد۔ دوسری جاودانی زندگی میں کوئی رہنے کی جگہ (جنۃ الماویٰ) مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس میں وہ سب سازو سامان یا وہ تمام کیفیات موجود نہ ہوں جن سے انسانی حواس حظ حاصل کر سکیں۔ روح میں نئے حواس تو پیدا نہیں ہو جائینگے کہ ان کی سربراہی کے لئے نئے نئے سامان اور نئی نئی کیفیات پیدا کی جائینگی۔ جن حواس کے ذریعہ سے روح دنیوی زندگی میں لطف اٹھاتی تھی وہ درحقیقت روح کی

دوسری زندگی میں جنت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں وہ سب سامان موجود نہ ہو جس سے انسانی حواس حظ حاصل کر سکیں

مختلف کیفیات یا قوتیں تھیں جو مختلف جسمانی آلات میں جکڑی ہوئی تھیں۔ موت کے بعد روح جسمانی قیود سے آزاد ہو کر اپنی تمام کیفیات اور قوتوں کو آزادی کے ساتھ کام میں لائیگی یعنے اس وقت روح سرتاپا حواس ہی حواس ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے جنت کی نعمتوں میں وہ سب چیزیں گنوادی ہیں جن سے انسان کی روح جسمانی زندگانی میں لذت اندوز ہونے کی تمنا کرتی تھی۔ انہی چیزوں میں حور اور غلمان بھی ہیں۔

جنت میں وہ سب چیزیں ہیں جن سے انسان کی روح جسمانی زندگی میں لذت اندوز ہونے کی تمنا کرتی تھی۔

حور اور غلمان

جنت کی یہ نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو دنیوی زندگی میں تزکیہ نفس اور خالص پرہیزگاری سے اپنی روح کو ان نعمتوں کے پانے کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ جو گناہ کرتے کرتے اپنے نفس پر آلودگی اور نجاست کا داغ لگا لیتے ہیں ان کی روح عالم معاد میں بہت ہی کڑھیگی اور سخت سخت تکلیفیں اٹھائیگی۔ کوئی عذاب ایسا نہ ہوگا جس کی کیفیت کا گناہ گار کو عالم معاد میں روحانی تجربہ نہ ہوگا۔

ف ۱۴۷۔ حور۔ مادی دنیا میں بقاء نسل کے لئے زوجیت کی ضرورت ہے۔ نر اور مادہ کے ملاپ سے توالد و تناسل کا سلسلہ قائم اور جاری رہتا ہے۔ اس لئے قدرت نے مردوں اور عورتوں میں ایک دوسرے کی طرف رغبت اور کشش کا مادہ پیدا کر رکھا ہے۔ مرد اور عورت ایک ہی نفس ہیں۔ ایک دوسرے میں سوائے تھوڑے سے جسمانی فرق کے جو بقائے نسل کے لئے ضروری ہے اور کوئی فرق نہیں۔ خالص روحانی زندگی میں توالد و تناسل کی تو ضرورت باقی نہیں رہیگی مگر زوجیت کی خواہش جو انسانی روح کی ایک خاص کیفیت ہے وہ ہر روح میں یکساں باقی رہیگی۔ روح کی اس کیفیت یا حس کی سربراہی کا سامان یعنے حور جنت کی نعمتوں میں سب سے زیادہ لطیف نعمت ہے۔ اس جنس کو مونث اس لئے کہا گیا ہے کہ انسان کے تخیل میں ہر نازک لطیف چیز مونث ہوتی ہے۔

مرد اور عورت ایک ہی نفس ہیں

روحانی زندگی میں توالد و تناسل کی ضرورت باقی نہیں رہیگی تاہم زوجیت کی خواہش جو روح کا خاصہ ہے باقی رہیگی۔ اس خواہش کی سربراہی کا سامان حور ہے

"ہم عمر"

انسان کی زوجیت میں جو جنس لطیف دی جائیگی وہ اتراب یعنے ہم عمر ہوگی۔ اتراب جمع ہے ترب کی جس کے معنے ہم سن، ہم جولی اور توام یعنے ہم زاد کے ہیں۔ ترب کے معنے سے اشتراک جنس بھی مستفاد ہوتا ہے یعنے ہم جنس کو بھی ترب کہہ سکتے ہیں۔ عربی میں ایک اور لفظ ہے تریبہ جس کے معنے پسلی کے ہیں۔ اس کی جمع ترائب ہے۔ توراۃ میں حوا کی پیدائش کا ذکر اس طرح ہوا ہے کہ "خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو لیا اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت

بھر دیا (۲۱) اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر آدم کے پاس لایا (۲۲) ب پیدایش۔ مگر قرآن میں آدم کی بیوی کی پیدایش اس طرح سے بیان ہوئی ہے " وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اس (نفس) سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کے پاس آرام پائے" (۱) ع اعراف ۴۶۔

غرض اتراب سے مراد ہم جنس، ہم عمر، ہمزاد، ہم جولی ہے۔

حور کی تعریف حور جمع ہے حوراء کی، اس کے اصل معنے سفیدی کے ہیں۔ حوراء اس عورت کو کہتے ہیں جس کا رنگ سفید ہو اور آنکھ اور بال نہایت سیاہ ہوں۔ **فطری طور پر انسان کو گورا رنگ مرغوب ہے،** انسان فطرتی طور پر گورے رنگ کو پسند کرتا اور سفید کو سیاہ پر ترجیح دیتا ہے۔ اسی دنیا میں نہیں بلکہ **دوسری دنیا میں بھی کالی رنگت سے گوری رنگت ممتاز ہوگی** دوسری دنیا میں بھی کالی رنگت سے گوری رنگت ممتاز ہوگی۔" اس دن بعض مونہ سفید ہونگے اور بعض مونہ کالے ہونگے۔ سو جن لوگوں کے مونہ کالے ہونگے (ان سے کہا جائیگا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔ سو اس کفر کرنے کے بدلہ میں عذاب چکھو (۵) اور جن لوگوں کے مونہ سفید ہونگے سو وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے۔ وہ اسی میں ہمیشہ رہینگے" (۶) ع آل عمران ۸۹۔

زردی مائل رنگ چونے جیسا سفید رنگ ایسا مرغوب نہیں ہوتا جیسا انڈے، موتی اور ہاتھی دانت کا رنگ مرغوب ہوتا ہے۔ دودھ کی سفیدی سے بالائی کا کچھ زردی مائل رنگ زیادہ خوش نما ہوتا ہے۔ اس لئے حوروں کو رنگ کے لحاظ سے "چھپائے ہوئے انڈوں" ق ۲ "چھپا کر رکھے ہوئے موتیوں" ق ۱ سے تشبیہ دی گئی ہے اور قدر و قیمت کے اعتبار سے "یاقوت اور مونگا" جیسی کہا گیا ہے ق ۳۔

حوروں کی سیرت اور صورت سیرت اور صورت کے لحاظ سے حوریں خَيْرَاتٌ حِسَانٌ یعنے "نیک (اور) حسین" ہونگی (۲۶) ق ۔ بڑی بڑی آنکھیں حسن کا تکمیلی جزء ہیں۔ اقتباسات ۴، ۸، ۱۰ میں ان کو حُوْرٌ عِيْنٌ یعنے بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں کہا گیا ہے۔

" ہم نے ان (حوروں) کو ایک اٹھان پر اٹھایا ہے [۳۵] اور ہم نے ان کو کنواریاں بنایا [۳۶] پیاریاں ہم عمر [۳۷] دہنی طرف والوں کے لئے" (۳۸) ق ۱ "ان (باغوں) میں نیچی نگاہ والیاں ہونگی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ انسان نے ہات لگایا ہوگا نہ جن نے" (۱۱) ق ۳۔ نیچی نظر حیا اور عفت کی علامت ہونے کے علاوہ حسن کی زینت بھی ہے۔

ایک بڑھیا نے آنحضرت صلعم سے عرض کی کہ میرے لئے بہشت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورتیں نہ جائینگی۔ اس کو سن کر بڑھیا روتی ہوئی چلی تو آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اس سے کہدو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائینگی لیکن جوان ہو کر جائینگی [ع ۵] **عالم معاد میں سب انسان** عالم معاد میں

ع ۵۔ شمائل ترمذی۔

حالتِ جوانی میں ہونگے

سب انسان حالتِ جوانی میں ہونگے جو عمر کا بہترین حصہ ہے ۔ حوریں بھی جنتیوں کی ہم عمر اور کواعب یعنے نوجوان ہونگی ۔

ف۵ ۔ غلمان

انسان چلنے پھرنے اور محنت مشقت کرنے کو تکلیف اور مصیبت سمجھتا ہے

سکون

اور سکون کو راحت اور آرام جانتا ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے :-

بقدرِ ہر سکوں راحت بود بنگر تفاوت را
دویدن رفتن استادن نشستن خفتن و مردن

موت کے بعد نیکوں کے لئے سکون ہی سکون ہے، ان کو جنت میں کچھ بھی محنت نہیں کرنی پڑیگی ۔ "ان پر اس (جنت) کے سائے جھک رہے ہونگے اور اس کے (پھلوں کے) گچھے (ان پر) جھکے ہوئے نیچے کئے ہوئے ہونگے" (۱۴) ف۹ کہ ہات بڑھایا اور پھل توڑ لیا ۔ جو چیزیں لانے لے جانے کے قابل ہونگی ان کو ان کی خدمت میں پہنچانے کے لئے غلمان موجود ہونگے ۔ "اور ان کے آس پاس ان کے لڑکے پھرتے ہونگے گویا کہ وہ محفوظ موتی ہیں" (۲۴) ف۵ "اور اُن کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھرتے ہونگے، جب تم ان کو دیکھوگے تو سمجھوگے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں" (۱۹) ف۹ "اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھرتے ہونگے ۔ آبخورے اور لوٹے اور آبِ لطیف کے پیالے لے کر" (۱۸) ف۱۰ ۔

غلمان

غلمان غلام کی جمع ہے ۔ غلام امرد لڑکے کو کہتے ہیں ۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یحییٰؑ کو لڑکے کی پیدائش کی جو بشارت دی گئی تھی اس میں غلام کا لفظ آیا ہے ۔ موسیٰؑ اور خضرؑ کے قصہ میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے ۔ اقتباسات (۲۹) ف۹ اور (۱۷) ف۱ میں غلمان کو ولدان کہا گیا ہے جو ولید کی جمع ہے، اس کے معنے بچہ اور لڑکے کے ہیں ۔ ولدان کے ساتھ مخلدون صفت بھی آئی ہے یعنے وہ ہمیشہ (جوان ہی) رہنے والے یا ایک حالت پر رہنے والے لڑکے ہیں ۔

باب۱ - شیطان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ع ۳ سورۂ حجر ۵۲

ترجمہ	آیت	حاشیہ
اور ہم ہی نے انسان کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا ①	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ①	
اور جان کو ہم نے (اس سے) پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا ②	وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ②	شیطان لو کی گرمی سے پیدا کیا گیا
اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں بشر کو سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں ③	وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ③	
سو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا ④	فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ④	
تو فرشتوں نے کل کے کل اکٹھے سجدہ کیا ⑤	فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ⑤	
مگر ابلیس۔ اس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو ⑥	إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ⑥	ابلیس نے انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا
فرمایا اے ابلیس تجھکو کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہوتا ⑦	قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ⑦	
اس نے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں سجدہ کروں ایک ایسے بشر کو جسے تو نے سڑے ہوئے کیچڑ کی کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا ⑧	قَالَ لَمْ أَكُنْ لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ⑧	سجدہ نہ کرنے کی وجہ بتائی کہ انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے
فرمایا تو اس سے نکل جا کیونکہ تو راندہ گیا ⑨	قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ⑨	ابلیس راندہ گیا
اور تجھ پر میری لعنت روز جزا تک ہے ⑩	وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ⑩	اس پر روز جزا تک اللہ کی لعنت
کہا میرے رب! تو تو مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائینگے ⑪	قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ⑪	ابلیس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی
فرمایا تو تو مہلت پانے والوں میں سے ہے ⑫	قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ⑫	اس کو مہلت دی گئی
اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے ⑬	إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ⑬	
کہا میرے رب جیسا تو نے مجھے راستے سے الگ کیا میں بھی انہیں زمین میں بہاریں دکھلاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کرونگا ⑭	قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ⑭	ابلیس نے کہا میں انسانوں کو بہاریں دکھلاؤنگا اور ان

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان کیا گیا ہے

مگر اللہ کے خالص بندوں کو نہیں

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

سوائے تیرے بندوں کے جو ان میں سے خالص کئے گئے ہوں ﴿۴۰﴾

گمراہ کر سکتا۔ اللہ نے فرمایا یہ میری طرف آتا سیدھا ہے

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾

فرمایا یہ راستہ میری طرف سیدھا ہے ﴿۴۱﴾

جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا غلبہ نہیں

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾

جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ غلبہ نہیں مگر گمراہوں میں سے کوئی تیری پیروی کرے (تو کرے) ﴿۴۲﴾

جو گمراہ تیری پیروی کریں گے ان کو جہنم کا وعدہ ہے

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾

اور بے شک ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے ﴿۴۳﴾ اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازہ کے لئے ان میں سے ایک فرقہ بانٹا ہوا ہے ﴿۴۴﴾

سورۂ کہف ۱۸ ع ۷۔ ۱۴ے ابلیس جن تھا

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ جن۱۴ے تھا سو اپنے رب کے حکم سے باہر نکل گیا۔ تو کیا تم اسے اور اس کی نسل کو دوست بناتے ہو مجھے چھوڑ کر حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لئے کیا ہی برا بدل ہے ﴿۵۰﴾

سورۂ رحمٰن ۵۵ ع ۱۔ ۱۵ے جان (شیطان) آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ﴿١٥﴾

اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی سوکھی مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾ اور جان۱۵ے (شیطان) کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾

سورۂ ص ۳۸ ع ۵۔ ابلیس نے آدم کو سجدہ نہیں کیا

إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾

مگر ابلیس (نے سجدہ نہیں کیا) اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں سے تھا ﴿۷۴﴾

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾

فرمایا اے ابلیس بکس چیز نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے اسے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتوں سے پیدا کیا۔ کیا تو نے تکبر کیا یا تو بڑے لوگوں سے ہے ﴿۷۵﴾

ابلیس نے کہا میں انسان سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿٧٦﴾

اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ﴿۷۶﴾

۱۴ے۔ جن کے معنے پوشیدہ کے ہیں۔ قرآن میں کئی جگہ شیطان کے لئے لفظ جن بولا گیا ہے اور ف۲ میں تو صاف مذکور ہے کہ ابلیس جن تھا۔

۱۵ے۔ جان اور جن دونوں ایک ہیں۔ اقتباس ۲ ف۱ اور ۱۵ ف۳ میں جان کی پیدائش آگ سے بتائی گئی ہے۔ یہاں جان سے شیطان ہی مراد ہو سکتا ہے کیوں کہ ۱۲ ف۲، ۲ ف۵ میں شیطان کہتا ہے کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔ سوائے ان آیتوں کے کسی اور جگہ شیطان کی آگ سے پیدائش بیان نہیں ہوئی ہے۔ سورۂ رحمٰن ۵۵ میں ع۳ کے علاوہ اور تین جگہ ۳ ع۲، ۱۱ ۲۹ ع۲ لفظ جان آیا ہے جہاں جان سے مراد جن ہے۔ قرآن میں کسی اور جگہ جان کا لفظ شیطان یا جن کے لئے نہیں بولا گیا ہے۔

ترجمہ	آیت	حاشیہ
فرمایا تو اس سے نکل جا کیونکہ تو راندہ گیا ۱۳	قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۱۳﴾	
اور تجھ پر میری لعنت روزِ جزا تک ہے ﴿۱۴﴾	وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۱۴﴾	
کہا میرے رب! تو تو مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائینگے ﴿۱۵﴾	قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۵﴾	
فرمایا تو تو مہلت پانے والوں میں ہے ۱۶	قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۱۶﴾	
اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے ﴿۱۷﴾	إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۱۷﴾	
کہا تو تیری عزت کی قسم، میں ان سب کو گمراہ کرونگا ۱۸	قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۸﴾	ابلیس نے کہا میں لوگوں کو
سوائے تیرے بندوں کے جو ان میں سے خالص کئے گئے ہوں ﴿۱۹﴾	إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۹﴾	گمراہ کرونگا
فرمایا یہ حق ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں ﴿۲۰﴾	قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۲۰﴾	
میں ضرور جہنم کو بھر دونگا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرینگے ﴿۲۱﴾	لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۲۱﴾	
سو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں نہ ہوا ﴿۱﴾	فَسَجَدُوٓا إِلَّآ إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿۱﴾	وہ ۵ع سورۂ اعراف ۳۶
فرمایا کہ تجھ کو کیا مانع ہوا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجکو حکم دیا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ﴿۲﴾	قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿۲﴾	ابلیس نے کہا میں انسان سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا
فرمایا تو اس سے اتر جا تو اس لایق نہیں کہ تو اس میں تکبر کرے، سو نکل جا، تو ذلیلوں میں سے ہے ﴿۳﴾	قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿۳﴾	
بولا مجھے مہلت دے اس دن تک جب لوگ اٹھائے جائینگے ﴿۴﴾	قَالَ أَنظِرْنِيٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۴﴾	
فرمایا تو مہلت پانے والوں میں ہے ﴿۵﴾	قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۵﴾	
بولا جیسا تو نے مجھے راستے سے الگ کیا میں بھی ضرور بیٹھونگا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر ۶	قَالَ فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۶﴾	ابلیس نے کہا میں لوگوں کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھونگا،
پھر ضرور ان پر آونگا ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے داہنے سے اور ان کے بائیں سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر کرنے والا نہ پائیگا ﴿۷﴾	ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿۷﴾	پھر ان پر ان کے سامنے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے داہنے سے ان کے بائیں سے آونگا
فرمایا اس سے نکل جا ذلیل دھتکارا ہوا۔ جو کوئی ان میں سے تیرا تابع ہوگا ضرور میں تم سب سے	قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ	

نوٹ۔ نمبر ۱ سے ۸۰ تک نزولی ترتیب میں کی سورتیں ہیں اور ۸۰ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸﴾

جہنم بھر دونگا ﴿۸﴾

شیطان نے آدم اور حوا کے دل میں وسوسہ ڈالا

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ ﴿۱۰﴾

پھر شیطان نے ان دونوں (آدم و حوا کے دل) میں وسوسہ ڈالا ﴿۱۰﴾

ان کے آگے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں پھر دھوکے سے ان کو ڈھلکا دیا

وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿۱۱﴾

اور اس نے ان کے آگے قسم کھائی کہ میں بے شک تمہارے خیرخواہوں میں سے ہوں ﴿۱۱﴾

فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ﴿۱۲﴾

پھر دھوکے سے ان کو ڈھلکا دیا ﴿۱۲﴾

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، ف ۷ ع

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ قَالَ أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ﴿۱﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ اس نے کہا کیا میں سجدہ کروں اسے جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ﴿۱﴾

ابلیس نے کہا کیا یہی مٹی کا بنا ہوا انسان ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے۔ اگر تو مجھے مہلت دے تو سوائے چند کے میں اس کی نسل کو اپنے بس میں کرلونگا

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۲﴾

(ابلیس) کہنے لگا بھلا دیکھ تو یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں سوائے تھوڑوں کے اس کی نسل کو اپنے بس میں کرلونگا ﴿۲﴾

قَالَ اذْهَبْ فَمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ﴿۳﴾

فرمایا جا، پھر جو کوئی ان میں سے تیرے تابع ہوگا تو تمہاری سزا جہنم ہے، سزا (بھی) پوری پوری ﴿۳﴾

اللہ نے فرمایا جس کو تجھ سے گھبرا لینا ہو سکے اپنی آواز سے گھبرا لے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالا، ان کے مالوں اور اولاد میں ساجھا لگا اور ان سے وعدہ کر

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۴﴾

اور ان میں سے جس کو تجھ سے (گھبرا لینا) ہو سکے اپنی آواز سے گھبرا لے اور ان پر اپنے سوار اور اپنے پیادے چڑھالا، اور ان کے مالوں اور اولاد میں ساجھا لگا اور ان سے وعدے کر رکھ۔ اور شیطان لوگوں کو سوائے دھوکے کے اور کچھ وعدہ نہیں دیتا ﴿۴﴾

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ﴿۵﴾

جو میرے بندے ہیں تیرا ان پر کچھ قابو نہیں۔ اور (اے محمدؐ) تمہارا رب کارساز کافی ہے ﴿۵﴾

سورۂ اعراف ۳۶ ف ۲ ع

شیطان نے آدم اور حوا سے ان کا لباس اتروا دیا

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲﴾

اے بنی آدم (شیطان) تم کو فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو باغ سے نکلوا دیا، ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کو ان کی ستر کی چیزیں دکھادے وہ اور اس کے قبیلے تم کو دیکھتے ہیں جہاں سے تم کو ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے ﴿۲﴾

شیطان ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان نہیں لاتے

إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿۵﴾

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا ہے اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ﴿۵﴾

نوٹ - حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے ف ع - اوپر کا شمارہ رکوع اور نیچے کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

ف۸ ع سورۂ طٰہٰ ۱۱۶

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ①

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس[۱۶] ۔ اس نے انکار کیا ①

[۱۶] ابلیس

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ②

تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے سو یہ تم دونوں کو باغ سے نہ نکلوا دے تو تم تکلیف میں پڑو ②

اللہ نے آدم سے کہا شیطان تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے

ف۹ ع سورۂ بقرہ ۳۶

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ⑦

پھر شیطان[۱۷] نے ان دونوں کو اس (جگہ) سے اکھاڑ دیا، سو اس نے ان دونوں کو جس (حالت) میں تھے اس سے نکلوا دیا۔ اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن ہو، اور تمھارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے ⑦

[۱۷] شیطان نے آدم اور حوا کو اس حالت سے نکلوا دیا جس میں وہ دونوں تھے

ف۱۰ ع سورہ سبا ۲۰

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑪

اور ابلیس نے ان (سبا کے لوگوں) کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا سو مومنوں کے ایک فریق کے سوا انھوں نے اس کی پیروی کرلی ⑪

ابلیس نے سبا کے لوگوں کو گمراہ کر دیا

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِىْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ ⑫

اور اس (شیطان) کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر (یہ) اس لئے (ہوا) کہ ہم اسے جو آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس سے جو اس میں شک میں ہے، الگ کر دیں۔ اور تمھارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ⑫

ف۱۱ ع سورۂ شعراء ۹۴

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ⑬ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ⑭ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ⑮ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ⑯

اور (قیامت کے دن) گمراہوں کے لئے دوزخ ظاہر کر دی جائیگی ⑬ اور ان سے کہا جائیگا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم پوجتے تھے ⑭ اللہ کو چھوڑ کر۔ کیا وہ تمھاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں ⑮ پھر وہ (یعنے ان کے معبود) اور گمراہ اس میں اوندھے منہ ڈال دئے جائینگے ⑯

---

[۱۶] ابلیس ۔ قرآن میں ابلیس کا لفظ آٹھ (۸) جگہ آیا ہے سوائے ⑪ ف۱۰ اور ⑯ ف۱۱ کے باقی سب اقتباسات ⑥ ف۱، ① ف۲، ⑩ ف۳، ① ف۵، ① ف۶، ① ف۸، قصۂ آدمؑ سے متعلق ہیں ۔ ابلیس بلس سے مشتق ہے ۔ اس کے معنی ناامیدی کے ہیں ۔ شیطان اللہ کی رحمت سے ہمیشہ کے لئے ناامید ہوگیا ہے اس لئے اس کو ابلیس کہتے ہیں ۔ ابلیس کا لفظ زیادہ تر آدمؑ کے قصہ میں آیا ہے ۔

[۱۷] شیطان شطن سے ماخوذ ہے جس کے معنے دوری کے ہیں ۔ وہ خود اللہ کی رحمت سے ناامید ہوگیا اس لئے اس کو ابلیس کہتے ہیں، اور اس کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دوسروں کو بھی اللہ کی رحمت سے دور کرتا ہے ۔

ابلیس کے لشکر

وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾

اور ابلیس کے لشکر سب ﴿۹۵﴾

سورۂ نحل ۶۷ و ۱۲ ع

شیطان لوگوں کو ان کے عمل آراستہ کر دکھاتا ہے

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳﴾

اللہ کی قسم! ہم نے (اے محمدؐ!) تم سے پہلے قوموں کی طرف رسول بھیجے۔ پھر شیطان نے لوگوں کے عمل ان کو آراستہ کر دکھائے سو وہی آج ان کا دوست ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۳﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾

اور ہم نے تم پر کتاب فقط اس لئے اتاری ہے کہ تم ان کو وہ باتیں کھول کر بیان کر دو جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور (یہ کتاب) ایمان لانے والے لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۴﴾

سورۂ نمل ۴۷ و ۱۳ ع

شیطان نے سبا کے لوگوں کے عمل ان کو آراستہ کر دکھائے

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

(ہدہد نے سلیمانؑ سے کہا) میں نے اس (ملکۂ سبا) کو اور اس کی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور شیطان نے ان کے عمل ان کو آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو راستے سے روک رکھا ہے سو وہ ہدایت نہیں پاتے ﴿۱۰﴾

سورۂ عنکبوت ۸۵ و ۱۴ ع

شیطان نے عاد اور ثمود کی قوم کو ان کے عمل آراستہ کر دکھائے تھے ورنہ وہ لوگ سمجھ بوجھ والے تھے

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۸﴾

اور عاد اور ثمود کو (بھی ہمارے عذاب نے آپکڑا) اور (اے مکہ والو!) ان کے بعض (ویران) مکان تم کو دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے عمل ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو راستے سے روک دیا ورنہ وہ سمجھ بوجھ والے تھے ﴿۸﴾

سورۂ انعام و ۱۵ ع

اللہ نے قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۱﴾

اور (اے محمدؐ!) ہم نے تم سے پہلے قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے، پھر ہم نے ان لوگوں کو تکلیف اور دکھ میں مبتلا کیا کہ شاید وہ عاجزی کریں ﴿۱﴾

ان کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے عمل ان کو اچھے کر دکھائے

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا انھوں نے کیوں عاجزی نہ کی۔ بلکہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور جو عمل وہ کرتے تھے شیطان اسے ان کو اچھا کر دکھاتا تھا ﴿۲﴾

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۳﴾

پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو دی گئی تھی تو ہم نے ہر چیز کے دروازے ان پر کھول دئے۔ یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں سے جو ان کو دی گئیں خوش ہو گئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا تو تب ہی وہ ناامید ہو گئے ﴿۳﴾

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ

سو اس قوم کی جڑ کاٹ دی گئی جنھوں نے ظلم کیا۔ اور سب تعریف

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴﴾

اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ﴿۴﴾

و ۱۶ ع سورۂ فاطر ۴۴

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱﴾

بھلا وہ شخص جس کو اس کے برے عمل آراستہ کر دکھائے جائیں اور وہ اسے اچھا سمجھے (تو کیا وہ ہدایت پا سکتا ہے) سو اللہ جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے۔ تو (اے محمد!) کہیں ان پر افسوس کرتے تمہاری جان نہ جاتی رہے۔ اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ﴿۱﴾

بھلا وہ شخص جس کو اس کے برے عمل آراستہ کر دکھائے جائیں اور وہ ان کو اچھا سمجھے کہیں ہدایت پا سکتا ہے

و ۱۷ ع سورۂ حج ۹۰

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾

(اے محمد!) کہہ دو کہ لوگو! میں تو فقط تم کو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۲﴾

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۳﴾

جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے عمل کریں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے ﴿۳﴾

وَالَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۳﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں میں (ہم کو) ہرانے کی کوشش کرتے ہیں وہی دوزخ والے ہیں ﴿۳﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۴﴾

اور (اے محمد!) ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر جب وہ خیال باندھنے لگا شیطان نے اس کے خیال میں (کچھ نہ کچھ) ڈال دیا پھر اللہ اس کو مٹا دیتا ہے جو شیطان ڈالتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ﴿۴﴾

رسول بھی جب خیال باندھتے ہیں شیطان ان کے خیال میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو رسول کے دل میں مضبوط

لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵﴾

تاکہ وہ اس کو جو شیطان ڈالتا ہے ان لوگوں کے لئے آزمائش بنائے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ ظالم پہلے درجہ کی مخالفت میں ہیں ﴿۵﴾

کر دیتا ہے اور شیطان کے ڈالے ہوئے خیال کو نکال ڈالتا ہے۔

وَّلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۶﴾

اور تاکہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وہ (وحی) تمہارے رب کی طرف سے حق ہے، پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کے لئے نرم ہو جائیں۔ اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ﴿۶﴾

تاکہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا تھا جان لیں کہ وحی کیا ہے

وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ ﴿۷﴾

اور کافر ہمیشہ اس (وحی) کے بارے میں شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ گھڑی ان پر اچانک آ جائے یا ان پر منحوس دن کا عذاب آ جائے ﴿۷﴾

کافر ہمیشہ وحی کے بارے میں شک میں رہیں گے

اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

بادشاہت اس دن اللہ ہی کی ہوگی۔ وہ ان لوگوں کے درمیان

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾
فیصلہ کر دیگا۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے ﴿۸﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾
اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے ﴿۹﴾

سورۂ تکویر ۷ و ۱۸ ع

قرآن فرشتہ کا قول ہے

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾
بے شک یہ (قرآن) معزز رسول (فرشتہ) کی زبانی ہے ۱۹ جو قوت والا مالک عرش کے پاس جگہ پانے والا ہے ۲۰ قابل اطاعت ہے اور امانت دار ہے ﴿۲۱﴾

شیطان مردود کا قول نہیں ہے

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
اور یہ مردود شیطان کی زبانی نہیں ہے ۲۵ سو تم کدھر چلے جا رہے ہو ﴿۲۶﴾ یہ دنیا جہان کے لئے نصیحت ہے ۲۷ (اور) اس کے لئے جو تم میں سے چاہے کہ سیدھا چلے ﴿۲۸﴾

سورۂ شعرا ۲۶ و ۱۹ ع ۱۱

عـہ معانقہ

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى ࣞ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے ڈرانے والے تھے ۲۰۸ نصیحت کرنے کے لئے۔ اور ہم ظالم نہیں ہیں ﴿۲۰۹﴾

قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾
اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نہیں اترے ﴿۲۱۰﴾ اور (یہ کام) نہ ان سے بن آئے اور نہ وہ کر سکیں ﴿۲۱۱﴾ وہ تو (وحی کے) سننے سے (بھی) دور کر دئے گئے ہیں ﴿۲۱۲﴾

سورۂ حجر ۲۵ و ۲۰ ع ۲

آسمان پر شیطان مردود سے حفاظت کی گئی ہے

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾
اور ہم نے ہر شیطان مردود سے اس (آسمان) کی حفاظت کی ۱۷ مگر کوئی چوری سے کچھ سن لے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے ﴿۱۸﴾

سورۂ صافات ۵ و ۲۱ ع ۱

شیطان اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے ہر طرف سے مار کر بھگائے جاتے ہیں

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
اور ہر شیطان سرکش سے (آسمان کی) حفاظت کی ﴿۷﴾ وہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے پھینکے جاتے ہیں ۸ نکال دینے کو۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے ﴿۹﴾ مگر جو کوئی جھپٹ کر اچک لے جاتا ہے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے ﴿۱۰﴾

سورہ ملک ۶۷ و ۲۲ ع ۱

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
اور البتہ ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے زینت دی اور ہم نے ان کو شیاطین کے لئے مارنے

عـہ ایک لفظ کے آگے اور پیچھے تین تین نقطے آئیں تو سمجھنا چاہئے کہ اس لفظ کو پہلے لفظ کے ساتھ وہی ارتباط ہے جو اس کو اگلے لفظ کے ساتھ ہے۔ چاہو پہلے لفظ پہ وقف کرو اور دوسرے کو تیسرے کے ساتھ ملا کر پڑھو یا پہلے لفظ پر وقف نہ کرو بلکہ دوسرے لفظ پہ وقف کرو۔

لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ⑤

کا آلہ بنایا ہے اور ہم نے ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ⑤

و۲۳ ع سورہ ص ۳۵

ایوبؑ کو شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی تھی

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ①

اور (اے محمدؐ!) ہمارے بندہ ایوب کو یاد کرو جب انھوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ شیطان نے مجھکو ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے ①

و۲۴ ع سورہ قصص ۲۸

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ①

اور جب وہ (موسیٰ) اپنی جوانی کو پہنچے اور پورے (جوان) ہوگئے ہم نے ان کو حکمت اور علم دیا۔ اور اسی طرح ہم نیکی والوں کو بدلہ دیتے ہیں ①

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ②

موسیٰؑ نے ایک قبطی کو مکا مارا کہا یہ مجھ سے شیطانی حرکت ہوئی

اور وہ شہر میں اس کے باشندوں کی بےخبری کے وقت داخل ہوئے تو اس میں دو شخصوں کو لڑتے پایا۔ ایک ان کی قوم کا تھا اور ایک ان کے دشمنوں میں سے تھا، تو جو اُن کی قوم کا تھا اس نے اس کے مقابلہ میں مدد مانگی جو اُن کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ نے اس (دشمن) کے مکا مارا اور اس کو تمام کر دیا۔ (موسیٰ) کہنے لگے یہ تو (مجھ سے) شیطانی حرکت ہوئی بےشک وہ (شیطان انسان کا) بہکانے والا کھلا دشمن ہے ②

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ③

(موسیٰ) کہنے لگے میرے پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، تو اس نے ان کو بخش دیا۔ بےشک وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے ③

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ④

(موسیٰ نے) کہا اے پروردگار! اس احسان کی وجہ سے جو تو نے مجھ پر کیا ہے میں کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہ ہونگا ④

و۲۵ ع سورہ آل عمران ۱۹

عمران کی بیوی نے اپنی لڑکی مریم کو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں دے دیا

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ⑥

(عمران کی بیوی نے) کہا میرے پروردگار! میرے تو لڑکی ہوئی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ جنی۔ اور لڑکا اس لڑکی کی طرح نہیں، اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ⑥

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ⑦

تو اس کے پروردگار نے اس کو اچھی طرح قبول کیا اور اس کو خوب اچھا بڑھایا اور زکریا کو اس کا کفیل بنایا ⑦

و۲۶ ع سورہ یوسف ۱۵

وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا

اور یوسف نے کہا میرے ابا! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دکھایا۔ اور

شیطان نے یوسف اور انکے بھائیوں میں فساد ڈلوا دیا تھا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ﴿۵﴾

اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھ کو قید خانہ سے نکالا اور آپ کو صحرا سے (یہاں) لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈلوا دیا تھا بیشک میرا پروردگار جس پر چاہتا ہے لطف کرتا ہے۔ بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ﴿۵﴾

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ ع ۲۷

شیطان لوگوں میں فساد ڈلواتا ہے

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱﴾

اور (اے محمد!) میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ کہا کریں جو پسندیدہ ہو۔ یقیناً شیطان لوگوں میں فساد ڈلواتا رہتا ہے۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ﴿۱﴾

سورۂ نساء ۴ ع ۲۸

شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے

وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱﴾

اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کو پرلے درجہ کی گمراہی میں بھٹکائے جائے ﴿۱﴾

سورۂ مریم ۱۹ ع ۲۹

شیطان کافروں کو اکساتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۱﴾

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں ﴿۱﴾

سورۂ زخرف ۴۳ ع ۳۰

جو اللہ کی یاد سے اعراض کرتا ہے اللہ اس پر شیطان مقرر کر دیتا ہے شیطان لوگوں کو سیدھی راہ سے روکتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں قیامت کے دن گنہگار کہیگے کاش ہم میں اور شیطان میں دو مشرقوں کی دوری ہوتی

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۱﴾

اور جو کوئی رحمٰن کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے ﴿۱﴾

وَاِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲﴾

اور وہ (شیاطین) ان کو (سیدھی) راہ سے روکتے رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں ﴿۲﴾

حَتّٰٓی اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳﴾

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا تو (شیطان سے) کہیگا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں دو مشرقوں کی دوری ہوتی۔ سو (یہ شیطان) کیا ہی برا ساتھی ہے ﴿۳﴾

وَلَنْ یَّنْفَعَکُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّکُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ﴿۴﴾

اور (اے گنہگارو!) آج تمہیں یہ فائدہ نہیں دے سکتا جبکہ تم ظالم ٹھیرے کہ تم سب (انسان اور شیطان) عذاب میں شریک ہو ﴿۴﴾

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ کَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵﴾

تو (اے محمد!) کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو یا اندھوں کو رستہ دکھا سکتے ہو اور ان کو جو صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۵﴾

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِکَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۶﴾

تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) لے جائیں تو بھی ہم ان (کافروں) سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں ﴿۶﴾

اَوْ نُرِیَنَّکَ الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۷﴾

یا (تمہاری موجودگی ہی میں) ہم تم کو وہ (عذاب) لا دکھائیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم ان پر قدرت حاصل ہے ﴿۷﴾

فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِیْٓ اُوْحِیَ اِلَیْکَ

سو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اسے مضبوط پکڑے رہو،

إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸﴾ وَإِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۹﴾ وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

بے شک تم سیدھے راستہ پر ہو ﴿۸﴾ اور یہ (قرآن) تمھارے اور تمھاری قوم کے لئے نصیحت ہے، تم سے عنقریب پوچھا جائیگا - ﴿۹﴾ اور (اے محمد!) ان رسولوں سے پوچھ دیکھو جن کو ہم نے تم سے پہلے بھیجا تھا کیا ہم نے رحمن کے سوا اور معبود ٹھیرائے تھے کہ ان کی پرستش کی جائے. ﴿۱۰﴾

و۳۱ ع۳۶ سورۂ بقرہ ۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱﴾

اے ایمان والو! (اللہ کی راہ میں) پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس سے جو ہم نے تمھارے لئے زمین سے نکالا ہے، اور ناکارہ چیز (کے دینے) کا ارادہ نہ کرنا کہ لگو اس میں سے خرچ کرنے حالانکہ تم خود اس کو لینے والے نہیں بجز اس کے کہ اس میں چشم پوشی کر جاؤ - اور جانے رکھو کہ اللہ بے پروا، سزاوار حمد ہے ﴿۱﴾

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲﴾

شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا کام کرنے کو کہتا ہے

شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے، اور اللہ اپنی طرف سے بخشش اور فضل کا تم سے وعدہ فرماتا ہے - اور اللہ گنجائش والا، جاننے والا ہے ﴿۲﴾

و۳۲ ع۳ سورۂ بنی اسرائیل

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۵﴾

بیجا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

اور رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی، اور بے جا مت اڑاؤ ﴿۴﴾ بیجا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۵﴾

و۳۳ ع۲۱ سورۂ بقرہ ۸۷

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْۗءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲﴾

شیطان کے قدموں پر نہ چلو

شیطان بے حیائی کے کام کرنے کو اور اللہ کی نسبت نادانی کی باتیں کرنے کو کہتا ہے

لوگو! زمین میں جو چیزیں حلال و پاک ہیں ان میں سے کھاؤ، اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے ﴿۱﴾ وہ تو تم کو برائی اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور یہ کہ تم اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جو تم جانتے ہی نہیں ﴿۲﴾

و۳۴ ع۱۲ سورۂ مائدہ ۱۱۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

شراب، جوا، بت اور پانسے

ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے شیطان کے ناپاک کام میں سے ہیں، سو تم اس سے بچتے رہو

شیطان کے ناپاک کام ہیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ لوگوں کے درمیان شراب اور جوے سے دشمنی ڈال دے اور ان کو اللہ کے ذکر اور نماز سے باز رکھے

الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝۵

تاکہ تم فلاح پاؤ ۴ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوے سے دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تم کو اللہ کے ذکر اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم باز آؤ گے ۵

سورۂ بقرہ ۸۷ و۳۵ ع۳۸

سود کھانے والے اس شخص جیسے ہیں جس کو شیطان نے چھو کر خبطی کر دیا ہو

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) کھڑے نہیں ہو سکینگے مگر جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر خبطی کر دیا ہو۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی سود ہی کی طرح ہے حالانکہ خرید و فروخت کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ تو جس کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو پہلے (لے چکا) ہے وہ اس کا (ہو چکا) اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے۔ اور جو پھر لینے لگے تو ایسے ہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہینگے ۲

سورۂ نور ۱۰۳ و۳۶ ع۳

شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ شیطان بے حیائی اور برے کام کرنے کو کہتا ہے۔ انسان پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو ایک بھی پاک نہ رہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ اور جو شیطان کے قدموں پر چلیگا تو شیطان (اس کو) بے حیائی اور برے کام ہی کو کہیگا۔ اور تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ایک بھی تم میں سے کبھی پاک نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۱

سورۂ مجادلہ ۱۰۵ و۳۷ ع۳

شیطانی گروہ

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶

شیطان نے ان (لوگوں) پر قابو پا لیا ہے سو اس نے ان سے اللہ کی یاد کو بھلا دیا ہے۔ یہ شیطانی گروہ ہے۔ سن رکھو شیطانی گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے ۶

سورۂ حشر ۹۱ و۳۸ ع۳

شیطان انسان سے کہتا ہے کافر ہو جاؤ، جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو شیطان کہتا ہے مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶

(منافقوں کی) شیطان کی سی مثال ہے کہ جب وہ انسان سے کہتا ہے کہ کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو (شیطان) کہتا ہے کہ مجھکو تجھ سے کچھ سروکار نہیں، میں تو اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں ۶

پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ دونوں آگ میں ہونگے، اسی میں ہمیشہ رہینگے۔ اور یہی ظالموں کی سزا ہے ⑦

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ خٰلِدَيْنِ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ⑦

اے ایمان والو! جب تم سرگوشی کرنے لگو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی کاناپھوسی کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم اکٹھے کئے جاؤگے ⑨

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨

و۳۹ ع۲ سورۂ مجادلہ ۱۰۵

یہ کاناپھوسی تو بس شیطان کا کام ہے تاکہ ایمان والے اس کی وجہ سے آزردہ خاطر ہوں، حالانکہ اللہ کے حکم کے بغیر ان کو کچھ ضرر پہنچا نہیں سکتا۔ اور مؤمنوں کو چاہئے کہ اللہ ہی پر توکل کریں ⑩

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑩

کاناپھوسی شیطان کا کام ہے

(موسیٰ کے ساتھی نے) کہا بھلا آپ نے دیکھا جب ہم اس پتھر کے پاس ٹھیرے تو میں مچھلی بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھکو بھلا دیا ⑭

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۖ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ⑭

و۱۵ ع۹ سورۂ کہف ۶۶

شیطان بات بھلا دیتا ہے

اور (یوسف نے) اس شخص سے کہا جس کی نسبت انھوں نے خیال کیا تھا کہ ان دونوں (قیدیوں) میں سے رہائی پاجائےگا، کہ اپنے آقا کے حضور میرا بھی تذکرہ کرنا، تو شیطان نے اس کو اپنے آقا سے تذکرہ کرنا بھلا دیا تو (یوسف) کئی برس قیدخانہ میں ہی رہے ㊷

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ㊷

و۱۲ ع۵ سورۂ یوسف ۵۱

شیطان بات بھلا دیتا ہے

اور (اے محمدؐ!) جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں جھگڑ رہے ہوں تو ان سے کنارہ کرو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تمھیں بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو ㊳

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ㊳

و۷ ع۱۴ سورۂ انعام ۵۳

شیطان بات بھلا دیتا ہے

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو یہ کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی کی پیروی کرتے ہیں جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ بھلا اگر شیطان ان (کے باپ دادوں) کو عذاب

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ

و۲۱ ع۳ سورۂ لقمان ۵۵

بلا سوچے سمجھے باپ دادوں کی پیروی کرنا غلطی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو شیطان نے

گمراہ کر دیا ہو

السَّعِيرِ ④

دوزخ کی طرف بلا رہا ہو ④

سورۂ فاطر ۲۲ و ۳۳ ع ۱

بڑا دھوکہ دینے والا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ⑤ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ⑥

لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکا نہ دے اور نہ بڑا دھوکا دینے والا تم کو اللہ کے بارے میں دھوکا دے ⑤ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے، سو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ صرف اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ جلتی آگ والوں میں ہو جائیں ⑥

شیطان فقط اپنی جماعت کو بلاتا ہے

سورۂ زخرف ۶۱ و ۶۲ ع ۶

شیطان انسان کا دشمن ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ⑥

اور تم کو شیطان (کہیں سیدھے راستہ سے) نہ روک دے، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ⑥

سورۂ یوسف ۱۵ و ۳۶ ع ۱

یعقوبؑ نے یوسفؑ سے کہا شیطان انسان کا دشمن ہے

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ⑤

(یعقوب نے یوسف سے) کہا میرے بیٹے! اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے لئے کوئی داؤ کریں گے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ⑤

سورۂ انعام ۵۳ و ۷۱ ع ۹

شیطان انسان کو بہکا کر حیران و پریشان کر دیتا ہے

قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ①

کہو کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکاریں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہم کو نقصان پہنچا سکتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر جائیں جب کہ اللہ نے ہم کو سیدھا راستہ دکھایا، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں بہکا کر حیران کر دیا ہو، اس کے ساتھی ہیں کہ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں کہ ہمارے پاس آجا (اور وہ نہیں آتا)۔ (اے محمد!) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت ہی (حقیقی) ہدایت ہے۔ اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم جہانوں کے پروردگار کی فرماں برداری کریں ①

سورۂ فرقان ۱۹ و ۲۸ ع ۳

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ⑦ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ⑧ لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا ⑨

اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ⑦ ہائے میری کم بختی! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ⑧ اس نے تو مجھکو نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان (وقت پڑے) انسان کا ساتھ چھوڑ دینے والا ہے ⑨

شیطان وقت پڑے انسان کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے

سورۂ بقرہ ۲۰۸ و ۲۹ ع ۲۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے

كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۳﴾

داخل ہو جاؤ، اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے ﴿۱۲﴾ پھر اگر تم اس کے بعد کہ تمھارے پاس کھلی دلیلیں آ چکیں، لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ اللہ غالب، حکمت والا ہے ﴿۱۳﴾

اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو

و۵۰ ع۲۴ سورۂ اعراف ۳۶

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور (اے محمد!) اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو نہ سن سکیں۔ اور تم ان کو دیکھتے ہو کہ وہ تمھاری طرف تک رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں ﴿۱۰﴾ (اے محمد!) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے کنارہ کرو ﴿۱۱﴾ اور اگر شیطان کی طرف سے تم کو چھیڑ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو۔ وہی سننے والا، جاننے والا ہے ﴿۱۲﴾ جو لوگ ڈرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور اسی وقت وہ آنکھیں کھول دیتے ہیں ﴿۱۳﴾ اور ان کے بھائی بند اُن کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ﴿۱۴﴾

شیطان کی طرف سے تم کو چھیڑ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو

اللہ سے ڈرنے والے لوگ کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور آنکھیں کھول دیتے ہیں

و۵۱ ع۱۱ سورۂ نساء ۹۴

وَاِذَا جَاۗءَھُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷﴾

اور جب ان کو کوئی امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے تو اس کی تشہیر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اس کو اپنے رسول اور ان لوگوں کی طرف جو ان میں صاحب امر ہیں پہنچاتے، تو جو ان میں سے بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں وہ اسے تحقیق کر لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند کے تم ضرور شیطان کے پیچھے ہو لیتے ﴿۷﴾

اگر لوگوں پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو سوائے چند کے وہ شیطان کے پیچھے ہو لیں

و۵۲ ع۵ سورۂ فصلت ۵۹

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہو اور نیک عمل کرتا ہو اور کہتا ہو کہ میں فرماں برداروں سے ہوں ﴿۱﴾ اور (اے محمد!) نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ (برائی کا) دفعیہ اس طرح کرو جو نہایت اچھا ہو تو دیکھو گے کہ وہ شخص کہ اس میں اور تم میں عداوت تھی (اب) گویا وہ (تمھارا)

وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۴﴾ گرم جوش دوست ہے ﴿۴﴾

وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ اور اس کی توفیق انھیں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور اس کی

وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳﴾ توفیق انھیں کو دی جاتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں ﴿۳﴾

اگر شیطان کی طرف سے چھیڑ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۴﴾ اور اگر (اے محمد!) شیطان کی طرف سے تم کو کوئی چھیڑ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو۔ وہ سننے والا، جاننے والا ہے ﴿۴﴾

سورہ مومنون ۲۳ ع ۵۳

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ (اے محمد!) بدی کا دفعیہ اس طرح کرو جو نہایت اچھا ہو۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۴﴾ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (کفار) بیان کرتے ہیں ﴿۴﴾

شیطانوں کی چھیڑ

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۵﴾ اور کہو میرے پروردگار! میں شیطانوں کی چھیڑ سے تیری پناہ مانگتا ہوں ﴿۵﴾

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۶﴾ اور میرے پروردگار! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں ﴿۶﴾

سورہ نسا ۴ ع ۵۴

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ﴿۳﴾ بے شک اللہ اترانے والے، بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ﴿۳﴾

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۴﴾ جو خود بھی بخل کرتے اور لوگوں کو بھی بخل سکھاتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپا رکھتے ہیں۔ اور ہم نے ناشکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۴﴾

شیطان برا ساتھی ہے

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۵﴾ اور جو اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتے ہیں، اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ روزِ آخرت پر۔ اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے ﴿۵﴾

سورہ نحل ۱۶ ع ۵۵

قرآن پڑھتے وقت شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹﴾ تو (اے محمد!) جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو ﴿۹﴾

شیطان کا ان پر غلبہ نہیں جو ایمان لاتے اور اللہ پر بھروسا رکھتے ہیں شیطان کا غلبہ ان لوگوں پر ہے جو اس کو اپنا دوست بناتے اور شرک کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اس کو ان لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لاتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ﴿۱۰﴾

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۱﴾ اس کا غلبہ صرف انھی لوگوں پر ہے جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو اس کی وجہ سے شرک کرتے ہیں ﴿۱۱﴾

و۵۶۷ ع۱ سورۂ ناس ۱۸

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾
مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾
إِلَٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾
مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾
الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی [۱]
انسانوں کے بادشاہ کی [۲]
انسانوں کے معبود کی [۳]
خناس[شاہ] کے وسوسے کے شر سے [۴]
جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے [۵]
(وسوسہ انداز) جنوں میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے ﴿۶﴾

شاہ خناس کا وسوسہ

و۵۷ ع۱۷ سورۂ انعام ۵۳

وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١﴾
وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٢﴾

اور بے جا خرچ نہ کرو کیوں کہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا [۱]
اور چوپایوں میں بعض بوجھ اٹھانے والے اور بعض زمین سے لگے ہوئے ہیں۔ اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۲﴾

کھانے پینے میں شیطان کے قدموں پر مت چلو

و۵۸ ع۲۲ سورۂ اعراف ۳۶

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤﴾
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ﴿٥﴾

اور (اے محمدؐ!) انھیں اس شخص کا حال پڑھ سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں، پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہوگیا ﴿۴﴾
اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کے ذریعہ سے اس کو بلند کر دیتے، لیکن وہ تو زمین کا ہو رہا اور اپنی خواہش کے پیچھے ہو لیا ﴿۵﴾

شیطان ایک شخص کے پیچھے لگا جس کو اللہ نے اپنی آیتیں دی تھیں جن کو اس نے چھوڑ دیا اور گمراہ ہوگیا

و۵۹ ع۳ سورۂ یٰس ۳۸

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠﴾
وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿١١﴾
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿١٢﴾
هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٣﴾
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٤﴾

اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے [۱۰]
اور میری ہی بندگی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ﴿۱۱﴾
اور یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تھا۔ تو کیا تم عقل سے کام نہ لیتے تھے ﴿۱۲﴾
یہی وہ جہنم ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ﴿۱۳﴾
آج اس میں داخل ہو جاؤ اس کے بدلے جو تم کفر کرتے تھے ﴿۱۴﴾

شیطان کی بندگی نہ کرو

شیطان نے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تھا جو اپنی عقل سے کام نہیں لیتے تھے

و۶۰ ع۳ سورۂ مریم ۴۳

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿١﴾
إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

اور (اے محمدؐ!) کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو۔ یقیناً وہ سچے نبی تھے ﴿۱﴾
جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا میرے ابا! آپ کیوں

شاہ - خناس - چھپنے والا، پیچھے ہٹنے والا۔

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٢﴾

اس کو پوجتے ہیں جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکے ﴿۲﴾

يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٣﴾

میرے ابا! یقیناً مجھے وہ علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا، سو آپ میری پیروی کیجئے، میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤنگا ﴿۳﴾

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤﴾

میرے ابا! شیطان کی بندگی نہ کیجئے۔ بلاشبہ شیطان رحمان کا نافرمان ہے ﴿۴﴾

ابراہیمؑ نے اپنے باپ کو کہا آپ شیطان کی بندگی نہ کیجئے

يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٥﴾

میرے ابا! میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمان کا عذاب آپہنچے تو آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں ﴿۵﴾

میں ڈرتا ہوں کہ کہیں آپ کو اللہ کا عذاب نہ آجائے اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٦﴾

(باپ نے) کہا اے ابراہیم! کیا تم میرے دیوتاؤں سے مونہ موڑتے ہو۔ اگر تم باز نہ آئے تو میں تم کو سنگسار کردونگا، اور تم ایک مدت مجھ سے دور ہو جاؤ ﴿۶﴾

قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٧﴾

(ابراہیم نے) کہا سلام علیک! میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگونگا۔ بے شک وہ مجھ پر مہربان ہے ﴿۷﴾

سورۂ ابراہیم ۶۹ و ۱۶ ع

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾

اور جب سب کام فیصل ہو جائیگا تو شیطان کہیگا کہ بے شک اللہ نے تم کو وعدہ دیا تھا سچا وعدہ، اور میں نے تم کو وعدہ دیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ اور میرا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا، بجز اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تو تم نے میری بات مان لی، سو مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں اور نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ میں تو اس بات کا انکار کرتا ہوں کہ تم نے مجھے پہلے شریک بنایا تھا۔ بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۱﴾

شیطان قیامت کے دن اپنے پیروؤں سے کہیگا کہ اللہ نے جو وعدہ دیا تھا وہ سچ تھا اور میں وعدہ خلافی کرتا ہوں میرا تم پر کچھ غلبہ نہ تھا میں نے تم کو بلایا تم نے میری بات مان لی اب مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ کو ملامت کرو میں تمہارا فریادرس نہیں میں انکار کرتا ہوں کہ تم نے مجھے شریک بنایا

سورۂ حج ۹۰ و ۲۲ ع

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر جانے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں ﴿۳﴾
اس کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اس (شیطان) کی رفاقت کریگا تو وہ اس کو گمراہ کردیگا اور جلتی آگ کے

بعض لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں
شیطان ان کو گمراہ کرتا ہے

السَّعِيْرِ ④

عذاب کا راستہ دکھائیگا ④

اس کی رفاقت کرتا ہے

و۱۴۳ ع ۱۸ سورۂ نساء ۴

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ④ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ⑤ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ⑥

اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تو وہ صریح گھاٹے میں آگیا ④ وہ (شیطان) ان کو وعدے دیتا ہے اور ان کو امیدیں دلاتا ہے شیطان ان سے جو وعدے کرتا ہے نرا دھوکا ہے ⑤ یہ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہاں سے چھٹکارا پا ہی نہیں سکینگے ⑥

جو شیطان کو دوست بناتا ہے وہ گھاٹے میں ہے شیطان کے وعدے نرا دھوکا ہیں

و۱۴۴ ع

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ⑥

جو مومن ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں، تو (مسلمانو!) تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو۔ بے شک شیطان کا داؤ کم زور ہوتا ہے ⑥

مومن اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں کافر شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں مسلمانو! شیطان کے ساتھیوں سے لڑو شیطان کا داؤ کم زور ہوتا ہے

و۱۶۵ ع ۱۸ سورۂ آل عمران ۳

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ④

یہ شیطان فقط اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے۔ تو تم ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرو اگر تم مومن ہو ④

شیطان فقط اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے

و۱۶۶ ع سورۂ انفال ۸

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ①

اس وقت (جنگ بدر کے موقع پر) اس نے (اللہ نے) تسکین کے لئے اپنی طرف سے تم پر اونگھ طاری کر دی اور اس نے تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس سے تم کو پاک کرے اور شیطان کی گندگی کو تم سے دور کر دے اور تاکہ تمھارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمھارے قدم جمائے رکھے ①

شیطان کی گندگی

و۱۶۷ ع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ① وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ

اے ایمان والو! جب کسی جماعت سے تمھارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ① اور جب شیطان نے ان (کفار مکہ) کو ان کے عمل آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں ہوگا اور میں تمھارا حامی ہوں۔ پھر جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے سامنے آئے وہ (شیطان) الٹے پاؤں پھر گیا اور کہا کہ مجکو تم سے کچھ واسطہ نہیں، میں وہ

شیطان نے جنگ بدر کے موقع پر کفار مکہ کو ان کے عمل آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کوئی تم پر غالب نہیں ہوگا

جب دونوں گروہوں کی مٹھ بھیڑ ہوئی شیطان الٹے پاؤں پھر گیا کہنے لگا میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں

دیکھتے — اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾
دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سزا دینے میں سخت ہے ﴿۴﴾

سورۂ آل عمران ۸۹ ف ۱۵۵ ع ۱۶ — جنگِ احد میں شیطان نے بعض مسلمانوں کو ان کے بعض اعمال کی وجہ سے پھسلا دیا

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۵﴾
یقیناً جو لوگ تم میں سے پھر گئے جب کہ دو جماعتیں (جنگِ احد میں) گتھ گئیں، شیطان نے ان کے بعض اعمال کے سبب ان کو پھسلا دیا، اور یقیناً اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔ بے شک اللہ بخشنے والا، علم والا ہے ﴿۵﴾

سورۂ بقرہ ۸۰ ف ۱۳ ع ۲

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں، وہ کہتے ہیں کیا ہم بھی ایمان لے آئیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لے آئے۔ دیکھو یہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ﴿۶﴾

بعض کافر مومنوں سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں سے ملتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں، ہم تو مسلمانوں کی ہنسی اڑاتے تھے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾
اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف (مسلمانوں کی) ہنسی اڑاتے ہیں ﴿۷﴾

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۸﴾
اللہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے اور انہیں ڈھیل دیے جاتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ﴿۸﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۹﴾
یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی کو ہدایت سے مول لیا ہے، سو نہ تو ان کی تجارت ہی فائدہ مند ہوئی اور نہ تو وہ راہ پانے والے ہوئے ﴿۹﴾

سورۂ انعام ۵۳ ف ۱۰ ع ۱۴ — انسانوں اور جنوں کے شیطان ہر نبی کے دشمن تھے۔ وہ شیطان دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے تھے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِىْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲﴾
اور اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ وہ (شیاطین) دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، تم ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (اللہ پر) چھوڑ رکھو ﴿۲﴾

شیطان اپنے دوستوں کو دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں کہ مسلمانوں سے جھگڑتے رہیں

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۱﴾
اور (مسلمانو!) بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں۔ اور اگر تم ان کی بات مانو گے تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے ﴿۱۱﴾

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ⑥ — پ۱۷ ع۶ سورۂ انبیاء ۲۱

اور سلیمان کے لئے تیز چلنے والی ہوا کو (ہم نے کام میں لگا دیا تھا) جو ان کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم ہر چیز کے جاننے والے ہیں ⑥

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ⑦

اور شیطانوں میں سے (وہ شیطان ان کے کام میں لگائے تھے) جو ان کے لئے غوطے لگاتے تھے اور اس کے سوائے دوسرے کام بھی کرتے تھے، اور ہم ان (شیطانوں) کے نگاہ بان تھے ⑦

سلیمانؑ کے پاس شیطان تھے جو غوطہ لگاتے تھے اور دوسرے کام کرتے تھے

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ⑩ — پ۲۳ ع۱۳ سورۂ ص ۳۵

سو ہم نے ہوا کو ان (سلیمان) کے کام میں لگا دیا تھا جو ان کے حکم سے نرم نرم چلتی تھی جہاں وہ پہنچنا چاہتے تھے ⑩

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ⑪

اور شیطانوں کو (بھی ان کے کام میں لگا دیا تھا) جو سب عمارت بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے ⑪

سلیمانؑ کے پاس شیطان تھے بنانے والے غوطہ لگانے والے

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ⑫

اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ⑫

وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑤ — پ۱ ع۱۲ سورۂ بقرہ ۸۷

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آیا جو اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے تو ان میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں ⑤

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ⑥

اور ان کے پیچھے لگ گئے جو شیطان سلیمان کے عہد میں پڑھا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے ⑥

سلیمانؑ کے عہد میں شیطان کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور لوگ اس چیز کی پیروی کرتے تھے جو شیطان پڑھتے تھے

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ③ — پ۱۶ ع۸ سورۂ مریم ۴۳

تو (اے محمد!) تمہارے پروردگار کی قسم! یقیناً ہم ان کو جمع کریں گے اور (ان کے) شیطانوں کو بھی پھر یقیناً ہم ان کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے گھٹنوں پر گرے ہوئے ③

اللہ گنہگاروں کو اور ان شیطانوں کو جہنم کے گرد جمع کرے گا

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ④

پھر ہر گروہ میں سے ہم ان کو کھینچ نکالیں گے جو رحمٰن سے بہت اکڑتے تھے ④

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ⑤

پھر ہم ان کو خوب جانتے ہیں جو اس میں داخل ہونے کے زیادہ اہل ہیں ⑤

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

اور تم میں سے کوئی نہیں (ہوگا) مگر وہ اس (دوزخ) پر سے

عَلٰی رَبِّکَ حَتۡمًا مَّقۡضِیًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡهَا جِثِیًّا ﴿۷۲﴾

گزرے گا یہ تمہارے رب دنے اپنے پر لازم کر لیا ہو فیصل شدہ ہے ﴿۷۱﴾ پھر ہم انھیں نجات دینگے جو ڈرتے تھے اور ہم ظالموں کو اس میں گھٹنوں پر گرے ہوئے چھوڑ دینگے ﴿۷۲﴾

سورۂ صافات ۳۷ ۵ و ۶۵ ع

اَذٰلِکَ خَیۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَۃُ الزَّقُّوۡمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَۃً لِّلظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَۃٌ تَخۡرُجُ فِیۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۶۴﴾

کیا یہ جنت کا رزق اچھی مہمانی ہے یا تھوہر کا درخت ﴿۶۲﴾ ہم نے اس (تھوہر کے درخت) کو ظالموں کے لئے آزمائش بنایا ہے ﴿۶۳﴾ وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے ﴿۶۴﴾

دوزخ میں تھوہر کے درخت کا خوشہ ایسا ہوگا جیسا شیطان کا سر

طَلۡعُهَا کَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ الشَّیٰطِیۡنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمۡ لَاٰکِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَ ﴿۶۶﴾

اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے شیطانوں کے سر ﴿۶۵﴾ سو وہ یقیناً اسی سے کھائینگے پھر اسی سے پیٹ بھرینگے ﴿۶۶﴾

ف ۶۔ شیطان ۔ قرآن کے رو سے شیطان کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ جب اللہ نے زمین کی مٹی سے پہلا انسان بنا کر اس میں اپنی روح پھونک دی، اور تمام روحانیات کو حکم دیا کہ انسان کو سجدہ کریں یعنے اس کی اطاعت قبول کریں تو تمام روحانی پیکروں نے اس کے آگے سر اطاعت جھکا دیا مگر ابلیس نے نہیں "وہ جنوں میں سے تھا، سو وہ اپنے رب کے حکم سے باہر نکل گیا"

ف ۔ پھر اللہ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنانا چاہا تو فرشتے معترض ہوئے کہ انسان ان کی طرح معصوم اور فرماں بردار نہیں ہے، اس میں شر کا عنصر بھی ہے ۔ مگر جب فرشتوں پر انسان کی علمی قابلیت کا پورا پورا مظاہرہ ہو گیا تو فرشتے ہار مان گئے ۔

شیطان کے انسان کی اطاعت کرنے سے انکار کی وجہ آگ کی خاصیت

شیطان نے انسان کی اطاعت کرنے سے انکار کر دیا اور وجہ یہ بتائی کہ اس کی ساخت آگ سے ہوئی ہے اور انسان کی مٹی سے ۔ آگ کا کام اکسانا، بھڑکانا، ولولہ پیدا کرنا، جوش دلانا ہے، بھلا وہ کیسے جھک سکتی ہے ایک ایسی ہستی کے سامنے جو مٹی جیسی عاجز حقیر چیز سے بنائی گئی ہے ۔ مٹی کی

مٹی کی بساط

انسان کو علم اور عقل نے اس قابل بنا دیا کہ وہ آگ کو بھی اپنے بس میں لاسکتا ہے انسان کی طبیعت پر موقوف ہے کہ وہ مادۂ شر پر غالب آئے یا اس سے مغلوب ہو جائے

کی بساط ہی کیا ہے ۔ کمہار نے ایک مشت خاک لی، پانی ملا کر سڑایا اور پھر اس سے جیسی شکل چاہی گھڑلی ۔ آگ ایسی نہیں ہے کہ کسی کے بس میں آسکے اور اس کے حکم پر کارفرما ہوسکے ۔ مگر شیطان یہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ نے انسان کو علم اور عقل دے کر اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ آگ کو بھی اپنے بس میں لاسکیگا اور مادۂ شر پر بھی اسی طرح حکومت کرسکیگا جس طرح کہ وہ مادۂ خیر پر کرتا ہے ۔ اب یہ انسان کی طبیعت اور ارادہ پر موقوف ہے کہ وہ مادۂ شر پر غالب آئے یا اس سے مغلوب ہو جائے ۔ بہرحال

اچھی روحیں

قرآن کا ارشاد ہے کہ اچھی روحیں انسان کی خیر خواہی کرتی ہیں، اللہ سے انسان کی مغفرت چاہتی ہیں

بری روحیں

اور انسان پر درود بھیجتی رہتی ہیں ۔ اور بری روحیں انسان کے دل کو برائی اور بدی کی طرف مائل

کرتی رہتی ہیں۔ اسی سرکش اور گمراہ کن روح کا نام شیطان ہے۔

ف ۷۷۔ ابلیس اور شیطان۔ جیسا کہ صفحہ ۱۹۹ اور ۲۰۰ صفحہ میں بیان ہوا، ابلیس کے معنے
ابلیس کے معنے ناامید کے ہیں۔ یہ لفظ سوائے ف ۱ اور ف ۱۱ کے حضرت آدمؑ کے قصہ ہی میں آیا ہے، کیوں کہ حضرت آدمؑ ہی کی وجہ سے شیطان کو اللہ کی رحمت سے ہمیشہ کے لئے ناامیدی ہو گئی اور اس نے عہد کر لیا کہ وہ اولادِ آدم کو ہمیشہ بہکاتا رہیگا۔

شیطان کے معنے
شیطان کے معنے دور کرنے والے کے ہیں اور شیطان ہمیشہ انسانوں کو اللہ کی رحمت سے دور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

ف ۷۸۔ شیطان کی بناوٹ۔ ف ۲ میں شیطان کو جن کہا گیا ہے۔ جن کے معنی پوشیدہ کے ہیں۔ قرآن میں کئی جگہ شیطان کے لئے جن کا لفظ آیا ہے۔
شیطان کو جن بھی کہا گیا ہے

جان یعنے شیطان کی پیدائش آگ سے
جن واحد ہے اور جان اسم جمع ہے۔ جن کے لئے جان کا لفظ فقط سورۂ حجر ۲ ۵ اور سورۂ رحمٰن ۴ میں آیا ہے اور کسی آیت میں نہیں آیا۔ انھی سورتوں کی دو آیتوں یعنے ف ۱ اور ف ۳ میں جان کی پیدایش "لو کی گرمی" اور "آگ کے شعلہ" سے بیان ہوئی ہے۔ یہاں جان سے مراد شیطان ہی ہے، کیوں کہ (۱۲) ف ۴ اور (۲) ف ۵ میں شیطان کہتا ہے کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔

ف ۷۹۔ شیطان کا عمل۔ شیطان کا عمل یہ ہے کہ وہ انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے یعنے بُرے خیال پیدا کرتا ہے۔ "کہو میں پناہ مانگتا ہوں × × خناس کے وسوسہ کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے" (۵) ف ۲ع۔ "پھر شیطان نے ان دونوں (آدم اور حوا کے دل) میں وسوسہ ڈالا" (۱۰) ف ۵ "پھر شیطان نے ان (آدم اور حوا کے دل) میں وسوسہ ڈالا" (۵) ع طٰہٰ ۴۴
وسوسہ

ہوا کی ہلکی آواز اور شکاری کے پاؤں کی آہٹ کو وسواس کہتے ہیں۔ دل میں کوئی بُرا خیال آتا ہے تو اس کو بھی وسوسہ کہتے ہیں۔ سورۂ ق ۳ ۳ کی ایک آیت ہے "اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو اس کا نفس وسوسہ ڈالتا ہے مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ" (۱) ع

دل میں بات ڈالنا
دل میں کوئی بات ڈالنے یا خیال پیدا کرنے کو وحی بھی کہا گیا ہے اور لغت میں وحی کے معنے الاشارۃ السریعۃ یعنے تیزی سے اشارہ کرنا ہیں۔ "اور اسی طرح ہم نے انس و جن کے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ وہ (شیاطین) دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے ہیں یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ × × (۳) "اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں لِیُوْحُوْنَ اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِهِمْ کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں" (۱۱) ف۔

طائف = بدخیال بُرے خیال کے لئے قرآن میں ایک جگہ لفظِ طائف بھی آیا ہے۔ طائف کے معنے طواف کرنے والے یعنے گھومنے والے کے ہیں فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ "پھر اس (باغ) پر پھر جانے والی (آفت) پھر گئی" (۱۹) سورۂ قلم ۲۔ "جو لوگ ڈرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خیال (طائف) چھو جاتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور اسی وقت وہ آنکھیں کھول دیتے ہیں" (۱۳) پ۵۔

ہمزہ = چھیڑ شیطان کی چھیڑ کو ہمزہ بھی کہا گیا ہے، اس کے معنے اشارہ کرنے کے ہیں۔ "(اے محمدؐ) بدی کا دفیعہ اس طرح کرو جو نہایت اچھا ہو۔ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ (کفار) بیان کرتے ہیں (۴) اور کہو میرے پروردگار! میں شیطانوں کی چھیڑ (ہمزہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۵) اور میرے پروردگار! میں اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (مباحثہ کرنے والے) میرے پاس آئیں" (۶) پ۵۳۔ یہاں شیطانوں سے مراد شریر النفس کفار ہیں۔ ان کی چھیڑ یہ تھی کہ وہ آنحضرت صلعم کو طعن و تشنیع سے غصہ دلانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہ لفظ سورۂ ہمزہ ۲۹ میں بھی آیا ہے "خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے (هُمَزَةٍ)، عیب چننے والے (لُّمَزَةٍ) کی" (۱)۔ سورۂ قلم ۲ میں هَمَّازٍ آیا ہے جس کے معنے طعنہ دینے والے کے ہیں (۱۱) پ۲۔

نزغ = وغدغہ شیطانی وغدغہ کے لئے نزغ آیا ہے۔ "(اے محمدؐ!) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے کنارہ کرو (۱۱) اور اگر شیطان کی طرف سے تم کو کوئی وغدغہ (نَزْغٌ) پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو" (۱۲) پ۵ اور (۴) پ۵۲۔ نزغ کے معنے ہیں نوک دار چیز کا چمڑے میں داخل کرنا، سوئی چبانا۔ فساد ڈالنے کو بھی نزغ کہتے ہیں۔ "اور (اے محمدؐ!) میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ کہا کریں جو پسندیدہ ہو۔ یقیناً شیطان لوگوں میں فساد ڈلواتا رہتا ہے (يَنزَغُ)۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے" (۱) پ۲۔ "(یوسف نے کہا) شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈلوا دیا تھا (نَّزَغَ)" (۷) پ۲۔

ازّ = ابھارنا شیطان جو لوگوں کو ابھارتا ہے اس کے لئے ازّ آیا ہے۔ "کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو اکساتے رہتے ہیں (تَؤُزُّهُمْ أَزًّا)" (۱) پ۲۹۔ یہ ابھارنا ہانڈی کے ابال جیسا ہوتا ہے اور ازّ کے معنی بھی "ابال" ہی کے ہیں۔

بات بھلا دینا لوگوں کے ذہن سے بات کا بھلا دینا تو شیطان کے بائیں ہات کا کرتب ہے۔ پ۶ پ۲ پ۲۔

عارضی کیفیات پ۸۰ ۔ بُرا عمل اچھا دکھائی دینا۔ شیطان کا وسوسہ، چھیڑ، وغدغہ وغیرہ یہ سب عارضی کیفیات ہیں جن کا تھوڑی دیر تک اثر رہتا ہے، پھر جب وہ زائل ہو جاتی ہیں تو انسان اپنی فعلی

کم زور طبیعت کے لوگ شیطان کے وسوسوں میں آجاتے ہیں اور اضطراری حرکات سے جو ان کیفیات کا نتیجہ ہوتی ہیں نادم ہو جاتا ہے۔ کم زور طبیعت کے لوگ ہی شیطان کے وسوسوں میں آجاتے ہیں۔ وہ لوگ جن کا ایمان مضبوط ہوتا ہے ان کے دل میں

مضبوط ایمان والے برا خیال آتا ہے تو چونک پڑتے ہیں

جب کوئی برا خیال آجاتا ہے تو وہ چونک پڑتے ہیں اور اسی وقت آنکھیں کھول دیتے ہیں" اور چوکنے ہو جاتے ہیں (۱۴) ف۵

شیطان کا سب سے بڑا کام ہے کہ وہ آدمیوں کو ان کے اعمال ان کی نظر میں آراستہ کر دکھاتا ہے

دل میں برے خیالات کے بار بار آنے سے انسان کا نفس خراب ہو جاتا ہے اور وہ اچھے اور برے خیال میں فرق کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ بری چیز کو بھی وہ اچھی چیز سمجھنے لگ جاتا ہے۔ یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے۔ شیطان کا سب سے بڑا کام یہی ہے کہ وہ آدمیوں کو ان کے اعمال ان کی نظروں میں آراستہ کر دکھاتا ہے۔ "اللہ کی قسم! ہم نے (اے محمدؐ) تم سے پہلے قوموں کی طرف رسول بھیجے۔ پھر شیطان نے ان لوگوں کے عمل (ان کو) آراستہ کر دکھائے" (۶۳) ف۱۳۔ "اور (اے محمدؐ!) ہم نے تم سے پہلے قوموں کی طرف رسول بھیجے تھے، پھر ہم نے ان کو تکلیف اور دکھ میں مبتلا کیا کہ شاید وہ عاجزی کریں (۱) تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا انھوں نے کیوں عاجزی نہ کی۔ لیکن ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور جو عمل وہ کرتے تھے شیطان اسے ان کو اچھا کر دکھاتا تھا" (۲) ف۱۵۔ "بھلا وہ شخص جس کو اس کے برے عمل آراستہ کر دکھائے جائیں اور وہ اسے اچھا سمجھے (تو کیا وہ ہدایت پا سکتا ہے) سو اللہ جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے" (۲) ف۱۶۔

ف۸۱۔ پیغمبروں پر شیطان کا وار۔ شیطان کی گمراہ کن کوشش معمولی انسانوں ہی تک محدود نہیں بلکہ وہ پیغمبروں پر بھی وار کرنے سے نہیں جھجکتا گو ان پر اس کا وار کارگر نہیں ہوتا۔

حضرت موسیٰ سے قبل بعثت ایک شیطانی حرکت ہو گئی

حضرت موسیٰؑ نے ایک قبطی کو مکا مارا تو وہ مر گیا تو آپ نے اپنی اس حرکت کو شیطانی حرکت قرار دیتے ہوئے اللہ سے مغفرت چاہی کہ "میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے بخش دے"۔ اللہ نے بخش دیا تو موسیٰؑ نے اللہ کے اس احسان کے بدلہ میں اقرار کیا کہ "میں کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہ ہونگا" ف۲۲۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰؑ کی بعثت سے پہلے کا ہے۔

حضرت ایوبؑ کو شیطان ایذا دیتا تھا

حضرت ایوبؑ کی دہائی تھی کہ شیطان نے مجھکو ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے" ف۲۳۔ حضرت ایوبؑ کے نام سے بیبل میں بیالیس (۴۲) ابواب کی ایک کتاب شامل ہے، اس میں شیطان نے حضرت ایوبؑ کو کس کس تکلیف میں ڈالا تھا اس کا نہایت دلچسپ اور سبق آموز قصہ درج ہے۔

ایک دن شیطان خداوند کے حضور حاضر ہوا۔ "پھر خداوند نے شیطان سے کہا کیا تو نے میرے بندہ ایوب کے حال پر غور کیا کہ زمین پر ان جیسا کوئی شخص نہیں ہے، کہ وہ کامل اور صادق ہیں اور خدا سے ڈرتے اور بدی سے دور رہتے ہیں"۔ شیطان نے کہا کہ ایوب کی خداترسی مفت نہیں ہے۔ ان کو تو نے دھن دولت، بیٹے بیٹیاں، نوکر چاکر دے رکھے ہیں۔ ذرا تو ان کی دولت پر ہاتھ ڈال اور پھر دیکھ کہ وہ تجھکو تیرے مونہ پر لامت کرتے ہیں یا نہیں۔ خداوند نے شیطان سے کہا ان کی ساری دولت تیرے قابو میں ہے مگر ان کی جان پر تو ہاتھ نہ ڈالنا۔ ایوب پر ہر طرف سے مصیبت آپڑی

ان کی ساری دھن دولت برباد ہوگئی، تمام مویشی مرگئے، نوکر چاکر مارے گئے، آگ نے عمر بھر کا خزانہ جلادیا، آندھی میں گھر گرگیا اور سب بیٹے بیٹیاں دب مرے ۔" تب ایوب نے اٹھ کے اپنا پیرہن چاک کیا اور سر منڈایا اور زمین پر جھک پڑے اور سجدہ کیا اور کہا اپنی ماں کے پیٹ سے میں ننگا نکل آیا اور پھر ننگا وہاں جاؤنگا ۔ خداوند نے دیا اور خداوند نے لیا ۔ خداوند کا نام مبارک ہے" با ۔

پھر ایک دن شیطان خداوند کے آگے حاضر ہوا ۔ خداوند نے شیطان سے پوچھا کیا تو نے ایوب کے حال پر غور کیا" اور باوجود اس کے کہ تو نے مجکو ابھارا ہے کہ بے سبب ان کو ہلاک کروں تو بھی وہ اپنی دیانت کو لئے رہے"۔ شیطان نے جواب دیا کہ کھال کے بدلے کھال ۔ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کریگا ۔ تو اپنا ہات بڑھا اور ان کی ہڈی اور ان کے گوشت کو چھو تو وہ تیرے موںہ پر تجکو ملامت کرے ۔ خداوند نے کہا ایوب تیرے قابو میں ہے مگر ان کی جان جانے نہ پائے ۔ شیطان نے "ایوب کو مارا ایسا کہ تلوے سے لے کے چاندی تک ان کو جلتے ہوئے پھوڑے ہوگئے" اور وہ ایک ٹھیکرا لے کے اپنے تئیں کھجلانے لگے اور راکھ پر بیٹھ گئے"۔ تب ان کی جورو نے ان سے کہا کہ کیا تم اب تک اپنی دیانت پر قائم رہتے ہو؟ خدا کو ملامت کرو اور مرجاؤ۔ پھر انھوں نے اسے کہا تو نادان عورتوں کی سی بات بولتی ہے کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لیں اور بری چیزیں نہ لیں"۔

ایوب کا حال سن کر ان کے تین دوست ان کے پاس آئے اور ان سے ہمدردی کرنے لگے۔ ایوب کا ان کے ساتھ جو مباحثہ ہوا وہ نہایت ہی عبرت خیز ہے ۔ ان دوستوں کی باتوں پر خدا بہت برہم ہوا مگر ایوب نے ان کے لئے دعا کی" اور خداوند نے ایوب کی طرف توجہ کی ۔ اور خداوند نے جس وقت کہ ایوب نے اپنے دوستوں کے لئے دعا مانگی ایوب کی گرفتاری کو مبدل کیا اور خداوند نے ایوب کو آگے کی نسبت دونی دولت عنایت کی ایوب کی آخر عمر میں ابتدا کی نسبت بہت برکت عطا کی" ب۴۲ ۔

ابلیس نے حضرت عیسیٰ کی آزمایش کی

لوقا کی انجیل میں ہے "پھر یسوع روح القدس سے بھرے ہوئے یردن سے لوٹے اور چالیس دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتے رہے (۱) اور ابلیس انھیں آزماتا رہا ۔ (۲) اور ابلیس نے ان کو اونچے پہلے جاکر دنیا کی ساری بادشاہتیں پل بھر میں دکھائیں (۵) اور ان سے کہا کہ یہ سارا اختیار اور ان کی شان و شوکت میں تم کو دے دونگا کیوں کہ یہ میرے سپرد ہے اور جس کو چاہتا ہوں دیتا ہوں (۶) پس اگر تم میرے آگے سجدہ کرو تو یہ سب تمھارا ہوگا (۷) یسوع نے جواب میں اس سے کہا ۔ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اس کی عبادت کر (۸) اور وہ ان کو یروشلم میں لے گیا، اور ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے ان سے کہا، اگر تم خدا کے بیٹے ہو تو اپنے تئیں یہاں سے نیچے گرادو (۹) کیوں کہ لکھا ہے کہ وہ تمھاری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دیگا کہ تمھاری حفاظت کریں (۱۰) اور یہ بھی کہ وہ تمھیں ہاتوں پر اٹھا لینگے، ایسا نہ ہو کہ تمھارے

پاؤں کو پتھر کی ٹھیس لگے ⑪ یسوع نے جواب میں اس سے کہا: فرمایا گیا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر ⑫ جب ابلیس تمام آزمائشیں کر چکا تو کچھ عرصہ کے لئے ان سے جدا ہوا" ⑬ بک۔

ف ۸۲۔ الہامی اور غیر الہامی باتیں۔ پیغمبر بھی آخر انسان ہی تھے، ان کے دل میں بھی طرح طرح کے خیال آتے تھے۔ بعض خیال تو ایسے عجیب وغریب قدسی صفات ہوتے تھے کہ وہ ان کے القا سے حیران ہو کر پکار اٹھتے تھے کہ یہ باتیں انسانی دماغ کی جدت آفرینیاں نہیں ہیں، اس سے پہلے یہ باتیں ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں، اور جب وہ فکر کرتے تو ان کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہ باتیں اللہ کی طرف سے ان کے دل پر القا ہوئی ہیں۔ رفتہ رفتہ ان کی روحانی قوت اس قدر قوی ہو جاتی تھی کہ وہ وحی الٰہی اور تخیلاتِ دماغی کو فوراً محسوس کر لیتے تھے

پیغمبروں کے دل پر اللہ کی طرف سے عجیب وغریب قدسی خیالات القا ہوتے تھے

پیغمبر وحی الٰہی اور تخیلات دماغی کا فرق محسوس کرتے تھے

نزولِ وحی کے وقت رسول پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی تھی جو ختمِ وحی کے بعد زائل ہو جاتی تھی۔ اس حالت میں رسول کے قلب پر جو القا ہوتا تھا وہی کلامِ الٰہی تھا۔ باقی سادہ حالتوں میں جو کچھ دل و دماغ میں آتا تھا وہ وحی یا کلامِ الٰہی نہیں بلکہ کلامِ رسول یا پیغمبر کے ذاتی خیالات ہوتے تھے جن میں غلطی اور اشتباہ کا احتمال ممکن ہے۔

نزولِ وحی کی کیفیت

کلامِ الٰہی

پیغمبروں کے ذاتی خیالات

مسلم میں رافع بن خدیج صحابی سے واقعۂ تابیر نخل میں مروی ہے "نبی صلعم مدینہ تشریف لائے اور یہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کے جوڑ ملایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کیا کہ ہم یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ فرمایا شاید ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ لوگوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا تو کھجور کے پھل کم ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی آدمی ہوں، اگر میں دینی امور میں کسی بات کا حکم دوں تو اس پر کاربند ہو جایا کرو، اور جب اپنی رائے سے کسی چیز کا حکم دوں تو میں بھی آدمی ہوں (یعنی مجھ سے بھی غلطی ممکن ہے)"۔

دینی معاملات میں پیغمبر کے حکم کی پیروی کرنی چاہئے

باقی باتوں میں پیغمبر کی رائے انسانی رائے ہے جس میں غلطی ہو سکتی ہے

پیغمبروں سے لوگ سوالات کیا کرتے تھے تو ان کے جواب میں بعض وقت اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوا کرتی تھی اور بعض وقت اور طور پر ان کے دماغ میں خیال پیدا ہوتا تھا۔ انہی خیالات کے متعلق ارشاد ہوا ہے:۔ "اور (اے محمد!) ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر جب وہ خیال باندھنے لگا شیطان نے اس خیال میں (کچھ نہ کچھ) ڈال دیا، پھر اللہ اس کو مٹا دیتا ہے جو شیطان ڈالتا ہے۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے" ④ ف ۱۔

شیطان پیغمبر کے خیال میں بھی کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے پھر اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے خیال کو دور کر کے آیاتِ الٰہی کو مضبوط کر دیتا ہے

پیغمبر جو باتیں بیان کرتے ہیں ان میں کچھ تو وہ ہوتی ہیں جو وحی کے ذریعہ سے اتری ہیں اور کچھ ان کی ذاتی رائے اور ذاتی خیالات ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے دل میں روگ ہوتا ہے "ان آخر الذکر باتوں میں کچھ نہ کچھ خامی نکال کر ان کو بھی اللہ سے منسوب کر کے رسول کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ "تاکہ وہ اس کو جو شیطان ڈالتا ہے ان لوگوں کے لئے آزمائش بنائے جن کے دلوں میں روگ ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ اور بلاشبہ ظالم پرلے درجہ کی مخالفت میں ہیں" ⑤ ف ۱۔ دنیا میں سوائے

وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہوتا ہے پیغمبر کے ذاتی خیالات کو اللہ پر منسوب کر کے ان میں خامی نکالتے ہیں۔

سوائے اسلام کے دوسرے

مذہبوں کی مقدس کتابوں میں الہامی باتوں کے ساتھ غیر الہامی خیالات بھی گڈ مڈ ہو گئے ہیں

اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مقدس کتابوں میں الہامی باتوں کے ساتھ ساتھ غیر الہامی خیالات بھی لوگوں نے گڈ مڈ نہ کر دئے ہوں۔ یہ خلط ملط بھی اللہ کی طرف سے لوگوں کی آزمایش ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس نے ہر انسان میں کھرے کھوٹے کے پرکھنے کی جو کسوٹی رکھ دی ہے اس پر وہ الہامی اور غیر الہامی باتوں کو کس کر پرکھتے بھی ہیں یا نہیں، اور خدا کی دی ہوئی عقل سے کام لیتے ہیں یا یوں ہی اندھا دھند چلے جاتے ہیں۔

جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ کلامِ الٰہی اور انسانی باتوں میں فرق کر سکتے ہیں

"اور تاکہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے جان لیں کہ وہ (وحی) تمہارے رب کی طرف سے حق ہے، پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کے لئے نرم ہو جائیں" (۵۴) ق ۲۲۔ اگر انسان اپنی عقل کو صحیح طور پر کام میں لائے تو وہ حق شناس بن جائیگا اور اس کا دل گواہی دیگا کہ کونسا کلام الٰہی ہے اور کونسی باتیں انسانی ہیں۔ مگر جن کے دلوں میں روگ ہوتا ہے وہ جان بوجھ کر عقل کے اندھے بن جاتے ہیں "اور جو کافر ہیں وہ ہمیشہ اس (وحی) کے بارے میں شک ہی میں رہتے ہیں (۵۵) اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہتے ہیں" (۵۷) ق ۲۲۔

جو کافر ہیں وہ وحی کے بارے میں ہمیشہ شک میں رہتے ہیں

قرآن ابتدا سے انتہا تک اللہ کا کلام ہے

قرآن ابتدا سے انتہا تک یعنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے وَالنَّاس تک بلا شک و شبہ اللہ کا کلام ہے۔ اس میں صرف وہی آیتیں ہیں جو فرشتے کے توسط سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حالت میں، جو نزولِ وحی کے وقت پر آپ پر طاری ہوا کرتی تھی، اتری تھیں۔ آنحضرت صلعم پر کوئی وحی نہیں اتری جو قرآن میں داخل نہیں کی گئی ہو، اور سوائے وحی کے قرآن میں کوئی ایک جملہ تو کیا معنی کوئی ایک لفظ بلکہ کوئی ایک حرف بھی آنحضرت صلعم کی طرف سے یا قرآن کے جمع کرنے والوں کی طرف سے داخل نہیں کیا گیا۔ اس پر بھی کفار محض ہٹ دھرمی سے قرآن کے سر تا سر وحی الٰہی ہونے کے منکر تھے، اور یہ بھی معاذ اللہ کہا کرتے تھے کہ شیطان کی طرف سے بھی قرآن میں ضرور ملاوٹ ہے۔ قرآن اس شرارت بھرے الزام کی اس طرح تردید کرتا ہے:- "بے شک یہ (قرآن) معزز رسول (فرشتہ) کی زبانی ہے (۱۹) جو قوت والا، مالکِ عرش کے پاس جگہ پانے والا ہے (۲۰) سردار ہے اور امانت دار ہے (۲۱) اور یہ مردود شیطان کی زبانی نہیں ہے (۲۵) سو تم کدھر چلے جا رہے ہو" (۲۶) ق ۳۰۔ "اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نہیں اترے (۲۱۰) اور (یہ کام) نہ ان سے بن آئے اور نہ وہ کر سکیں (۲۱۱) وہ تو (وحی کے) سننے سے (بھی) دور کر دئے گئے ہیں" (۲۱۲) ق ۱۹۔ بھلا شیطان جس کا کام بہکانا اور گمراہ کرنا ہے ایسے نور میں لکھو تو یہ اسرارِ الٰہیہ اور اصول و قوانینِ صحیحہ کا حامل ہو سکتا ہے جن کی غرض ہدایت اور رہنمائی ہو! "سو تم کدھر چلے جا رہے ہو (اتنی بھی بات سمجھتے نہیں)"۔

کفار کہا کرتے تھے کہ قرآن میں شیطان کی طرف سے بھی ملاوٹ ہے

قرآن فرشتہ کی زبانی ہے

قرآن مردود شیطان کی زبانی نہیں ہے

شیطان میں ایسے کلام کے تحمل کی صلاحیت کہاں

حصولِ علم کے دو ذریعے ایک انسان کا مشاہدہ، غور و فکر

اللہ نے انسان میں حصولِ علم کی توتیں یعنے مشاہدہ، تجربہ، غور و فکر، قیاس اور استدلال کا مادہ ودیعت فرما دیا ہے جس سے انسان اکتسابِ علم و فن کر سکے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ وحی و

دوسرا وحی الٰہی

الہام کے ذریعہ سے بھی انسان کی معلومات میں اضافہ کرتا رہتا تھا۔ وحی کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت محمدؐ پر ختم ہو گیا۔ ہر زمانہ میں کچھ نہ کچھ ایسے لوگ ہوا کرتے تھے جنھوں نے غیب کی باتوں کی ٹوہ لگانا اپنا پیشہ قرار دے رکھا تھا۔ عرب میں یہ لوگ کاہن کہلاتے تھے۔ یہ مدعیانِ باطل لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دیتے تھے کہ کچھ موکل یعنی جن اور شیطان ہمارے تابع ہیں جو ہم کو آسمانوں سے غیب کی خبر لا دیتے ہیں۔ یہ آئندہ کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے تھے اور لوگوں کی قسمتوں کا حال بیان کرتے تھے۔ اللہ نے ان کے موکلوں کا اس طرح بھانڈا پھوڑا ہے:۔ "وہ (شیاطین) تو (وحی کے) سننے سے (بھی) دور کر دئے گئے ہیں" (۲۱) ف ۱۹۔ "اور ہر سرکش شیطان سے (آسمان کی) حفاظت کی (۷) وہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہیں لگا سکتے، اور وہ ہر طرف سے پھینکے جاتے ہیں نکال دینے کو۔ اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے (۹) مگر جو کوئی جھپٹ کر اچک لے جانا چاہتا ہے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے" (۱۰) ف ۲۱۔

کاہن غیب کی باتوں کی ٹوہ لگایا کرتے تھے کاہن کہتے تھے کہ ان کے ماتحت موکل ہیں ان موکلوں کا اللہ نے بھانڈا پھوڑ دیا

بندگی اور پرستش کا فرق

ف ۸۳۔ شیطان کی بندگی

بندگی اور پرستش میں جو فرق ہے اس کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ غلام اپنے آقا کا حکم جو بجا لاتا ہے وہ اس کی بندگی یا عبادت ہے۔ اپنے معبود کی تحمید، تقدیس تسبیح، تکبیر اور تعظیم دل سے، زبان سے اور جسمانی افعال سے کرنا پرستش یا پوجا ہے۔ "شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور (اس سے بچنے کے لئے) بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے (امر کرتا ہے)" (۲) ف ۳۱۔ "وہ تم کو برائی اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے (امر کرتا ہے)" (۲) ف ۲۳۔ "اور جو شیطان کے قدموں پر چلیگا، شیطان (اس کو) بے حیائی اور برے کام ہی کو کہیگا (امر کریگا)" (۱) ف ۳۶۔ شیطان کے کہنے پر چلنا اس کی بندگی یا عبادت کرنا ہے۔ "اے بنی آدم! کیا میں نے تمھیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرنا، وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی بندگی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے" (۱۱) ف ۵۹۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا تھا "میرے ابا! شیطان کی بندگی نہ کیجئے۔ بلاشبہ شیطان رحمان کا نافرمان ہے" (۴) ف ۶۔ اس قسم کی بندگی کے علاوہ بعض قومیں شیطانوں کی پرستش یا پوجا بھی کرتی تھیں اس خیال سے کہ پوجا پاٹ کر کے ان کو خوش نہ کیا جائیگا تو وہ ان کو ستائینگے اور تکلیف پہنچائینگے۔ مجوسیوں کے عقیدہ میں تو خیر اور شر کے الگ الگ خدا تھے۔ خیر کا خدا یزدان تھا اور شر کا خدا اہرمن۔ رفتہ رفتہ اہرمن کے معنے ہی دیو اور شیطان کے ہو گئے۔ غرض ان لوگوں سے جو شیطان کے کہنے پر چلتے تھے اور ان لوگوں سے جو شیطان کے شر سے ڈر کر اس کی پرستش کرتے تھے قیامت کے روز خود شیطان یوں خطاب کریگا "اور جب سب کام فیصل ہو جائیگا تو شیطان کہیگا کہ بے شک اللہ نے تم کو وعدہ دیا تھا سچا وعدہ، اور میں نے تم کو وعدہ دیا تھا سو میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ اور میرا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا، بجز اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تو تم نے میری بات مان لی، سو مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمھارا فریاد رس ہوں

شیطان کے کہنے پر چلنا اس کی بندگی کرنا ہے

شیطان کی پرستش

اور نہ تم میرے فریادرس ہو۔ میں تو اس بات کا انکار کرتا ہوں کہ تم نے مجھے پہلے شریک بنایا تھا" ① ف ۱۱۔

وہ لوگ جو بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں شیطان ہیں

ف ۸۴۔ شیطان صفت انسان۔ شیطان کا کام بہکانا اور گمراہ کرنا ہے۔ جو انسان لوگوں کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ہیں ان کو بھی اللہ نے شیطان کہا ہے۔ قرآن میں چند آیتیں ہیں جن میں شیطان سے مراد شیطان صفت انسان ہیں۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان لاؤ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں، تو وہ کہتے ہیں کیا ہم بھی ایمان لے آئیں جس طرح بے وقوف لوگ ایمان لے آئے، دیکھو یہی تو بے وقوف ہیں لیکن نہیں جانتے ⑬ اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں، کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف (مسلمانوں کی) ہنسی اڑاتے ہیں ⑭ اللہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے اور انھیں ڈھیل دئے جاتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں" ⑮ ف ۲۹۔

کافروں کے سرداروں کو شیطان کہا گیا ہے

یہاں شیطان سے مراد کافر اور کافروں کے سردار ہیں۔ "اور اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا تھا" ⑫ ف ۶۔ یہاں انسانوں کے شیطانوں سے مراد ان کے سرکش گمراہ کن سردار ہیں۔ "اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آیا جو اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے تو ان میں سے جنھیں کتاب دی گئی تھی ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں ⑩ اور ان کے پیچھے لگ گئے جو شیطان سلیمان کے عہد میں پڑھا کرتے تھے، حالانکہ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے" ⑪ ف ۲۔ حضرت سلیمانؑ کے وقت میں بنی اسرائیل راہ مستقیم سے بھٹکنے لگے تھے اور ان کے انتقال کے بعد تو وہ کھلم کھلا بت پرست اور بعل پرست بن گئے تھے۔

یہودیوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا اور اس کی پیروی کرتے تھے جو شیطان سلیمانؑ کے عہد میں پڑھا کرتے تھے

انھوں نے توراۃ کو پس پشت ڈال دیا تھا اور ان باتوں کی پیروی میں لگ گئے تھے جن کو شیطان صفت لوگ بیان کرتے تھے۔ بائبل کی کتاب السلاطین میں ہے:- "پر سلیمان بادشاہ بہت سی اجنبی عورتوں کو فرعون کی بیٹی کے سوا چاہتے تھے... ① ان قوموں کی جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ تم ان کے پاس اندر نہ جاؤ اور وہ تم پاس اندر نہ آئیں کہ وہ یقیناً تمہارے دلوں کو اپنے معبودوں کی طرف مائل کریں گی... ② کیونکہ ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑھے ہوئے تو ان کی جوروؤں نے ان کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا... ④ اور سلیمان نے خداوند کی نظر میں بدی کی"... ⑥ باب ۱۱۔ بائبل کا حضرت سلیمانؑ پر یہ ایک بے جا اتہام اور بے حقیقت بہتان ہے۔ قرآن نے اس کی صاف صاف

بائبل کا حضرت سلیمانؑ پر اتہام

تردید کر دی ہے۔ "حالانکہ سلیمان نے کفر نہیں کیا، لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے" (۹) ق ۲۔ یہ شیطان اجنبی لوگوں میں سے تھے۔ بیبل میں اجنبی عورتوں کا جو اثر حضرت سلیمانؑ پر بتایا گیا ہے وہ درحقیقت اجنبی مردوں کا اثر تھا جس سے اسرائیلی متاثر ہو گئے تھے نہ کہ حضرت سلیمانؑ۔ اجنبی لوگ "کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے"۔ سحر یا جادو شیطان پرستی ہے۔ مذہب کی بنا اس الہامی علم پر ہے جو رسولوں (یعنے فرشتوں اور پیغمبروں) کے ذریعہ سے انسانوں کو پہنچتا ہے، مگر جادو ان باطل خیالات پر مبنی ہے جو انسانی شیطان عرفی شیطانوں کی مدد سے پیدا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

جادو

ف ۸۵۔ حضرت سلیمانؑ کے خدام شیاطین۔ "اور شیطانوں میں سے (وہ شیطان سلیمان کے کام میں لگائے تھے) جو اُن کے لئے غوطہ لگاتے تھے اور اس کے سوائے دوسرے کام بھی کرتے تھے، اور ہم ان (شیطانوں) کے نگاہ بان تھے" (۵) ق ۲۱۔ "اور شیطانوں کو (بھی سلیمان کے کام میں لگا دیا تھا) جو سب عمارت بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے، اور اوروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے" (۱۴) ق ۲۳۔

بنی اسرائیل کا اصل پیشہ چرواہی اور گلہ بانی تھا۔ مصر سے اخراج کے بعد جب وہ موعودہ سرزمین میں جا بسے تو وہ زراعت کرنے لگے۔ ان کے سوا بنی اسرائیل کوئی اور ہنر یا صنعت نہیں جانتے تھے۔ جب طالوت کے بعد حضرت داؤدؑ نے وسیع بادشاہت قائم کی، اور ان کے بعد ان کے جانشین حضرت سلیمانؑ نے بادشاہت کو شہنشاہت کے درجہ کو پہنچا دیا تو سلطنت کی ظاہری شان و شوکت یہ چاہتی تھی کہ دارالحکومت میں عالی شان معبد اور محلات ہوں۔ بنی اسرائیل میں تو یہ حوصلہ نہ تھا کہ اپنے ہنر سے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر کھڑا کرتے، اس لئے حضرت سلیمانؑ کو لامحالہ اجنبی کاریگروں کو بلانے کی ضرورت پڑی۔

یہودی سوائے زراعت کے کوئی ہنر یا صنعت نہیں جانتے

معبد اور محلات کی تعمیر کے لئے حضرت سلیمانؑ نے اجنبی کاریگر بلا رکھے تھے

"سلیمان نے (صور کے بادشاہ) حیرام کو کہلا بھیجا کہ میں نے ٹھانا ہے کہ خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گھر اٹھاؤں... (۵) سو تم حکم کرو کہ میرے لئے لبنان سے سرو کے پیڑ کاٹیں۔ اور میرے چاکر تمہارے چاکروں کے ساتھ رہینگے۔۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے بیچ میں ایسا کوئی نہیں جس کی دانش پیڑ کاٹنے میں صیدانیوں کی مانند ہو (۶) اور بادشاہ نے حکم کیا اور وہ بڑے بڑے نفیس تراشے ہوئے پتھر لائے تاکہ گھر کی نیو ڈالی جائے (۱۷) اور سلیمان کے معمار اور حیرام کے معمار اور سنگ تراش انہیں تراشتے تھے۔ سو

انھوں نے لکڑیاں اور پتھر تیار کئے کہ گھر بنایا جائے" (۱۸) ۱ سلاطین۔

کچھ اجنبی کاریگر ایسے سرکش تھے کہ ان سے جبر کے ساتھ کام لینا اور ان کو زنجیروں میں باندھ رکھنا پڑتا تھا

اسی طرح حضرت سلیمانؑ کے پاس اجنبی غوطہ زن بھی تھے جو سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکال لاتے تھے۔ کچھ اجنبی کاریگر ایسے سرکش بھی تھے جو جبر کے بغیر کام ہی نہ کرتے تھے، ان کو زنجیروں سے کس کر رکھنا پڑتا تھا کہ وہ کام چھوڑ کر بھاگ نہ جائیں۔ انھی باطل پرست، جادوگر اور شریر النفس کاریگروں کو شیطان کہا گیا ہے۔ ان کے ہتھکنڈوں سے حضرت سلیمانؑ کو محفوظ رکھنے کے لئے اللہ "ان (شیطانوں) کی نگاہ بانی کرتا تھا" (۷) ف۱۲

ضمیمہ صفحہ ۲۱۸

[صفحہ ۲۱۸ پر ف ۳ سے پہلے مندرجۂ ذیل فائدہ پڑھا جائے]

ف ۷، ب۔ مس الشیطن۔ مس کے اصل معنے چھونا ہیں، اس لئے اس لفظ کا ترجمہ لگنا اور لگانا، پہنچنا اور پہنچانا بھی کر سکتے ہیں۔ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ "اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے" (۲) ع یونس ۹۴۔ اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ "(ابراہیم نے کہا) جب مجھے بڑھاپا پہنچ چکا" (۹) ع حجر ۲ ۵۔ "اور (یاد کرو) ایوب کو جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ پر تکلیف آ پڑی ہے، اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ اور تو سب رحم والوں سے بڑا رحم والا ہے" (۸) ع انبیا ۱۷۔ سورۂ ص ۳۵ میں حضرت ایوبؑ نے تکلیف پہنچانے کے فعل کو شیطان کی طرف منسوب کیا اور کہا "شیطان نے مجکو ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے" مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ف۲۳۔

مذکورۂ بالا آیت کے علاوہ قرآن میں اور دو جگہ شیطان کے عمل کے متعلق لفظ مس استعمال ہوا ہے۔ "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) کھڑے ہو نہ سکینگے مگر جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے چھو کر خبطی کر دیا ہو"۔ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔ ف۳۵۔ شیطان کا انسان کو چھو کر خبطی کر دینے کا کیا طریقہ ہے اس کی توضیح مندرجۂ ذیل آیت میں ہوتی ہے:۔ "جو لوگ ڈرتے ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور اسی وقت وہ آنکھیں کھول دیتے ہیں" ف۵۰، مگر جو لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے ان کے دل میں یہ خبط کچھ وقت تک سما رہتا ہے اور وہ مخبوط الحواس ہو کر بہکی بہکی حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔

باب ۱۱ - جن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ۱

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ①

اور جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس۔ وہ جنوں میں سے تھا، سو اپنے رب کے حکم سے باہر ہوگیا ①

ف ۱ ع سورۂ کہف ۶۶ — شیطان جن تھا

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ②

اور جان کو ہم نے (انسان سے) پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا ②

ف ۲ ع ۳ سورۂ حجر ۵۲ — جان لو کی گرمی سے پیدا ہوئے

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ⑮

اور جان کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ⑮

ف ۳ ع سورۂ رحمٰن ۴۰

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ⑥

اور جنوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں حالانکہ ان کو اسی نے پیدا کیا ہے، اور بے علمی سے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراشتے ہیں۔ وہ پاک اور بالاتر ہے اس سے جو یہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں ⑥

ف ۴ ع ۱۲ سورۂ انعام ۵۳ — کفار جنوں کو اللہ کا شریک بناتے تھے

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ④ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ⑤

اور جس دن ان سب کو جمع کریگا، پھر فرشتوں سے فرمائیگا یہ لوگ تمھیں کو پوجا کرتے تھے ④ وہ کہینگے تو پاک ہے، تو ہی ہمارا ولی ہے نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ جنوں کو پوجا کرتے تھے اور ان میں اکثر انھی کو مانتے تھے ⑤

ف ۵ ع سورۂ سبا ۵۶ — کفار جنوں کو پوجا کرتے تھے

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ④ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ㉛

اور انھوں نے اس میں (یعنے اللہ میں) اور جنوں میں ناطہ مقرر کیا ہے، حالانکہ جن جانتے ہیں کہ وہ (اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائینگے ④ اللہ پاک ہے اس سے جو یہ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں ㉛

ف ۶ ع سورۂ صافات ۵۴ — کفار نے اللہ میں اور جنوں میں ناطہ مقرر کیا تھا

فصل ۲

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ

اور سلیمان کے لئے ہوا کو (کام میں) لگا دیا، اس کی صبح کی

ف ۷ ع ۲ سورۂ سبا ۵۶

نوٹ - نمبر ۱ سے ۸۶ تک نزولی ترتیب میں مکی سورتیں اور ۸۶ سے ۱۱۴ تک مدنی سورتیں ہیں۔

حضرت سلیمانؑ کے پاس جن کام کرتے تھے

وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۳﴾

منزل ایک مہینہ کی تھی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ کی اور ہم نے ان کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔ اور جنوں میں سے کچھ وہ تھے جو ان کے سامنے ان کے پروردگار کے حکم سے کام کرتے تھے۔ اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا ہم اسے جلتی آگ کا عذاب چکھاتے ﴿۳﴾

جن مسجد، مجسمے، لگن، دیگیں بناتے تھے

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۴﴾

وہ (جن) ان (سلیمان) کے لئے جو وہ چاہتے بناتے تھے (یعنی) مسجد اور مجسمے اور لگن جیسے تالاب اور جمی ہوئی دیگیں۔ اے اولاد داؤد شکر کرتے ہوئے عمل کرو۔ اور میرے بندوں میں کم شکر گزار ہیں ﴿۴﴾

سلیمان جب فوت ہوئے تو جن کہنے لگے کہ اگر ہم غیب جانتے تو دکھ میں نہ رہتے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۵﴾

پھر جب ہم نے ان (سلیمان) پر موت کا حکم جاری کیا تو ان (جنوں) کو ان (سلیمان) کی موت کا پتہ کسی نے نہیں دیا مگر زمین کے (ایک) جانور نے جو ان کے عصا کو کھا گیا۔ سو جب وہ (سلیمان) گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ اگر وہ (جن) غیب جانتے ہوتے تو رسوا کرنے والے دکھ میں نہ رہتے ﴿۵﴾

سورۂ نمل ۲۷ ۔ ۴ و ۵ ع

حضرت سلیمانؑ کے پاس جن و انس کے لشکر تھے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۳﴾

اور سلیمان کے لئے ان کے جن اور انس اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے پھر ان کی جماعتیں بنائی گئیں ﴿۳﴾

و ۵ ع

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۷﴾

(سلیمان نے) کہا کہ درباریو! تم میں کوئی ہے کہ اس (ملکۂ سبا) کا تخت میرے پاس اٹھا لائے قبل اس کے کہ وہ میرے پاس فرماں بردار ہو کر آئے ﴿۷﴾

جنوں میں سے ایک دیو بولا میں ملکہ سبا کا تخت اٹھا لا سکتا ہوں

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۸﴾

جنوں میں سے ایک دیو بولا میں اس کو آپ کے پاس لے آؤنگا اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں اس (کے لانے) کی قوت رکھتا ہوں (اور) امانت دار ہوں ﴿۸﴾

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ڗ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ

وہ شخص جس کو کتاب کا علم تھا بولا میں اسے آپ کے پاس لے آؤنگا اس سے بھی پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے۔ پھر جب (سلیمان نے) اس کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (کہا) یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرتا ہے تو وہ صرف اپنی ذات کے (بھلے کے) لئے شکر کرتا ہے، اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے

نوٹ۔ حاشیہ پر رکوع اور اقتباس کا مرکب نشان اس طرح دیا گیا ہے و ع ۔ اوپر کا شمارہ رکوع اور نیچے کا شمارہ اقتباس کا ہے۔

تو میرا پروردگار بے نیاز، بزرگی والا ہے ⑨ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ⑨

فصل ۳

ترجمہ	آیات	حاشیہ
کہو کہ میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی ①	قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①	پ ۳۰ ع سورۂ ناس ۱۸
خناس کے وسوسہ کے شر سے ④	مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ④	جنوں اور انسانوں کے خناس
جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے ⑤	الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ⑤	لوگوں کے دلوں میں وسوسہ
(وسوسہ انداز) جنوں میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے ⑥	مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥	ڈالتے ہیں
(اللہ) فرمائیگا کہ جن اور انس کی جو امتیں تم سے پہلے گزری	قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ	پ ۸ ع ۱۱ سورۂ اعراف ۳۹
ہیں انھی میں تم بھی آگ میں داخل ہو جاؤ ⑦	مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ⑦	جن اور انس کی امتیں
اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن اور انس	وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ	پ ۹ ع ۱۲
پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں،	وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ	بہت سے جن اور انس جہنم
اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور	بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا	کو جائینگے کیوں کہ ان کے دل
ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں	وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا	ہیں مگر سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں دیکھتے نہیں، کان ہیں مگر
جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔ یہی	أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ	سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں
لوگ غافل ہیں ⑧	أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ⑧	جیسے ہیں
(اے محمدؐ!) کہہ دو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ	قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ	پ ۲۹ ع ۱۳ سورۂ جن ۳۷
یقیناً اسے جنوں میں سے کچھ لوگوں نے سنا تو کہنے	مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا	جنوں میں سے کچھ لوگوں
لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے ①	قُرْآنًا عَجَبًا ①	نے آنحضرت صلعم کو قرآن
جو بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے	يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَ	پڑھتے سنا تو کہا کہ ہم نے ایک
اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں بنائینگے ②	لَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ②	عجیب قرآن سنا ہے ہم اس پر
اور ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، نہ وہ بیوی	وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ	ایمان لے آئے
رکھتا ہے اور نہ اولاد ③	صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ③	
اور ہم میں کے بے وقوف اللہ پر بڑھا کر باتیں بنایا	وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ	
کرتے تھے ④	شَطَطًا ④	
اور ہم خیال کئے ہوئے تھے کہ انس و جن اللہ پر ہرگز جھوٹ	وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ	
نہیں بولتے ⑤	وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ⑤	
اور انس میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی	وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ	انس میں سے کچھ لوگ جنوں
پناہ پکڑتے تھے، سو انھوں نے (یعنی انس نے) ان (جنوں)	يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ	میں سے کچھ لوگوں کی پناہ

نوٹ — جو سورۃ ایک رکوع کی ہے اس رکوع کے نشان پر شمار نہیں دیا گیا ہے بلکہ یہ نشان × کر دیا گیا ہے۔

کرتے تھے	فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦	کا غرور اور بھی بڑھا دیا ٦
	وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ	اور انھوں نے خیال کیا جیسا تم خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو
(دوبارہ)	يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧	(پیغمبر بناکر) نہیں اٹھا کھڑا کرےگا ٧
جنوں نے آسمان کو ٹٹولا تو	وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ	اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت چوکیداروں
اسے سخت چوکیداروں اور	حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٨	اور شعلوں سے بھرا پایا ٨
شعلوں سے بھرا پایا۔ پہلے جن	وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ	اور ہم اس (آسمان) کی بیٹھنے کی جگہوں میں سننے کے
آسمان کی بیٹھنے کی جگہوں میں	لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ	لئے بیٹھا کرتے تھے۔ پر اب جو کوئی سننے کی کوشش کرتا
سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ اب کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے تو اپنے لئے انگارا پاتا ہے	لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩	ہے تو وہ اپنے لئے انگارا تیار پاتا ہے ٩
	وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ	اور ہم نہیں جانتے کہ ان کے لئے جو زمین میں ہیں برائی مقصود
	بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ	ہے یا ان کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا
	رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝١٠	ارادہ کیا ہے ١٠
ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ	وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ	اور ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے ہیں۔
بد ہیں	ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝١١	ہم کئی طریقوں پر پھٹے ہوئے ہیں ١١
ہم کئی طریقوں پر پھٹے ہوئے ہیں	وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي	اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں اللہ کو ہرا نہیں سکتے
	الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝١٢	اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں ١٢
ہم نے ہدایت کی بات سنی	وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا	اور جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو اس پر ایمان لے
تو اس پر ایمان لے آئے	بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ	آئے تو جو کوئی اپنے رب پر ایمان لائیگا اسے نہ کسی
	بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝١٣	نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی زیادتی کا ١٣
ہم میں بعض فرماں بردار ہیں اور	وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا	اور ہم میں بعض فرماں بردار ہیں اور بعض (حق سے)
بعض پھرے ہوئے	الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ	پھرے ہوئے ہیں اور جو فرماں بردار ہو وہی بھلائی
	تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝١٤	کا راستہ ڈھونڈ نکالے ١٤
	وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا	اور جو (حق سے) پھرنے والے ہیں سو وہ جہنم کا ایندھن
	لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥	بن گئے ١٥
سورۂ رحمٰن ۴۰ ركوع	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ	اے گروہ جن وانس! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں
اللہ فرماتا ہے اے گروہ جن	اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ	اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو
وانس! اگر تم سے ہو سکے تو	وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ	بھاگ دیکھو۔ تم بغیر قوت کے بھاگ ہی
آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تم دونوں پر آگ	اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝٨	نہیں سکتے ٨
کے شعلے اور دھواں چھوڑا	يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّ	تم دونوں پر آگ کے شعلے چھوڑے جائیں اور

نوٹ۔ ایک لفظ یا فقرہ کے دو معنے ہو سکتے ہوں تو ایک اصل ترجمے میں اور دوسرا حاشیہ پر دوسرے کراس پر خط کھینچا گیا ہے۔

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ﴿۱۰﴾

دھواں تو تم مقابلہ نہ کر سکو ﴿۱۰﴾

جائے تو تم مقابلہ نہ کر سکو

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿۱۴﴾

پھر اس دن نہ کسی انسان سے اور نہ کسی جن سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائیگا ﴿۱۴﴾

قیامت کے دن انسانوں اور جنوں میں کے گنہ گار اپنے چہروں سے پہچانے جائینگے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿۱۶﴾

گنہ گار اپنے چہرے سے پہچانے جائینگے، پھر پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے جائینگے ﴿۱۶﴾

و ۱۵ ع ۳

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿۱۱﴾

ان (باغوں) میں نیچی نگاہ والیاں ہونگی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے ہات لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے ﴿۱۱﴾

حوروں کو پہلے نہ کسی انس نے ہات لگایا ہوگا نہ جن نے

حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۲۷﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿۲۹﴾

ایسی حوریں جو خیموں میں رکھی ہیں ﴿۲۷﴾ ان (حوروں) کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انس نے ہات لگایا ہوگا اور نہ کسی جن نے ﴿۲۹﴾

و ۱۶ ع ۱۰ سورۂ ہود ۵۰

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿۹﴾ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۰﴾

اور (اے محمد!) اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی گروہ بنا تا، اور وہ (چونکہ ایک گروہ نہیں ہیں) ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے ﴿۹﴾ سوائے ان کے جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے۔ اور اسی کے لئے اس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کی بات پوری ہوگئی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دونگا ﴿۱۰﴾

اللہ نے سب آدمیوں کو ایک گروہ نہیں بنایا اس لئے وہ اختلاف کرتے ہیں

اللہ جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھردیگا۔

و ۱۷ ع ۱۴ سورۂ انعام ۵۳

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿۲﴾

اور اسی طرح ہم نے انس اور جن کے شیطانوں کو ہر نبی کا دشمن بنا دیا تھا۔ وہ (شیاطین) دھوکا دینے کے لئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، سو تم ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (اللہ پر) چھوڑ رکھو ﴿۲﴾

انس اور جن کے شیاطین ہر نبی کے دشمن تھے

و ۱۸ ع ۱۵

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۖ وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿۲﴾

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرم پیدا کردئے تاکہ وہ اس میں مکاریاں کیا کریں۔ اور وہ مکاریاں نہیں کرتے مگر اپنے ہی حق میں، اور وہ سمجھتے نہیں ﴿۲﴾

ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم ہیں جو مکاریاں کرتے ہیں

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ

اور جس دن وہ (اللہ) ان سب کو اکھٹا کریگا (اور فرمائیگا کہ) اے گروہ جن! تم نے انس میں سے بہت سے لئے تھے، اور انس

اللہ قیامت کے دن فرمائیگا اے گروہ جن! تم نے انس

میں بہتوں کو اپنا کر لیا انس میں سے جنوں کے دوست کہینگے ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے۔

اَوْلِيَآؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ
بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا
الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ
مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ
اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ⑦
وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑧

میں سے ان (جنوں) کے دوست کہینگے اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے اور ہم اس (برے) وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا۔ فرمائیگا تمہارا ٹھکانا آگ ہے ہمیشہ اسی میں رہو گے مگر جو اللہ چاہتا ہے بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا، علم والا ہے ⑦
اور اسی طرح ہم ظالموں کو ایک دوسرے کا دوست بنا دیتے ہیں ان کے کرتوتوں کے سبب ⑧

و ۱۹ ع ۱۶

اللہ قیامت کے دن پوچھیگا کہ گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جنہوں نے میری آیتیں پڑھ سنائی تھیں

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ
مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ
يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ
قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ①

اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آتے رہے جو تم کو میری آیتیں بیان کرتے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے رہے۔ وہ کہینگے ہم اپنے اوپر آپ گواہی دیتے ہیں۔ اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا اور وہ اپنے اوپر آپ گواہی دینگے کہ وہ کافر تھے ①

رسول اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ کوئی بستی بے خبری کے عالم میں ہلاک نہ ہو

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ
مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا
غٰفِلُوْنَ ②
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ③

(اے محمد!)- یہ (ارسال رسل) اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کر دے اور ان کے رہنے والے بے خبر ہوں ②
اور سب کے لئے ان کے عملوں کے مطابق درجے ہیں۔ اور تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں ہے جو وہ کرتے ہیں ③

اللہ چاہے تو ایک قوم کو نابود کر دے اور دوسری قوم کو اس کا جانشین بنائے

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ
مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ
قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ④

اور تمہارا رب غنی اور صاحب رحمت ہے۔ اور اگر وہ چاہے تو تم کو نابود کر دے اور تمہارے بعد جن کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے، جیسا کہ تمہیں بھی اور ہی لوگوں کی نسل سے پیدا کیا ہے ④

سورۂ فصلت ۵۹ و ۲۰ ع ۳

یہ لوگ بھی انہی جن و انس کی قوموں میں ہیں جو پہلے ہو گزری ہیں اور جو نقصان اٹھانے والے تھے

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاۗءَ فَزَيَّنُوْا
لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ⑦

اور ہم نے ان کے ہمنشین مقرر کر رکھے ہیں سو وہ ان کو جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اچھا کر دکھاتے ہیں۔ ان پر (اللہ کا) قول ٹھیک نکلا (یہ بھی) انہی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے ان سے پہلے ہو گزری ہیں، بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے ⑦

و ۲۱ ع

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا

اور جو کافر ہیں کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس

ترجمہ	متن	حاشیہ
(کے بیچ بیچ) میں غل مچاؤ شاید تم غالب آجاؤ (۱)	القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون (۱)	
سو ہم ان کو جو کافر ہیں ضرور سخت عذاب کا مزا چکھائینگے اور ان کو بدترین اعمال کی جو وہ کرتے تھے ضرور سزا دینگے (۲)	فلنذيقن الذين كفروا عذابا شديدا ولنجزينهم أسوأ الذي كانوا يعملون (۲)	
اللہ کے دشمنوں کی سزا یہ آگ ہے۔ ان کے لئے اس میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے جو وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے (۳)	ذلك جزاء أعداء الله النار لهم فيها دار الخلد جزاء بما كانوا بآياتنا يجحدون (۳)	
اور جو کافر ہیں کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار! جن اور انس میں سے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں تاکہ وہ نیچوں سے نیچے ہوں (۴)	وقال الذين كفروا ربنا أرنا الذين أضلانا من الجن والإنس نجعلهما تحت أقدامنا ليكونا من الأسفلين (۴)	قیامت کے دن کافر کہینگے یا اللہ تو ہم کو وہ جن و انس بتا جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تاکہ ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں۔
اور جو کافر ہیں وہ ان کے بارے میں جو مومن ہیں کہتے ہیں اگر یہ (اسلام) بہتر ہوتا تو وہ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔ اور جب انھوں نے اس (قرآن) سے ہدایت نہیں پائی تو پھر وہ کہینگے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے (۱)	وقال الذين كفروا للذين آمنوا لو كان خيرا ما سبقونا إليه وإذ لم يهتدوا به فسيقولون هذا إفك قديم (۱)	۲۲ ع ۲ سورہ احقاف ۴۶ کافر اور مومن
حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب (اس کی) تصدیق کرنے والی ہے عربی زبان میں ہے' تاکہ وہ ان کو ڈرائے جو ظالم ہیں اور نیکوکاروں کے لئے خوشخبری ہے (۲)	ومن قبله كتاب موسى إماما ورحمة وهذا كتاب مصدق لسانا عربيا لينذر الذين ظلموا وبشرى للمحسنين (۲)	اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی
جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے پھر (اسی پر) قائم رہتے ہیں' تو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے (۳)	إن الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون (۳)	
یہی اہل جنت ہیں' اسی میں ہمیشہ رہینگے، بدلہ ہیں ان عملوں کے جو وہ کرتے رہے (۴)	أولئك أصحاب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون (۴)	
اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور اسے تکلیف سے جنا۔ اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے ہے۔	ووصينا الإنسان بوالديه إحسانا حملته أمه كرها ووضعته كرها وحمله وفصاله ثلاثون شهرا	سعادت مند انسان

نوٹ۔ اس باب میں جو رکوع پورا نقل ہوا ہے اس رکوع کے شمارہ کے دائیں جانب یہ نشان ر کیا گیا ہے۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ⑤

یہاں تک کہ جب اپنی قوت کو پہنچتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں برداروں میں ہوں ⑤

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ⑥

یہی لوگ ہیں جن کے اچھے عمل جو انھوں نے کئے ہیں ہم قبول فرماتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں، وہ جنت والوں میں (ہونگے) (یہ) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا ⑥

ناخلف انسان

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑦

اور جو اپنے ماں باپ کو کہتا ہے کہ تم پر تف ہے، کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤنگا حالانکہ مجھ سے پہلے کئی نسلیں گزر چکی ہیں۔ اور وہ دونوں (ماں باپ) اللہ سے فریاد کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے خرابی! ایماں لا، اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو وہ کہتا ہے یہ کچھ نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ہیں ⑦

یہی لوگ جن و انس کی ان قوموں سے ہیں جو پہلے ہوگزری ہیں اور جو نقصان اٹھانے والے تھے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ⑧

یہی لوگ ہیں جن پر (اللہ کا) قول ٹھیک نکلا کہ (یہ بھی) انھی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے ان سے پہلے ہو گزری ہیں۔ بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے ⑧

سب کے لئے ان کے عملوں کے مطابق درجے ہیں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ⑨

اور سب کے لئے ان کے عملوں کے مطابق درجے ہیں۔ اور (یہ) اس لئے کہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائیگا ⑨

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

اور جس دن وہ جو کافر ہیں آگ کے سامنے کئے جائینگے (اور ان سے کہا جائیگا) تم اپنی اپنی دنیا کی زندگی میں اپنی لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا اس لئے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ

وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ (۱۰)

تم بدکرداری کرتے تھے (۱۰)

و۳۳ع سورہ احقاف ۴۶

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۱)

اور (اے اہل مکہ!) ہم نے تمہارے آس پاس جو بستیاں تھیں ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے بار بار آیتیں بیان کیں تاکہ لوگ رجوع کریں (۱)

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ (۲)

تو ان کو انھوں نے مدد کیوں نہ دی جن کو ان لوگوں نے (اللہ کا) قرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا۔ بلکہ وہ ان سے گم ہو گئے۔ اور یہی ان کا جھوٹ تھا اور (یہی) وہ افترا کرتے تھے (۲)

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ (۳)

اور (اے محمد!) جب ہم نے جنوں میں سے کچھ لوگوں کو تمہاری طرف متوجہ کر دیا کہ قرآن سنیں، پھر جب وہ وہاں حاضر ہوئے تو کہنے لگے چپ رہو! پھر جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والوں کی طرح واپس گئے (۳)

اللہ نے جنوں میں سے کچھ لوگوں کو آنحضرت صلعم کی طرف متوجہ کر دیا کہ قرآن سنیں

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴)

کہا اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے، جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے ہیں، وہ حق کی طرف ہدایت کرتی ہے اور سیدھی راہ کی طرف بھی (۴)

قرآن سن کر وہ اپنی قوم کی طرف واپس گئے اور کہا ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (۵)

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور اس (یعنی اللہ) پر ایمان لاؤ، وہ تمہارے گناہ بخش دیگا، اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دیگا (۵)

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور ایمان لاؤ۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءُ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۶)

اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانیگا تو وہ روئے زمین پر (اللہ کو) ہرا سکتا نہیں اور نہ اس کے لئے سوائے اس (اللہ) کے کوئی حمایتی ہیں۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (۶)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۷)

کیا وہ دیکھتے نہیں کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں تھکا نہیں، وہ اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ ہاں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے (۷)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى

اور جس دن وہ جو کافر ہیں آگ کے سامنے کئے جائینگے

النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۸﴾

(اور ان سے کہا جائیگا) کیا یہ برحق نہیں ہے۔ کہینگے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم! فرمائیگا تو تم عذاب کے مزے چکھو اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے ﴿۸﴾

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹﴾

سو (اے محمد!) صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے اور ان کے (عذاب کے) لئے جلدی نہ کرو جس دن وہ اسے دیکھینگے جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے (تو سمجھینگے کہ دنیا میں) وہ گویا دن کی ایک گھڑی ہی ٹھیرے تھے۔ یہ پہنچا دینا ہے۔ تو کیا کوئی اور بھی ہلاک کیا جائیگا سوائے نافرمان لوگوں کے ﴿۹﴾

سورۂ ذاریات ۵۱ ۶ و ۲۳ ع ۳۷

وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۱﴾

اور ہم نے آسمان کو (اپنے) ہاتھوں سے بنایا، اور ہم قدرت والے ہیں ﴿۱﴾

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۲﴾

اور ہم نے زمین کو فرش کر دیا، تو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں ﴿۲﴾

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کئے ہیں تاکہ تم دھیان کرو ﴿۳﴾

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴﴾

سو اللہ کی طرف دوڑو۔ میں اس کی طرف سے تمھارے لئے صریح ڈرانے والا ہوں ﴿۴﴾

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾

اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے تمھارے لئے صریح ڈرانے والا ہوں ﴿۵﴾

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾

اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر انھوں نے کہا جادوگر ہے یا دیوانہ ﴿۶﴾

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۷﴾

کیا یہ ایک دوسرے کو اس (بات) کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں ﴿۷﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۸﴾

تو (اے محمد!) تم ان سے منہ موڑ لو، اب تم پر الزام نہیں ہے ﴿۸﴾

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹﴾

اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے ﴿۹﴾

اللہ نے جن و انس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۱۰﴾

اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری بندگی کریں ﴿۱۰﴾

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ
اَنْ يُّطْعِمُوْنِ (۱۱)

میں ان سے کچھ روزی نہیں چاہتا اور نہ میں چاہتا ہوں
کہ وہ مجھے کھلا دیں (۱۱)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنُ (۱۲)

بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا،
استوار ہے (۱۲)

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا
مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا
يَسْتَعْجِلُوْنِ (۱۳)

سو بلاشک ان لوگوں کے لئے جو ظلم کرتے ہیں، حصہ ہے
جیسے ان کے ساتھیوں کا حصہ ہے، سو وہ مجھ سے
جلدی نہ کریں (۱۳)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ
الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ (۱۴) ع

سو ان پر افسوس ہے جو کافر ہیں اس دن کی نسبت جس کا
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (۱۴) ع

ع ۲ ۲۵ سورہ سجدہ ۳۲

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ
نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَ
سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا
اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (۱)

اور (اے محمدؐ) کاش تم گنہ گاروں کو دیکھو کہ اپنے
پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہونگے (اور کہینگے) اے
ہمارے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا، تو ہم کو (دنیا
میں) پھر بھیج دے کہ ہم نیک عمل کریں، بے شک (اب)
ہم یقین کرنے والے ہیں (۱)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا
وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (۲)

اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے
لیکن میری طرف سے بات قرار پا چکی ہے کہ میں ضرور جہنم
کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دونگا (۲)

اگر اللہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا مگر یہ بات قرار پا چکی ہے کہ جہنم جنوں اور انسانوں سے بھری جائیگی۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۳)

پس (اب) تم مزہ چکھو اس لئے کہ تم اپنے اس دن کی ملاقات
کو بھول گئے تھے۔ ہم بھی تمہیں بھلا دیتے ہیں، اور تم جو کام
کرتے تھے اس کے بدلہ ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو (۳)

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا
وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ (۴)

السجدۃ

ہماری آیتوں پر تو وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو
ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدہ میں گر پڑتے
اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور
وہ تکبر نہیں کرتے (۴) ع

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا
وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۵)

ان کے پہلو بچھونے سے الگ رہتے ہیں، اپنے پروردگار
کو خوف اور امید سے پکارتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دے
رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (۵)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ

تو کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک

نوٹ۔ جس آیت کے خاتمہ پر لفظ سجدہ لکھا ہوا اس کی تلاوت کے بعد سجدہ کرنا چاہئے۔

مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑥

چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (یہ) اُن اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے ⑥

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ⑦

تو کیا ایمان لانے والا اس جیسا ہو جائیگا جو فاسق ہے (ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے ⑦

أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ⑧

تو جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے رہنے کے باغ ہیں (یہ) مہمانداری ہے ان عملوں کے عوض جو وہ کرتے تھے ⑧

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ⑨

اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب کبھی اس سے نکلنا چاہینگے تو اسی میں لوٹا دئے جائینگے، اور ان سے کہا جائیگا کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ⑨

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ⑩

اور یقیناً ہم ان (کفارِ مکہ) کو نزدیک کا عذاب بڑے عذاب سے پہلے چکھائینگے تاکہ وہ رجوع کریں ⑩

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ⑪

اور اس سے بڑھکر ظالم کون ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتوں سے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے مونہ پھیر لے بے شک ہم گنہ گاروں سے بدلہ لینے والے ہیں ⑪ ع

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷، ع ۱۰

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ②

اور (اے محمد!) اگر ہم چاہیں تو وہ کتاب اٹھالے جائیں جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے، پھر تم اس کے لئے ہم پر کوئی مددگار نہ پاؤگے ②

إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ③

بجز تمہارے پروردگار کی رحمت کے۔ بے شک اس کا فضل تم پر بڑا ہے ③

اگر انس و جن اکٹھے ہو کر قرآن کی مانند بنانا چاہیں تو نہ بنا سکینگے

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ④

کہہ دو کہ اگر انس اور جن اس پر اکٹھے ہو جائیں کہ قرآن کی مانند بنا لائیں تو اس کی مانند بنا لا سکینگے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی پشتی پر ہوں ④

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ⑤

اور یقیناً ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں پھیر پھیر کر بیان کردی ہیں مگر اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا ⑤

ف ۸۶۔ جن بمعنی شیطان۔ فصل (۱) میں جو چھے (۶) اقتباسات دیے گئے ہیں ان میں جن سے مراد شیطان ہے۔ ف ۱ میں ہے کہ فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس "وہ جنوں میں سے تھا؛ سو اپنے رب کے حکم سے باہر ہو گیا" (۱) ف ۲ اور ف ۳ میں جان کی پیدایش آگ سے بیان ہوئی ہے۔ یہاں بھی جان سے مراد شیاطین ہیں جیسا کہ باب ۷ کے ف ۶۷ صفحہ ۲۱۶ میں ثابت ہو چکا ہے۔

باب ۷ کے ف ۵۹ سے ف ۶۲ تک ہم شیطانوں کی بندگی اور پرستش کا بیان پڑھ چکے ہیں، اس باب ۱۱ کے ف ۵ اور ف ۶ میں بھی اسی مضمون کا اعادہ ہے، فرق صرف یہ ہے کہ ب ۷ کی آیتوں میں فقط شیطان آیا ہے اور ب ۱۱ کی آیتوں میں لفظِ جن آیا ہے۔

تورات میں شیطان کا ذکر

لوگ شیطان کے لئے قربانیاں چڑھاتے تھے

مقدس کتابوں میں سب سے پہلے تورات میں شیطان پرستی کا ذکر آیا ہے۔ تورات کی پانچویں کتاب استثنا کے باب ۳۲ میں ہے: "انھوں نے شیطان کے لئے قربانیاں گزرانیں نہ خدا کے لئے۔ بلکہ ایسے معبودوں کے لئے، جن کو آگے وہ نہ پہچانتے تھے، جو نئے تھے اور حال میں معلوم ہوئے اور ان سے تیرے باپ دادا نہ ڈرتے تھے" (۱۷)

تورات کی تیسری کتاب احبار میں قربانیوں کے احکام کے سلسلہ میں ہے: "اور کاہن وہ لہو جماعت کے خیمہ کے دروازہ پر خداوند کے مذبح پر چھڑکے اور چربی کو جلائے تاکہ خداوند کے لئے خوش بوئی کی بو ہو (۶) اور آگے کو شیاطین کے لئے، جن کے پیرو ہو کے وہ زناکار ٹھیرے ہیں اپنی قربانیاں نہ گذرانیں۔ ان کے لئے، ان کے قرنوں میں یہ ہمیشہ کا قانون ہوگا" (۷) ب ۱۷۔

حضرت سموئیل کی کتاب

ان دو آیتوں کے سوا تورات میں شیطان یا کسی اور بری روح کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ کا زمانہ چھٹی صدی ابراہیمی ہے۔ اس کے پانچ سو برس کے بعد حضرت سموئیل کی پہلی کتاب باب ۱۶ میں بری روح کا ذکر اس طرح آیا ہے: "سو اس نے بلا بھیجا اور ان (داؤد) کو اندر لایا۔ وہ سرخ رنگ اور خوش چشم اور دیکھنے میں اچھے تھے۔ اور خداوند نے (سموئیل سے) فرمایا اٹھو اور ان کو مسوح کرو کہ وہ یہی ہے (۱۲) تب سموئیل نے تیل کا سینگ لیا اور انھیں ان کے بھائیوں کے درمیان مسوح کیا۔ اور خداوند کی روح اس دن سے ہمیشہ داؤد پر اترتی رہی۔ اور سموئیل اٹھ کے رامہ کو روانہ ہوئے (۱۳) پر خداوند کی روح ساؤل (طالوت) پر سے چلی گئی اور خداوند کی طرف سے ایک بری روح اسے ستانے لگی (۱۴) تب ساؤل کے ملازموں نے اسے کہا کہ دیکھئے اب ایک شریر روح خدا کی طرف سے آپ کو ستاتی ہے (۱۵) اے ہمارے صاحب! اب اپنے خادموں کو جو آپ کی حضور میں ہیں حکم کیجئے کہ ایسے شخص کی تلاش کریں جو بربط بجانے میں استاد ہو۔ اور ایسا ہوگا کہ جس وقت خدا کی طرف سے یہ شریر روح آپ پر چڑھیگی تو وہ اپنے ہات سے بجائیگا اور آپ کی طبیعت بحال ہو جائیگی (۱۶) اور داؤد ساؤل پاس آئے اور اس کے حضور کھڑے ہوئے

داؤد پر خداوند کی روح اترنے لگی

طالوت پر سے خداوند کی روح چلی گئی اور خداوند کی طرف سے بری روح اسے ستانے لگی

طالوت پر جب بری روح

چڑھتی تھی داؤدؑ بربط بجاتے تھے تو بری روح طالوت پر سے اتر جاتی تھی

اور اس نے داؤد کو پسند کیا سو وہ اس کے اسلح بردار مقرر ہوئے (۲۱) اور ایسا ہوا کہ جب وہ بری روح خدا کی طرف سے ساؤل پر چڑھتی تھی تو داؤد بربط لے کے ہاتھ سے بجاتے تھے اور ساؤل آرام پاتا تھا اور وہ بحال ہو جاتا تھا اور شریر روح اس پر سے اتر جاتی تھی" (۲۳)

بیبل کی ان آیات میں خداوند کی روح سے مراد فرشتہ اور بری روح سے مراد شیطان ہے۔ حضرت سموئیل نے طالوت کو یہودیوں کا پہلا بادشاہ مقرر کیا تھا مگر وہ اس منصب کے لئے ناقابل ثابت ہوئے۔ ان کی جگہ حضرت داؤدؑ علیہ السّلام نے لی جن کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے عہدہ سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ حضرت داؤدؑ اور ان کے فرزند حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں عام طور پر لوگوں کے دلوں میں یہ عقیدہ جم گیا تھا کہ کچھ بری روحیں بھی ہیں جو انسانوں کے سروں پر سوار ہو کر ان سے مجنونانہ حرکتیں کراتی ہیں

سلاطین کی پہلی کتاب

ایک روح نے خداوند سے کہا کہ میں بری روح بن کر لوگوں کے مونہ میں پڑونگی اور ان کی زبان سے ایک بات کہلواؤنگی

سلاطین کی پہلی کتاب باب ۲۲ میں ہے: "خداوند نے فرمایا اخی اب کو کون ترغیب دیگا (۲۰) اس وقت ایک روح نکل کے خداوند کے سامنے آئی اور بولی کہ میں اسے ترغیب دونگی (۲۱) پھر خداوند نے فرمایا کس طرح سے۔ وہ بولی میں روانہ ہونگی اور جھوٹی روح بن کر اس کے سارے نبیوں کے مونہ میں پڑونگی۔ اور وہ (خدا) بولا تو اسے ترغیب دیگی اور غالب بھی ہوگی۔ روانہ ہو اور ایسا کر" (۲۲)

تواریخ کی پہلی کتاب

تواریخ کی پہلی کتاب میں شیطان کا ذکر صرف ایک جگہ آیا ہے: "اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ میں اٹھا اور داؤدؑ کو ابھارا کہ اسرائیل کو شمار کرے" (۱) باب ۲۱۔

داؤدؑ کی کتاب زبور

یہودنے اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو شیاطین کے لئے قربان کیا

حضرت داؤد کی کتاب زبور (۱۰۶) میں پرانی تاریخ کے طور پر بیان ہوا ہے: "اور انھوں نے ان قوموں کو جن کی بابت خداوند نے انھیں حکم دیا تھا مار نہ ڈالا (۳۴) بلکہ غیر امتوں سے میل کیا اور ان کے کام سیکھے (۳۵) اور ان کے بتوں کی پرستش کی جو ان کے لئے پھندا ہوئے (۳۶) انھوں نے اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کو شیاطین کے لئے قربان کیا (۳۷) اور بے قصوروں کا لعینے اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کا خون کیا کہ انھوں نے ان کو کنعان کے بتوں کے آگے ذبح کیا اور زمین لہو سے ناپاک ہوئی" (۳۸)

تواریخ کی دوسری کتاب

سلیمانؑ کے انتقال کے بعد شیطان پرستی زوروں پر ہونے لگی

حضرت سلیمانؑ کے زمانہ میں جیسا کہ قرآن میں بھی مذکور ہے شیطان پرستی کا آغاز ہو گیا تھا، آپ کے انتقال کے بعد تو شیطانوں کی بہت زیادہ آؤ بھگت ہونے لگ گئی" اور ایسا ہوا کہ جب نباط کے بیٹے یربعام نے جو مصر میں تھا کہ وہاں سلیمان بادشاہ کے آگے سے نکل بھاگا تھا یہ سنا تو یربعام مصر سے پھر آیا" (۱) اور کنعان کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہو گیا" مگر بنی اسرائیل پر جو یہوداہ کے شہروں میں رہتے تھے رحبعام (سلیمان کا بیٹا) بادشاہ ہوا" (۱۷) باب ۱۱ "اور کاہن اور لاوی جو سارے بنی اسرائیل میں تھے سو اپنی ساری سرحدوں سے اس پاس حاضر ہوئے (۱۳) لاوی اپنی اپنی گرد نواحوں اور ملکیتوں کو چھوڑ چھوڑ کر یہوداہ اور یروشلم میں آئے کیوں کہ یربعام اور اس کے

یربعام نے شیاطین کے واسطے

بیٹوں نے انھیں خداوند کی حضور کی کہانت سے برطرف کیا تھا (۱۴) اور اس نے اپنے واسطے اونچے مکانوں کے اور شیاطین کے اور ان بچھڑوں کے لئے جو اس نے بنائے تھے کاہنوں کو مقرر کیا (۱۵) اور لاویوں کی پیروی میں اسرائیل کے سارے فرقوں میں سے ایسے لوگ جنھوں نے اپنے دل کو خداوند اسرائیل کے خدا کی تلاش میں لگایا تھا یروشلم میں آئے کہ خداوند اپنے باپ دادوں کے خدا کے حضور قربانی چڑھائیں (۱۶) سو انھوں نے یہوداہ کی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس تک سلیمان کے بیٹے رحبعام کو زور بخشا کیوں کہ وہ (لوگ) تین ہی برس تک داؤد کی اور سلیمان کی راہ پر چلتے رہے" (۱۷) ۱۱ب تواریخ ۲۔

اور بچھڑوں کے بتوں کے واسطے کاہن مقرر کئے تھے

یہوداہ جو سلیمانؑ کے بیٹے کے زیر حکومت تھے صرف تین برس تک سلیمانؑ کی راہ پر چلتے رہے

بابل میں شیطان اور اوہام پرستی

حضرت سلیمانؑ کے پانچ سو برس بعد جب بخت نصر نے بیت المقدس کو جلا کر یہود کو گرفتار کر کے ملک بابل میں نظر بند کر دیا تو یہود کی شیطان پرستی میں عراق اور ایران کے توہمات بھی داخل ہو گئے اور باطل خیالات کا ایک عجیب و غریب معجون مرکب تیار ہو گیا۔

زکریاؑ کی کتاب میں شیطان کا ناری ہونا پہلے پہل مذکور ہے

بابل کی سرزمین میں ایک پیغمبر حضرت زکریاؑ (یحییٰؑ کے والد نہیں بلکہ اسی نام کے ایک اور پیغمبر) مبعوث ہوئے تھے۔ شیطان کا ناری ہونا پہلے پہل انہی کی کتاب میں مذکور ہے۔ "اور اس نے مجھے یہ دکھایا کہ سردار کاہن یہوسوع خداوند کے فرشتہ کے آگے کھڑا تھا اور شیطان اس کے دہنے ہات استادہ تھا تاکہ اس سے مقابلہ کرے (۱) اور خداوند نے شیطان کو کہا کہ اے شیطان خداوند تجھے ملامت کرے۔ ہاں وہ خداوند جس نے یروشلم کو منظور کیا ہے سو تجھے ملامت کرے۔ کیا یہ لکٹی نہیں جو آگ سے نکالی گئی ہے" (۲) ۳ب۔

تمام قوموں میں عام طور پر خیال رائج تھا کہ بری روحیں انسان کے دل و دماغ پر قابض ہو جاتی ہیں اور اس سے مجنونانہ حرکتیں کراتی ہیں

یہودیوں، مصریوں، بابلیوں، اور ایرانیوں اور ان ہی کی پیروی میں کفار عرب کے باطل خیالات میں یہ بھی شامل ہو گیا تھا کہ بعض اوقات بری روحیں انسان کے دل و دماغ پر قابض ہو جاتی ہیں اور اس سے مجنونانہ حرکتیں کراتی ہیں۔ بیماری یا کسی حادثہ کی وجہ سے آدمی کے دماغ میں خلل آجاتا تو اس کی نسبت بھی یہی کہتے تھے کہ اس پر بھوت سوار ہو گیا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں یہ آسیبی مرض بہت عام ہو گیا تھا اور انجیل میں دو چار قصے ان لوگوں کے بیان ہوئے ہیں جن پر سے حضرت عیسیٰؑ نے بری روح کو اتارا تھا۔ "اور ان (عیسیٰؑ) کی شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں گرفتار تھے اور انھیں جن میں بد روحیں تھیں اور مرگی والوں اور مفلوجوں کو ان کے پاس لائے اور انھوں نے انھیں اچھا کیا" (۲۴) ۴ب متی۔ "ایک آدمی نے بھیڑ میں سے چلا کر کہا میرے بیٹے پر نظر کیجئے (۳۸) اور دیکھو ایک روح اسے پکڑ لیتی ہے اور وہ یکایک چیخ اٹھتا ہے اور اس کو ایسا مروڑتی ہے کہ کف بھر لاتا ہے اور اس کو کچل کر مشکل سے چھوڑتی ہے (۳۹) (یسوع نے کہا) اپنے بیٹے کو یہاں لے آ (۴۱) وہ آتا ہی تھا کہ بد روح نے اسے پٹک کر مروڑا اور یسوعؑ نے اس ناپاک روح کو جھڑکا اور لڑکے کو اچھا کر کے اس کے باپ کو

انجیل کے قصے

عیسیٰؑ نے لوگوں پر سے بری روحیں اتاریں

دے دیا" (۴۲) ب ۹ لوقا۔" اور جب وہ (عیسیٰ) کشتی سے اترے تو فی الفور ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکل کر ان سے ملا (۲) وہ قبروں میں رہا کرتا تھا اور اب کوئی اسے زنجیروں سے بھی نہ باندھ سکتا تھا (۳) کیوں کہ وہ بار بار بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا، لیکن اس نے زنجیروں کو توڑا اور بیڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے، اور کوئی اسے قابو میں نہ لا سکتا تھا (۴) اور ہمیشہ رات دن قبروں اور پہاڑوں میں چلاتا اور اپنے تئیں پتھروں سے زخمی کرتا تھا (۵) وہ یسوع کو دور سے دیکھ کر دوڑا، اور ان کو سجدہ کیا (۶) اور بڑی آواز سے چلا کر کہا اے یسوع خدا تعالیٰ کے بیٹے مجھے تم سے کیا کام؟ تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں مجھے عذاب میں نہ ڈالو (۷) کیوں کہ وہ (عیسیٰ) اس سے کہتے تھے کہ اے ناپاک روح! اس آدمی میں سے نکل آ (۸) پھر انھوں نے (یعنے عیسیٰ نے) اس سے پوچھا، تیرا نام کیا ہے؟ اس نے ان سے کہا، میرا نام لشکر ہے، اس لئے کہ ہم بہت ہیں پھر اس نے ان (عیسیٰ) کی بہت منت کی کہ ہمیں اس علاقہ سے باہر نہ بھیج (۱۰) اور وہاں پہاڑ پر سوروں کا ایک غول چر رہا تھا (۱۱) پس انھوں نے ان (عیسیٰ) کی منت کر کے کہا کہ ہم کو ان سوروں میں بھیج دیجئے، تاکہ ہم ان کے اندر جائیں (۱۲) پس انھوں (یعنی عیسیٰ) نے انھیں اجازت دی اور ناپاک روحیں نکل کر سوروں کے اندر گئیں، اور وہ غول جو کوئی دو ہزار کا تھا کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور جھیل میں ڈوب مرا (۱۳) اور ان کے چرانے والوں نے بھاگ کر شہر اور دیہات میں خبر پہنچائی (۱۴) پس لوگ یہ ماجرا دیکھنے کو نکل کر یسوع کے پاس آئے اور جس میں بد روحیں یعنے بد روحوں کا لشکر تھا، اس کو بیٹھے اور کپڑے پہنے اور ہوش میں دیکھ کر ڈر گئے" (۱۵) ب ۵ مرقس۔

قرآن میں کہیں بھی نہیں ہے کہ شیطان انسان میں اس طرح سما جاتا ہے

قرآن میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ شیطان انسان میں اس طرح سما جاتا ہے اور اس کو جھاڑ پھونک سے یا منتر جنتر سے یا کسی مقدس کلام سے نکال باہر کیا جا سکتا ہے۔ مسلمانوں میں اس قسم کے خیالات جو پھیل گئے ہیں وہ سب اسرائیلیات، انجیل، اعمالِ حواریین، اور مکاتیبِ حواریین سے ماخوذ ہیں۔ قرآن کی ایک آیت بھی ان باطل خیالات کی ذمہ دار نہیں ہے۔ جس طرح قرآن نے ان سب اوہام کی جڑ کاٹ دی جو اللہ رب العالمین و احسن الخالقین کے متعلق نہ صرف عام لوگوں میں رائج تھے بلکہ تمام مذاہب کی مقدس کتابوں اور توراۃ، زبور اور انجیل جیسی نام نہاد الہامی کتابوں میں بھی مذکور تھے، اسی طرح قرآن نے مخلوقات کی ہر ایک نوع کے متعلق بھی غلط خیالات اور عقائد کا ازالہ کر دیا اور بتا دیا کہ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے، فرشتہ کس کو کہتے ہیں، حور و غلمان کی حقیقت کیا ہے اور شیطان کا انسان سے کیا تعلق ہے۔ قرآن میں جا بہ جا نہایت وضاحت کے ساتھ یہ سمجھایا گیا ہے کہ انسان کی طبیعت پر شیطان کا کس طرح عمل ہوتا ہے، اور وہ کس طرح انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے، اور اس کو برے کام کرنے پر ابھارتا ہے۔ دو انجیلوں یعنے لوقا اور یوحنا میں صرف ایک واقعہ ایسا بیان ہوا ہے

مسلمانوں میں اس قسم کے خیالات انجیل وغیرہ سے آئے ہیں قرآن نے ان سب اوہام کا ازالہ کر دیا

قرآن نے بتا دیا کہ شیطان کا انسان سے کیا تعلق ہے اس کا انسان کی طبیعت پر کس طرح عمل ہوتا ہے

لوقا اور یوحنا کی انجیل میں صرف

جس میں شیطان کا انسان میں دخل انھیں معنوں میں ہے جن معنوں میں قرآن میں بیسیوں آیتیں آئی ہیں۔ ایک واقعہ ایسا ہے جس کا بیان (قرآن کی آیتوں سے مشابہ ہے)

"اور شیطان یہوداہ میں سما یا جو اسکریوتی کہلاتا اور ان بارہ (حواریوں) میں شمار کیا جاتا تھا۔ (۳) اس نے جاکر سردار کاہنوں اور سپاہیوں کے سرداروں سے صلاح کی کہ ان (عیسیٰ) کو کس طرح ان کے حوالہ کرے (۴) وہ خوش ہوئے اور اسے روپیہ دینے کا اقرار کیا" (۵) ب۲۲ لوقا۔

ابلیس نے ایک حواری کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ عیسیٰؑ کو گرفتار کروا دے

یوحنا نے اسی بات کو موزوں تر الفاظ میں اس طرح بیان کیا ہے: "اور جب ابلیس شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈال چکا تھا کہ ان (عیسیٰ) کو پکڑوائے" (۲) ب۱۳۔ یوحنا کی انجیل میں وہ باتیں نہیں ہیں جو دوسری انجیلوں سے ہم نے اوپر نقل کی ہیں۔ یوحنا نے یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ شیطان نے حضرت عیسیٰؑ کو بہکانے کی کوشش کی۔ یوحنا کی انجیل میں شیطان کا صرف دو جگہ ذکر آیا ہے جن میں سے ایک ابھی نقل ہو چکا اور دوسرا یہ ہے۔ "یسوع نے ان سے کہا، اگر خدا تمھارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے، اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں، کیوں کہ میں آپ سے نہیں آیا، بلکہ اسی نے مجھے بھیجا (۴۲) تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے؟ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے (۴۳) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو، اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے، اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیوں کہ اس میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے، کیوں کہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے" (۴۴) ب۸۔

عیسیٰؑ نے لوگوں کو ملامت کی کہ وہ خداوند کے رسول کی بات نہیں سنتے بلکہ اپنے باپ ابلیس کی خواہشوں کو پورا کرتے ہیں

ابلیس جھوٹ کا باپ ہے

یوحنا حضرت عیسیٰؑ کے محبوب ترین حواری تھے حضرت عیسیٰؑ اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت اپنی والدہ حضرت مریم علیہا السّلام کو انھی کی حوالگی میں چھوڑ گئے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کی صحبت سے جس قدر استفادہ حواری یوحنا نے کیا ہے اس قدر حواری متی نے نہیں کیا۔ دوسرے دو مصنفینِ اناجیل تو حضرت عیسیٰؑ کے حواری ہی نہ تھے بلکہ حواریوں کے حواری تھے۔

ف۸۵۔ حضرت سلیمانؑ کے خدام جن۔ باب۵ کے ف۱۲ ف۱۳ اور ف۲۳ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس کچھ شیطان تھے جو عمارت بناتے تھے، غوطہ لگاتے تھے اور اور اور کام بھی کرتے تھے۔ ان میں سے بعض کو زنجیروں میں جکڑ کر رکھا گیا تھا اور ان سے جبریہ کام لیا جاتا تھا۔

سلیمانؑ کے پاس کاریگر تھے جو عمارت بناتے تھے، غوطہ لگاتے تھے اور اور کام کرتے تھے

ان آیتوں میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ شیطان کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ ان کا اتنا اثر پھیل گیا تھا کہ یہود نے توراۃ کو بالکل پس پشت ڈال دیا تھا اور "ان کے پیچھے لگ گئے تھے جو شیطان سلیمانؑ کے عہد میں پڑھا کرتے تھے" ب۱ ف۲۳۔ اسی طرح اس باب۱۱ کے فصل ۲ کی آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس جن و انس کے لشکر تھے (۳) ف اور جن کاریگر تھے جو محراب یعنے مسجد اور مجسمے اور لگن جیسے تالاب اور جمی ہوئی دیگیں بناتے تھے (۴) ف۔ ان کاریگروں کے واسطے ب۱ میں لفظ شیطان اور ب۱۱ میں لفظ جن آیا ہے۔ یہ اجنبی لوگ تھے جن کو حضرت سلیمانؑ نے غیر ممالک سے بلوا کر اپنے پایۂ تخت یروشلم میں رکھا تھا اور ان سے بیت المقدس یعنے مسجد اقصیٰ

یہ کفر کرتے تھے اور جادو سکھاتے تھے ان کو شیطان بھی کہا گیا ہے اور جن بھی

جیسا کہ عرب اپنے کو اشرف الناس اور غیر عرب کو عجم کہتے تھے ویسا ہی یہود اپنے آپ کو خدا کی محبوب قوم اور دوسروں کو جنٹیل یعنے اغیار کہتے تھے

اور شاہی محلات کی تعمیر کا کام لیتے تھے۔ جس طرح سرزمینِ عرب کے رہنے والے اپنے آپ کو عرب اور اشرف الناس کہتے تھے اور غیر اقوام کو عجم یعنے گونگے، بے زبان کہتے تھے، اسی طرح بنی اسرائیل بھی اپنے آپ کو خدا کی محبوب قوم یہود کہتے تھے اور باقی اقوام کو جنٹیل یعنے اغیار کہا کرتے تھے اور ان کو اپنے سے ذلیل سمجھتے تھے۔

تاریخ کی دوسری کتاب میں اجنبیوں کا ذکر

بیت المقدس کی تعمیر ختم ہونے پر جب حضرت سلیمانؑ نے خدا کے دوسرے گھر کا افتتاح کیا تو آپ نے اپنی مبسوط اور جامع دعا میں ان اجنبی لوگوں کا اس طرح ذکر فرمایا ہے:۔ "اور وہ اجنبی بھی جو تیرے اسرائیلی لوگوں میں سے نہیں ہے مگر تیرے بزرگ نام اور قوی ہات اور تیرے بڑھائے ہوئے بازو کے سبب دور ملک سے آیا ہے، جب کہ وہ آ کے اس گھر میں دعا مانگے (۴۳) تو تو آسمان پر سے اپنے رہنے کی جگہ میں سے سن اور جو کچھ اجنبی تجھ سے مانگے سو اس کی دعا کے مطابق عمل کر تاکہ زمین کی ساری جماعتیں تیرے نام کو پہچانیں اور تیری جماعت بنی اسرائیل کی طرح تجھ سے ڈریں اور جانیں کہ تیرا نام اس گھر پر جسے میں نے بنایا ہے لیا جاتا ہے" (۴۴) ۲ تاریخ ۶۔

اجنبی کاریگر الگ تھلگ نئی بستیوں میں رہتے تھے

ان کا تمدن اور معاشرت جدا تھی

ہر فن اور پیشہ کے لوگوں کی خفیہ انجمن جدا تھی

فری میسنری

تعمیر کا کام قریب بیس برس تک چلتا رہا۔ اس دراز عرصہ تک ہزاروں اجنبی کاریگروں کی بستیاں مقامات تعمیر کے گرد و نواح میں قائم تھیں۔ یہ لوگ بنی اسرائیل سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے۔ ان کا تمدن اور ان کی معاشرت بھی یہود کے تمدن اور معاشرت سے جدا تھی۔ ہر فن اور پیشہ کے لوگوں کی ایک ایک خفیہ انجمن تھی۔ ان میں سب سے بڑی زبردست انجمن آزاد معماروں کی تھی جو اب تک فری میسنری کے نام سے چلی آتی ہے۔ اس انجمن کے اراکین حلف اٹھاتے تھے کہ ہم انجمن کے اسرار اور کارروائیوں کو غیر اراکین پر ظاہر نہیں کرینگے اور انجمن کا بڑا سردار گرانڈ ماسٹر جو حکم دیگا اس کی تعمیل بلا چون و چرا کرینگے۔ انجمن کا کوئی رکن کوئی بھید ظاہر کردے یا سردار کی حکم عدولی کرے تو پھر اس کی جان کے لالے پڑجاتے تھے اور حکومت بھی اس کو بچا نہیں سکتی تھی[*]۔ یہ انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ کوئی چیز مخفی ہوتی ہے تو وہ اس کی نسبت طرح طرح کے اوہام باندھتے ہیں۔

فری میسنری کے متعلق مشہور تھا کہ اس میں جادو کیا جاتا ہے، شیاطین غیب کی خبریں لا دیتے ہیں

فری میسنری لاج کے اندر جو ہوتا تھا وہ بیرونی لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا تھا اور اس کے اراکین بھی اصل حقیقت کو چھپا کر اناپ شناپ باتیں بنا دیا کرتے تھے، اس لئے یہ عام طور پر مشہور ہوگیا تھا کہ اس میں جادو سکھایا جاتا ہے، ان لوگوں کے پاس شیاطین ہیں جو ان کو غیب کی خبریں لا دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان معماروں کا مذہب بھی سوائے باطل پرستی اور شیطان پرستی کے کچھ نہ تھا، اس لئے ان خفیہ کارروائیوں کی نسبت لوگوں کا گمان حقیقت سے دور نہیں۔

شہر سے دور ملکی لوگوں سے الگ تھلگ رہنے اور خفیہ انجمنوں میں خفیہ کارروائیاں کرنے اور اجنبی ہونے کی بنا پر ان لوگوں پر لفظ جن کا بہت ٹھیک اطلاق ہوتا ہے کیوں کہ جن کے معنے پوشیدہ کے ہیں۔

---

[*] مؤلف ہذا فری میسنری میں ورشپ فل ماسٹر کا عہدہ رکھتا ہے۔

ان انسانی جنوں کا محض دعویٰ ہی دعویٰ تھا کہ ان کے پاس موکل یعنے غیبی ارواح ہیں اور وہ غیب کی باتیں ان کو معلوم کراتی رہتی ہیں۔ اللہ نے اس دعویٰ کا بھانڈا اس طرح پھوڑ دیا ہے۔ "پھر جب ہم نے ان (سلیمان) پر موت کا حکم جاری کیا تو ان (جنوں) کو ان (سلیمان) کی موت کا پتہ کسی نے نہیں دیا مگر زمین ہی کے ایک جانور نے جو ان کے عصا کو کھا گیا۔ سو جب وہ (سلیمان) گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ اگر وہ (جن) غیب جانتے ہوتے تو رسوا کرنے والے دکھ میں نہ رہتے" ⑤ ف۔ اس آیت کی پوری تفسیر حضرت سلیمانؑ کے قصہ میں آ گئی جہاں اس کی تشریح کی جائیگی کہ حضرت سلیمان کے عصا کو زمین کے جاندار کے کھا جانے اور سلیمانؑ کے گر جانے کا کیا مطلب ہے۔ اس باب سے اس آیت کا اسی قدر تعلق ہے کہ جب جنوں کو معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ فوت ہو چکے اور ان کی حکومت تہ و بالا ہو گئی تو وہ کہنے لگے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے یعنے حضرت سلیمانؑ کے مرض الموت کا حال ان کو معلوم ہوتا تو ان کی جماعت بھی پیش بینی کرکے اپنے لئے کوئی نہ کوئی تدبیر کر لیتی" اور وہ رسوا کرنے والے دکھ میں نہ رہتے"۔ یہ یاد رہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس جن و انس کے لشکر تھے ف، اور اسی قسم کے موقعوں پر اجنبی لشکر اکثر بغاوت کیا کرتے ہیں، اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے انتقال کرتے ہی یہودی شہنشاہیت کا خاتمہ ہو گیا اور سلطنت کے پرزے پرزے ہو گئے۔

ف ۸۸ - عرفی جن - فصل (۱) کی آیتوں میں جن یا جان سے مراد شیطان ہے، فصل (۲) میں حضرت سلیمانؑ کے خدام جنوں کا بیان ہے۔ ان آیتوں کے سوا قرآن میں اور بھی کئی آیتیں ہیں جن میں جن اور انس کا بیان ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ ان سب آیتوں کو سوائے آیت ③ ف کے جس میں حضرت سلیمانؑ کے جن و انس کے لشکر مذکور ہیں، فصل ۳ میں جگہ دی گئی ہے۔ ہم ان کی تفسیر کرنے سے پہلے چند باتیں واضح کر دینا چاہتے ہیں۔

۱ - فصل ۱، ۲، اور ۳ میں جن سورتوں سے اقتباسات لئے گئے ہیں وہ سب کی سب بلا استثنا مکی سورتیں ہیں۔ کسی ایک بھی مدنی آیت میں لفظ جن نہیں آیا ہے۔ مکی آیتوں میں کوئی مضمون ایسا نہیں ہے جو مدنی آیتوں میں نہ دہرایا گیا ہو۔ ابلیس اور شیطان، دوزخ اور بہشت کے مضامین جس طرح مکی سورتوں میں بیان ہوئے ہیں اسی طرح مدنی سورتوں میں بھی بیان ہوئے ہیں، مگر صرف جن ہی ہے جس کا تذکرہ مکی آیتوں میں تو ہوا ہے مگر مدنی آیتیں اس سے بالکل نا آشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو جن و انس دونوں کو مخاطب کرکے کلام کرنے کی ضرورت صرف مکہ میں تھی مدینہ میں جنوں کو مخاطب کرنے کی ضرورت نہ تھی

جن کا لفظ صرف مکی سورتوں میں آیا ہے، کسی ایک بھی مدنی آیت میں جن کا لفظ نہیں آیا

جن اور انس دونوں کو ایک ساتھ مخاطب کرنے کی ضرورت مکہ میں تھی، مدینہ میں نہ تھی

۲ - قرآن میں لفظ انس لفظ جن کے ساتھ ساتھ آیا ہے، کسی ایک جگہ بھی انس کا لفظ علٰحدہ نہیں آیا۔

قرآن میں لفظ انس لفظ جن کے ساتھ آیا کسی جگہ علٰحدہ نہیں آیا

۳ - یہ بھی یاد رہے کہ مکہ کی تیرا سالہ تبلیغ رسالت کے زمانہ میں شروع سے آخر تک کفارِ مکہ

مکہ کے تیرہ سالہ زمانۂ رسالت میں کفار کا غلبہ تھا

حضوصاً قریش کا غلبہ تھا - جب کوئی آنحضرت صلعم کی دعوت اور قرآن کی آیتیں سن کر مسلمان ہو جاتا تو وہ کفارِ مکہ کے عتاب میں آجاتا تھا اور اس کی جان کے لالے پڑ جاتے تھے - لوگ آپ کے پاس

لوگ ایمان لاتے تھے تو اس کو اپنے دل میں چھپا رکھتے تھے

جن لوگوں کا ایمان ظاہر ہو جاتا تھا ان کی جان کے لالے پڑ جاتے تھے

چھپ چھپ کر آتے اور اسلام کی حقیقت معلوم کرتے تھے - جو لوگ ایمان لاتے تھے وہ کفار کے ڈر سے اپنے ایمان کو اپنے دلوں میں ہی چھپا رکھتے تھے - جن کا ایمان ظاہر ہو جاتا تھا ان کی جان بچانے کی صرف یہی صورت تھی کہ وہ ہجرت کر جائیں ورنہ تکالیف کا شکار بن جاتے تھے -

اطراف ملکوں سے لوگ چھپ کر آتے تھے اور آنحضرت سے قرآن سنتے تھے اور اپنے ملکوں میں جا کر اس کا چرچا کرتے تھے

آنحضرت صلعم کی رسالت کی خبر اطراف ملکوں میں پہنچی تو لوگ دور دور سے فرداً فرداً اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں مکہ آنے لگے - وہ مکہ والوں کے ڈر سے چھپ چھپ کر آپ کا قرآن پڑھنا سنتے تھے - یہ لوگ جب واپس جاتے تھے تو اپنے لوگوں میں اسلام کا چرچا کرتے تھے - یثرب (مدینہ) کے لوگ بھی اسی طرح آتے تھے اور وہ بھی واپس جا کر مدینہ میں اسلام پھیلاتے تھے -

روحانیات میں اچھی روحیں بھی ہیں اور بری روحیں بھی ہیں آدم کی پیدائش کے پہلے دونوں قسم کی روحیں موجود تھیں

۴ - روحانیات میں اچھی روحیں بھی ہیں اور بری روحیں بھی ہیں - اچھی روحوں کو فرشتے اور بری روحوں کو شیاطین کہتے ہیں - حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے یہ دو نوں قسم کی روحیں موجود تھیں، کیوں کہ اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کرنے والا ہوں ⑦ تو جب میں اس کو ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا" ⑧ ع ص ۳۹ اللہ کے حکم سے فرشتوں نے تو "سجدہ کیا مگر ابلیس - وہ جنوں میں سے تھا، سو اپنے رب کے حکم سے باہر ہو گیا" ① ک ۱ "اور جان کو ہم نے (انسان سے) پہلے لو کی گرمی سے پیدا کیا" ② ق

اچھی روحیں بری نہیں ہو سکتیں بری روحیں مادۂ شر سے پیدا ہوئی ہیں وہ کبھی اچھی نہیں ہو سکتیں

غیر مرئی روحانیات کی ایسی تیسری قسم کی ضرورت ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ جس میں اچھی روحیں بھی ہوں اور بری روحیں بھی ہوں - اچھی روحیں تو اچھی ہی رہینگی وہ کبھی بری نہیں ہو سکتیں، اور بری روحوں کی پیدائش ہی مادۂ شر یعنے آگ سے ہوئی ہے، اس لئے وہ اپنی فطرت سے مجبور ہیں وہ کبھی نیک نہیں بن سکتیں -

دنیا میں ایسی کوئی مخلوق نہیں ہے جو کبھی تو غیر مرئی ہو اور کبھی جسم اختیار کر کے جسم دار مخلوقات کی سی حرکتیں کرنے لگے

فرشتے برگزیدہ انسانوں کو انسانوں جیسے نظر آئے مگر مادی جسم میں نہ تھے

۵ - دنیا میں ایسی کوئی مخلوق نہیں ہے جو کبھی تو غیر مرئی ہو اور کبھی جسم اختیار کر کے وہی حرکتیں کرنے لگے جو جسم دار مخلوقات کیا کرتی ہیں - قرآن میں جو دو غیر مرئی مخلوقات کا ذکر آیا ہے ان میں سے فقط فرشتوں کے متعلق بیان ہوا ہے کہ وہ برگزیدہ انسانوں کے سامنے انسانی شکل میں نمودار ہوئے ہیں - ان موقعوں پر فرشتے صرف انسان جیسے نظر آئے تھے مگر درحقیقت وہ مادی جسم میں نہ تھے - انھوں نے حضرت ابراہیم کا پیش کیا ہوا کھانا نہیں کھایا کیوں کہ وہ ہات منہ نہیں رکھتے تھے جن سے وہ کھا سکیں، اور نہ پیٹ رکھتے تھے جس میں غذا کو داخل کر سکیں -

شیطان انسان کو انسانی، حیوانی یا کسی اور شکل میں دکھائی نہیں دیتا

شیطان انسان کو انسانی یا حیوانی یا کسی اور شکل میں دکھائی نہیں دیتا - خود قرآن کا ارشاد ہے، "اے بنی آدم! شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈالے جیسے تمھارے ماں باپ کو باغ سے نکلوایا، ان سے ان کا لباس اتروا دیا تاکہ ان کو ان کی ستر کی چیزیں دکھا دے - وہ اور اس کے قبیلے تم کو دیکھتے ہیں جہاں

سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے“

پ ۸ اعراف ۲۶۔

۴۔ سورۂ جن، ۳۰ ف ۱ کی تفسیر میں ایک ہی ایک روایت ابن عباسؓ سے بخاری، مسلم اور ترمذی نے نقل کی ہے، اور سورۂ احقاف ۴۶ ف ۴ کے متعلق مسلم، ترمذی اور ابو داؤد میں علقمہؓ سے ایک روایت آئی ہے۔ ان دو روایات کے سوا صحاح ستہ میں ان آیات کے متعلق کوئی اور روایت نہیں ہے۔

سورۂ جن کا شانِ نزول — بخاری کی روایت

سورۂ جن کی تفسیر میں بخاری نے ابن عباسؓ سے جو روایت کی ہے اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ بازار عکاظ کا (جو کہ اور مدینہ کی راہ پر ہے) قصد کر کے چلے، اور شیاطین اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی تھی، اور ان پر شعلے پھینکے جاتے تھے۔ پس شیاطین لوٹ آئے اور ان کی قوم نے) کہا کہ کیوں کیا حال ہے۔ شیاطین نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی ہے اور ہم پر شعلے پھینکے جاتے ہیں۔ (قوم نے کہا کہ) کسی نہ کسی نئی بات کے پیدا ہونے سے تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی ہے، پس تم زمین کی مشرقوں اور مغربوں کا سفر کرو اور دیکھو کہ یہ کیا نئی بات پیدا ہو گئی ہے۔ تو وہ چلے زمین کی مشرقوں اور مغربوں کا سفر کرتے ہوئے دیکھتے ہوئے کہ ان کے اور آسمان کی خبر کے درمیان یہ کیا چیز حائل ہو گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ جو شیاطین تہامہ کی طرف آئے تھے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نخلہ میں موجود تھے اور عکاظ کے بازار کو جانے کو تھے، اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جب ان شیطانوں نے قرآن کو سنا تو اس کو سنتے رہے اور کہنے لگے کہ یہی ہے جو تم میں اور آسمان کی خبر میں حائل ہو گیا ہے۔ پس وہیں سے جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے لگے کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ نازل فرمایا اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی“۵

اس روایت میں ابن عباسؓ نے سورۂ جن کی مذکورہ آیتوں کا شانِ نزول بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس مقام پر جنوں نے آنحضرت صلعم کو قرآن پڑھتے سنا تھا۔ اس کے علاوہ ابن عباسؓ نے بعض آیتوں کے مطلب کو اپنے الفاظ میں ادا کر دیا ہے، اپنی طرف سے کوئی نئی بات نہیں بیان کی، اور وہ بیان کر سکتے تھے جب کہ خود آنحضرت صلعم کو اس واقعہ کی اطلاع فقط وحی کے ذریعہ سے ہوئی تھی جو قرآن میں موجود ہے۔

ترمذی کی روایت

ترمذی نے ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت کو نقل کرنے سے پہلے روایت کی ابتدا اس طرح کی

۵ بخاری نے اس روایت کو مختلف ابواب میں نقل کیا ہے مثلاً تفسیر سورۂ جن، باب الجہر بقراۃ صلوٰۃ الفجر

ہے :- "ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جنوں کو قرآن پڑھ سنایا اور نہ ان کو دیکھا"
اس کے بعد روایت اسی طرح مذکور ہے جس طرح ہم نے بخاری سے نقل کی ہے۔ آخر میں قُلْ اُوْحِیَ
اِلَیَّ کے بعد یہ اضافہ ہے :- "اور اسی سند سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا یہ بھی جنوں کا قول
ہے کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔
ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب انھوں نے حضرت کو نماز پڑھتے دیکھا اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے
تھے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سجدہ کرتے تھے تو انھوں نے آپ کے اصحاب کی اطاعت پر تعجب
کیا اور اپنی قوم سے کہنے لگے "جب اللہ کا بندہ اسے پکارتا ہوا اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو قریب ہوتا ہے کہ
[لوگ] ان پر ہجوم کر آئیں") عـــہ

ترمذی نے اسی روایت سے ملتی جلتی ایک اور روایت ابن عباسؓ ہی سے نقل کی ہے۔
"ابن عباسؓ نے کہا جن وحی سننے کے لئے آسمان کی طرف چڑھتے تھے پھر جب وہ ایک بات سنتے
تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تھے تو وہ ایک بات سچ ہو جاتی تھی اور جو انھوں نے بڑھا دی تھیں وہ
جھوٹ ہو جاتی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ان کی بیٹھکیں بند ہو گئیں۔ انھوں
نے ابلیس سے اس کا ذکر کیا۔ اور اس سے پہلے تارے نہیں پھینکے جاتے تھے۔ ابلیس نے ان سے کہا
کہ یہ کسی نہ کسی نئے حادثہ کے سبب سے ہوا ہے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے۔ سو اس نے اپنا لشکر بھیجا اور
انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھتے پایا۔ راوی
کہتے ہیں کہ یہ مکہ کا واقعہ ہے سو وہ آپ سے ملے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ یہی
نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے"۔

اس روایت میں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ جنوں نے ابلیس سے کہا تو ابلیس نے اپنا لشکر تحقیقات
کے لئے بھیجا۔

بخاری کی روایت
فرشتے ابر میں آتے ہیں اور آسمانی
احکام کا ذکر کرتے ہیں تو شیاطین
ان باتوں کو سن کر کاہنوں سے
بیان کرتے ہیں اور کاہن ان

بخاری نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ "انھوں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے
سنا کہ فرشتے ابر میں آتے ہیں اور ان احکام کا ذکر کرتے ہیں جو آسمان میں صادر ہوتے ہیں۔ پس اسے
شیاطین چھپ کے سن لیتے ہیں اور کاہنوں سے آکے بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی اپنی

عـــہ۔ یہ سورۂ جن کے پہلے رکوع کی انیسویں آخری آیت ہے۔ ہم نے ق۱۳ میں پہلی پندرہ آیتیں نقل کی ہیں، باقی آیتیں درج ذیل ہیں :- اور
(اے محمد!) یہ (ان سے کہو) کہ اگر وہ سیدھے راستہ پر قایم رہتے تو ہم ان کو بہت سا پانی پلاتے ۱۶ تاکہ ہم انھیں اس بارے میں آزمائیں۔
اور جو کوئی اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کریگا ۱۷ اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں سو اللہ کے ساتھ اور
کسی کی عبادت نہ کرو ۱۸ اور یہ کہ جب اللہ کے بندہ (محمد) اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو قریب ہوتا ہے کہ (لوگ) ان پر ہجوم
کر آئیں ۱۹ ظاہر ہے کہ سولھویں اور سترھویں آیتوں میں اہل مکہ کا ذکر ہے اور باقی دو آیتوں میں بیان ہوا ہے کہ مسجدیں اللہ ہی کی عبادت
کے لئے ہیں مگر کفار مکہ آنحضرت صلعم کو وہاں نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو لوگ آپ کے اردگرد اس طرح
جمع ہو جاتے تھے کہ گویا وہ آپ پر جھپٹ پڑینگے اور آپ کو جھنجھوڑ ڈالینگے۔ اس لئے یہ آیت جنوں کا قول نہیں ہو سکتا۔

طرف سے ملا دیتے ہیں"۔ عــہ

بخاری نے حضرت عائشہؓ سے اسی روایت کو اور سند سے اس طرح نقل کیا ہے۔ "نبی صلعم نے فرمایا کہ فرشتے ابر میں ان کاموں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین میں ہونگے۔ پس شیاطین ایک آدھ بات سن کے کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں جس طرح قارورہ بھرا جائے۔ پس وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتے ہیں"۔

ان میں اپنی طرف سے جھوٹ ملاتے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ جن میں جن جنوں کا ذکر آیا ہے وہ ایک مرکب جماعت تھی جس میں کاہن بھی تھے اور شیاطین بھی "اور ہم نے ان کے ہم نشین (شیاطین) مقرر کر رکھے ہیں سو وہ ان کو جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اچھا کر دکھاتے ہیں۔ اور ان پر (اللہ کا) قول ٹھیک نکلا کہ (یہ بھی) انھی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے ان سے پہلے ہو گزری ہیں، بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے"۔ ۞ فت ۲۵ "اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے"۔ ۞ ع نساء ۹۴۔ یہ شیاطین تھے جو آسمان کے قریب جا کر خبریں سنا کرتے اور اپنے ساتھی کاہنوں سے آکر بیان کرتے تھے۔ اس سورۃ میں جن کے لفظ کا اطلاق شیطانوں، کاہنوں اور کاہنوں کے ہم قوموں پر ہوا ہے جو سب کے سب ایک جماعت تھے۔

سورۂ جن میں جن جنوں کا ذکر آیا ہے وہ مرکب جماعت تھی جن میں کاہن بھی تھے اور شیاطین بھی

۷۔ سورۂ احقاف ۴ ق ۲۹ کے متعلق مسلم، ترمذی اور ابو داؤد میں علقمہؓ سے ایک روایت آئی ہے ترمذی سے اس کا ترجمہ ہم درج ذیل کرتے ہیں:۔ "علقمہؓ نے ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ آپ صحابہ میں سے کوئی لیلۃ الجن میں نبی صلعم کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کہا نہیں! ہم میں سے کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا، لیکن ہم نے ایک اور رات آنحضرتؐ کو جب کہ آپ مکہ میں تھے کھو دیا تھا۔ پھر ہم نے کہا شاید کسی نے آپ کو پکڑ لیا یا اڑا لے گیا۔ پھر ہم نے نہایت مصیبت کی رات جو کسی قوم پر گذری ہو کاٹی۔ یہاں تک کہ جب ہم نے صبح کی یا صبح ہونے لگی تھی کہ ہم آپ کے پاس تھے۔ آپ حرا کی طرف سے آرہے تھے۔ پھر ہم نے آپ سے کہا جو ہم پر گذرا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جنوں کا قاصد میرے پاس آیا تھا سو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب آپ نے ہم کو لے جا کر ان کے نشانات اور ان کے چولہوں کے نشانات دکھلائے۔ [اس کے بعد اس روایت میں ابن مسعودؓ کا اور علقمہؒ کا نام چھوڑ کر یوں لکھا ہے کہ تیسرے راوی] شعبی کہتے ہیں کہ جنوں نے آپ سے زادراہ کے متعلق سوال کیا اور وہ کسی جزیرہ کے جن تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہڈیاں جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو تمہارے ہاتھ لگینگی بھری ہونگی گوشت سے، اور مینگنی، گوبر، لید تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔ پھر آنحضرت صلعم نے

سورۂ احقاف کا شان نزول

عــہ تیرھواں پارہ کتاب پیدائش

نے فرمایا کہ ان چیزوں سے استنجا نہ کرنا کیوں کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کا ناد راہ ہے"۔
اوپر کی روایت میں ہے فَقَالَ کُلُّ عَظْمٍ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یعنے تمام ہڈیاں جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ مگر مسلم اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فَقَالَ لَکُمْ کُلُّ عَظْمٍ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یعنے آپ نے فرمایا تمہارے لئے ہیں تمام ہڈیاں جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔ ترمذی میں ہے زَادُ اِخْوَانِکُمْ مگر مسلم میں طَعَامُ اِخْوَانِکُمْ ہے یہ راوی کی غلطی ہے کہ ہڈی اور لید دونوں کو جنوں کی غذا بتایا ہے حالانکہ اسی روایت کی رو سے جنوں کی غذا ہڈی اور ان کے جانوروں کا چارہ لید ہے۔

جو جن حرا کی گھاٹی میں آنحضرتؐ سے ملنے آئے تھے انھوں نے کھانا پکانے کے لئے چولھے بنائے تھے، وہ گوشت بھری ہڈی کھاتے تھے اور جانوروں پر سوار ہوتے تھے، یہ جن غیر مرئی نہ تھے۔

ابن مسعودؓ کی اس روایت سے ظاہر ہے کہ جو جن حرا کی گھاٹی میں آں حضرت صلعم سے ملنے آئے تھے اور جن کو آپ نے قرآن سنایا تھا انھوں نے کھانا پکانے کے لئے چولھے بنائے تھے، وہ گوشت بھری ہڈی کھایا کرتے تھے اور وہ جانوروں پر سوار ہوتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ جن غیر مرئی نہ تھے۔

ترمذی کی روایت میں ہے کہ یہ جن کسی جزیرہ کے رہنے والے تھے۔ صحاح ستہ کے سوا جو حدیثوں کی کتابیں ہیں ان میں کسی روایت میں لکھا ہے کہ سات جن تھے جو نصیبین سے آئے تھے، ایک روایت میں ہے کہ سات میں سے تین اہل حران سے تھے اور چار نصیبین سے۔ ایک روایت میں جنوں کا نینوہ سے اور ایک میں موصل سے آنا بتایا گیا ہے۔

مسند ابن حنبل کی زیادات میں عبد اللہ بن مسعودؓ کی زبانی جنوں کے آنے کا ایک واقعہ مذکور ہے۔ اس روایت کی سند اس طرح ہے کہ ابی فزارۃ نے ابی زید مولیٰ عمرو ابن الحریث المخزومی سے اور اس نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ ابو زید مولیٰ عمرو بن حریث کی نسبت حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ "اس کو کوئی نہیں جانتا۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں کہ یہ مجہول الحال آدمی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی یہی ایک حدیث ہے"۔ مولانا سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی جلد سوم صفحہ ۲۸۲ میں لکھتے ہیں کہ "تحقیقت یہ ہے کہ زیادات مسند کی روایت بالکل لغو اور بے سر و پا ہے"۔ اس لئے ہم اس روایت کو نظر انداز کرتے ہیں۔

ف ۸۹۔ جن و انس۔ فصل ۲ میں جو آیتیں نقل کی ہیں وہ سورتوں کی نزولی ترتیب میں ہیں۔ اب ان پر ایک غائر نظر ڈال کر دیکھیں کہ جن و انس سے کون مراد ہو سکتے ہیں۔

جن اور ناس کے خناس ناس کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہیں

سورۂ ناس ۱۸ ف میں ربّ الناس، ملک الناس، الٰہ الناس سے پناہ مانگی گئی ہے اس وسوسہ کے شر سے جو جن اور ناس میں کے خناس ناس کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں۔

جن اور انس کی امتیں

سورۂ اعراف ۶ و ۳ ف ۱۱۔ قیامت کے دن اللہ "فرمائیگا کہ جن اور انس کی جو امتیں تم سے پہلے ہو گزری ہیں انہی میں تم بھی آگ میں داخل ہو جاؤ" ؏۔ پھر رکوع ۲۲ میں ہے

جن اور انس کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، کان ہیں مگر سنتے نہیں، وہ چوپایوں جیسے ہیں

"اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن اور انس پیدا کئے ہیں، ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔ یہی لوگ غافل ہیں" (۸)

جن و انس ایک ہی قسم کی مخلوق ہیں

آخری آیت میں بتایا گیا ہے کہ جن اور انس ایک ہی قسم کی مخلوق ہیں۔ دونوں دل رکھتے ہیں، دونوں آنکھیں رکھتے ہیں اور دونوں کو سننے کے لئے کان دیئے گئے ہیں، مگر ان میں جو گمراہ دوزخ میں داخل ہونے کے قابل ہیں وہ ان اعضاء سے کام نہیں لیتے، اس لئے وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ ہیں۔

جنوں میں سے کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ کو قرآن پڑھتے سنا تو اس سے متاثر ہو کر وہ ایمان لے آئے

اس کے بعد جن کے متعلق پوری سورۃ (جن، ۳۰) ف۱۳ اُتری ہے۔ "(اے محمدؐ!) کہدو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ یقیناً اسے جنوں میں سے کچھ لوگوں نے سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے [1] جو بھلائی کی طرف ہدایت کرتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے" (۲) تو اس سے متاثر ہو کر وہ ایمان لے آئے۔ ایک روز آنحضرت صلعم نخلہ میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور کچھ صحابہؓ آپ کے پیچھے تھے۔ اس وقت کچھ لوگوں کا وہاں سے گذر ہوا تو انھوں نے اس کو کان لگا کر سنا اور اس سے متاثر ہوئے اور کہنے لگے "اور ہم (اب) اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں بنائینگے" (۲)

بعض انس بعض جنوں کی پناہ پکڑتے تھے، اس سے ان جنوں کا غرور بہت بڑھ گیا تھا

"اور ہم میں کے بے وقوف اللہ پر بڑھا کر باتیں بنایا کرتے تھے [4] اور ہم خیال کئے ہوئے تھے کہ انس و جن اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتے [5] اور انس میں سے کچھ لوگ جن میں سے کچھ لوگوں [عـ] کی پناہ پکڑتے تھے، سو انھوں نے (یعنے انس نے) ان (جنوں) کا غرور اور بھی بڑھا دیا [6] اور انھوں نے خیال کیا جیسا تم خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو (پیغمبر بناکر) نہیں اٹھا کھڑا کریگا (یا کسی کو قبر سے نہیں اٹھا کھڑا کریگا)" (۷)

پہلے کچھ جن آسمانی باتیں سننے کے لئے آسمان کی جگہوں میں بیٹھا کرتے تھے، اب سننے کی کوئی کوشش کرتا ہے تو اپنے لئے انگارا پاتا ہے

"اور ہم نے آسمانوں کو ٹٹولا تو اسے سخت چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا پایا [8] اور ہم اس (آسمان) کی بیٹھنے کی جگہوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ پر اب جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اپنے لئے انگارا تیار پاتا ہے" (۹)

کاہنوں کا دعویٰ تھا کہ ان کے پاس موکل ہیں جو غیب کی خبریں لا دیتے ہیں

ہم نے ف۲۲ "شہاب ثاقب" صفحہ ۳، اور ف۲۳ "الہامی اور غیر الہامی باتیں" صفحہ ۲۲۱ میں اس کی تشریح کی ہے کہ کاہن دعویٰ کرتے تھے کہ ان کے پاس کچھ موکل یعنے ارواح ہیں جو غیب کی خبریں ان کو لا دیتی ہیں۔ ہم باب ۱ "شیطان" کے ف۳۰ ف۳۱ اور ف۳۲ میں لکھ آئے ہیں کہ اللہ نے "ہر شیطان مردود سے اس (آسمان) کی حفاظت کی [2] مگر جو چوری سے کچھ سن بھاگے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے ہو لیتا ہے" (۳)

حدیث میں آیا ہے کہ فرشتے ابر میں آتے ہیں، ان باتوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین پر ہونے والی ہیں، شیطان

۔ بخاری نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے ابر میں آتے ہیں اور ان احکام کا ذکر کرتے ہیں جو آسمان میں صادر ہوتے ہیں۔ پس اسے شیاطین چپکے

عـ یہاں لفظ رجال آیا ہے جو صرف انسانوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

سن لیتے ہیں اور کاہنوں سے آکے بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملا دیتے ہیں"۔ بخاری نے حضرت عائشہؓ ہی سے اسی روایت کو دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت میں ہے کہ فرشتے ان احکام کا ذکر کرتے ہیں جو آسمان میں صادر ہوتے ہیں، اور دوسری روایت میں فرشتے "ان کاموں کا تذکرہ کرتے ہیں جو زمین میں ہونگے"۔ بہرحال چاہے یہ باتیں آسمانی ہوں یا زمینی ان کو شیاطین سنا کرتے اور ان باتوں کو کاہنوں تک پہنچایا کرتے تھے۔ کاہن عرب قوم سے نہ تھے بلکہ اجنبی لوگ تھے جو عرب میں آکر بس گئے تھے۔ فال دیکھنا، پیشین گوئی کرنا، جھاڑ پھونک کرنا، جادو وغیرہ ان کا پیشہ تھا۔ یہ سب شیطانی افعال ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے:۔ "ہم نے ان کے ہم نشین (شیاطین) مقرر کر رکھے ہیں، سو وہ ان کو جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اچھا کر دکھاتے ہیں۔ اور ان پر (اللہ کا) قول ٹھیک نکلا کہ (یہ بھی) انہی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے ان سے پہلے ہو گزری ہیں، بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے" ⑦ ف۔ سورۂ جن میں جن کے لفظ کا اطلاق شیطانوں، کاہنوں اور کاہنوں کی ہم قوموں پر ہوا ہے جو سب کے سب ایک جماعت تھے۔ "شیطان نے ان (لوگوں) پر قابو پا لیا ہے، سو اس نے ان سے اللہ کی یاد کو بھلا دیا ہے۔ یہ شیطانی گروہ ہے۔ سن رکھو! شیطانی گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے" ⑨ ع مجادلہ ۱۰۵

ان باتوں کو سن کر کاہنوں سے جا کر کہتے ہیں۔

کاہن عرب نہ تھے بلکہ اجنبی لوگ تھے جو جادو وغیرہ کرتے تھے

ایسے ہی لوگوں کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے کہ اللہ نے ان کے ہم نشین شیاطین مقرر کئے ہیں

سورۂ جن میں جن کے لفظ کا اطلاق شیطانوں، کاہنوں اور کاہنوں کے ہم قوموں پر ہوا ہے جو سب کے سب ایک جماعت تھے

آگے چل کر جن کہتے ہیں:۔ "اور ہم نہیں جانتے کہ (آسمانی خبروں کا سدباب کرنے سے) ان کے لئے جو زمین میں ہیں برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ کیا ہے" ⑩

"اور ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے ہیں۔ ہم کئی طریقوں پر چلتے ہوئے ہیں" ⑪ یعنے یہ جن مختلف مذاہب کے پیرو تھے، کچھ تو نیک تھے اور کچھ بد۔ "اور ہم نے سمجھ لیا کہ ہم زمین میں اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ ہم بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں ⑫ اور جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو اس پر ایمان لے آئے" ⑬ ف۔

... اللہ نے نہ صرف جن بلکہ انس کو بھی کہ کے زمانۂ رسالت میں شعلہ سے ڈرایا ہے:۔ "اے گروہ جن و انس! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو بھاگ دیکھو۔ تم بغیر قوت کے بھاگ ہی نہیں سکتے ⑧ تم دونوں پر آگ کے شعلے چھوڑ دیے جائیں اور دھواں تو تم مقابلہ نہ کر سکو" ⑩ رحمٰن ۴۴ ف۔

اللہ نے نہ صرف جن بلکہ انس کو بھی شعلہ سے ڈرایا ہے

"پھر اس دن نہ کسی انس سے اور نہ کسی جن سے اس کے گناہ کے بارے میں پوچھا جائیگا ⑭ گنہ گار اپنے چہرے سے پہچانے جائینگے، پھر پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑے

جائینگے"⑪ رحمٰن ۳۰ وا۔ یہاں عذاب میں بھی جن اور انس ایک حیثیت رکھتے ہیں

"(اے محمد!) اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو آدمیوں (ناس) کو ایک ہی گروہ بناتا اور وہ (چونکہ ایک گروہ نہیں ہیں) ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے ⑨ سوائے ان کے جن پر تمہارا پروردگار رحم کرے۔ اور اسی لئے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور (ان مختلف گروہوں میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے لوگ بھی ہیں اس لئے) تمہارے پروردگار کی بات پوری ہوگی کہ میں جہنم کو (برے) جنوں اور (برے) انسانوں سب سے بھر دونگا"⑩ ہود ۵۰ وا۔

عذاب میں بھی جن اور انس ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں
اللہ اگر چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی گروہ بناتا
چونکہ سب ایک گروہ نہیں ہیں وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے اور برے جن اور برے انس جہنم میں جائینگے

قیامت کے دن جن و انس کی سب امتیں اکٹھی ہونگی تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا: "اے گروہ جن! تم نے انس میں سے بہت سے لے لئے تھے، اور انس میں سے ان (جنوں) کے دوست کہینگے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا ہے، اور ہم اس (برے) وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر دیا تھا⑦ اور اسی طرح ہم ظالموں کو ایک دوسرے کا دوست بنا دیتے ہیں ان کے کرتوتوں کے سبب سے"⑧ انعام ۳۲ وا۔

قیامت کے دن جن اور انس کی سب امتیں اکٹھی ہونگی اور اللہ ان کو خطاب کریگا انس کہینگے کہ ہم انس اور جن ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا کرتے تھے

جن و انس دونوں جماعتوں میں اللہ وقتاً فوقتاً رسول بھیجتا رہا ہے جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے۔ ذیل کی آیت میں جن یقیناً انسانوں ہی کی ایک جماعت ہے نہ کہ غیر مرئی مخلوق: "اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آتے رہے جو تم کو میری آیتیں بیان کرتے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے رہے"⑤ انعام وا۔ آگے چل کر اللہ فرماتا ہے: "(اے محمد!) یہ (ارسال رسل) اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کر دے اور ان کے رہنے والے بے خبر ہوں ⑨ اور سب کے لئے ان کے عملوں کے مطابق درجے ہیں ⑩ اور تمہارا پروردگار غنی اور صاحب رحمت ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم کو نابود کر دے اور تمہارے بعد جن کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جیسا کہ تمہیں بھی اور ہی لوگوں کی نسل سے پیدا کر چکا ہے"⑦ وا۔

جن و انس کی جماعتوں میں وقتاً فوقتاً رسول آتے رہے
جن سے یہاں ایک انسانی جماعت ہی مراد ہے نہ کہ غیر مرئی مخلوق

سورۂ فصلت ۵۹ کی ان آیات میں بھی اسی قسم کا مضمون آیا ہے: "اور ان پر اللہ کا) قول ٹھیک نکلا کہ (یہ بھی) انہی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے ان سے پہلے ہو گزری ہیں، بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے"⑤ وا۔ "اور جو کافر ہیں (قیامت کے دن) کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار! جن و انس میں سے جنوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں تاکہ وہ نیچوں سے نیچے ہوں"⑥ فصلت ۵۹ وا۔

یہ کفار بھی جن اور انس کی انہی قوموں میں سے ہیں جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں وہ نقصان اٹھانے والے تھے
کافر قیامت کے دن اللہ سے کہینگے کہ جن و انس میں سے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا انہیں ہمیں دکھا کہ ہم ان کو ذلیل کریں

سورۂ احقاف ۴۶ کے رکوع ۴، اور ۴ پورے پورے نقل کئے گئے ہیں تاکہ زیر بحث

آیتوں پر غور کرتے وقت سیاق و سباق کلام پیش نظر ہے۔ رکوع ۲ ق۲۶ میں یہ فرمانے کے بعد کہ "ہم نے انسان کو اپنی ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے" ایک سعادت مند لڑکے کی دعا اس طرح بیان فرمائی ہے: "مجھے توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میری ماں باپ پر انعام کی اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو" ⑮ ما اللہ فرماتا ہے "یہی لوگ ہیں جن کے اچھے عمل جو انھوں نے کئے ہم قبول فرماتے ہیں" ⑯ - اس کے بعد اللہ ایک نالائق لڑکے کا ذکر کرتا ہے "جو اپنی ماں باپ کو کہتا ہے کہ تم پر تعجب ہے! کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤنگا" ⑰ "یہی لوگ ہیں جن پر (اللہ کا) قول ٹھیک نکلا کہ (یہ بھی) انھی قوموں میں ہیں جو جن و انس سے پہلے ہو گزری ہیں - بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے" ⑱ ق۲۶ - اس آیت میں بھی ہم جن و انس میں سوائے قومیت کے جنسیت کا کوئی فرق نہیں پاتے۔

ان آیتوں میں جن اور انس میں سوائے قومیت کے جنسیت کا کوئی فرق نہیں ہے

اسی سورۃ کے چوتھے رکوع میں ہے: "اور (اے محمد!) جب ہم نے جنوں میں سے کچھ لوگوں کو تمھاری طرف متوجہ کر دیا کہ قرآن سنیں ×× پھر جب (قرآن پڑھنا) ختم ہوا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والوں کی طرح واپس گئے ⑲ کہا اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے، جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے ہیں، وہ حق کی طرف ہدایت کرتی ہے اور سیدھی راہ کی طرف بھی ⑳ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور اس (یعنے اللہ) پر ایمان لاؤ، وہ تمھارے گناہ بخش دیگا اور تمھیں دردناک عذاب سے پناہ دیگا ⑮ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کو نہ مانیگا تو وہ روئے زمین میں اللہ کو ہرا سکتا نہیں، اور نہ اس کے لئے سوائے اس (اللہ) کے کوئی حمایتی ہیں - یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں" ⑯ احقاف ۴۶ ق۲۶۔

جنوں میں سے کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ کو قرآن پڑھتے سنا
انھوں نے واپس جا کر اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو حق کی طرف ہدایت کرتی ہے

سورۂ احقاف کی انھی آیات کے متعلق ہم نے ق۲۲ صفحہ میں علقمہؒ کی ایک روایت نقل کی ہے اور بتایا ہے کہ جو جن حرا کی گھاٹی میں آں حضرت صلعم سے ملنے آئے تھے اور جن کو آپ نے قرآن سنایا تھا، انھوں نے کھانا پکانے کے لئے چولہے بنائے تھے، وہ گوشت بھری ہڈی کھایا کرتے تھے اور وہ جانوروں پر سوار ہوتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جن غیر مرئی نہ تھے۔

یہ جن کھانا پکانے کے لئے چولہے بناتے تھے گوشت بھری ہڈی کھاتے تھے اور جانوروں پر سوار ہوتے تھے اس لئے یہ جن غیر مرئی نہ تھے

سورۂ ذاریات ۵۱ کا تیسرا رکوع بھی پورا نقل کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلعم کو کفار کہ جادوگر اور کاہن کہا کرتے تھے۔ وہ لوگ جادوگروں اور کاہنوں کی باتوں سے واقف تھے مگر چونکہ آنحضرت صلعم سے پہلے کوئی پیغمبر سرزمین حجاز میں پیدا نہیں ہوا تھا اس لئے وہ نبوت اور رسالت کے اسرار سے ناواقف تھے۔ جن ممالک میں رسول مبعوث ہوتے رہے ہیں وہاں کا بھی یہی حال تھا کہ جب کبھی کوئی پیغمبر آتا تو لوگ فوراً پکار اٹھتے کہ یہ بھی کاہنوں کی طرح کاہن، جادوگروں کی طرح جادوگر ہے۔ "اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول نہیں آیا

جب کبھی کوئی پیغمبر آتا تو لوگ کہتے کہ یہ کاہن ہے یا جادوگر ہے

مگر انہوں نے کہا جادوگر ہے یا دیوانہ ⑥ کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اس (بات) کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں ⑦ تو (اے محمد!) تم ان سے مونہ موڑ لو اب تم پر الزام نہیں ہے ⑧ اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے ⑨ اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری بندگی کریں" ⑩ (ق ۲۷) - یہاں بھی سیاق کلام ایسے ہی جنوں کا پتہ دیتا ہے جو انس سے محض قومیت کے لحاظ سے جدا ہیں۔

اللہ نے جن و انس کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے یہ جن بھی انس سے محض قومیت کے لحاظ سے جدا ہیں

سورۂ سجدہ ۳۲ میں اللہ فرماتا ہے کہ "اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے بات قرار پا چکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دونگا" ③ (ق ۱۵)۔

اللہ نے ہر نفس کو ہدایت نہیں دی ہے - جو برے جن یا انسان ہیں وہ دوزخ میں جائینگے

اس باب میں آخری اقتباس سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ کا ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:-

"(اے محمد!) اگر ہم چاہیں تو وہ (کتاب) اٹھا لے جائیں جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے، پھر تم اس کے لئے ہم پر کوئی مددگار نہ پاؤگے ② بجز تمہارے پروردگار کی رحمت کے۔ بے شک اس کا فضل تم پر بڑا ہے ③ کہہ دو کہ اگر انس اور جن اس پر اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند بنا لائیں تو اس کی مانند نہ بنا سکینگے اگرچہ وہ (انس و جن) ایک دوسرے کی پشتی پر ہوں" ④ (ق ۲۶) - یہاں بھی جن سے مراد انسانی جماعت ہے نہ کہ غیر مرئی مخلوقات۔

اگر انس و جن اکٹھے ہو کر بھی کوشش کریں تو قرآن کی مانند آیتیں نہیں بنا سکتے

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ وہ سب سورتیں جن میں جن کا ذکر آیا ہے مکی ہیں، کسی مدنی سورۃ میں جن کا ذکر نہیں آیا ہے، اور قرآن میں لفظِ انس لفظِ جن کے ساتھ ساتھ آیا ہے کہیں لفظِ جن کے بغیر نہیں آیا ہے - اس طرح سے مکہ کے زمانۂ رسالت میں اللہ نے بعض بعض موقعوں پر جن اور انس کو ساتھ ساتھ خطاب کیا ہے - ہجرت کے بعد جن و انس کو ملا کر ایک ساتھ کہیں خطاب نہیں کیا گیا ہے - مکہ میں قرآن کے مخاطب زیادہ تر کفارِ مکہ تھے مگر بعض بعض اوقات ان لوگوں کو بھی خطاب کرنا پڑتا تھا جو آنحضرت صلعم کے سامنے حاضر نہ تھے، آپ کی نظروں سے دور اطراف و جوانب میں پھیلے ہوئے تھے۔

جن کا لفظ مکی سورتوں میں آیا کسی مدنی آیت میں نہیں آیا! لفظ انس لفظ جن کے ساتھ آیا ہے علحدہ نہیں آیا!

مکہ میں بعض موقعوں پر کفار مکہ کے علاوہ ان لوگوں کو بھی خطاب کیا گیا ہے جو آنحضرت کے سامنے حاضر نہ تھے۔

جب آنحضرت صلعم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو آپ کا دائرۂ خطاب وسیع تر ہو گیا - مکہ اور مدینہ کے انصار ہی نہیں بلکہ مدینہ کے یہود، نصاریٰ اور گرد و نواح کے تمام ممالک کے باشندے اور ساری دنیا کے تمام لوگ بھی آپ کے مخاطب بن گئے۔ اب جن و انس کی تفریق و خصوصیت باقی نہیں رہی - مکی آیتوں میں انس و جن کی تفریق ایسی ہی ہے، جیسی کہ بائبل میں جیو اور جنٹیل (یہود اور اغیار) کی ہے - یہود نے اس تقسیم کو اب تک قائم رکھا ہے - اگرچہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے اپنے مکاتیب میں اس تقسیم کا بار بار ذکر کیا ہے مگر ان کی کوشش اس تفریق کو بالکل مٹا دینے کی تھی - یہودی مضبوطی کے ساتھ اپنی قومیت پر

مدینہ میں قرآن کا دائرۂ خطاب وسیع تر ہو گیا

اب جن و انس کی تفریق کی ضرورت نہ رہی

جن و انس کی تفریق ایسی ہی ہے، جیسی کہ بائبل میں یہود اور غیر یہود کی تفریق

جے رہے مگر جو یہود عیسائی ہو گئے وہ جبئیل کے ساتھ مل گئے اور ان کی ایک علحدہ جماعت بن گئی جو مسیحی کہلانے لگی۔

مدینہ میں تبلیغ قرآن کا نیا دور شروع ہو گیا قرآن کی تعلیم کے لئے لوگ دور دور سے کھلم کھلا آتے تھے اور مبلغین اسلام دور دراز مقامات کو دعوت اسلام کے لئے جاتے تھے۔ اس لئے مدینہ میں جن و انس تک دائرۂ خطاب محدود نہ رہا

آنحضرت صلعم کے مدینہ میں آتے ہی قرآن کی تبلیغ کا ایک نیا دور شروع ہو گیا، قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لوگ دور دور سے کھلم کھلا مدینہ آتے تھے اور مبلغین اسلام ڈنکے کی چوٹ دور دراز مقامات کو جاکر دعوتِ اسلام دیتے تھے۔ اب جن و انس کی تفریق کی ضرورت نہ تھی اور یہی وجہ ہے کہ مدنی آیتیں جن کے لفظ سے ایسی ہی نا آشنا ہیں جیسی کہ وہ انس کے لفظ سے بے خبر ہیں۔

کتبہٗ شیخ حسین ساکن شاہ آباد علاقہ پائیگاہ خورشید جاہی ریاست حیدرآباد دکن

اغلاط نامہ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	فائدہ	۱۶	بظاہر اسباب	بہ اسباب ظاہری	۲۵	۳۳	متن	۲۳	فَاَخْرَجْنَا	فَاَخْرَجْنَا
۲	۴	متن	۲	جو بڑا	جو بڑا	۲۶			۲۴	الثَّمَرٰتِ	الثَّمَرٰتِ
۳		فائدہ	۱	حسن	مستحسن	۲۷	۳۴		۳	رَبِّهٖ ط	رَبِّهٖ ع
۴	۸		۴	کہلاتا ہے	کہواتا ہے	۲۸			۷	جَعَلْنَا	جَعَلْنَا
۵	۹		۱	گدری	ہو گندی	۲۹			۱۱	وَجَعَلَ	وَجَعَلَ
۶			۲	گندی	ہو گندی	۳۰			۱۵	لِنُحْيِ	لِنُحْيِيَ
۷	۱۰	متن	۳	الرَّحِيْمِ	الرَّحِيْمُ	۳۱	۳۵		۵	يَعْلَمُوْنَ	يَّعْلَمُوْنَ
۸			۱۶	خَبِيْرٌ	خَبِيْرٌ	۳۲			۶	اُخْتِلَافِ	اخْتِلَافِ
۹	۱۳		۸	الْبَصِيْرُ	الْبَصِيْرُ						
۱۰	۱۴		۶	بَطْش	بَطْش	۳۴			۲۷	سَمٰوٰتٍ	سَمٰوَاتٍ
۱۱	۱۵		۱۶	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضِ	۳۵	۳۶		۱۲	عُلُوًّا	عُلُوًّا
۱۲	۱۶		۳	کی	کے	۳۶			۲۳	رَبُّ	رَّبُّ
۱۳	۱۸		۲۴	وَلَهْدًا	وَلَدًا	۳۷			۲۸	اَلَّذِي	الَّذِي
۱۴	۱۹		۱	اتَّخَذَ اللّٰهُ	اتَّخَذَ اللّٰهُ	۳۸	۳۷		۱۱	السَّمَآءِ	السَّمَآءَ
۱۵			۲	بَلْ	بَلْ	۳۹			۱۱	(۱۱)	(۱۱) ع
۱۶			۲	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضِ	۴۰			۱۶	اَنْبَتَكُمْ	اَنْبَتَكُمْ
۱۷			۲۲	مُعْرِضُوْنَ	مُعْرِضُوْنَ	۴۱			۲۵	تَفٰوُتٍ	تَفٰوُتٍ ط
۱۸	۲۰		۲۶	الْعَظِيْمُ	الْعَظِيْمِ	۴۲			۲۶	مِنْ	مِنْ
۱۹	۲۲		۱۲	اَسَاطِيْرُ	اَسَاطِيْرُ	۴۳			۲۷	يَنْقَلِبُ	يَنْقَلِبُ
۲۰	۲۳		۱۸	فِيْنَتُهُمْ	فِتْنَتُهُمْ						
۲۱			۱۹	بِهٰذَاتِ	بِهٰذَاتِ	۴۵			۸	(۱۸)	(۱۸) ع
۲۲	۳۳		۲	كَيَكُوْنَ	فَيَكُوْنُ	۴۶			۱۱	تَاكُلُوْنَ	تَاْكُلُوْنَ
۲۳			۱۳	حَثِيْثًا	حَثِيْثًا	۴۷			۱۸	الَيْلَ	الَّيْلَ
۲۴			۱۶	(۲)	(۲) ع	۴۸			۲۰	وَبَيْنَنَا	وَبَيْنَنَا

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۳۸	متن	۲۵	السّمٰوٰتِ	السَّمٰوٰتِ
۵۰			۲۷	اللّٰهِ	اللّٰهِ ط
۵۱	۳۹		۳	تَزُوْلَا	تَزُوْلَا
۵۲			۶	بِقَدَرٍ	بِقَدَرٍ
۵۳			۱۱	خَلَقُ	خَلْقُ
۵۴			۱۴	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضَ
۵۵	۴۰		۲۲	بِزِيْنَةِ	بِزِيْنَةٍ
۵۶			۲۷	دُحُوْرًا	دُحُوْرًا قف
۵۷	۴۱	حاشیہ	۲	سورۂ جن ۷۳	سورۂ جن ۳۷
۵۸		متن	۴	نَقْعَدُ	نَقْعُدُ
۵۹			۴	کی	کے
۶۰			۶	يِشَهَابًا	شِهَابًا
۶۱	۴۲		۶	اِلَّاهُوَ	اِلَّاهُوَ ج
۶۳			۱۶	اَلْحَمْدُ	اَلْحَمْدُ
۶۴			۲۳	تَابُوْ	تَابُوْ
۶۵			۲۵	يَوْمَئِذٍ	يَوْمَئِذٍ
۶۶	۴۳		۳	لَكُمْ	لَكُمْ
۶۷			۶	دَآئِبِيْنِ	دَآئِبَيْنِ
۶۸			۸	وَاٰتٰكُمْ	وَاٰتٰكُمْ
۶۹			۱۳	وَالنُّجُوْمُ	وَالنُّجُوْمُ
۷۰	۴۴		۱۲	وَسَخَّرَ	وَسَخَّرَ
۷۱			۲۰	تَلْبِسُوْ	تَلْبَسُوْ
۷۲			۲۸	وَاِنْ	وَاِنْ
۷۳	۴۵		۱	لَغَفُوْرٌ	لَغَفُوْرٌ
۷۴			۱۲	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ
۷۵			۱۴	(۱)	(۱) ع
۷۶	۴۵	متن	۱۹	تنفس	متنفس
۷۷			۲۴	مُسَمًّى ط	مُّسَمًّى ط
۷۸			۲۸	فِيهَا زَرْ	فِيْهَا زَوْ
۷۹	۴۶		۴	مِنْ	مِّنْ
۸۰			۷	لِقَوْمٍ	لِّقَوْمٍ
۸۱			۱۹	اِذً	اِذْ
۸۲			۲۱	لَاَحْدَى	لَاِحْدَى
۸۳			۲۶	طَبْقًا	طَبَقًا
۸۴	۴۷		۴	بِمَوَاقِعِ	بِمَوٰقِعِ
۸۵			۵	لَقَسَمٌ	لَقَسَمٌ
۸۶			۱۹	دَآبَّةٍ	دَآبَّةٍ
۸۷	۴۸		۱	ثَمَرَةٍ	ثَمَرَةٍ لا
۸۸		حاشیہ	۱	کے	کی
۸۹		متن	۲۵	الْبَحْرَيْنِ	الْبَحْرَيْنِ ج
۹۰			۲۸	تَلْبِسُوْ	تَلْبَسُوْ
۹۱	۴۹		۴	فِى الَّيْلِ	فِى الَّيْلِ لا
۹۲			۱۴	مِنْهَا وَو	مِنْهَا ذَوْ
۹۳			۱۸	خدا	خدا
۹۴			۲۱	دَّثلكَ	دَّعَلَكَ
۹۵	۵۰		۲۱	لِلْمُؤْمِنِيْنَ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
۹۶			۲۶	الرِّيحَ	الرِّيْحِ
۹۷	۵۱		۵	(۶)	(۶) ط
۹۸			۱۴	کے	کی
۹۹			۲۷	خوب	خوف
۱۰۰	۵۲		۸	وَالْبَصِيْرَهٖ	وَالْبَصِيْرُه
۱۰۱			۱۴	بہنے	بہتے
۱۰۲			۱۷	وَالْبَاطِلَةٌ	وَالْبَاطِلُ ط

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۵۲	حاشیہ	۱۳	عقلمندوں	عقل مندوں
۱۰۴	۵۳	متن	۵	لآیٰتٍ	لآیٰتٍ
۱۰۵			۷	مِنَ	مِّنَ
۱۰۶			۸	لگاتے	اُگاتے
۱۰۷			۲۳	سحابًا	سَحَابًا
۱۰۸			۲۵	خِلٰلِهٖ	خِلٰلِهٖ
۱۰۹			۲۸	بھولے	ہم نے
۱۱۰			۲۸	اسے	اُسے
۱۱۱	۵۴		۴	کرور	کرو
۱۱۲			۱۵	بِسبِقتٍ	بسبِقتٍ
۱۱۳			۱۸	رنده	زنده
۱۱۴			۲۰	فِکُوْنَ	فَکُوْنَ
۱۱۵			۲۴	الذی	الّذی
۱۱۶			۲۷	مَنْ	مِّنْ
۱۱۷	۵۵		۹	لآیٰتٍ	لآیٰتٍ
۱۱۸			۱۵	بَقیعَةٍ	بِقِیْعَةٍ
۱۱۹			۱۷	حِسَابَهٗ	حِسَابَهٗ
۱۲۰	۵۶		۱۰	مَنْ	مَّنْ
۱۲۱			۱۱	لِیَقُوْلُنَّ	لَیَقُوْلُنَّ
۱۲۲			۱۳	اَلَذِی	اَلَّذِی
۱۲۳			۲۷	نَبَاتٍ	نَبَاتٍ
۱۲۴	۵۷		۷	مُختلِفٌ	مُخْتَلِفٌ
۱۲۵			۱۳	المَعمُوْرِ	الْمَعْمُوْرِ
۱۲۶			۱۷	اَشَدُّ	اَشَدُّ
۱۲۷			۱۹	اَجان	اُجان
۱۲۸			۲۰	ضُحٰهَا	ضُحٰهَا
۱۲۹			۲۰	③ "	③ ص

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۵۷	متن	۲۱	تَعْدَ	بَعْدَ
۱۳۱			۲۱	④ ط	④ ط
۱۳۲			۲۴	تکمْ	لَّکُمْ
۱۳۳			۲۴	⑦ لا	⑦ ط
۱۳۴		حاشیہ	۱۷	پائے	چوپائے
۱۳۵		متن	۲۵	اَنَا نَسُوْ	اَنَّا نَسُوْ
۱۳۶		حاشیہ	۱۸	و۸۲ع	و۸۲ع۳
۱۳۷		متن	۲۶	الحرُ فتخرجُ	الحرُ فتخرجُ به
۱۳۸	۵۸				
۱۳۹			۵	لجعلنهُ	لَجَعَلْنٰهُ
۱۴۰			۶	تفکهون	تَفَکَّهُوْنَ
۱۴۱			۹	افرءیتمُ	اَفَرَءَیْتُمُ
۱۴۲			۲۰	○ ط	㉔ ط
۱۴۳			۲۱	المَاءَ	اَلْمَآءَ
۱۴۴	۵۹		۳	تَسِمعُوْنَ	تَسْمَعُوْنَ
۱۴۵			۱۵	وَجَعَلنَا	وَّجَعَلْنَا
۱۴۶			۲۱	کُلِّ	کُلِّ
۱۴۷			۲۳	عَلمَ القُراٰنَ	عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
۱۴۸			۲۵	⑤ لا	⑤ ص
۱۴۹	۶۰		۴	فَاکِهَةٌ والنَّخلُ	فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ
۱۵۰			۲۰	هرح الٰهی	طرح الٰهی
۱۵۱		فائدہ	۲	کانات	کائنات
۱۵۲			۶	خدا ے اعلے	خدائے اعلے
۱۵۳	۶۱	حاشیہ	۱۲	جاندر	جاندار
۱۵۴			۱۳	دریائی جاندر	دریائی جاندار
۱۵۵		فائدہ	۲۵	نراورماری	نراورناری
۱۵۶	۶۲		۲۵	یعنے	یعنے

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۱۵۷	۶۵	فائدہ	۲۶	دنایتہ	دنایۃ
۱۵۸	۶۶		۲۷	⑤ ف	④ ف
۱۵۹	۶۷		۱	مہریں لینے والے	لہریں لینے والے
۱۶۰			۲۰	پورا لیا ہے	پورا کیا ہے
۱۶۱	۶۸		۱۳	بنو ادوم	بنو ادوم
۱۶۲			۱۸	ستارہ نسر	ستارۂ نسر
۱۶۳			۲۳	⑮ و ۲۹	⑰ و ۲۹
۱۶۴	۶۹		۱۷	صیاح	سیّاح
۱۶۵	۷۰		۱۰	گرداگرد	گرداگرد
۱۶۶			۱۴	یرسل السمآء	یُرسِلِ السَّمآءَ
				علیکم من دارًا	علیکم مدرارًا
۱۶۷			۱۶	سکتی	سکتے
۱۶۸	۷۴		۱۲	لوگوں	گولوں
۱۶۹			۲۸	⑨	⑧
۱۷۰	۷۵		۱	⑩	⑨
۱۷۱			۳	⑪ ف ۲۶	⑩ ف ۲۶
۱۷۲			۱۲	تخت وکرسی)	تخت (کرسی)
۱۷۳	۷۶		۵	خور	محور
۱۷۴	۷۷		۹	بانتنے	بانٹنے
۱۷۵	۷۸	حاشیہ	۱	انسان	انسان کاوزن
۱۷۶	۷۹	متن	۱	مُنْذِرْق	مُنْذِرْقًا
۱۷۷			۷	لِی	لِیَ
۱۷۸			۱۰	مُبِیْنٌ	مُبِیْنٌ
۱۷۹	۸۰		۳	فَبِزَتِکَ	فَبِعِزَّتِکَ
۱۸۰			۴	الْمُخْلَصِیْنَ	الْمُخْلَصِیْنَ
۱۸۱			۷	مِنْھُمْ	مِنْھُمْ
۱۸۲			۷	اَجْمَعِیْنَ	اَجْمَعِیْنَ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۸۰	متن	۱۴	فقسق	فَفَسَقَ
۱۸۴			۲۱	مِنْ	مِّنْ
۱۸۵			۲۱	مِنْ	مِّنْ
۱۸۶	۸۱		۲	السجدین	السّٰجِدِیْنَ
۱۸۷			۱۶	مُسْتَقِیْمَ	مُسْتَقِیْمَ
۱۸۸			۲۴	منی	مٹی
۱۸۹			۲۵	زندگی	بزرگی
۱۹۰			۲۷	ذُرِّیَّتِہٖ	ذُرِّیَّتَہٗ
۱۹۱			۲۸	نَانَّ	فَاِنَّ
۱۹۲	۸۲		۹	مَکَّنْتُکُمْ	مَکَّنّٰکُمْ
۱۹۳			۱۱	صَوْرۡ	صَوَّرْ
۱۹۴			۱۴	مِنَ	مِّنَ
۱۹۵			۱۹	فَاخْرُجْ	فَاخْرُجْ
۱۹۶			۲۱	اَنْظِرْنِیْ	اَنْظِرْنِیْ
۱۹۷			۲۵	بَیْنَ	بَیْنِ
۱۹۸			۲۸	قَالَ اخْرُجْ	قَالَ اخْرُجْ
۱۹۹	۸۳		۱	مِنْھُمْ	مِنْھُمْ
۲۰۰			۲	⑧	⑧
۲۰۱			۳	وَیَادَمُ اُسْکُنْ	وَیٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ
۲۰۲			۴	فکُلَا	فَکُلَا
۲۰۳			۴	ورغت	درخت
۲۰۴			۴	ولہ	ورنہ
۲۰۵			۶	لِیُبْدِیَ	لِیُبْدِیَ
۲۰۶			۷	مَاوُرِیَ	مَاوٗرِیَ
۲۰۷			۸	ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ	ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ
۲۰۸			۱۰	الْخٰلِدِیْنَ	الْخٰلِدِیْنَ
۲۰۹			۱۱	اِنِّیْ	اِنِّیْ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۲۱۰	۸۳	متن	۱۴	وَّرَقِ	وَّرَقِ
۲۱۱			۱۵	اَتٰهُكَمَا	اٰنٰهٰكُمَا
۲۱۲			۱۵	پکارا کیا	پکارا، کیا
۲۱۳			۲۱	عَدُوٌّ	عَدُوٌّ ۰
۲۱۴			۲۱	وَّلَكُمْ	وَلَكُمْ
۲۱۵			۲۵	تُخْرَجُوْنَ	تُخْرَجُوْنَ
۲۱۶		حاشیہ	۲۸	وءع	وءع ۳
۲۱۷	۸۴	متن	۱	میں	سے
۲۱۸			۲	كَمَا	كَمَآ
۲۱۹			۳	اَبَوَيْكُمْ	اَبَوَيْكُمْ
۲۲۰			۴	لِيُرِيْهُمَا	لِيُرِيَهُمَا
			۴	سَوْاٰتِهِمَا	سَوْاٰتِهِمَا
۲۲۱			۵	اِنَّهٗ	اِنَّهٗ
۲۲۲			۹	عَزْمًا	عَزْمًا
۲۲۳		حاشیہ	۱۷	۔ تے	ہوتے
۲۲۴		متن	۱۵	③	③ ۱۴
۲۲۵			۱۸	ةِ الْخُلْدِ	ةِ الْخُلْدِ
۲۲۶			۱۹	لَّا يَبْلٰى	لَّا يَبْلٰى
۲۲۷		حاشیہ	۲۵	۔ ظاہر	ستر ظاہر
۲۲۸		متن	۲۱	عَلَيْنَا	عَلَيْهِمَا
۲۲۹			۲۲	اٰدَمَ	اٰدَمُ
۲۳۰			۲۴	۔ ⑦	کی ⑦
۲۳۱			۲۵	جمِيْعًا	جَمِيْعًا
۲۳۲					
۲۳۳			۲۷	هُدًى ه	هُدًى ته
۲۳۴			۲۸	يَشْقٰى	يَشْقٰى
۲۳۵	۸۵		۴	مرے ب	میرے رب
۲۳۶	۸۵	متن	۵	كُنْتَ	كُنْتُ
۲۳۷			۱۲	مِّنَ الْقُرُوْنِ	مِنَ الْقُرُوْنِ
۲۳۸			۱۷	جَمِيْعًا	جَمِيْعًا ق
۲۳۹			۲۶	ثُمَّ	ثُمَّ
۲۴۰			۲۷	آدم سب	آدم کو سب
۲۴۱	۸۶		۵	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضِ
۲۴۲			۱۴	فَاٰجَرَ	فَاٰخَرَ
۲۴۳			۱۶	عَدُوٌّ	عَدُوٌّ ۰
۲۴۴			۲۰	جَمِيْعًا	جَمِيْعًا ۰
۲۴۵			۲۰	ہم نے کہا تم	ہم نے کہا تم سب
۲۴۶			۲۱	يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ	يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ
۲۴۷			۲۶	وَّاحِدَةٍ	وَاحِدَةٍ
۲۴۸	۸۷	فائدہ	۱۰	کر	بناکر
۲۴۹			۲۰	لارہیگا	ملارہیگا
۲۵۰	۹۰		۱۶	۔ اور آدم	حوا اور آدم
۲۵۱	۹۱		۱	مسزا	وہ سزا
۲۵۲	۹۲		۱۱	بتا دوہ	بتا دو
۲۵۳			۱۱	تم سے نہیں	تم سے نہیں
۲۵۴			۲۴	ود	وہ
۲۵۵	۹۳		۱۳	② فـ ۔	⑩ فـ
۲۵۶			۲۲	کری	گری
۲۵۷	۹۴		۲	⑨ ف۱۹ ۔	⑨ ف۱۹ ۔
۲۵۸			۳	③ ف۹ ۔	③ ف۹ ۔
۲۵۹			۱۰	ففس	نفس
۲۶۰	۹۶		۱۲	اسی کا	اس کا
۲۶۱			۲۸	زمین ایک	زمین میں ایک
۲۶۲	۹۷		۷	ہو گئے	ہو گئے

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
٢٦٣	٩٧	فائدہ	١٦	سئیں	سائینس
٢٦٤			٢٧	ثینیتی	ثینیتی
٢٦٥	٩٩		١٠	وَنَفَخْتُ	وَنَفَخْتُ
٢٦٦			١٧	سَوّٰىهُ	سَوّٰىهُ
٢٦٧			٢٣	عِمْرَانَ	عِمْرٰنَ
٢٦٨	١٠٠		٤	فَتَمَثَّلَ	فَتَمَثَّلَ
٢٦٩		حاشیہ	١٢	فیضانِ روح	فیضانِ الٰہی
٢٧٠		متن	٢١	نَزَلَ	نَزَلَ
٢٧١	١٠١		٢	مِنْ	مِنْ
٢٧٢			٩	الْخِيَامِ	الْخِيَامِ
٢٧٣			١١	لُؤْلُؤٌ	لُؤْلُؤٌ
٢٧٤	١٠٣		١	مِنْ	مَّنْ
٢٧٥			٣	مِنْ	مِّنْ
٢٧٦			١٦	مِنْ	مِّنْ
٢٧٧			١٨	تُصْرِفُوْنَ	تُصْرَفُوْنَ
٢٧٨	١٠٤		١٨	السَّمٰوٰت	السَّمٰوٰتِ
٢٧٩			١٣	دَعْوَا	دَّعَوَا
٢٨٠			٢٥	فَيمَا	فِيمَآ
٢٨١	١٠٥		٥	مَاتَحْمِلُ	مَاتَحْمِلُ
٢٨٢	١٠٥	متن	١٢	عُمْرَةٍ	عُمْرَةٍ
٢٨٣			١٧	اس سے ماں باپ	اس کے ماں باپ
٢٨٤			١٩	وَفِصٰلُهٗ	وَّفِصٰلُهٗ
٢٨٥			٢٢	جَاهَدٰكَ	جَاهَدٰكَ
٢٨٦			٢٥	تِطِعْهُمَا	تُطِعْهُمَا
٢٨٧			٢٧	وَاتَّبِعْ	وَّاتَّبِعْ
٢٨٨			٢٨	اِلَيَّ	اِلَيَّ
٢٨٩	١٠٦		٣	نُطْفَةٍ	نُّطْفَةٍ
٢٩٠			٣	بندوں	بدوں
٢٩١			٤	مِّنْ	مِنْ
٢٩٢			٥	لَكُمْ	لَكُمْ
٢٩٣			٨	مَنْ يَّتَوَفّٰى	مَّنْ يُّتَوَفّٰى
٢٩٤			١١	مِنْ	مِّنْ
٢٩٥			٢٨	نُخَلِّقُكُمْ	نُخَلِّقُكُمْ
٢٩٦	١٠٧		٣	نَقَدَرْنَا	فَقَدَرْنَاۖ
٢٩٧			٧	يُنْبَأُ	يُنَبَّأُ
٢٩٨			٨	وَابْرَاهِيْمَ	وَاِبْرٰهِيْمَ
٢٩٩			٢٢	اَفَرَءَيْتُمْ	اَفَرَاَيْتُمْ
٣٠٠	١٠٧	متن	٢٧	[حروف کہیں کہیں اڑ گئے ہیں] جو تم نہیں جانتے ۶۱	فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۶۱
			٢٨	اور یقیناً تم پہلی پیدائش کو تو جانتے ہو پھر نصیحت کیوں	وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى
٣٠١	١٠٨		٣	نُطْفَةٍ	نُّطْفَةٍ
٣٠٢			٤	پھر دیکھو وہ	پھر وہ
٣٠٣			١٥	اَمَّا	ثُمَّا
٣٠٤			٢١	مَكْرُ	مَكْرُ
٣٠٥			٢٢	اَتْقٰكُمْ	اَتْقٰكُمْ
٣٠٦			٢٣	كَانَ النَّاسُ	كَانَ النَّاسُ
٣٠٧	١٠٩	فائدہ	٢	حُنَفَاءَ	حُنَفَاءَ
٣٠٨	١١٠	متن	١٦	(۳)	(۳)
٣٠٩			٢٧	مُدْخَلًا	مُّدْخَلًا
٣١٠	١١١		٥	وَلِكُلٍّ	وَّلِكُلٍّ
٣١١			١٠	اَنْفِقُوْا	اَنْفَقُوْا
٣١٢			١٢	حَفِظَتْ	حُفِظَتْ
٣١٣			١٤	کر	ذکر

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۳۱۴	۱۱۱	متن	۱۵	اَمْشَاجٍ	اَمْشَاجٍ
۳۱۵	۱۱۲		۴	تُسَوّٰی	تُسَوّٰی
۳۱۶			۲۰	وَتَاْكُلُوْنَ	وَّتَاْكُلُوْنَ
۳۱۷			۲۱	وَتُحِبُّوْنَ	وَّتُحِبُّوْنَ
۳۱۸			۲۴	بِجَهَنَّمَ	بِجَهَنَّمَ
۳۱۹			۲۸	وَلَا	وَّلَا
۳۲۰	۱۱۴		۵	اِنِّيْ	اِنِّيْ
۳۲۱			۹	وَاسْتَكْبَرَ	وَاسْتَكْبَرَ
۳۲۲			۲۳	مِنِّيْ	مِّنِّيْ
۳۲۳	۱۱۵		۱	وَجَعَلَ	وَّجَعَلَ
۳۲۴			۴	کے	کی
۳۲۵			۲۱	بِاٰيٰتِنَا	بِاٰيٰتِنَا
۳۲۶			۲۲	الْقَصَصَ	اَلْقَصَصَ
۳۲۷			۲۲	رسیاں کریں	دھیان کریں
۳۲۸			۲۳	بِالْقَوْمِ	بِالْقَوْمِ
۳۲۹	۱۱۶		۲	بِهَا	بِهَا
۳۳۰			۱۱	عَلَيَّ	عَلَيَّ
۳۳۱	۱۱۷		۱۱	اَوَ	اَوْ
۳۳۲			۱۲	مُقْرَبَةٍ	مَقْرَبَةٍ
۳۳۳			۱۸	(۱۹)	(۱۹)
۳۳۴	۱۱۸		۱۱	السَّيِّاٰتُ	السَّيِّاٰتُ
۳۳۵			۱۲	اِنَّهٗ لَفَرِ	اِنَّهٗ لَفَرِحٌ
۳۳۶			۲۰	مُنِيْبِيْنَ	مُّنِيْبِيْنَ
۳۳۷			۲۳	فَتَمَتَّعُوْا	فَتَمَتَّعُوْا
۳۳۸	۱۱۹		۳	وَالْمَسٰكِيْنَ	وَالْمِسْكِيْنَ
۳۳۹			۷	چوپایوں کے	چوپایوں کی
۳۴۰			۸	اِقَامَتِكُمْ	اِقَامَتِكُمْ
۳۴۱	۱۱۹	متن	۲۶	مِنَّا	مِّنَّا
۳۴۲	۱۲۰		۱	قَبْلِهِمْ	قَبْلِهِمْ
۳۴۳			۲۰	ـ لَّا	اِلَّا
۳۴۴			۲۱	ـ نَ هُمْ	الَّذِيْنَ هُمْ
۳۴۵			۲۴	الَّذِيْنَ (۳۶)	الَّذِيْنَ (۳۶)
۳۴۶	۱۲۱		۴	لِاَمٰنٰتِهِمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ
۳۴۷			۷	عَنْ	عَلٰى
۳۴۸			۱۰	خَيْرٌ	خَيْرٌ
۳۴۹			۱۱	فِتْنَةٌ	فِتْنَةً
۳۵۰			۱۷	لِمَنْ	لَمَنْ
۳۵۱			۲۴	تَسْتَعْجِلُوْنَ	تَسْتَعْجِلُوْنِ
۳۵۲	۱۲۲		۱۵	(۶)	(۶)
۳۵۳			۱۸	کہ جو	کہ جب جو
۳۵۴	۱۲۳	فائدہ	۱۲	(۳) و ا	(۳) و ا
۳۵۵	۱۲۴		۲۲	(۳) و ۳۰	(۳) و ۲۹
۳۵۶	۱۲۷		۳	مَنْ	مَّنْ
۳۵۷			۴	مَنْ	مَّنْ
۳۵۸			۱۴	وَكَاَيِّنْ	وَكَاَيِّنْ
۳۵۹			۱۴	مِنْ	مِّنْ
۳۶۰			۱۷	وَمَا مِنْ	مَا مِنْ
۳۶۱			۲۶	وَلِلّٰهِ	وَلِلّٰهِ
۳۶۲	۱۲۸		۱	مِنْ	مِّنْ
۳۶۳	۱۲۹		۸	مِنْ	مِّنْ
۳۶۴			۱۵	مِمَّا	مِّمَّا
۳۶۵			۲۵	مِنَ	مِّنَ
۳۶۶	۱۳۰	متن	۲	مِنَ	مِّنَ
۳۶۷			۱۲	نَشٰٓؤُا	نَشٰٓءُ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۳۶۸	۱۳۰	متن	۲۸	مُتَشَابِہٖ	مُتَشَابِہٍ
۳۶۹	۱۳۱		۱۶	بِھٰذَا ۱	بِھٰذَا ۲
۳۷۰	۱۳۲		۳	اُلْاِبِلِ	اَلْاِبِلِ
۳۷۱			۸	جُفْنَۃٍ	جِفْنَۃٍ
۳۷۲	۱۳۳		۱۱	اُلْفَقِیْرِ	اَلْفَقِیْرَ
۳۷۳	۱۳۴		۳	تغار	قطار
۳۷۴		فائدہ	۱۵	(گلے میں	(گلے میں)
۳۷۵			۱۶	شان	شال
۳۷۶	۱۳۵	متن	۵	شَعَاءِ	شَعَآءٍ
۳۷۷			۱۹	مَسٰکِیْنَ	مَسٰکِیْنَ
۳۷۸	۱۳۶		۱۴	قُلْ لَا	قُلْ لَّا
۳۷۹	۱۳۷		۱۰	النّٰظِرِیْنَ	النّٰظِرِیْنَ
۳۸۰	۱۳۸		۱	اُخْتَلَطَ	اَخْتَلَطَ
۳۸۱			۱۰	تھاوں	تھاؤں
۳۸۲	۱۳۹		۹	اِنِّیْ	اِنِّیْ
۳۸۳			۲۷	یَتَمَتَّعُوْنَ	یَتَمَتَّعُوْنَ
۳۸۴	۱۴۰		۱۷	مُعْرِضِیْنَ	مُعْرِضِیْنَ
۳۸۵			۲۰	بَشَرٍ	بِشَرٍّ
۳۸۶	۱۴۱		۱	لَرَفَعْنٰہُ	لَرَفَعْنٰہُ
۳۸۷			۲	ھَوٰنہُ	ھَوٰنہُ ۲۰
۳۸۸			۲۳	کیام	کیا تم
۳۸۹			۲۵	کُل	کُلّ
۳۹۰	۱۴۲		۸	اَعْجَزْتُ	اَعْجَزْتُ
۳۹۱			۹	سَوْاۃَ	سَوْءَۃَ
۳۹۲			۱۸	تَرْمِیْھِمْ	تَرْمِیْھِمْ
۳۹۳			۲۵	اَلْجِبَالِ	اَلْجِبَالِ
۳۹۴	۱۴۳		۳	رَبَّکَ	رَبِّکِ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۳۹۵	۱۴۳	متن	۲۰	یَضْرِبُ	یَّضْرِبُ
۳۹۶			۲۵	یَھْدِی	یَھْدِیْ
۳۹۷			۲۸	یَآیُّھَا	یٰٓاَیُّھَا
۳۹۸	۱۴۴		۶	وَادُ	وَآدُ
۳۹۹			۸	(فرعون)	(فرعونیوں)
۴۰۰	۱۴۵		۲۱	مُسْلِمُوْنَ	مُّسْلِمُوْنَ
۴۰۱			۲۳	مِنَ	مِّنَ
۴۰۲			۲۳	اِنَّ	آنَّ
۴۰۳	۱۴۶		۵	جائینگے	جاتے ہیں
۴۰۴	۱۵۳		۹	عَلَّمْتَنَا	عَلَّمْتَنَا ۰
۴۰۵	۱۵۴		۵	رَبِّکَ	رَبِّکِ
۴۰۶			۲۲	ڑرانے	ڈرانے
۴۰۷	۱۵۵		۲۱	طرف سے بھیجے	طرف بھیجے
۴۰۸			۲۸	عَلیکم	عَلَیْکُمْ
۴۰۹	۱۵۶		۲۳	ھُمْ	ھُمُ
۴۱۰	۱۵۷		۱	بستی ان (کہ کے	(بستی ان کہ کے
۴۱۱	۱۵۸		۴	فکَانَ	فَکَانَ
۴۱۲			۱۷	مَلَکٌ	مَلَکٌ ۰
۴۱۳			۱۹	یَنظُرُوْنَ	یُنْظَرُوْنَ
۴۱۴	۱۵۹		۵	تَارِکٌ	تَارِکُ
۴۱۵			۱۲	مِنْ	مَّنْ
۴۱۶			۱۵	کہ	کہ
۴۱۷			۲۱	یَاکُل	یَّاکُلُ
۴۱۸	۱۶۰		۶	مُنظِرِیْنَ	مُّنْظَرِیْنَ
۴۱۹			۲۵	او تَکُوْنَ	اَوْ یَکُوْنَ
۴۲۰			۲۸	تَقْرَءُہٗ	نَّقْرَءُہٗ
۴۲۱	۱۶۱		۲۸	لَو	لَوْ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۴۲۲	۱۶۱	متن	۱۷	مَلٰٓئِکَۃ	مَلٰٓئِکَۃً
۴۲۳			۱۸	اور اگر ان	اور ان
۴۲۴			۲۱	اُرْسِلْتُمْ	اُرْسِلْتُمْ
۴۲۵	۱۶۲		۱	تکبر	تکبر
۴۲۶			۶	مَلٰٓئِکَۃً	مَّلٰٓئِکَۃً
۴۲۷			۱۰	لَقَدْ	لَقَدِ
۴۲۸			۱۴	مَحْجُوْرًا	مَّحْجُوْرًا
۴۲۹			۱۸	خَزَآئِنُ	خَزَآئِنُ
۴۳۰			۲۳	تَتَفَکَّرُوْنَ	تَتَفَکَّرُوْنَ
۴۳۱			۲۶	وَالْاَرْضِ	وَالْاَرْضِ
۴۳۲	۱۶۳		۱	یَفْتَرُوْنَ	یَفْتَرُوْنَ
۴۳۳	۱۶۴		۸	وَقَالُوا	وَقَالُوْا
۴۳۴			۲۴	اَفَرَءَیْتُمْ	اَفَرَاَیْتُمْ
۴۳۵			۲۸	اَنْتُمْ	اَنْتُمْ
۴۳۶	۱۶۵		۱۶	تَعْلَمُوْنَ	تَعْلَمُوْنَ
۴۳۷			۱۷	اَلْکِتٰبَ	اَلْکِتٰبَ
۴۳۸			۲۱	لِلْمَلٰٓئِکَۃِ	لِلْمَلٰٓئِکَۃِ
۴۳۹			۲۸	یَسْتَنْکِفْ	یَّسْتَنْکِفْ
۴۴۰	۱۶۶		۴	فَضْلِہٖ	فَضْلِہٖ
۴۴۱			۲۳	مِنْ	مِّنْ
۴۴۲			۲۳	وَاَطَعْنَا	وَاَطَعْنَاق
۴۴۳			۲۸	اَلَّذِیْٓ	اَلَّذِیْٓ
۴۴۴	۱۶۷		۳	اور وہ	تو وہ
۴۴۵			۵	الرُّسُلِ	الرُّسُلُ
۴۴۶			۱۰	دگواہی دیتے ہیں	دگواہی دیتے ہیں
۴۴۷			۱۳	مِنَ	مِّنَ
۴۴۸	۱۶۸		۱	اَلَا	اَلَآ
۴۴۹					
۴۵۰	۱۶۹	متن	۲	اَصْلَحُوْا	اَصْلَحُوْا ف
۴۵۱			۵	رَبُّکُمْ	رَبِّکُمْ
۴۵۲			۵	تَمَّا	تَمَّا
۴۵۳			۱۵	مِنْ	مِّنْ
۴۵۴	۱۷۰		۱۱	یُمِدَّکُمْ	یُّمِدَّکُمْ
۴۵۵			۱۳	بَلٰی اَنْ	بَلٰٓی اِنْ
۴۵۶			۱۵	مُسَوَّ	مُسَوِّ
۴۵۷			۲۷	ے ر	اور
۴۵۸	۱۷۱		۲	بَیْنَ	بَیْنِ
۴۵۹			۶	اَلْوَرِیْدِ	اَلْوَرِیْدِ
۴۶۰			۷	واے	والے
۴۶۱			۱۲	لوٹاے	لوٹائے
۴۶۲			۱۵	فِے	فِی
۴۶۳			۱۸	فَنُھُمْ	فَتُّھُمْ
۴۶۴			۲۴	اَنْفُسِہِمْ	اَنْفُسِہِمْ
۴۶۵			۲۴	فَاَلْقَوْا	فَاَلْقَوْا
۴۶۶	۱۷۲		۷	نَقُوْلُوْنَ	تَقُوْلُوْنَ
۴۶۷			۱۳	۔ کچھ	پر کچھ
۴۶۸			۲۱	وَذُرِّیّٰتِہِمْ	وَذُرِّیّٰتِہِمْ
۴۶۹			۲۳	مِنْ	مِّنْ
۴۷۰	۱۷۳		۷	یَوْمَئِذٍ	یَوْمَئِذٍ
۴۷۱			۱۳	وَقَعَتِ	وَقَعَتِ
۴۷۲			۱۴	یَوْمَئِذٍ	یَوْمَئِذٍ
۴۷۳	۱۷۴		۲۱	وَقُلْنَا	وَقُلْنَا
۴۷۴	۱۷۵		۴	قِیْلَ	قِیْلَ
۴۷۵			۷	جب و۔	جب وہ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۴۷۶	۱۷۵	متن	۱۲	دَرَشْنَا	دَرَسْنَا
۴۷۷	۱۷۷	فائدہ	۲۳	(۳۰) ف ۳	(۲) ف ۳
۴۷۸		حاشیہ	۱۵	روحانیات	روحانیت
۴۷۹	۱۸۱	متن	۴	مُتَّکِئِیْنَ	مُتَّکِئِیْنَ
۴۸۰			۶	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۱			۱۳	مُکْرَمُوْنَ	مُّکْرَمُوْنَ
۴۸۲			۱۹	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۳	۱۸۲		۲۴	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۴	۱۸۳		۸	مَقَامٍ	مَقَامٍ
۴۸۵			۱۱	زَوَّجْنٰهُمْ	وَزَوَّجْنٰهُمْ
۴۸۶	۱۸۴		۷	عورتیں	(عورتیں)
۴۸۷	۱۸۵	حاشیہ	۳	سکبیل	سلسبیل
۴۸۸		متن	۲۷	عَلَیْہِمْ	عَلَیْہِمْ
۴۸۹	۱۸۶		۱۰	مِنْ	مِّنْ
۴۹۰			۲۳	قَلِیْلًا	قِیْلًا
۴۹۱	۱۸۷		۱۳	وَّظِلٍّ	وَّظِلٍّ
۴۹۲			۱۳	(۴) لا	(۵) لا
۴۹۳			۱۸	اَوْ	اَوَ
۴۹۴	۱۸۸	فائدہ	۲	پذیرے	پذیرہے
۴۹۵	۱۹۲		۲۰	سربرای	سربراہی
۴۹۶	۱۹۳		۲۰	(۲۶) ف ۳	(۲۵) ف ۳
۴۹۷	۱۹۴		۱۴	(۲۹) ف ۹	(۱۹) ف ۹
۴۹۸	۱۹۵	متن	۲۳	اَغْوَیْتَنِیْ	اَغْوَیْتَنِیْ
۴۹۹	۱۹۶		۱	عِبَادَکَ	عِبَادَکَ
۵۰۰			۲۰	کُنْتَ	کُنْتَ
۵۰۱			۲۲	(۱۳)	(۱۲)
۵۰۲	۱۹۸		۹	اَرَءَیْتَکَ	اَرَاَیْتَکَ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۵۰۳	۱۹۸	متن	۲۲	مِنَ	مِّنَ
۵۰۴			۲۴	تم کوان	تم ان
۵۰۵	۱۹۹		۱۶	حَفِیْظٍ	حَفِیْظٌ
۵۰۶		تحت	۵	ماخود	ماخوذ
۵۰۷	۲۰۰	متن	۱۴	تَبَیَّنَ	تَبَیَّنَ
۵۰۸	۲۰۱		۱۵	مٹا	مٹا
۵۰۹			۱۸	لیے	لئے
۵۱۰			۱۸	لِیَجْعَلَ	لِیَجْعَلَ
۵۱۱	۲۰۲		۸	زبالی	زبانی
۵۱۲		حاشیہ	۹	سورۂ حجر ۲۵	سورۂ حجر ۵۲
۵۱۳		متن	۱۹	اسْتَرَقَ	اسْتَرَقَ
۵۱۴			۱۹	پیچھے	پیچھے
۵۱۵			۲۵	ماتْبَعَہٗ	فَاَتْبَعَہٗ
۵۱۶	۲۰۳		۱۱	شِیْعَتِہٖ	شِیْعَتِہٖ
۵۱۷			۱۲	عَدُوِّہٖ	عَدُوِّہٖ لا
۵۱۸			۱۹	مجھ	مجھ
۵۱۹			۲۱	جو وہ جنی	جو اس نے جنا
۵۲۰			۲۲	وَضَعَتْ	وَضَعَتْ ط
۵۲۱	۲۰۴		۳	نَزَغَ	نَّزَغَ
۵۲۲			۱۶	مُھْتَدُوْنَ	مُّھْتَدُوْنَ
۵۲۳			۱۹	فَبِئْسَ	فَبِئْسَ
۵۲۴			۲۵	مُنْتَقِمُوْنَ	مُّنْتَقِمُوْنَ
۵۲۵	۲۰۶		۵	مُنْتَهُوْنَ	مُّنْتَهُوْنَ
۵۲۶			۸	الشَّیْطٰنُ	الشَّیْطٰنُ
۵۲۷			۱۳	۰ور	اور
۵۲۸			۱۶	یَتَّبِعْ	یَّتَّبِعْ
۵۲۹			۱۹	اللّٰهُ	اللّٰهِ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۵۳۰	۲۰۶	متن	۲۶	اکفُرُ	اکفُرُ ؏
۵۳۱	۲۰۷		۲	خٰلِدِیْنَ	خٰلِدِیْنَ
۵۳۲		-	۱۸	فَاَنْسُہٗ	فَاَنْسٰہُ
۵۳۳	۲۰۹		۳	مِنْ	مِّنْ
۵۳۴			۱۳	مِنَ	مِّنَ
۵۳۵	۲۱۱		۲۸	لِاَبِیْہِ	لِاَبِیْہِ
۵۳۶	۲۱۲		۱۸	لِیْ	لِیَ
۵۳۷	۲۱۳	حاشیہ	۱	رفافت	رفاقت
۵۳۸		متن	۲۷	بَرِیٓءُ	بَرِیٓءٌ
۵۳۹	۲۱۴		۴	التقی	اَلتَّقِیْ
۵۴۰			۱۵	نَحنُ	نَحْنُ
۵۴۱			۱۷	نِہُمْ	نِہِمْ
۵۴۲	۲۱۵	حاشیہ	۲	شیطان-	شیطان عمارت
۵۴۳			۷	والے ہے	والے تھے
۵۴۴	۲۱۶	فائدہ	۱۱	کمار	کمہار
۵۴۵	۲۱۸		۳	(آنت)	(آفت)
۵۴۶			۷	دفیعہ	دفعیہ
۵۴۷			۱۶	نزع	نزغ
۵۴۸			۱۷	چبانا	چبھونا
۵۴۹			۲۴	ہے	سے
۵۵۰			۲۵	چھیر	چھیڑ
۵۵۱			۲۷	ہونی ہے	ہوتی ہے
۵۵۲	۲۱۹		۱	او	اور
۵۵۳			۹	ترجب	توجب
۵۵۴			۱۳	(۲) و ۱۶	(۱) و ۱۶
۵۵۵			۱۹	- واقعہ	یہ واقعہ
۵۵۶			۲۵	ڈرتے ور	ڈرتے اور
۵۵۷	۲۲۱	فائدہ	۱	پانوں	پاؤں
۵۵۸			۸	دماغی کو	دماغی کے فرق کو
۵۵۹			۲۵	ہونے	ہوتے
۵۶۰	۲۲۲		۳	پڑھنے	پرکھنے
۵۶۱			۲۷	توتیں	قوتیں
۵۶۲	۲۲۴		۱۶	پٹھوں	پیٹھوں
۵۶۳			۱۹	وقت	وقت .
۵۶۴		حاشیہ	۹	بیل کا حضرت	بیل کا حضرت
۵۶۵	۲۲۵	فائدہ	۱۱	سوائے	سوا
۵۶۶	۲۲۷	متن	۱۵	بَیِّنَۃٌ	بَیْنَۃٌ
۵۶۷			۱۷	ناطہ	ناتا
۵۶۸	۲۲۹		۱۷	یَہْدِی	یَہْدِیْ
۵۶۹			۲۲	ظَنَنَّا	ظَنَنَّآ
۵۷۰	۲۳۰		۶	کی	کے
۵۷۱			۱۷	یُؤمِنُ	یُؤمِنُ
۵۷۲	۲۳۱		۲۵	مُجْرِمِیْہَا	مُجْرِمِیْہَا
۵۷۳	۲۳۲		۱	اَوْلِیٰٓئُہُمْ	اَوْلِیٰٓؤُہُمْ
۵۷۴			۷	سب	سبب
۵۷۵			۸	یَاْتِکُمْ رُسُلٌ	یَاْتِکُمْ رُسُلٌ
۵۷۶			۹	یری	میری
۵۷۷	۲۳۳		۱۸	لِیُنْذَرَ	لِیُنْذِرَ
۵۷۸			۱۹	خوش خبری	خوش خبری
۵۷۹	۲۳۴		۱۴	تَسْتَغِیْثُنِ	یَسْتَغِیْثٰنِ
۵۸۰			۱۶	قَبْلِیْ	قَبْلِیْ
۵۸۱			۱۶	حَقّ	حَقّ
۵۸۲			۲۵	اَذْہَبْتُمْ	اَذْہَبْتُمْ
۵۸۳			۱۵	طَیِّبٰتِکُمْ	طَیِّبٰتِکُمْ

نمبر	صفحہ	مقام	سطر	غلط	صحیح
۵۸۴	۲۳۵	متن	۳	مِنَ الْمُقْرِي	مِّنَ الْقُرٰى
۵۸۵			۳	کزدیا	کردیا
۵۸۶			۹	نفوًا	نَفَرًا
۵۸۷			۱۰	مِنَ الْجِنِّ	مِّنَ الْجِنِّ
۵۸۸			۱۶	سیدغی	سیدھی
۵۸۹	۲۳۶		۱۱	لموسعون	لَمُوْسِعُوْنَ
۵۹۰			۱۹	⑤	⑤ ع
۵۹۱			۲۳	⑦	⑦ ع
۵۹۲			۲۶	وَذَكِّرْ	وَذَكِّرْ
۵۹۳			۲۸	لِيَعْبُدُوْنَ	لِيَعْبُدُوْنِ
۵۹۴	۲۳۷		۲	يُطْعِمُوْنَ	يُطْعِمُوْنِ
۵۹۵			۷	يَسْتَعْجِلُوْنَ	يَسْتَعْجِلُوْنِ
۵۹۶	۲۳۸		۲	کانوا	كَانُوْا
۵۹۷			۱۷	لِنَذْهَبَنَّ	لَنَذْهَبَنَّ
۵۹۸			۲۸	انکار	انکار
۵۹۹	۲۳۹	فائدہ	۲۶	کی حضور	کے حضور
۶۰۰	۲۴۰		۱	اسلح بردار	سلح بردار
۶۰۱			۱۲	موح بن	روح بن
۶۰۲	۲۴۱		۱	کی حضور	کے حضور
۶۰۳	۲۴۱	فائدہ	۱۴	آنا ہی تھا	آتا ہی تھا
۶۰۴	۲۴۲		۱۶	بیٹھنے	بیٹھے
۶۰۵	۲۴۳		۱۶	کے فصل	کی فصل
۶۰۶	۲۴۴		۱۴	رتے	تھے
۶۰۷	۲۴۶		۲۵	رکھنے	رکھتے
۶۰۸	۲۴۷		۳۰	کاشان نزول	کی شان نزول
۶۰۹	۲۴۹		۱۰	⑤ ف ۲۰	⑦ ف ۲۰
۶۱۰	۲۵۰		۳	عَظِمٍ	عَظْمٍ
۶۱۱			۲	اسْمُ اللّٰهُ	اسْمُ اللّٰهِ
۶۱۲			۴	اللّٰهُ	اللّٰهِ
۶۱۳			۵	اُخْوَانُكُمْ	اِخْوَانُكُمْ
۶۱۴			۵	اُخْوَانُكُمْ	اِخْوَانُكُمْ
۶۱۵			۲۰	مجہول	مجہول
۶۱۶	۲۵۱		۱۸	اٹھاکر لگا	اٹھاکر اکریگا
۶۱۷			۲۰	اس کی بیٹھنے کی	اس کے بیٹھنے کی
۶۱۸	۲۵۲		۲۵	چھوڑدے جائیں	چھوڑ دئے جائیں
۶۱۹	۲۵۴		۲	اپنی ماں باپ	اپنے ماں باپ
۶۲۰			۴	میری	میرے
۶۲۱			۲	اپنی	اپنے